آدابِ زندگی سے متعلق احادیث وآثار کا بیش بہا مجموعہ

الأدب المفرد

تالیف

امیر المؤمنین فی الحدیث

ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری

قال رسول اللہ ﷺ

ترجمہ

مولانا محمد ارشد کمال

نظرثانی

شیخ الحدیث حافظ عبدالستار الحماد
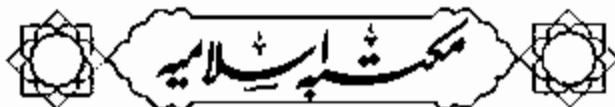
تحقیق وافادات

علامہ ناصر الدین البانی

تقدیم

محقق العصر مولانا ارشاد الحق اثری

امیر المؤمنین فی الحدیث

ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری

لاہور غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

فیصل آباد بالمقابل رحمان مارکیٹ امین پور بازار فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

Email: maktabaislamiapk@gmail.com   Visit on Facebook page: maktabaislamiapk

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو
نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

”اور بے شک آپ (ﷺ) اخلاق کے بلند ترین مرتبے پر فائز ہیں۔“

(القلم 68:4)

فہرست مضامین

عرض ناشر

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الأمین، أمابعد:

ہر اعتبار سے مکمل دین صرف اسلام ہی ہے، اس کی تعلیمات زندگی کے ہر گوشے کو محیط ہیں۔ ایمانیات، عبادات، معاملات اور اخلاقیات وغیرہ سے متعلق مکمل رہنمائی اس دین حنیف میں موجود ہے۔ اس کی جامعیت کا یہ عالم ہے کہ بچے کی ولادت سے نوجوانی تک اور جوانی سے وفات تک کے جمیع احکام و مسائل ایک لڑی کی طرح پروئے ہوئے ملتے ہیں جس سے ہر صاحب بصیرت اور ذی شعور شخص اپنے مطلوبہ مسائل کا حل بآسانی پالیتا ہے۔

اور یہ کیوں نہ ہو کہ اس دین کی تکمیل کا اعلان خود اللہ رب العزت نے فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾①

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور اسلام کو بطور دین تمہارے لیے پسند کیا۔''

رسول اللہ ﷺ نے بھی فرمایا:

((قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا۔ لَا يَزِيغُ عَنْهَا بَعْدِي إِلَّا هَالِكٌ))②

''میں تمھیں ایک روشن اور واضح شاہراہ ہدایت پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی رات بھی اس کے دن کی مانند واضح اور روشن ہے۔ کوئی ہلاک ہونے والا ہی میرے بعد کج روی اختیار کرے گا۔''

اس روشن دین کو ہم تک پہنچانے میں محدثین عظام کا بہت بڑا کردار ہے انھیں نفوس قدسیہ کی مخلصانہ کاوشوں کا ثمرہ ہے کہ آج کئی صدیاں گزرنے کے بعد بھی احادیث رسول ﷺ کا ثابت شدہ ذخیرہ امت کے درمیان مشعل راہ کی صورت میں موجود ہے جس سے مسلمان قدم قدم پر رہنمائی حاصل کر رہے ہیں۔ والحمد للہ

ان تمام محدثین میں امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ کا نام بہت نمایاں ہے جن کی خدمات حدیث ہمیشہ قدر و تشکر کی نظر سے دیکھی جائیں گی۔

''الجامع الصحیح'' کے علاوہ آپ نے بیسیوں کتب تصنیف کیں اور ہر کتاب نے ہر دور میں داد تحسین اور مقبولیت پائی، انھیں میں سے ایک ''الادب المفرد'' ہے جسے ہم اپنی زبان میں اسلامی طرز زندگی یا آداب حسن معاشرت کا نام بھی دے سکتے ہیں کیونکہ یہ کتاب نبی کریم ﷺ کے اخلاق اور عادات و اوصاف پر روشنی ڈالتی ہے۔

---

① ٥/المائدة:٣۔ ② سنن ابی داود: ٤٦٧؛ سنن الترمذي: ٢٨٦؛ سنن ابن ماجه: ٤٣؛ هو صحيح۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب میں والدین سے حسن سلوک، عزیز و اقارب سے اچھا رویہ، صلہ رحمی کی تاکید اور قطع تعلقی پر وعید، ہمسایوں کے حقوق اور مسلمانوں کے ساتھ نرمی اور باہمی مودت و محبت کو فروغ دینا جیسے اہم موضوعات کا انتخاب کیا ہے۔ یہ اپنے موضوع کی انتہائی اہم اور مفید ترین کتاب ہے اور ہر مسلمان کے لیے بنیادی ضرورت کی حیثیت رکھتی ہے۔

مکتبہ اسلامیہ کی یہ خوش نصیبی ہے کہ صحیح بخاری کے بعد آپ کی معروف و مقبول عام کتاب ''الادب المفرد'' کا اردو ترجمہ بھی ہدیہ قارئین کر رہا ہے جسے اردو قالب میں ڈھالنے کے لیے محترم جناب مولانا محمد ارشد کمال حفظہ اللہ کی خدمات حاصل کی ہیں، آپ کے رواں قلم نے عام فہم اور انتہائی سلیس ترجمہ کیا ہے، چونکہ امام بخاری رحمہ اللہ نے الجامع الصحیح کی طرح اس کتاب میں صحت حدیث کا باقاعدہ اہتمام نہیں کیا، لہٰذا ادارے نے ہر روایت پر صحت و سقم کے اعتبار سے محدث العصر علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کا حکم لگا دیا ہے، اسی طرح مختصر طور پر جامع تخریج کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

پروف خوانی اور تصحیح کا مشکل ترین کام ادارے کے رفیق مولانا محمد یوسف صدیقی حفظہ اللہ نے سرانجام دیا ہے۔ ناسپاسی ہو گی اگر میں اپنے دو بزرگ علماء کا تذکرہ نہ کروں، میری مراد استاذ محترم شیخ الحدیث حافظ عبدالستار حماد حفظہ اللہ جنھوں نے مکمل کتاب کی نظر ثانی فرمائی اور محقق العصر مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ جنھوں نے میری گزارش پر بہترین اسلوب میں جامع مقدمہ تحریر کیا۔ **جزاھم اللہ خیراً**

کمپوزنگ کا کٹھن مرحلہ جناب محمد ذیشان مشتاق صاحب نے احسن طریقے سے سر کیا اور خوبصورت و جاذب نظر ڈیزائننگ جناب عبدالواسع صاحب کی محنت کا نتیجہ ہے۔

قارئین کرام! ہمیشہ کی طرح ہماری یہی کوشش رہی ہے کہ کتاب ظاہری و باطنی حسن کا شاہکار ہو اور ہمیں امید واثق ہے کہ یہ کتاب آپ کے ذوق کے عین مطابق ہو گی۔ ان شاء اللہ

ایک انسان ہونے کے ناطے سے خطا کا امکان بہر صورت رہتا ہے، لہٰذا ہم اپنے قارئین سے عرض پرداز ہیں کہ وہ جہاں کہیں کوئی سہو یا بھول دیکھیں، ہمیں ضرور آگاہ کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جا سکے۔ راقم الحروف دعاگو ہے کہ اللہ رب العزت ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرمائے اور ہماری ان خدمات کو شرف قبولیت بخشے۔ (آمین)

تقدیم

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید الأنبیاء والمرسلین وعلی الہ وصحبہ ومن تبعھم بإحسان إلی یوم الدین، أما بعد:

امیر امراء المحدثین سید الفقہاء وقدوۃ المتقین امام محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن احنف بردزبہ البخاری الجعفی کا شمار تیسری صدی کے اعیان میں ہوتا ہے۔ امام صاحب ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۵۶ھ میں فوت ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((خیر أمتي قرني ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم)) ① "میری امت کے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر وہ لوگ جو ان سے ملیں گے، پھر وہ لوگ جو ان سے ملیں گے۔" خیر القرون کا یہ دور ۲۲۰ھ پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا:

"واتفقوا أن آخر من کان من أتباع التابعین من یقبل قولہ من عاش إلی حدود العشرین ومائتین" ②

اہل علم کا اتفاق ہے کہ اتباع التابعین میں سے جس کا قول قبول کیا جاتا ہے ان میں آخری وہ ہے جو دو سو بیس (۲۲۰) کی حدود تک زندہ رہا۔ اس کے بعد جھوٹ، خیانت، بددیانتی اور بدعہدی پھیلنی شروع ہوئی، یہی وہ دور ہے جس میں معتزلہ وجہمیہ نے اودھم مچایا اور فلسفیوں نے بھی اسی دور میں سر اٹھایا۔ محدثین عظام پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے مگر انھوں نے مردانگی سے سب کچھ برداشت کیا اور کتاب وسنت کی شمع کو مدھم نہ ہونے دیا۔ رحمھم اللّٰہ رحمۃ واسعۃ۔

یہ دور امام بخاری رحمہ اللہ کا عہد شباب تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خیر القرون کے اختتام پر امام صاحب کو توفیق بخشی اور ان کے ذریعے سے امت مصطفوی کو فتنوں سے بچانے، خبردار کرنے اور صراط مستقیم کو اجاگر کرنے کے لیے "الجامع المسند الصحیح" کے نام سے ایک "میزان" تیار کروادی تاکہ اس پر اپنے عقائد، عبادات، معاملات کو تولا جائے۔ علامہ کرمانی رحمہ اللہ نے فرمایا: "امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کا اختتام حدیث وزن اعمال پر کیا جس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ یہ کتاب ایک میزان ہے، اسی میزان کی طرف رجوع کیا جائے۔"

اس پر اپنے عقائد وعبادات کو تولا جائے اور اس کے مطابق زندگی گزار کے اپنی دنیا وآخرت کو سنوارا جائے۔ اس عظیم الشان کتاب کی عظمت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ امام ابو احمد ابن عدی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے:

"رحم اللّٰہ محمد بن إسماعیل الإمام فإنہ الذي ألف الأصول وبین للناس وکل من عمل بعدہ فإنما أخذہ من کتابہ" ④

① صحیح البخاری: ۳٦۵۰۔ ② فتح الباری: ۷/ ٤۔
③ فتح الباری: ۱۳/ ۵٤۲۔ ④ مقدمہ فتح الباری ص: ٤۸۹۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ امام بخاری پر رحمت فرمائے، انھوں نے اصول تبع کیے لوگوں کو ان سے آگاہ کیا۔ ان کے بعد جو بھی آیا اس نے انہی کی کتاب سے خوشہ چینی کی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کتاب کو ایسا شہرت دوام بخشا کہ کوئی بھی اس درجے کو نہ پاسکا۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"إنه نال من الشهرة والقبول درجة لا يرام فوقها" ①

یہ کتاب شہرت وقبولیت کے اس درجے پر پہنچی ہے کہ اس سے اوپر کسی درجے کا کوئی تصور نہیں۔ شاہ صاحب ہی فرماتے ہیں: "محدثین کا اتفاق ہے کہ صحیح بخاری ومسلم میں جتنی مرفوع متصل روایات ہیں وہ سب قطعی طور پر صحیح ہیں اور دونوں اپنے مصنفین تک متواتر ہیں اور جو کوئی ان کی توہین کرتا ہے وہ بدعتی ہے اور سبیل المومنین کے راستے کا راہرو نہیں۔ اگر تو واضح حق معلوم کرنا چاہتا ہے تو اس کا تقابل ابن ابی شیبہ، طحاوی اور الخوارزمی وغیرہ کی کتابوں سے کر لے تمھیں ان کے مابین بعد المشرقین معلوم ہوگا۔" ②

شاہ صاحب نے صحیح مسلم کو حجۃ اللہ میں تو صحت کے اعتبار سے صحیح بخاری کے ساتھ ذکر کیا ہے مگر اتحاف النبیہ (ص:۶) میں فرماتے ہیں: "صحیح مسلم گویا مستخرج است بر صحیح بخاری" کہ صحیح مسلم گویا صحیح بخاری پر مستخرج ہے، یہی بات امام دارقطنی نے بھی کہی ہے۔ شاہ صاحب نے بالآخر فرمایا ہے: "(۲) مرکز ایں دائرہ صحیح بخاری آمدہ" کہ طبقہ اولیٰ کا مرکز صحیح بخاری ہے۔ صحیح بخاری کی عظمت ایک مستقل وسیع الذیل عنوان ہے۔ یہاں اس تفصیل کی گنجائش نہیں اور نہ ہمارا یہاں یہ موضوع ہے۔ صحیح بخاری کے علاوہ بھی امام بخاری رحمہ اللہ نے دو درجن کے قریب کتابیں تصنیف کیں اور انہی کتابوں میں ایک اہم کتاب "الادب المفرد" ہے۔ اسلام ایک مکمل دین ہے جو عقائد، عبادات اور معاملات پر مشتمل ہے اور معاملات کا ایک وسیع اور اہم حصہ آداب واخلاق سے متعلق ہے۔ انسان مدنی الطبع ہے اور اس کے معاملات باہم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اپنے ماں باپ سے، چھوٹے بڑوں سے، خویش واقارب اور دوست واحباب سے بھی اور اڑوس پڑوس میں بسنے والوں سے بھی بلکہ اس سے بڑھ کے حیوانات سے بھی۔ دنیا میں امن وامان، اخوت ومودت، ہمدردی وغمگساری اسی ادب واخلاق سے وابستہ ہے۔ ادب ہر اس قول وفعل کو کہتے ہیں جو محمود ہو۔ خصال محمودہ کا دوسرا نام ادب ہے اور "مأدبة" یعنی دسترخوان اسی "ادب" سے ہے جس پر کھانے کے لیے لوگ جمع ہوتے ہیں اور لوگوں کو اس کے لیے بلایا جاتا ہے۔ ادب کی بھی لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے اور تمام انسان ان اداؤں کو محمود سمجھتے ہیں بلکہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: "الدين كله أدب" دین تمام تر ادب ہے۔ پھر انھوں نے ادب کو تین انواع میں تقسیم کیا ہے۔

① أدب مع الله سبحانه ② أدب مع رسوله ﷺ ③ أدب مع خلقه

یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ادب، اللہ کے رسول کے ساتھ ادب اور اللہ کی مخلوق کے ساتھ ادب، پھر ہر ایک کے ادب کی ضروری تفصیل بھی بیان فرمائی۔

---

① حجة الله البالغة: ۱/ ۱۰۱۔ ② حجة الله البالغة ص: ۱۳٤۔

امام ابن المبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"نحن إلى قليل من الأدب أحوج منا إلى كثير من العلم" ①

ہم زیادہ علم کی نسبت تھوڑے سے ادب کے زیادہ محتاج ہیں۔ شیخ ابوعلی فرماتے ہیں: ترک ادب کا انجام دھتکار و پھٹکار ہے۔ جو بچھونے پر سوئے ادب کا مظاہرہ کرتا ہے اسے دروازے پر کھڑا کر دیا جاتا ہے اور جو دروازے پر گستاخی کرتا ہے اسے چرواہا بنا دیا جاتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

از خدا جو ییم توفیق ادب
بے ادب محروم اند از فضل رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

ہم اللہ سے ادب کی توفیق چاہتے ہیں، بے ادب اللہ کے لطف و کرم سے محروم رہتا ہے، بے ادب خود تنہا ہی بدحال نہیں ہوتا بلکہ اس کی نحوست دنیا کو جلا دیتی ہے۔ حافظ ابن قیم فرماتے ہیں: انسان کا مؤدب ہونا اس کی سعادت و کامیابی کا عنوان ہے اور بے ادب ہونا شقاوت اور ہلاکت کا عنوان ہے، دنیا و آخرت کی بھلائیوں کو جمع کرنے کا ادب سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں اور حرمان نصیبی کے لیے بے ادبی سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں۔ (مدارج السالکین)

مورخ اسلام سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''انسانی زندگی کے رات دن کے ضروری مشاغل رہنے سہنے، اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، بولنے چالنے، کھانے پینے، سونے جاگنے، نہانے دھونے کے وہ تمام عمدہ قواعد جو ایک متمدن زندگی کے ضروری جزو ہیں آداب کہلاتے ہیں۔ آداب کی پابندی وعدم پابندی کے بدولت وحشی اور متمدن لوگوں میں امتیاز ہوتا ہے۔ ان آداب میں خوبی اور لطافت ملحوظ رکھنا حسن ادب ہے، اس کی پابندی سے اجتماعی اور معاشرتی امور میں خوشگواری پیدا ہوتی ہے اور انسان مہذب و شائستہ اور باوقار بن جاتا ہے۔

ہمارے محدثین کرام رحمہم اللہ نے ان آداب کی نوعیت کو مکارم اخلاق سے الگ کر دیا ہے اور ان کو کتاب الطھارت، کتاب الاطعمہ، کتاب الاشربہ، کتاب اللباس، کتاب الاستئذان، کتاب الادب، کتاب السلام میں درج کیا ہے، ہر صحاح و سنن کی عام کتابوں اور خصوصاً بخاری، مسلم، ترمذی اور ابوداؤد کے ان ہی ابواب میں اس قسم کی تعلیمات کو الگ الگ کر کے لکھا ہے۔'' ②

دین میں ''ادب'' کی اسی اہمیت کی بنا پر مختلف حضرات نے اس پر کتابیں لکھی ہیں، چنانچہ علامہ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن مفلح المقدسی نے فرمایا: ''ادب'' کے موضوع پر ہمارے بہت سے اہل علم نے مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ جیسے ابوداؤد السجستانی صاحب السنن، ابوبکر بن الخلال، ابوبکر عبدالعزیز، ابوحفص العکبری، ابوعلی بن ابی موسیٰ، قاضی ابو یعلی، ابن عقیل وغیرہ ہیں۔ آداب کے بعض عناوین پر مثلاً: امر بالمعروف نھی عن المنکر، الدعاء، الطب، اللباس وغیرہ کے عناوین پر امام طبرانی، ابوبکر آلاجری، ابومحمد الخلال، قاضی ابو یعلی اور ان کے بیٹے ابوالحسین اور ابن الجوزی وغیرہ نے کتابیں لکھی ہیں۔

① سيرة النبي ﷺ: ٦/ ٦۔ ② الأدب الشرعية: ١/ ٥۔

بلکہ "ادب" ہی سے متعلقہ موضوعات پر امام ابن ابی الدنیا کی بہت سی مستقل تصانیف ہیں جن میں سے اکثر و بیشتر حصہ آٹھ جلدوں میں "موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا" کے نام سے زیور طبع سے آراستہ ہو چکا ہے۔ بہت سے اہل علم نے اسی عنوان کے تحت مختلف طبقات کے آداب پر بھی کتابیں لکھی ہیں، جیسے ادب القاضی، ادب القضاء، ادب الکاتب، ادب الجلیس، ادب الاخوان، ادب السلطان، ادب المرید والمراد، ادب الموائد، ادب النجوم، ادب الناطق، اسی طرح آداب الملوک، آداب الصوفیہ، ادب الدین والدنیا، آداب المحدثین، آداب المریدین، آداب الغرباء، آداب الفتوی، آداب العلم اور راوی اور سامع کے آداب پر خطیب بغدادی کی کتاب "الجامع" اہل علم کے ہاں معروف ہیں۔

اسی سلسلے کی ایک اہم ترین کتاب امام بخاری رحمہ اللہ کی "الادب المفرد" ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے گو الجامع المسند الصحیح میں بھی ایک مستقل عنوان "کتاب الادب" رکھا ہے جس کے تحت ایک سو اٹھائیس ابواب میں اس موضوع کی صحیح ترین روایات کو جمع کیا ہے۔ مگر اسی موضوع پر "الادب المفرد" ایک مستقل اور منفرد کتاب بھی لکھی ہے، اسی طرح الجامع المسند الصحیح میں کتاب الرقاق ہے مگر اسی موضوع پر انھوں نے "کتاب الرقاق" ایک مستقل کتاب لکھی ہے۔ جیسا کہ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں ذکر کیا ہے۔ اسی طرح الجامع المسند الصحیح میں "کتاب الاشربۃ" مگر اس کے علاوہ اسی نام سے انھوں نے ایک مستقل کتاب بھی لکھی ہے، جیسا کہ امام دارقطنی نے المؤتلف والمختلف (ج: ۴ ص: ۱۹۷۳) میں کسی راوی کے ترجمہ کے ضمن میں ذکر کیا ہے اور اس کی ایک حدیث بھی نقل کی ہے۔ اسی طرح امام صاحب نے الجامع المسند الصحیح میں کتاب الهبہ کے عنوان سے سینتیس (۳۷) ابواب کے تحت تقریباً ستر (۷۰) احادیث لکھی ہیں، جبکہ اسی عنوان سے انھوں نے ایک مستقل کتاب بھی لکھی ہے جس میں خود ان کے بیان کے مطابق پانچ سو (۵۰۰) سے زائد احادیث مبارکہ کو جمع کیا ہے۔ ①

الجامع المسند الصحیح میں "کتاب الادب" کے تحت ۱۲۸ ابواب ہیں اور ان میں ۲۶۴ مرفوع اور ۵۷ معلق روایات ہیں، جبکہ "الادب المفرد" کے ابواب کی تعداد ۶۴۳ اور کل مرفوع و موقوف روایات کی تعداد ۱۳۲۲ ہے۔ الجامع المسند میں "کتاب الادب" کا آغاز "باب البر والصلۃ وقول اللہ تعالٰی: ﴿ووصینا الانسان بوالدیه حسنا﴾" سے ہے اور اس کے تحت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث لائے ہیں۔ "الادب المفرد" میں بھی باب کا عنوان اسی آیت کو بنایا ہے اور اس کے تحت پہلے یہی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث، پھر دوسری موقوف حدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے لائے ہیں۔ گویا جس طرح "کتاب الادب" کا آغاز صحیح بخاری میں ہے اسی طرح "الادب المفرد" کا آغاز بھی اسی آیت و حدیث سے ہے۔ "الادب المفرد" میں اگرچہ امام بخاری نے مکمل طور پر صحیح احادیث کا اہتمام نہیں کیا۔ جیسا کہ صحیح بخاری کے بارے میں انھوں نے صحیح احادیث کا اہتمام کیا ہے، تاہم اس میں کوئی موضوع، باطل، بے اصل اور سخت ضعیف روایت نہیں ہے۔

یہ عظیم الشان کتاب تقریباً سب سے پہلے ۱۳۰۶ھ بمطابق ۱۸۸۹ء میں مطبع الخلیلی آرہ، ہند سے طبع ہوئی۔ قسطنطنیہ سے بھی یہ کتاب دوبارہ شائع ہوئی، پہلی بار مطبع محمد آفندی سے الجامع الصغیر للشیبانی کے حاشیہ پر لیکن اس پر سن طباعت نہیں ہے اور دوسری بار ۱۳۰۹ھ میں مسند ابی حنیفہ کے حاشیہ پر شائع ہوئی، اس کے علاوہ بھی یہ کئی بار زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔

① السیر: ۱۲/ ۴۱۰۔

الادب المفرد دکتور سمیر بن امین کی تحقیق سے اور شیخ محمد فواد عبدالباقی رحمہ اللہ کی تحقیق سے بھی شائع ہوئی۔ شیخ فواد نے اس کی مختصر تخریج بھی کی مگر صحت وضعف کے اعتبار سے احادیث پر کوئی حکم نہیں لگایا۔ بعد میں ناصر السنہ علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق سے بھی اس کے دو ایڈیشن شائع ہوئے جس میں انھوں نے اپنے اسلوب کے مطابق احادیث پر صحت و ضعف کا حکم بھی لگایا ہے۔

''الادب المفرد'' کی بعض حضرات نے شروح وحواشی بھی لکھے جس میں:

① رش البرد شرح الادب المفرد، للدکتور الشیخ محمد لقمان سلفی حفظہ اللہ۔

② عون الاحد الصمد شرح الادب المفرد، للشیخ زید بن محمد المدخلی (۳ جلدیں)

③ شرح صحیح الادب المفرد، للشیخ حسین بن عودہ جو صرف صحیح احادیث کی شرح پر مشتمل ہے، یہ شرح مکتبہ اسلامیہ عمان سے تین جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔

④ فضل اللہ الصمد فی توضیح الادب المفرد (۲ جلدیں) از مولانا فضل اللہ الجیلانی۔ مطبوعہ نسخوں کے علاوہ انھوں نے چار خطی نسخوں کے تقابل سے اس کے متن کی تصحیح کی ہے اور ان کی اس کاوش کی بہت سے اہل علم نے تحسین بھی کی، یہ شرح دوبار شائع ہوئی ہے۔

''الادب المفرد'' کا سب سے پہلا ترجمہ والا جاہ نواب سید صدیق حسن خان بھوپالوی رحمہ اللہ نے کیا۔ ترجمہ کا آغاز انھوں نے ۲ رمضان ۱۳۰۶ھ میں کیا اور کُل اٹھارہ ایام میں ترجمہ کی تکمیل ہوئی۔ اسی سال یہ مطبع مفید عام آگرہ سے ''توفیق الباری'' کے نام شائع ہوا جو ۳۱۹ صفحات پر مشتمل ہے۔ حضرت نواب صاحب کا یہ ترجمہ آج سے ایک سو تیس سال پرانا ہے اور اس دور کی دفتری زبان ہونے کے ناطے اس میں بہت سے فارسی الفاظ بھی آ گئے ہیں۔ غالباً اسی وجہ سے بعض حضرات نے اسے فارسی ترجمہ سمجھا ہے۔ عرصہ ہوا مخدومنا الشیخ المحدث عطاء اللہ بھوجیانی رحمہ اللہ جن کی نواب صاحب سے غایت درجہ محبت تھی، نے اس ترجمہ کی تسہیل اپنے ہفت روزہ الاعتصام میں شائع کرنا شروع کی مگر پیرانہ سالی کی بنا پر اس کی تکمیل نہ کر پائے۔ بالآخر اس کی تکمیل انہی کے نیاز مند مولانا محمد اشرف صاحب نے کی جو الاعتصام میں مکمل شائع ہوئی۔

دوسرا ترجمہ مولانا عبدالغفار الصمد انوی نے ''سلیقہ'' کے نام سے کیا جو ۱۳۰۹ھ میں مطبع الخلیلی آرہ سے شائع ہوا۔ اس کا تیسرا ترجمہ مولانا عبدالقدوس ہاشمی ندوی صاحب نے ''کتاب زندگی'' کے نام سے کیا جو نفیس اکیڈمی سے طبع ہوا۔ جس کا دسواں ایڈیشن ۱۹۸۳ میں شائع ہوا تھا۔

اور اب حال ہی میں اس کا چوتھا ترجمہ محترم مولانا ارشد کمال حفظہ اللہ نے کیا ہے۔ مولانا موصوف ایک منجھے ہوئے صاحب علم نوجوان ہیں جن کے اشہب قلم سے کئی مفید کتابیں عالم وجود میں آئی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شرف قبولیت سے نوازا ہے۔ مولانا ارشد کمال صاحب نے ترجمہ ہی نہیں اس کی احادیث کی مختصر تخریج بھی کی ہے اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے احادیث پر جو حکم لگایا ہے اسے بھی ترجمہ کا حصہ بنایا ہے۔ یوں ترجمہ کی افادیت سہ چند ہوگئی ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اسی ترجمہ کو مکتبہ اسلامیہ لاہور، فیصل آباد اپنے روایتی شاندار انداز میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ مکتبہ
یہ کے ڈائریکٹر جناب مولانا محمد سرور عاصم ﷾ جو اپنے پہلو میں دردمند دل رکھتے ہیں اور ان کا اوڑھنا بچھونا منہج سلف کی
ی اور کتاب وسنت کی تعلیمات کو گھر گھر پہنچانا ہے۔ ''الادب المفرد'' مترجم کی اشاعت بھی اسی جذبہ صادقہ کا عکاس ہے،
لوگ اسلام کے ادب وآداب سمجھیں اور اس کی روشنی میں اپنی زندگیوں کو سنوارنے کی کوشش کریں۔ ادب صرف اسلامی
ہے اس سے ورا جو بھی ہے وہ مکائد شیاطین ہیں جن میں اب یہ امت بھی پھنستی جا رہی ہے۔ ضرورت ہے کہ اسلام کے
وشن ادب کو روشناس کروایا جائے اور اسے گھر گھر پہنچایا جائے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ محترم مولانا محمد سرور صاحب کی مخلصانہ
وقبول فرمائے، ہمیشہ انہیں اپنی مرضیات سے نوازے اور ان کے مشاغل علمیہ میں بہر نوع برکتیں فرمائے۔ آمین

ارشاد الحق اثری عفا اللہ عنہ
۱۳ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ
۵ جنوری ۲۰۱۵ء

امیر المؤمنین فی الحدیث
ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری
الأدب المفرد
مکتبہ اسلامیہ

بسم الله الرحمن الرحيم

أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ حَامِدِ بْنِ هَارُونَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبُخَارِيُّ، الْمَعْرُوفُ بِابْنِ النَّيَازِكِيِّ ـ قِرَاءَةً عَلَيْهِ فَأَقَرَّ بِهِ، قَدِمَ عَلَيْنَا حَاجًّا فِي صَفَرٍ سَنَةَ سَبْعِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ ـ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْخَيْرِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَلِيلِ بْنِ خَالِدِ بْنِ حُرَيْثٍ الْبُخَارِيُّ الْكَرْمَانِيُّ الْعَبْقَسِيُّ الْبَزَّازُ ـ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ ـ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ الْأَحْنَفِ الْجُعْفِيُّ الْبُخَارِيُّ قَالَ:

١ـ بَابٌ: قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا﴾ (٢٩/ العنكبوت: ٨)

فرمان باری تعالیٰ ہے: ”اور ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا“

۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ الْعَيْزَارِ أَخْبَرَنِي قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ ـ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ ـ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا)) قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ)) قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)). قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ، وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی ﷺ سے سوال کیا اللہ تعالیٰ کے ہاں کون سا عمل محبوب ترین ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔“ میں نے کہا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر والدین سے حسن سلوک کرنا۔“ میں نے کہا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر اللہ کے رستے میں جہاد کرنا۔“ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ تفصیل بتائی اور اگر میں مزید سوالات کرتا تو آپ ﷺ اور زیادہ بتلاتے۔

۲) (ث:۱) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: رِضَا الرَّبِّ فِي رِضَا الْوَالِدِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ کی رضا مندی والد کی رضا مندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے۔“

۱) صحيح البخاري: ٥٢٧، ٥٩٧٠؛ صحيح مسلم: ٨٥؛ سنن النسائي: ٦١٠؛ جامع الترمذي: ١٨٩٨

۲) [حسن] جامع الترمذي: ١٨٩٩ـ

٢۔ بَابٌ: بِرُّ الْأُمِّ

والدہ کے ساتھ حسن سلوک کرنا

۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ)) قُلْتُ: مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ)) قُلْتُ: مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ)) قُلْتُ: مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ: ((أَبَاكَ، ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ))

بہز بن حکیم اپنے والد حکیم رحمہ اللہ سے اور حکیم اپنے والد (معاویہ بن حیدۃ رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں کس سے حسن سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اپنی والدہ سے۔" میں نے پھر عرض کیا: میں کس سے حسن سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اپنی والدہ سے۔" میں نے تیسری مرتبہ عرض کیا: میں کس سے حسن سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: "اپنی والدہ سے۔" میں نے مزید عرض کیا: میں کس سے حسن سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اپنے والد سے، پھر قریبی رشتے داروں سے درجہ بدرجہ۔"

٤) (ث: ٢) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي خَطَبْتُ امْرَأَةً، فَأَبَتْ أَنْ تَنْكِحَنِي، وَخَطَبَهَا غَيْرِي، فَأَحَبَّتْ أَنْ تَنْكِحَهُ، فَغِرْتُ عَلَيْهَا فَقَتَلْتُهَا، فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: أُمُّكَ حَيَّةٌ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: تُبْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَتَقَرَّبْ إِلَيْهِ مَا اسْتَطَعْتَ. فَذَهَبْتُ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ لِمَ سَأَلْتَهُ عَنْ حَيَاةِ أُمِّهِ؟ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ عَمَلًا أَقْرَبَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ بِرِّ الْوَالِدَةِ.

عطاء بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا تو اس نے مجھ سے نکاح کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر اسے میرے علاوہ ایک اور آدمی نے نکاح کا پیغام بھیجا تو اس (عورت) نے اس سے نکاح کرنے کو پسند کیا، مجھے اس پر غیرت آئی تو میں نے اس عورت کو قتل کر دیا تو کیا میرے لیے توبہ ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: کیا تیری والدہ زندہ ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ تعالیٰ سے توبہ کر اور اپنی استطاعت کے مطابق اس کا قرب تلاش کر۔ عطاء بن یسار رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جا کر پوچھا: آپ نے اس آدمی سے اس کی والدہ کے زندہ ہونے کے بارے میں کیوں پوچھا تھا؟ تو انہوں نے بتایا: والدہ کے ساتھ حسن سلوک سے بڑھ کر میں ایسا کوئی عمل نہیں جانتا جو اللہ کی قربت کا باعث ہو۔

---

۳) [حسن] مسند أحمد: ٥/ ٢؛ جامع الترمذي: ١٨٩٧؛ سنن أبي داود: ٥١٣٩۔

٤) [صحیح] شعب الإیمان للبیهقي: ٧٩١٣۔

٣_ بَابٌ: بِرُّ الْأَبِ

والد کے ساتھ حسن سلوک کرنا

٥) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((أَبَاكَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! میں کس سے حسن سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی والدہ سے۔'' سائل نے کہا: پھر کس سے (حسن سلوک کروں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی والدہ سے۔'' اس نے پھر پوچھا: پھر کس سے (حسن سلوک کروں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی والدہ سے۔'' اس آدمی نے پھر سوال کیا: پھر کس سے (حسن سلوک کروں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے والد سے۔''

٦) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: مَا تَأْمُرُنِي؟ فَقَالَ: ((بِرَّ أُمَّكَ)) ثُمَّ عَادَ، فَقَالَ: ((بِرَّ أُمَّكَ))، ثُمَّ عَادَ، فَقَالَ: ((بِرَّ أُمَّكَ)) ثُمَّ عَادَ الرَّابِعَةَ، فَقَالَ: ((بِرَّ أَبَاكَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: آپ ﷺ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی والدہ سے اچھا سلوک کر۔'' اس نے سوال دہرایا تو آپ ﷺ نے پھر وہی فرمایا: ''اپنی والدہ سے اچھا سلوک کر۔'' اس نے تیسری بار سوال کیا تو بھی آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی والدہ سے اچھا سلوک کر۔'' پھر اس نے جب چوتھی بار سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے والد سے اچھا سلوک کر۔''

٤_ بَابٌ: بِرُّ وَالِدَيْهِ وَإِنْ ظَلَمَا

والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اگرچہ وہ ظلم کریں

٧) (ث: ٣) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ـ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ ـ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ الْقَيْسِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ لَهُ وَالِدَانِ مُسْلِمَانِ، يُصْبِحُ إِلَيْهِمَا مُحْتَسِبًا، إِلَّا فَتَحَ لَهُ اللَّهُ بَابَيْنِ ـ يَعْنِي مِنَ الْجَنَّةِ ـ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا، فَوَاحِدًا، وَإِنْ أَغْضَبَ أَحَدَهُمَا لَمْ يَرْضَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى يَرْضَى عَنْهُ. قِيلَ: وَإِنْ ظَلَمَاهُ؟ قَالَ: وَإِنْ ظَلَمَاهُ.

---

٥) صحيح البخاري: ٥٩٧١؛ صحيح مسلم: ٢٥٤٨؛ سنن ابن ماجه ٣٧٠٦۔

٦) [صحيح] الترغيب والترهيب للأصبهاني: ٤٢٢۔

٧) [ضعيف] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٥٣٩٨؛ شعب الإيمان للبيهقي: ٧٩١٥، ٧٩١٦؛ مصنف عبدالرزاق: ٢٠١٢٨

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس مسلمان کے والدین مسلمان ہوں، وہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے دو دروازے کھول دیتا ہے۔ اگر والدین میں سے ایک زندہ ہو تو ایک (دروازہ) کھول دیتا ہے، اسی طرح اگر وہ ان میں سے کسی کو ناراض کر دے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی نہیں ہوتا یہاں تک کہ والدین اس سے راضی ہو جائیں۔ عرض کی گئی۔ اگر چہ وہ دونوں (والدین) اس پر ظلم کریں؟ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: اگر چہ وہ دونوں اس پر ظلم ہی کر رہے ہوں۔

٥۔ بَابٌ: لِيْنُ الْكَلَامِ لِوَالِدَيْهِ

والدین سے نرم لہجے میں گفتگو کرنا

٨) (ث: ٤) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ مِخْرَاقٍ قَالَ: حَدَّثَنِي طَيْسَلَةُ بْنُ مَيَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّجَدَاتِ، فَأَصَبْتُ ذُنُوبًا لَا أَرَاهَا إِلَّا مِنَ الْكَبَائِرِ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: لَيْسَتْ هَذِهِ مِنَ الْكَبَائِرِ، هُنَّ تِسْعٌ: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَقَتْلُ نَسَمَةٍ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَإِلْحَادٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَالَّذِي يَسْتَسْخِرُ، وَبُكَاءُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْعُقُوقِ. قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: أَتَفْرَقُ مِنَ النَّارِ، وَتُحِبُّ أَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ؟ قُلْتُ: إِي وَاللَّهِ، قَالَ: أَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟ قُلْتُ: عِنْدِي أُمِّي. قَالَ: فَوَاللَّهِ! لَوْ أَلَنْتَ لَهَا الْكَلَامَ، وَأَطْعَمْتَهَا الطَّعَامَ، لَتَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَا اجْتَنَبْتَ الْكَبَائِرَ.

طیسلہ بن میاس رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں "النجدات" (فرقہ خوارج کی شاخ) کے ساتھ تھا، مجھ سے کچھ ایسے گناہ سرزد ہو گئے جنہیں میں کبیرہ گناہ سمجھتا تھا، جب یہ وسوسہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا تو انہوں نے پوچھا: وہ کون سے گناہ ہیں؟ میں نے بتایا: فلاں فلاں گناہ میں نے کیا ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا: یہ گناہ کبائر میں سے نہیں، یاد رکھو! کبیرہ گناہ تو (٩) ہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، کسی جاندار کو قتل کرنا، میدان جنگ سے فرار ہونا، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، مسجد میں دین کے خلاف کام کرنا، کسی سے جادو کروانا، اور نافرمانی کر کے والدین کو رلانا۔ پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: کیا تو آگ سے دور رہنا چاہتا ہے؟ اور کیا تو پسند کرتا ہے کہ جنت میں داخل ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، اللہ کی قسم! واقعی میں یہ چاہتا ہوں، تو انہوں نے پوچھا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ میں نے جواب دیا: میری والدہ میرے پاس (زندہ) ہے۔ انہوں نے کہا: اگر تو اس سے نرمی کے ساتھ گفتگو کرے اور اسے کھانا کھلائے تو اللہ کی قسم! تو ضرور جنت میں داخل ہو بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے۔

٩) (ث: ٥) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، ﴿وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ

٨) [صحيح] مصنف عبد الرزاق: ١٩٧٠٥- السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٤٠٩۔

٩) [صحيح] جامع البيان للطبري: ٢٢١٩٩؛ مصنف ابن أبي شيبة: ٢٥٤١٢۔

الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ﴾ (١٧/ الإسراء: ٢٤)، قَالَ: لَا تَمْتَنِعْ مِنْ شَيْءٍ أَحَبَّاهُ.

عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے آیت کریمہ: ﴿وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ﴾ "عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست کیے رکھ۔" کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا: والدین جو چیز پسند کرتے ہوں انہیں اس سے نہ روک۔

٦۔ بَابٌ: جَزَاءُ الْوَالِدَيْنِ

والدین کے احسانات کا بدلہ دینا

١٠) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "بیٹا اپنے والد کا بدلہ صرف اسی صورت میں ادا کر سکتا ہے کہ اسے غلام پائے تو اسے خرید کر آزاد کر دے۔"

١١) (ث: ٦) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، أَنَّهُ شَهِدَ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَرَجُلٌ يَمَانِيٌّ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، حَمَلَ أُمَّهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ، يَقُولُ:

إِنِّي لَهَا بَعِيرُهَا الْمُذَلَّلُ ... إِنْ أُذْعِرَتْ رِكَابُهَا لَمْ أُذْعَرِ

ثُمَّ قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ! أَتُرَانِي جَزَيْتُهَا؟ قَالَ: لَا، وَلَا بِزَفْرَةٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ طَافَ ابْنُ عُمَرَ، فَأَتَى الْمَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: يَا ابْنَ أَبِي مُوسَى. إِنَّ كُلَّ رَكْعَتَيْنِ تُكَفِّرَانِ مَا أَمَامَهُمَا.

سعید بن ابی بردہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد (ابو بردہ رضی اللہ عنہ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے اور ایک یمنی آدمی پیٹھ پر اپنی والدہ کو اٹھائے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا: "میں اپنی والدہ کے لیے مطیع اور فرمانبردار اونٹ ہوں، اگر اس کی سواریوں کو ڈرایا جائے تو میں نہیں ڈروں گا۔" اس آدمی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہا: کیا آپ کے خیال میں میں نے اپنی والدہ کے احسان کا بدلہ چکا دیا ہے؟ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں، بلکہ ایک سانس کا بدلہ بھی نہیں چکایا۔ پھر سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے طواف مکمل کیا اور مقام ابراہیم کے پاس آ کر دو رکعت نماز ادا کی اور مجھے مخاطب کر کے کہا: اے ابوموسیٰ کے بیٹے! یاد رکھو! ہر دو رکعت نماز اس گناہ کا کفارہ بن جاتی ہیں جو ان سے پہلے ہو چکا ہو۔

١٢) (ث: ٧) حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

---

١٠) صحيح مسلم: ١٥١٠؛ سنن أبي داود: ٥١٣٧؛ جامع الترمذي: ١٩٠٦؛ سنن ابن ماجه: ٣٦٥٩۔

١١) [صحيح] مكارم الأخلاق لابن أبي الدنيا: ٢٣٥؛ شعب الإيمان للبيهقي: ٧٩٢٦۔

١٢) [ضعيف] مكارم الأخلاق لابن أبي الدنيا: ٢٢٨۔

أَبِي هِلَالٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ كَانَ يَسْتَخْلِفُهُ مَرْوَانُ، وَكَانَ يَكُونُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَكَانَتْ أُمُّهُ فِي بَيْتٍ وَهُوَ فِي آخَرَ، قَالَ: فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ وَقَفَ عَلَى بَابِهَا فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا أُمَّتَاهُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَتَقُولُ: وَعَلَيْكَ [السَّلَامُ] يَا بُنَيَّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَيَقُولُ: رَحِمَكِ اللَّهُ كَمَا رَبَّيْتِنِي صَغِيرًا، فَتَقُولُ: رَحِمَكَ اللَّهُ كَمَا بَرَرْتَنِي كَبِيرًا، ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ صَنَعَ مِثْلَهُ.

ابومرہ رحمہ اللہ جو عقیل کے آزاد کردہ غلام تھے، کہتے ہیں کہ مروان رحمہ اللہ عام طور پر سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین بنایا کرتے تھے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ذوالحلیفہ میں رہتے تھے، ان کی والدہ ایک گھر میں رہتی تھی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ دوسرے گھر میں رہتے تھے۔ ابومرۃ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب گھر سے باہر (ذوالحلیفہ سے مدینہ منورہ) جانا چاہتے تو اپنی والدہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر سلام کرتے: اے میری پیاری ماں! آپ پر سلامتی ہو، اللہ کی رحمت اور اللہ کی برکتیں ہوں۔ وہ جواب میں کہتیں: اے میرے بیٹے! تجھ پر بھی سلامتی ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ اس کے جواب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے جیسا کہ آپ نے مجھے بچپن میں پالا۔ وہ جواب میں کہتیں: تجھ پر بھی اللہ تعالیٰ رحم فرمائے جیسا کہ تو نے میرے ساتھ بڑھاپے میں اچھا سلوک کیا۔ اسی طرح جب گھر واپس آتے تو بھی اسی طرح کرتے۔

۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ، وَتَرَكَ أَبَوَيْهِ يَبْكِيَانِ، فَقَالَ: **((ارْجِعْ إِلَيْهِمَا، وَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا))**.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ہجرت پر بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوا، جب کہ وہ اپنے والدین کو روتے ہوئے چھوڑ آیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کے پاس لوٹ جاؤ اور انہیں ہنسا (خوش کر کے آؤ) جیسے تم نے انہیں رلایا ہے۔''

۱۴) (ث: ۸) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ رَكِبَ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ إِلَى أَرْضِهِ بِالْعَقِيقِ، فَإِذَا دَخَلَ أَرْضَهُ صَاحَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: عَلَيْكِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ يَا أُمَّتَاهُ! تَقُولُ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. يَقُولُ: رَحِمَكِ اللَّهُ كَمَا رَبَّيْتِنِي صَغِيرًا، فَتَقُولُ: يَا بُنَيَّ! وَأَنْتَ فَجَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا وَرَضِيَ عَنْكَ كَمَا بَرَرْتَنِي كَبِيرًا. قَالَ مُوسَى: كَانَ اسْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَمْرٍو.

ابومرۃ رحمہ اللہ جو ام ہانی بنت ابی طالب کے آزاد کردہ غلام تھے، بیان کرتے ہیں: وہ خود ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی زمین عقیق کی طرف گئے، جب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی زمین میں داخل ہوئے تو بلند آواز سے کہا: اے میری پیاری ماں! آپ پر سلامتی ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ وہ جواب میں کہنے لگی: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اور تجھ پر بھی سلامتی

۱۳) [صحیح] سنن أبي داود: ۲۵۲۸؛ سنن ابن ماجه: ۲۷۸۲؛ سنن النسائي: ٤١٦٣۔ ۱۴) [حسن]

ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے جیسا کہ آپ نے مجھے بچپن میں پالا، جواب میں وہ کہنے لگی: اے میرے پیارے بیٹے اللہ تجھے اچھا بدلہ دے اور تجھ سے راضی ہو جیسے کہ تو نے میرے ساتھ بڑھاپے میں اچھا سلوک کیا۔ موسیٰ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام: عبداللہ بن عمرو ہے۔

٧۔ بَابٌ: عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ

والدین کی نافرمانی کرنا

١٥) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟)) ثَلَاثًا، قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ)). وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا. ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ)) مَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ.

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں بڑے کبیرہ گناہوں کے بارے میں خبردار نہ کروں؟'' یہ تین بار فرمایا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں ضرور بتایئے: آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا'' آپ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ ٹھیک ہو کر بیٹھ گئے، پھر فرمایا: ''خبردار! جھوٹی بات۔'' آپ ﷺ اسی کو بار بار دہراتے رہے حتیٰ کہ ہم نے (دل میں) کہا: کاش آپ ﷺ خاموش ہو جائیں۔

١٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ. قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ إِلَى الْمُغِيرَةِ رضی اللہ عنہ: اُكْتُبْ إِلَيَّ بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ وَرَّادٌ: فَأَمْلَى عَلَيَّ وَكَتَبْتُ بِيَدَيَّ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَنْهَى عَنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ، وَعَنْ قِيلَ وَقَالَ.

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وراد رحمہ اللہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا: مجھے وہ حدیث لکھ کر بھیجو جو تم نے (خود) رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، وراد رحمہ اللہ کہتے ہیں: چنانچہ انہوں نے مجھے لکھوایا اور میں نے اپنے ان ہاتھوں سے لکھا: میں (مغیرہ بن شعبہ) نے نبی کریم ﷺ کو سنا کہ آپ کثرت سے سوال کرنے، مال کو ضائع کرنے اور قیل وقال سے منع فرمایا کرتے۔

٨۔ بَابٌ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ

اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے والدین پر لعنت کرے

١٧) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رضی اللہ عنہ قَالَ:

---

١٥) صحيح البخاري: ٥٩٧٦؛ صحيح مسلم: ٨٧؛ جامع الترمذي: ١٩٠١؛ سنن النسائي: ٤٠١٠۔
١٦) صحيح البخاري: ٢٤٠٨، ٥٩٧٥، ٦٤٧٣؛ صحيح مسلم: ٥٩٣۔
١٧) صحيح مسلم: ١٩٧٨؛ سنن النسائي: ٤٤٢٢؛ سنن أبي داود: ٢٠٣٤؛ جامع الترمذي: ٢١٢٨۔

سُئِلَ عَلِيٌّ رضي الله عنه: هَلْ خَصَّكُمُ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ لَمْ يَخُصَّ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً؟ قَالَ: مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَيْءٍ لَمْ يَخُصَّ بِهِ النَّاسَ، إِلَّا مَا فِي قِرَابِ سَيْفِي، ثُمَّ أَخْرَجَ صَحِيفَةً، فَإِذَا فِيهَا مَكْتُوبٌ: ((لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ، لَعَنَ اللَّهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ، لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ، لَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا)).

سیدنا ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا نبی ﷺ نے آپ کو کچھ خاص ہدایات دی تھیں جو دوسروں کو نہ دی ہوں؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بالخصوص کوئی ایسی ہدایت نہیں دی جو عام لوگوں کو نہ دی ہو، البتہ ایک تحریر جو میری تلوار کے نیام میں ہے۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک صحیفہ نکالا جس میں لکھا ہوا تھا: "اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو غیر اللہ کے لیے ذبح کرے، اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو زمین کی (حد بندی کی) نشانی چرائے، اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو اپنے والدین پر لعنت کرے، اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو بدعتی کو پناہ دے۔"

۹۔ بَابٌ: بِرُّ وَالِدَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ مَعْصِيَةً

والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے بشرطیکہ (ان کا حکم) گناہ پر مبنی نہ ہو

۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ الْخَطَّابِ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ الْبَصْرِيُّ ـ لَقِيتُهُ بِالرَّمْلَةِ ـ قَالَ: حَدَّثَنِي رَاشِدٌ أَبُو مُحَمَّدٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ رضي الله عنها، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِتِسْعٍ: ((لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا، وَإِنْ قُطِّعْتَ أَوْ حُرِّقْتَ، وَلَا تَتْرُكَنَّ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ مُتَعَمِّدًا، وَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ، وَلَا تَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ، وَأَطِعْ وَالِدَيْكَ، وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ دُنْيَاكَ، فَاخْرُجْ لَهُمَا، وَلَا تُنَازِعَنَّ وُلَاةَ الْأَمْرِ، وَإِنْ رَأَيْتَ أَنَّكَ أَنْتَ، وَلَا تَفْرِرْ مِنَ الزَّحْفِ، وَإِنْ هَلَكْتَ وَفَرَّ أَصْحَابُكَ، وَأَنْفِقْ مِنْ طَوْلِكَ عَلَى أَهْلِكَ، وَلَا تَرْفَعْ عَصَاكَ عَنْ أَهْلِكَ، وَأَخِفْهُمْ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے نو باتوں کی وصیت فرمائی: "اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، اگرچہ تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا تجھے جلا دیا جائے، جان بوجھ کر فرض نماز کبھی نہ چھوڑنا (کیونکہ) جس نے اسے جان بوجھ کر چھوڑا اس سے اللہ کا ذمہ ختم ہو گیا، شراب ہرگز نہ پیو، کیوں کہ یہ ہر برائی کی چابی ہے۔ اپنے والدین کی اطاعت کر، خواہ وہ تجھے حکم دیں کہ اپنے دنیاوی امور سے نکل جا تو ان دونوں کی اطاعت کرتے ہوئے نکل جا، حکومتی عہدیداروں (حکمرانوں) سے جھگڑا نہ کر، اگرچہ تو یہ سمجھتا ہو کہ تیری رائے ہی درست ہے۔ جنگ کے دوران میں نہ بھاگ اگرچہ تیرے ساتھی بھاگ جائیں اور تو شہید ہو جائے اپنی حیثیت کے مطابق اپنے اہل و عیال پر خرچ کر، اپنی لاٹھی کو اپنے گھر والوں پر سے نہ اٹھا اور انہیں اللہ عزوجل کے بارے میں ڈراتے رہو۔"

۱۸) [حسن] سنن ابن ماجه: ٤٠٣٤؛ شعب الإيمان للبيهقي: ...

۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: جِئْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ، وَتَرَكْتُ أَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ، قَالَ: ((ارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: میں ہجرت پر آپ کی بیعت کرنے آیا ہوں، لیکن اپنے والدین کو روتا ہوا چھوڑ آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کے پاس واپس جاؤ اور جیسے انہیں رلایا ہے ویسے ہی انہیں ہنساؤ۔''

۲۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الْأَعْمَى، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُرِيدُ الْجِهَادَ، فَقَالَ: ((أَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟)) قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: ((فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا وہ جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟'' اس نے کہا: جی ہاں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تو انہی میں جہاد کر۔''

۱۰۔ بَابٌ: مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ

جو والدین موجود ہونے کے باوجود جنت نہ پا سکا

۲۱) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَغِمَ أَنْفُهُ، رَغِمَ أَنْفُهُ، رَغِمَ أَنْفُهُ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ؟ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ، أَوْ أَحَدَهُمَا، فَدَخَلَ النَّارَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اس کی ناک خاک آلودہ ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو۔'' (یعنی ذلیل و خوار ہو) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کون ہے وہ شخص؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پالیا مگر پھر بھی آگ میں داخل ہوا۔''

۱۱۔ بَابٌ: مَنْ بَرَّ وَالِدَهُ زَادَ اللّٰهُ فِي عُمْرِهِ

جو اپنے والد سے حسن سلوک کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ فرمائے گا

۲۲) حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ، عَنْ

۱۹) [صحيح] سنن أبي داود: ۲۵۲۸؛ سنن ابن ماجه: ۲۷۸۲؛ سنن النسائي: ٤١٦٣۔

۲۰) صحيح البخاري: ۳۰۰٤، ۵۹۷۲؛ صحيح مسلم: ۲۵٤۹؛ جامع الترمذي: ۱٦۷۱؛ سنن النسائي: ۳۱۰۳۔

۲۱) صحيح مسلم: ۲۵۵۱؛ جامع الترمذي: ۳۵٤۵۔

۲۲) [ضعيف] شعب الإيمان للبيهقي: ۷۸۵٤؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٥٤۔

سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ طُوبَى لَهُ، زَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي عُمْرِهِ)).

۲۲۔ سیدنا معاذ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کیا اس کے لیے خوشخبری ہے! اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ فرمائے گا۔''

۱۲۔ بَابٌ: لَا يَسْتَغْفِرُ لِأَبِيهِ الْمُشْرِكِ

مشرک باپ کے لیے استغفار نہ کرے

۲۳) (ث: ۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ○ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا﴾ (۱۷/ الإسراء: ۲۳، ۲۴)، فَنَسَخَتْهَا الْآيَةُ الَّتِي فِي بَرَاءَةَ: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ﴾ (۹/ التوبة: ۱۱۳)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما آیت کریمہ: ﴿إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا......﴾ ''اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ ہی انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا، بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے گفتگو کرنا، عاجزی اور رحمت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست کیے رکھنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ایسے ہی رحم کر جس طرح انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی۔'' کے بارے میں کہتے ہیں: اسے سورۃ براءۃ کی درج ذیل آیت کریمہ نے منسوخ کر دیا ہے: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ......﴾ ''پیغمبر اور ایمان والوں کے لیے جائز نہیں کہ وہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ قرابت دار ہی ہوں، اس امر کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یقیناً وہ دوزخی ہیں۔''

۱۳۔ بَابٌ: بِرُّ الْوَالِدِ الْمُشْرِكِ

مشرک باپ سے حسن سلوک کرنا

۲۴) (ث ۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا سِمَاكٌ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَزَلَتْ فِيَّ أَرْبَعُ آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى: كَانَتْ أُمِّي حَلَفَتْ أَنْ لَا تَأْكُلَ وَلَا تَشْرَبَ حَتَّى أُفَارِقَ مُحَمَّدًا ﷺ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ

---

۲۳) [حسن] جامع البيان للطبري: ۲۲۲۱۰۔

۲۴) صحيح مسلم: ۲٤۱۲، ۲٤۱۳؛ جامع الترمذي: ۳۱۸۹۔

لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا﴾ (۳۱/ لقمان: ۱۵) . وَالثَّانِيَةُ: إِنِّي كُنْتُ أَخَذْتُ سَيْفًا أَعْجَبَنِي ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هَبْ لِي هٰذَا ، فَنَزَلَتْ: ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ﴾ (۸/ الانفال: ۱) . وَالثَّالِثَةُ: إِنِّي مَرِضْتُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَقْسِمَ مَالِي ، أَفَأُوصِي بِالنِّصْفِ؟ فَقَالَ: ((لَا)) فَقُلْتُ: الثُّلُثُ؟ فَسَكَتَ ، فَكَانَ الثُّلُثُ بَعْدَهُ جَائِزًا . وَالرَّابِعَةُ: إِنِّي شَرِبْتُ الْخَمْرَ مَعَ قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَضَرَبَ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْفِي بِلَحْيِ جَمَلٍ . فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَحْرِيمَ الْخَمْرِ .

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کتاب اللہ کی چار آیات میرے بارے میں نازل ہوئی ہیں:

۱۔ میری والدہ نے قسم کھائی کہ وہ نہ کھانے گی نہ پیئے گی یہاں تک کہ میں محمد ﷺ کو چھوڑ دوں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى أَنْ تُشْرِكَ ......﴾ ”اور وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شرک کرے، جس کا تجھے علم نہ ہو تو ان کا کہنا نہ ماننا، ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا۔“

۲۔ میں نے (مال غنیمت میں سے) ایک تلوار حاصل کی جو مجھے بہت اچھی لگی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ مجھے ہبہ کر دیجیے تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ﴾ (۸/ الانفال: ۱) ”وہ آپ سے مال غنیمت کے متعلق پوچھتے ہیں۔“

۳۔ میں بیمار ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس (عیادت کے لیے) تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں چاہتا ہوں کہ اپنا مال تقسیم کر دوں، تو کیا میں نصف مال کی وصیت کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں“ میں نے پوچھا: تیسرے حصہ کی؟ آپ ﷺ خاموش ہو گئے لہٰذا اس کے بعد ایک تہائی حصہ مال کی وصیت کرنا جائز ہو گیا۔

۴۔ میں نے انصار کی ایک جماعت کے ساتھ شراب پی تھی، ان میں سے ایک آدمی نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی میری ناک پے ماری، میں نبی ﷺ کے پاس آیا تو اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت نازل فرما دی۔

(۲۵) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: أَخْبَرَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أَتَتْنِي أُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَصِلُهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) . قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا: ﴿لَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ﴾ (۶۰/ الممتحنة: ۸)

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: نبی کریم ﷺ کے دور میں میری والدہ میرے حسن سلوک کی امید کرتے ہوئے میرے پاس آئی، میں نے نبی ﷺ سے پوچھا: کیا میں اپنی والدہ سے صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں“ ابن عیینہ (راوی حدیث) نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اسی کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: ﴿لَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ ...﴾ ”جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں کی اور تمہارے گھروں سے بھی نہیں نکالا، اللہ تعالیٰ تمہیں ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے سے نہیں روکتا۔“

(۲۰) صحیح البخاري: ۵۹۷۸؛ صحیح مسلم: ۱۰۰۳؛ سنن أبي داود: ۱۶۶۸

(۲۶) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: رَأَى عُمَرُ رضی اللہ عنہ حُلَّةً سِيَرَاءَ تُبَاعُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ابْتَعْ هٰذِهِ فَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَإِذَا جَاءَكَ الْوُفُودُ، قَالَ ﷺ: ((إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ)) فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْهَا بِحُلَلٍ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ، فَقَالَ: كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: ((إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا، وَلٰكِنْ تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا)) فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے والد عمر رضی اللہ عنہ نے سیراء (ریشم) کا جبہ فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اس کو خرید لیں، جمعہ کے دن اور جب آپ کے پاس وفود آئیں تو اسے پہنا کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے تو وہی پہن سکتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔'' پھر اس کے بعد نبی ﷺ کے پاس اسی طرح کے کئی جبے آئے تو آپ ﷺ نے (ان میں سے) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھی ایک جبہ بھیجا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اسے کیسے پہن سکتا ہوں جبکہ آپ تو اس کے بارے میں فرما چکے ہیں جو فرمانا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تجھے یہ اس لیے نہیں دیا کہ تم خود اسے پہنو، بلکہ اس لیے دیا ہے کہ تم اسے بیچ دو یا کسی کو پہنا دو۔'' چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے وہ جبہ مکہ مکرمہ میں رہائش پذیر اپنے ایک بھائی کو بھیج دیا جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوا تھا۔

۱٤۔ بَابٌ: لَا يَسُبُّ وَالِدَيْهِ

کوئی اپنے والدین کو گالی نہ دے

(۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ يَشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ)) فَقَالُوا: كَيْفَ يَشْتِمُ؟ قَالَ: ((يَشْتِمُ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَشْتِمُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ))

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: آدمی اپنے والدین کو کیسے گالی دے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی کسی دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ جواب میں اس کے ماں باپ کو گالی دیتا

(۲۸) (ث: ۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ: أخبرنا ابن جريج قال: سمعت محمد ابْنَ الْحَارِثِ بْنِ سُفْيَانَ يَزْعُمُ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ عِيَاضٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: مِنَ الْكَبَائِرِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى أَنْ يَسْتَسِبَّ الرَّجُلُ لِوَالِدِهِ.

---

(۲۶) صحيح البخاري: ۵۹۸۱، ۸۸۶؛ سنن النسائي: ۵۲۹۹.

(۲۷) صحيح البخاري: ۵۹۷۳؛ صحيح مسلم: ۹۰؛ جامع الترمذي: ۱۹۰۲؛ سنن أبي داود: ۵۱٤۱.

(۲۸) [حسن] الجامع لابن وهب: ۱٤۲۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے ہاں کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والد کو گالی دینے کے لیے نشانہ بنا دے۔

١٥ ـ بَابٌ: عُقُوبَةُ عُقُوقِ الْوَالِدَيْنِ

والدین کی نافرمانی کی سزا

٢٩) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ مَعَ مَا يُدَّخَرُ لَهُ، مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ)).

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: ”ظلم اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی گناہ ایسا نہیں کہ جس کے مرتکب کو دنیا میں بھی جلد سزا ملے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ سزا آخرت کے لیے بھی باقی رکھی جائے۔“

٣٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا تَقُولُونَ فِي الزِّنَا، وَشُرْبِ الْخَمْرِ، وَالسَّرِقَةِ؟)) قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((هُنَّ الْفَوَاحِشُ، وَفِيهِنَّ الْعُقُوبَةُ، أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ)) وَكَانَ مُتَّكِئًا فَاحْتَفَزَ، قَالَ: ((وَالزُّورُ)).

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم زنا، شراب نوشی اور چوری کے بارے میں کیا کہتے ہو؟“ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ سب بے حیائی کے کام ہیں اور ان میں سزا بھی ہے، کیا میں تمہیں بڑے کبیرہ گناہوں کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا ہے۔“ آپ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا: ”اور جھوٹی بات بھی۔“

١٦ ـ بَابٌ: بُكَاءُ الْوَالِدَيْنِ

والدین کو رلانا

٣١) (ث: ١١) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ، عَنْ طَيْسَلَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: بُكَاءُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْعُقُوقِ وَالْكَبَائِرِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: والدین کو رلانا نافرمانی اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

---

٢٩) صحيح] سنن أبي داود: ٤٩٠٢؛ سنن ابن ماجه: ٤٢١١؛ جامع الترمذي: ٢٥١١۔

٣٠) [ضعيف] معجم الكبير للطبراني: ٢٩٤٢۔

٣١) [صحيح] مصنف عبد الرزاق: ١٩٧٠٥؛ شعب الإيمان للبيهقي: ٧٩١٧۔

١٧ ـ بَابٌ: دَعْوَةُ الْوَالِدَيْنِ

والدین کی بددعا

٣٢) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى -هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ- عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَهُنَّ، لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''تین قسم کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، ان (کی قبولیت) میں کوئی شک نہیں: مظلوم کی بددعا، مسافر کی دعا اور والدین کی اپنی اولاد کے لیے بددعا۔''

٣٣) حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلَ -أَخِي بَنِي عَبْدِالدَّارِ- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا تَكَلَّمَ مَوْلُودٌ مِنَ النَّاسِ فِي مَهْدٍ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ))، قِيلَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! وَمَا صَاحِبُ جُرَيْجٍ؟ قَالَ: ((فَإِنَّ جُرَيْجًا كَانَ رَجُلًا رَاهِبًا فِي صَوْمَعَةٍ لَهُ، وَكَانَ رَاعِي بَقَرٍ يَأْوِي إِلَى أَسْفَلِ صَوْمَعَتِهِ، وَكَانَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْقَرْيَةِ تَخْتَلِفُ إِلَى الرَّاعِي، فَأَتَتْ أُمُّهُ يَوْمًا فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! وَهُوَ يُصَلِّي، فَقَالَ فِي نَفْسِهِ وَهُوَ يُصَلِّي: أُمِّي وَصَلَاتِي؟ فَرَأَى أَنْ يُؤْثِرَ صَلَاتَهُ، ثُمَّ صَرَخَتْ بِهِ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ فِي نَفْسِهِ: أُمِّي وَصَلَاتِي؟ فَرَأَى أَنْ يُؤْثِرَ صَلَاتَهُ، ثُمَّ صَرَخَتْ بِهِ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: أُمِّي وَصَلَاتِي؟ فَرَأَى أَنْ يُؤْثِرَ صَلَاتَهُ، فَلَمَّا لَمْ يُجِبْهَا قَالَتْ: لَا أَمَاتَكَ اللّٰهُ يَا جُرَيْجُ حَتَّى تَنْظُرَ فِي وُجُوهِ الْمُومِسَاتِ، ثُمَّ انْصَرَفَتْ. فَأُتِيَ الْمَلِكُ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ وَلَدَتْ، فَقَالَ: مِمَّنْ؟ قَالَتْ: مِنْ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَصَاحِبُ الصَّوْمَعَةِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: اهْدِمُوا صَوْمَعَتَهُ، وَأْتُونِي بِهِ، فَضَرَبُوا صَوْمَعَتَهُ بِالْفُئُوسِ حَتَّى وَقَعَتْ. فَجَعَلُوا يَدَهُ إِلَى عُنُقِهِ بِحَبْلٍ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِهِ، فَمُرَّ بِهِ عَلَى الْمُومِسَاتِ، فَرَآهُنَّ فَتَبَسَّمَ، وَهُنَّ يَنْظُرْنَ إِلَيْهِ فِي النَّاسِ، فَقَالَ الْمَلِكُ: مَا تَزْعُمُ هٰذِهِ؟ قَالَ: مَا تَزْعُمُ؟ قَالَ: تَزْعُمُ أَنَّ وَلَدَهَا مِنْكَ، قَالَ: أَنْتِ تَزْعُمِينَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: أَيْنَ هٰذَا الصَّغِيرُ؟ قَالُوا: هُوَ ذَا فِي حِجْرِهَا، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَنْ أَبُوكَ؟ قَالَ: رَاعِي الْبَقَرِ. قَالَ الْمَلِكُ: أَنَجْعَلُ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: مِنْ فِضَّةٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَا نَجْعَلُهَا؟ قَالَ: رُدُّوهَا كَمَا كَانَتْ، قَالَ: فَمَا الَّذِي تَبَسَّمْتَ؟ قَالَ: أَمْرًا عَرَفْتُهُ، أَدْرَكَتْنِي دَعْوَةُ أُمِّي، ثُمَّ أَخْبَرَهُمْ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''گہوارے میں عیسیٰ علیہ السلام اور جریج والے بچے

---

٣٢) [حسن]: سنن أبي داود: ١٥٣٦؛ جامع الترمذي: ١٩٠٥، ٣٤٤٨؛ سنن ابن ماجه: ٣٨٦٢.

٣٣) صحيح البخاري: ٢٤٨٢، ٣٤٣٦؛ صحيح مسلم: ٢٥٥٠.

کے علاوہ کسی نے کلام نہیں کیا۔'' عرض کیا گیا: اے اللہ کے نبی! جریج والا بچہ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جریج ایک راہب تھا اور اپنے عبادت خانے میں عبادت میں مشغول رہتا تھا۔ ایک گائیوں کا چرواہا تھا، وہ اس کے عبادت خانے کے نیچے آ کر ٹھہرا کرتا تھا۔ بستی کی ایک عورت تھی جو اس چرواہے کے پاس جایا کرتی تھی۔ ایک دفعہ جریج کی ماں اس (جریج) کے پاس آئی اور آواز دی: اے جریج! اس نے نماز میں ہی اپنے دل میں سوچا کہ میری ماں اور میری نماز؟ (یعنی ایک طرف ماں ہے اور ایک طرف نماز) اس کی سمجھ میں یہی آیا کہ اپنی نماز کو ترجیح دوں، پھر اس کی ماں نے دوبارہ چیخ کر آواز دی، اس نے پھر اپنے دل میں سوچا میری ماں اور میری نماز؟ (یعنی میں ان دونوں میں سے کس کو ترجیح دوں) پس اس کی سمجھ میں یہی آیا کہ اپنی نماز کو ترجیح دوں، پھر اس کی ماں نے تیسری بار چیخ کر آواز دی، تو اس نے (دل میں) یہی کہا کہ میری ماں اور میری نماز؟ اس بار بھی اس کی سمجھ میں یہی آیا کہ نماز کو ترجیح دوں، چنانچہ اس نے کوئی جواب نہ دیا تو اس کی ماں نے کہا: اے جریج! اللہ تعالیٰ تجھے اس وقت تک فوت نہ کرے جب تک تو زانیہ عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے، اور وہ واپس چلی گئی۔ پھر اس عورت کو (جو چرواہے کے پاس جاتی تھی) بادشاہ کے پاس لایا گیا اس نے بچہ جنا تھا۔ بادشاہ نے دریافت کیا کہ یہ بچہ کس کا ہے؟ اس عورت نے جواب دیا: جریج کا ہے۔ بادشاہ نے پوچھا: عبادت خانے والا جریج؟ اس نے کہا: ہاں، بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کے عبادت خانے کو گرا دو اور اسے میرے پاس لاؤ۔ لوگوں نے اس کے عبادت خانے کو کلہاڑے مار مار کر گرا دیا اور ایک رسی سے اس کے ہاتھوں کو گردن سے باندھ دیا۔ پھر وہ لایا گیا اور اسے زانیہ عورتوں کے پاس سے گزارا گیا، جریج نے انہیں دیکھا اور مسکرایا۔ وہ (عورتیں) بھی لوگوں کی موجودگی میں اس کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ بادشاہ نے پوچھا یہ عورت کیا دعویٰ کر رہی ہے؟ جریج نے کہا: کیا دعویٰ کرتی ہے؟ بادشاہ نے کہا: اس کا دعویٰ ہے کہ یہ بچہ تیرا ہے؟ جریج نے (عورت سے) کہا: تو دعویٰ کرتی ہے؟ اس نے کہا: ہاں، جریج نے کہا: وہ بچہ کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا: وہ اس کی گود میں ہے۔ جریج اس بچے کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: تیرا باپ کون ہے؟ اس بچے نے جواب دیا: گائیوں کا چرواہا۔ بادشاہ نے کہا: ہم تیرے عبادت خانے کو سونے کا بنا دیتے ہیں، اس نے کہا: نہیں، بادشاہ نے کہا: چاندی کا بنا دیں؟ اس نے کہا: نہیں، بادشاہ نے کہا پھر کس چیز کا بنائیں؟ اس نے کہا اسے ویسا ہی بنا دو جیسا کہ وہ پہلے تھا۔ بادشاہ نے پوچھا: تو مسکرایا کیوں تھا؟ جریج نے جواب دیا: میں معاملے کو جان چکا تھا کہ مجھے میری ماں کی بددعا لگ گئی ہے، پھر اس نے انہیں سارا واقعہ بتایا۔''

۱۸ ـ بَابُ: عَرْضُ الْإِسْلَامِ عَلَى الْأُمِّ النَّصْرَانِيَّةِ

عیسائی ماں کو اسلام کی دعوت دینا

(۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ السُّحَيْمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: مَا سَمِعَ بِي أَحَدٌ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ ـ إِلَّا أَحَبَّنِي، إِنَّ أُمِّي كُنْتُ أُرِيدُهَا

(۳۴) صحیح [illegible]

عَلَى الْإِسْلَامِ فَتَأْبَى، فَقُلْتُ لَهَا، فَأَبَتْ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: ادْعُ اللّٰهَ لَهَا، فَدَعَا، فَأَتَيْتُهَا، وَقَدْ أَجَافَتْ عَلَيْهَا الْبَابَ، فَقَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ، فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: ادْعُ اللّٰهَ لِي وَلِأُمِّي، فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ، عَبْدُكَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأُمُّهُ، أَحِبَّهُمَا إِلَى النَّاسِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جو یہودی یا نصرانی بھی میرے متعلق سنتا ہے وہ ضرور مجھ سے محبت کرنے لگتا ہے، واقعہ کچھ یوں ہے: میں چاہتا تھا کہ میری والدہ اسلام قبول کرے، لیکن وہ انکار کرتی رہی، ایک مرتبہ میں نے اسے (اسلام قبول کرنے کا) کہا مگر اس نے انکار کر دیا۔ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ میری والدہ کے لیے دعا فرمائیں تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی، پھر میں واپس اپنی والدہ کے پاس آیا اس نے دروازہ بند کر رکھا تھا۔ کہنے لگی: اے ابوہریرہ! میں نے اسلام قبول کر لیا، میں نے نبی ﷺ کو خبر دی اور عرض کیا: آپ میرے اور میری والدہ کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں، آپ ﷺ نے پھر دعا فرمائی: ''اے اللہ! اپنے بندے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور اس کی والدہ کو لوگوں کے ہاں محبوب بنا دے۔''

١٩۔ بَابٌ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا

والدین کی وفات کے بعد ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا

٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيلِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أُسَيْدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُسَيْدٍ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ بَعْدَ مَوْتِهِمَا أَبَرُّهُمَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، خِصَالٌ أَرْبَعٌ: الدُّعَاءُ لَهُمَا، وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا، وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا رَحِمَ لَكَ إِلَّا مِنْ قِبَلِهِمَا))

علی بن عبید رحمہ اللہ کہتے ہیں: سیدنا ابو اسید رضی اللہ عنہ لوگوں سے یہ حدیث بیان کر رہے تھے: ایک مرتبہ ہم نبی ﷺ کے پاس تھے اور کسی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میرے والدین کی وفات کے بعد بھی مجھ پر کوئی ایسی چیز باقی ہے جس کے ذریعہ میں ان کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں چار طریقے ہیں: ان کے لیے دعا کرنا اور ان کے لیے استغفار کرنا، ان کے وعدوں کو ایفا کرنا، ان کے دوستوں کی عزت کرنا اور ان رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا جن سے تعلق صرف ان (والدین) کے واسطے سے ہو۔''

٣٦) (ث: ١٢) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: تُرْفَعُ لِلْمَيِّتِ بَعْدَ مَوْتِهِ دَرَجَتُهُ. فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، أَيُّ شَيْءٍ هٰذِهِ؟ فَيُقَالُ: وَلَدُكَ اسْتَغْفَرَ لَكَ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: موت کے بعد مرنے والے کا درجہ بلند کیا جاتا ہے تو وہ پوچھتا ہے: اے میرے رب! یہ کیا چیز ہے (جس کی وجہ سے میرا درجہ بلند ہوا)؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تیرے بیٹے نے تیرے لیے استغفار کیا ہے۔

---

٣٥) [ضعيف] سنن أبي داود: ٥١٤٢؛ سنن ابن ماجه: ٣٦٦٤۔

٣٦) [حسن] مسند أحمد: ٢/ ٥٠٩؛ سنن ابن ماجه: ٣٦٦٠۔

٣٧) (ث: ١٣) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ، عَنْ غَالِبٍ قَالَ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ لَيْلَةً، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي هُرَيْرَةَ، وَلِأُمِّي، وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُمَا. قَالَ مُحَمَّدٌ: فَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتَّى نَدْخُلَ فِي دَعْوَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

محمد بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہم ایک رات ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے اللہ! ابو ہریرہ اور اس کی والدہ کی مغفرت فرما اور اس شخص کی بھی مغفرت فرما جو ان کے لیے استغفار کرے۔ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہم ان دونوں کے لیے استغفار کرتے ہیں تاکہ ہم بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دعا میں شامل ہو جائیں۔

٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا مَاتَ الْعَبْدُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب بندہ فوت ہو جاتا ہے تو تین اعمال کے سوا اس کے سب عمل منقطع ہو جاتے ہیں (وہ تین یہ ہیں): صدقہ جاریہ، وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا رہے، یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔"

٣٩) حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَلَمْ تُوصِ، أَفَيَنْفَعُهَا أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ فوت ہو چکی ہے اور اس نے کوئی وصیت نہیں کی تو کیا میرا اس کی طرف سے صدقہ کرنا اسے فائدہ دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں۔"

٢٠ - بَابٌ: بِرُّ مَنْ كَانَ يَصِلُهُ أَبُوهُ

والد کے ساتھ میل جول رکھنے والوں سے اچھا سلوک کرنا

٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، مَرَّ أَعْرَابِيٌّ فِي سَفَرٍ، وَكَانَ أَبُو الْأَعْرَابِيِّ صَدِيقًا لِعُمَرَ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: أَلَسْتَ ابْنَ فُلَانٍ؟ قَالَ: بَلَى. فَأَمَرَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ بِحِمَارٍ كَانَ يَسْتَعْقِبُ، وَنَزَعَ عِمَامَتَهُ عَنْ رَأْسِهِ فَأَعْطَاهُ. فَقَالَ بَعْضُ مَنْ مَعَهُ: أَمَا يَكْفِيهِ دِرْهَمَانِ؟ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((احْفَظْ وُدَّ أَبِيكَ، لَا تَقْطَعْهُ فَيُطْفِئَ اللَّهُ نُورَكَ)).

---

٣٧) [صحيح]

٣٨) صحيح مسلم: ١٦٣١؛ جامع الترمذي: ١٣٧٦؛ سنن النسائي: ٣٦٥١؛ سنن أبي داود: ٢٨٨٠.

٣٩) صحيح البخاري: ٢٧٥٦؛ سنن أبي داود: ٢٨٨٢؛ جامع الترمذي: ٦٦٩؛ سنن النسائي: ٣٦٥٤.

٤٠) صحيح مسلم: ٢٥٥٢.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں ایک دیہاتی (میرے پاس سے) گزرا، اس دیہاتی کا والد عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔ اس دیہاتی نے کہا: کیا تم فلاں کے بیٹے نہیں ہو؟ (ابن عمر رضی اللہ عنہما نے) جواب دیا: جی ہاں، پھر سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا وہ گدھا جو وہ ساتھ لائے تھے اسے دینے کا حکم دیا اور اپنے سر سے پگڑی اتار کر اسے عنایت فرما دی، اس پر بعض ساتھیوں نے عرض کیا کہ کیا اسے دو درہم دے دینا ہی کافی نہ تھے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "اپنے والد کی دوستی کا خیال رکھنا، اسے کاٹنا مت ورنہ اللہ تعالیٰ تیرا نور بجھا دے گا۔"

41) حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑھ کر حسن سلوک یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔"

٢١۔ بَابٌ: لَا تَقْطَعْ مَنْ كَانَ يَصِلُ أَبَاكَ فَيُطْفَأَ نُورُكَ

تیرے والد کا جس سے تعلق تھا اس سے قطع تعلق نہ کر، ورنہ تیرا نور بجھ جائے گا

42) (ث: ١٤) أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ لَاحِقٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الزُّرَقِيُّ، أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ مَعَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، فَمَرَّ بِنَا عَبْدُاللَّهِ ابْنُ سَلَامٍ رضي الله عنه مُتَّكِئًا عَلَى ابْنِ أَخِيهِ، فَنَفَذَ عَنِ الْمَجْلِسِ، ثُمَّ عَطَفَ عَلَيْهِ، فَرَجَعَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: مَا شِئْتَ عَمْرُو ابْنَ عُثْمَانَ؟ ـ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ـ فَوَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ، إِنَّهُ لَفِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ـ مَرَّتَيْنِ ـ: لَا تَقْطَعْ مَنْ كَانَ يَصِلُ أَبَاكَ، فَيُطْفَأَ بِذَلِكَ نُورُكَ.

جناب عبادہ زرقی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ کی مسجد میں عمرو بن عثمان رحمہ اللہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، ہمارے پاس سے سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اپنے بھتیجے کا سہارا لیے ہوئے گزرے وہ مجلس چھوڑ کر گزر گئے پھر واپس آئے اور دو یا تین مرتبہ یہ فرمایا: اے عمرو بن عثمان! تم جو چاہو کرلو! مجھے اس ذات کی قسم جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے حقیقت یہی ہے کہ یہ بات اللہ کی کتاب (تورات) میں دو مرتبہ آئی ہے کہ تو اس شخص سے قطع تعلقی نہ کر جو تیرے باپ کے ساتھ حسن سلوک کرتا تھا ورنہ اس کی وجہ سے تیرا نور بجھا دیا جائے گا۔

---

41) صحيح مسلم: ٢٥٥٢؛ سنن أبي داود: ٥١٤٣؛ جامع الترمذي: ١٩٠٣۔

42) [ضعيف]

٢٢ ۔ بَابٌ: اَلْوُدُّ يَتَوَارَثُ

محبت ورثہ میں ملتی ہے

٤٣) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُلَانِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَفَيْتُكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْوُدَّ يَتَوَارَثُ)).

جناب ابوبکر بن حزم رحمہ اللہ نبی کریم ﷺ کے کسی صحابی سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: تجھے یہی بات کافی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ محبت ورثہ میں ملتی ہے۔''

٢٣ ۔ بَابٌ: لَا يُسَمِّي الرَّجُلُ أَبَاهُ، وَلَا يَجْلِسُ قَبْلَهُ، وَلَا يَمْشِي أَمَامَهُ

کوئی اپنے والد کو نام سے نہ بلائے، نہ اس سے پہلے بیٹھے اور نہ اس کے آگے چلے

٤٤) (ث: ١٥) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ ۔أَوْ غَيْرِهِ۔ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَبْصَرَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ لِأَحَدِهِمَا: مَا هٰذَا مِنْكَ؟ فَقَالَ: أَبِي، فَقَالَ: لَا تُسَمِّهِ بِاسْمِهِ، وَلَا تَمْشِ أَمَامَهُ، وَلَا تَجْلِسْ قَبْلَهُ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے دو آدمیوں کو دیکھا تو ان میں سے ایک سے پوچھا: یہ (دوسرا شخص) تمہارے ساتھ کون ہے؟ اس نے کہا: میرا والد ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اسے اس کے نام سے نہ پکارا کر، نہ اس کے آگے چلا کر اور نہ ہی اس سے پہلے بیٹھا کر۔

٢٤ ۔ بَابٌ: هَلْ يُكَنِّي أَبَاهُ؟

کیا اپنے والد کو کنیت سے پکارا جا سکتا ہے؟

٤٥) (ث: ١٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ ابْنُ يَحْيَى ابْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، فَقَالَ لَهُ سَالِمٌ: الصَّلَاةُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.

جناب شہر بن حوشب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نکلے تو سالم نے انہیں کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! نماز (یعنی نماز کا وقت ہو گیا ہے)۔

---

٤٣) [ضعیف] شعب الإیمان للبیهقي: ٧٨٩٩؛ المستدرك للحاکم: ٤/ ١٧٦۔

٤٤) [صحیح] مصنف عبد الرزاق: ٢٠١٣٤؛ شعب الإیمان للبیهقي: ٧٨٩٤۔

٤٥) [ضعیف]

۴۶) (ت: ۱۷) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ ـ يَعْنِي: الْبُخَارِيَّ ـ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا، عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: لٰكِنْ أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ قَضٰى.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لیکن ابوحفص عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا۔

۲۵۔ بَابُ: وُجُوبُ صِلَةِ الرَّحِمِ

صلہ رحمی کرنا واجب ہے

۴۷) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْضَمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا كُلَيْبُ بْنُ مَنْفَعَةَ قَالَ: قَالَ جَدِّي: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ وَأَبَاكَ، وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ، وَمَوْلَاكَ الَّذِي يَلِي ذَاكَ، حَقٌّ وَاجِبٌ، وَرَحِمٌ مَوْصُولَةٌ)).

کلیب بن منفعہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے دادا نے نبی ﷺ سے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! میں کس کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی والدہ اور اپنے والد سے، اپنی بہن اور اپنے بھائی سے اور اپنے دیگر قرابت داروں سے۔ یہ واجب حق اور صلہ رحمی ہے۔''

۴۸) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ (۲۶/ الشعراء: ۲۱۴) قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَنَادَى: ((يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي هَاشِمٍ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ. يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ! أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ، فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ ''اور آپ اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈرایئے'' نازل ہوئی تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور آواز دی۔ ''اے بنوکعب بن لوی! اپنی جانوں کو آگ سے بچالو، اے بنوعبد مناف! اپنی جانوں کو آگ سے بچالو، اے بنو ہاشم! اپنی جانوں کو آگ سے بچالو، اے بنوعبدالمطلب! اپنی جانوں کو آگ سے بچالو اے فاطمہ بنت محمد! اپنی جان کو آگ سے بچالے، بے شک میں اللہ کی طرف سے تیرے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں سوائے حق قرابت داری کے، وہ میں ادا کرتا رہوں گا۔''

---

۴۶) [صحیح]

۴۷) [ضعیف] سنن أبي داود: ۵۱۴۰۔

۴۸) صحيح البخاري: ۲۷۵۳، ۴۷۷۱؛ صحيح مسلم: ۲۰۴؛ سنن النسائي: ۳۶۴۴؛ جامع الترمذي: ۳۱۸۵۔

٢٦۔ بَابٌ: صِلَةُ الرَّحِمِ

صلہ رحمی کرنا

۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يَذْكُرُ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا عَرَضَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيرَةٍ، فَقَالَ: أَخْبِرْنِي مَا يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: ((تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ)).

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی آدمی سفر کے دوران نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: آپ مجھے ایسا عمل بتلایئے جو مجھے جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر۔''

۵۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخَلْقَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ، فَقَالَ: مَهْ، قَالَتْ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ، قَالَ: أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلٰى يَا رَبِّ! قَالَ: فَذٰلِكِ لَكِ)) ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ﴾ (۴۷/ محمد: ۲۲)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے مخلوق کو پیدا فرمایا پھر جب وہ اس سے فارغ ہوا (یعنی جب مخلوق کی پیدائش ہو چکی) تو رحم کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ٹھہر جا۔ رحم نے عرض کیا: یہ قطع رحمی سے تیری پناہ میں آنے کا مقام ہے۔ ارشاد ہوا: کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ جو تجھے جوڑے میں بھی اسے جوڑوں اور جو تجھے توڑے میں بھی اسے توڑوں؟ رحم نے عرض کیا: اے میرے رب! میں اس سے راضی ہوں، ارشاد ہوا: پھر ایسے ہی ہو گا۔'' پھر سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم چاہو تو (اس بات کی تصدیق کے لیے) یہ آیت پڑھ لو: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ ...﴾ ''پھر تم سے یہی توقع ہے کہ اگر تمہیں حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد کرو گے اور اپنے رحموں کو قطع کرو گے۔''

۵۱) (ث: ۱۸) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: ﴿وَآتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ﴾ (۱۷/ الاسراء: ۲۶)، قَالَ: بَدَأَ فَأَمَرَهُ بِأَوْجَبِ الْحُقُوقِ، وَدَلَّهُ عَلَى أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ إِذَا كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَقَالَ: ﴿وَآتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ

---

۴۹) صحيح البخاري: ۵۹۸۳؛ صحيح مسلم: ۱۳؛ سنن النسائي: ۴۶۸۔

۵۰) صحيح البخاري: ۴۸۳۰؛ صحيح مسلم: ۲۵۵۴۔

۵۱) [ضعيف] التاريخ الكبير للبخاري: ۱/ ۲۳۶؛ تفسير ابن أبي حاتم: ۱۳۲۴۸؛ جامع البيان للطبري: ۲۲۲۷۱۔

وَابْنَ السَّبِيلِ﴾ (١٧/ الإسراء:٢٦)، وَعَلَّمَهُ إِذَا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ شَيْءٌ كَيْفَ يَقُولُ، فَقَالَ: ﴿وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِنْ رَبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُلْ لَهُمْ قَوْلًا مَيْسُورًا﴾ (١٧/ الإسراء:٢٨) عِدَةً حَسَنَةً كَأَنَّهُ قَدْ كَانَ، وَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، ﴿وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِكَ﴾ (١٧/ الإسراء:٢٩) لَا تُعْطِي شَيْئًا، ﴿وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ﴾ (١٧/ الإسراء:٢٩) تُعْطِي مَا عِنْدَكَ، ﴿فَتَقْعُدَ مَلُومًا﴾ (١٧/ الإسراء:٢٩) يَلُومُكَ مَنْ يَأْتِيكَ بَعْدُ، وَلَا يَجِدُ عِنْدَكَ شَيْئًا ﴿مَحْسُورًا﴾ (١٧/ الإسراء:٢٩)، قَالَ: قَدْ حَسَّرَكَ مَنْ قَدْ أَعْطَيْتَهُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس قول: ﴿وَآتِ ذَا الْقُرْبَى ...﴾ ''اور رشتے داروں، مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق ادا کرتے رہو۔'' کے بارے میں فرمایا کہ (آیت کے) شروع میں اللہ تعالیٰ نے واجب حقوق کی نشاندہی کی اور افضل ترین اعمال کی طرف رہنمائی فرمائی کہ جب اس کے پاس کوئی چیز ہو تو فرمایا: ''رشتے داروں، مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو۔'' اور انسان کو سکھایا کہ جب اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو تو کیا کرے؟ فرمایا: ''اور اگر کبھی تجھے اپنے رب کی کسی رحمت کی تلاش کی وجہ سے، جس کی تو امید رکھتا ہو، ان سے بے توجہی کرنا پڑے تو ان سے وہ بات کہہ جس میں نرمی اور آسانی ہو۔'' اچھا وعدہ یعنی یوں کہہ دینا کہ گویا (انتظام) ہو گیا ہے یا یہ کہ امید ہے ان شاء اللہ ہو جائے گا (پھر آپ کی خدمت کروں گا)۔ ''اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ۔'' یعنی کسی کو کچھ بھی نہ دے ''اور نہ اسے بالکل کھول دے'' یعنی جو کچھ تیرے پاس ہے سارے کا سارا ہی دے دے۔ ''پھر ملامت کیا ہوا بیٹھ جائے۔'' یعنی اس کے بعد جو شخص تیرے پاس آئے گا وہ تجھے ملامت کرے گا اور تیرے پاس کوئی چیز نہیں پائے گا ''ہارا ہوا'' یعنی فرمایا کہ جس کو تو نے دے دیا ہے وہ تجھے افسوس و حسرت میں ڈال دے گا۔

۲۷۔ بَابٌ: فَضْلُ صِلَةِ الرَّحِمِ
صلہ رحمی کرنے کی فضیلت

(۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونَ، وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ، وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ، قَالَ: ((لَئِنْ كَانَ كَمَا تَقُولُ كَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے رشتہ دار ہیں میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں، وہ قطع رحمی کرتے ہیں، میں ان سے اچھا سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برا سلوک کرتے ہیں میں ان سے درگزر کرتا ہوں اور وہ مجھ سے جہالت کا برتاؤ کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تیرا یہ بیان درست ہے تو پھر تو

(۵۲) صحیح مسلم: ۲۵۵۸۔

گویا کہ ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہا ہے جب تک تو اپنے اس رویے پر قائم رہے گا تیرے ساتھ ان کے خلاف ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مددگار رہے گا۔"

۵۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا الرَّدَّادِ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ﷺ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا الرَّحْمَنُ، وَأَنَا خَلَقْتُ الرَّحِمَ، وَاشْتَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِي، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ))

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میں رحمٰن ہوں اور میں نے ہی رحم کو پیدا کیا ہے اور یہ میرے نام سے مشتق ہے لہٰذا جس نے اسے ملایا میں اسے جوڑوں گا اور جس نے اسے کاٹا میں اسے کاٹوں گا۔"

۵۴) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ فِي الْوَهْطِ -يَعْنِي أَرْضًا لَهُ بِالطَّائِفِ- فَقَالَ: عَطَفَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ إِصْبَعَهُ فَقَالَ: ((الرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ، مَنْ يَصِلْهَا يَصِلْهُ، وَمَنْ يَقْطَعْهَا يَقْطَعْهُ، لَهَا لِسَانٌ طَلْقٌ ذَلْقٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

جناب ابوالعنبس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس ان کی طائف والی زمین "الوھط" میں گیا تو انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ہمارے سامنے اپنی انگلی موڑی اور فرمایا: "صلہ رحمی رحمان سے ملی ہوئی ایک شاخ ہے جس نے اسے ملایا وہ (رحمٰن) اسے ملائے گا، جس نے اسے کاٹا وہ اسے کاٹے گا اور قیامت کے دن اس کی تیز طرار اور فصیح و بلیغ زبان ہوگی۔"

۵۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ اللَّهِ، مَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللَّهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللَّهُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "صلہ رحمی اللہ تعالیٰ سے ملی ہوئی ایک شاخ ہے جس نے اسے ملایا اللہ تعالیٰ اسے ملائے گا اور جس نے اسے کاٹا اللہ تعالیٰ اسے کاٹے گا۔"

۲۸۔ بَابٌ: صِلَةُ الرَّحِمِ تَزِيدُ فِي الْعُمُرِ

صلہ رحمی کرنے سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے

۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي

۵۳) [صحيح] سنن أبي داود: ۱۶۹٤، ۱۶۹۵؛ جامع الترمذي: ۱۹۰۷۔

۵٤) [صحيح] مسند أحمد: ۲/۲۰۹ ۔ ۵۵) صحيح البخاري: ۵۹۸۹؛ صحيح مسلم: ۲۵۵۵۔

۵٦) صحيح البخاري: ۵۹۸٦؛ صحيح مسلم: ۲۵۵۷۔

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اس کے رزق میں فراخی کی جائے اور اس کی عمر میں برکت ڈال دی جائے تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔''

۵۷) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اس کے رزق میں فراخی کی جائے اور اس کی عمر میں برکت ڈال دی جائے تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔''

۲۹۔ بَابٌ: مَنْ وَصَلَ رَحِمَهُ أَحَبَّهُ أَهْلُهُ

صلہ رحمی کرنے والے سے اس کے رشتہ دار محبت کرتے ہیں

۵۸) (ث: ۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مَغْرَاءَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَنِ اتَّقَى رَبَّهُ، وَوَصَلَ رَحِمَهُ، نُسِّئَ فِي أَجَلِهِ، وَثَرَى مَالُهُ، وَأَحَبَّهُ أَهْلُهُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو اپنے رب سے ڈرے اور صلہ رحمی کرے اس کی عمر میں برکت ڈال دی جاتی ہے، اس کا مال بڑھ جاتا ہے اور اس کے اہل وعیال اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔

۵۹) (ث: ۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَغْرَاءُ أَبُو مُخَارِقٍ -هُوَ الْعَبْدِيُّ- قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: مَنِ اتَّقَى رَبَّهُ، وَوَصَلَ رَحِمَهُ، أُنْسِئَ لَهُ فِي عُمْرِهِ، وَثَرَى مَالُهُ، وَأَحَبَّهُ أَهْلُهُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص اپنے رب سے ڈرے اور صلہ رحمی کرے اس کی عمر دراز کر دی جاتی ہے، اس کے مال میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کے اہل وعیال اس سے محبت کرتے ہیں۔

۳۰۔ بَابٌ: بِرُّ الْأَقْرَبِ فَالْأَقْرَبِ

حسب مراتب قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا

۶۰) حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ بَحِيرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي

۵۷) صحيح البخاري: ۵۹۸۵۔ ۵۸) [حسن]: مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵۳۹۱۔
۵۹) [حسن] الزهد للامام وكيع: ۴۰۸۔ ۶۰) [صحيح] مسند أحمد: ۴/ ۱۳۲؛ سنن ابن ماجه: ۳۶۶۱۔

كَرِبَ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُوصِيكُمْ بِأُمَّهَاتِكُمْ، ثُمَّ يُوصِيكُمْ بِأُمَّهَاتِكُمْ، ثُمَّ يُوصِيكُمْ بِآبَائِكُمْ، ثُمَّ يُوصِيكُمْ بِالْأَقْرَبِ فَالْأَقْرَبِ))

سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری ماؤں کے متعلق (حسن سلوک کی) وصیت فرماتا ہے، پھر (دوبارہ) تمہیں تمہاری ماؤں کے متعلق وصیت فرماتا ہے، پھر تمہیں تمہارے آباء کے متعلق وصیت فرماتا ہے، پھر تمہیں تمہارے قریبی رشتے داروں کے متعلق وصیت فرماتا ہے درجہ بدرجہ (ان سے حسن سلوک کرو)۔"

(٦١) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ أَبُو الْخَطَّابِ السَّعْدِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: جَاءَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَشِيَّةَ الْخَمِيسِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: أُحَرِّجُ عَلَى كُلِّ قَاطِعِ رَحِمٍ لَمَا قَامَ مِنْ عِنْدِنَا، فَلَمْ يَقُمْ أَحَدٌ، حَتَّى قَالَ ثَلَاثًا، فَأَتَى فَتًى عَمَّةً لَهُ قَدْ صَرَمَهَا مُنْذُ سَنَتَيْنِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ لَهُ: يَا ابْنَ أَخِي! مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: كَذَا وَكَذَا، قَالَتْ: ارْجِعْ إِلَيْهِ فَسَلْهُ: لِمَ قَالَ ذَاكَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ تُعْرَضُ عَلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَشِيَّةَ كُلِّ خَمِيسٍ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، فَلَا يَقْبَلُ عَمَلَ قَاطِعِ رَحِمٍ)).

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے غلام جناب ابو ایوب سلیمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جمعرات کی شام اور جمعہ کی رات کو ہمارے پاس سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمانے لگے: میں ہر قطع رحمی کرنے والے کو ناپسند کرتا ہوں لہٰذا وہ یہاں سے چلا جائے۔ آپ نے تین بار یہی فرمایا لیکن کوئی بھی اٹھ کر نہ گیا۔ پھر ایک نوجوان (یہ سب سن کر) اپنی پھوپھی کے پاس آیا اس نے اس سے دو سال سے قطع تعلقی کر رکھی تھی وہ اس سے ملنے آ گیا، پھوپھی نے پوچھا: میرے بھتیجے کیسے آنا ہوا؟ اس نے کہا: میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ یہ یہ فرما رہے تھے، پھوپھی نے کہا: لوٹ جاؤ اور ان سے پوچھ کہ انہوں نے ایسا کیوں فرمایا ہے؟ (اس نے واپس آ کر سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو) آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: "جمعرات کی شام اور جمعہ کی رات بنی آدم کے اعمال اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش کیے جاتے ہیں تو وہ کسی قطع رحمی کرنے والے کے عمل کو قبول نہیں فرماتا۔"

(٦٢) (ث: ٢١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ابْنُ جَابِرٍ الْحَنَفِيُّ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا، إِلَّا آجَرَهُ اللّٰهُ تَعَالَى فِيهَا، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَالْأَقْرَبَ الْأَقْرَبَ، وَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَنَاوِلْ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی ذات پر اور اپنے گھر والوں پر اجر و ثواب کی نیت سے جو بھی خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور اس کا اجر عطا فرماتا ہے، تو ان لوگوں سے ابتدا کر جن کی تو کفالت کرتا ہے۔ پھر اگر (مال) بچ جائے تو قریبی رشتہ داروں پر درجہ بدرجہ خرچ کر اور اگر پھر بھی بچ جائے تو دوسروں کو (جسے تو چاہے) دے دے۔

(٦١) ضعیف: مسند أحمد: ٢/ ٤٨٤۔ (٦٢) ضعیف

٣١۔ بَابٌ: لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ

ان لوگوں پر رحمتِ الٰہی نہیں اترتی جن میں قطع رحمی کرنے والا ہو

٦٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو إِدَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى ﷺ يَقُولُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الرَّحْمَةَ لَا تَنْزِلُ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ)).

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اس قوم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نہیں اترتی جس میں قطع رحمی کرنے والا بھی موجود ہو۔''

٣٢۔ بَابٌ: إِثْمُ قَاطِعِ الرَّحِمِ

قطع رحمی کرنے والے کا گناہ

٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ ﷺ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ)).

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

٦٥) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ كَعْبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الرَّحِمَ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ، تَقُولُ: يَا رَبِّ، إِنِّي ظُلِمْتُ، يَا رَبِّ، إِنِّي قُطِعْتُ، يَا رَبِّ، إِنِّي إِنِّي، فَيُجِيبُهَا: أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ، وَأَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ؟))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک صلہ رحمی رحمان سے ملی ہوئی ایک شاخ ہے وہ عرض کرے گی: بے شک میرے ساتھ ظلم کیا گیا۔ اے میرے رب! بے شک مجھے کاٹا گیا، اے میرے رب! بے شک میرے ساتھ یہ یہ زیادتی کی گئی۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرمائے گا: کیا تو اس پر خوش نہیں کہ میں اسے کاٹوں جس نے تجھے کاٹا اور اسے جوڑوں جس نے تجھے جوڑا۔''

٦٦) (ث: ٢٢) حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَمْعَانَ قَالَ:

---

٦٣) [ضعيف] الزهد لامام وكيع: ٤١٢۔

٦٤) صحيح البخاري: ٥٩٨٤؛ صحيح مسلم: ٢٥٥٦

٦٥) صحيح البخاري: ٥٩٨٨؛ مسند أحمد: ٢/ ٢٩٥۔ ٦٦) [صحيح]

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ؓ يَتَعَوَّذُ مِنْ إِمَارَةِ الصِّبْيَانِ وَالسُّفَهَاءِ . فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ سَمْعَانَ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَسَنَةَ الْجُهَنِيُّ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ ؓ: مَا آيَةُ ذَلِكَ؟ قَالَ: أَنْ تُقْطَعَ الْأَرْحَامُ، وَيُطَاعَ الْمُغْوِي، وَيُعْصَى الْمُرْشِدُ.

جناب سعید بن سمعان ؒ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوہریرہ ؓ کو بچوں اور بے وقوفوں کی حکومت سے پناہ مانگتے ہوئے سنا، پھر سعید بن سمعان ؒ نے کہا: مجھے ابن حسنہ جہنی ؒ نے خبر دی کہ میں نے ابوہریرہ ؓ سے پوچھا کہ ایسی امارت وحکومت کی نشانی کیا ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: رشتہ دار سے قطع تعلق کی جائے گی، گمراہ کی اطاعت کی جائے گی اور ہدایت یافتہ راہنما کی نافرمانی کی جائے گی۔

٣٣- بَابٌ: عُقُوبَةُ قَاطِعِ الرَّحِمِ فِي الدُّنْيَا

دنیا میں قطع رحمی کرنے والے کی سزا

٦٧) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ ذَنْبٍ أَحْرَى أَنْ يُعَجِّلَ اللَّهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ، مِنْ قَطِيعَةِ الرَّحِمِ وَالْبَغْيِ)).

سیدنا ابوبکرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ظلم اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی گناہ ایسا نہیں کہ جس کے مرتکب کو دنیا میں بھی جلد سزا ملے اور آخرت میں بھی عذاب سے دوچار کیا جائے گا۔"

٣٤- بَابٌ: لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ

صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو بدلے میں صلہ رحمی کرے

٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، وَفِطْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ؓ. قَالَ سُفْيَانُ: لَمْ يَرْفَعْهُ الْأَعْمَشُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَرَفَعَهُ الْحَسَنُ وَفِطْرٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو بدلے میں (صلہ رحمی) کرے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ قطع رحمی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔"

---

٦٧) [صحيح]: صحيح ابن حبان: ٤٥٦؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٦٣؛ سنن أبي داود: ٤٩٠٢؛ سنن ابن ماجه: ٤٢١١؛ جامع الترمذي: ٢٥١١۔

٦٨) صحيح البخاري: ٥٩٩١؛ جامع الترمذي: ١٩٠٨؛ سنن أبي داود: ١٦٩٧۔

٣٥۔ بَابٌ: فَضْلُ مَنْ يَصِلُ ذَا الرَّحِمِ الظَّالِمِ

ظالم رشتہ دار کے ساتھ صلہ رحمی کی فضیلت

٦٩) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! عَلِّمْنِي عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ. قَالَ: ((لَئِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ، لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ، أَعْتِقِ النَّسَمَةَ، وَفُكَّ الرَّقَبَةَ)) قَالَ: أَوَ لَيْسَتَا وَاحِدًا؟ قَالَ: ((لَا، عِتْقُ النَّسَمَةِ أَنْ تُعْتِقَ النَّسَمَةَ، وَفَكُّ الرَّقَبَةِ أَنْ تُعِينَ عَلَى الرَّقَبَةِ، وَالْمَنِيحَةُ الْوَكُوفُ، وَالْفَيْءُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ، فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذَلِكَ، فَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ، وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ، فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذَلِكَ، فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ)).

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی (نبی ﷺ کے پاس) آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے کوئی ایسا عمل سکھا دیجیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگرچہ تو نے بات بہت مختصر کی ہے لیکن تو نے بہت لمبا چوڑا مسئلہ پوچھا ہے۔“ پھر جواب دیتے ہوئے فرمایا: ”جاندار کو آزاد کر اور گردن چھڑا۔“ اس نے عرض کیا: کیا یہ دونوں باتیں ایک ہی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، جاندار کو آزاد کرنا یہ ہے کہ تو خود اسے آزاد کرے اور گردن چھڑانا یہ ہے کہ تو اس کے چھڑانے میں مدد کرے۔ (مزید فرمایا) کسی کو دودھ دینے والا جانور دے دے، رشتہ دار کے ساتھ صلہ رحمی کر پھر اگر تو اس کی طاقت نہ رکھے تو نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کر، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پھر اپنی زبان کو خیر کی بات کے سوا ہر بات سے روکے رکھ۔“

٣٦۔ بَابٌ: مَنْ وَصَلَ رَحِمَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَسْلَمَ

جس نے زمانہ جاہلیت میں صلہ رحمی کی پھر مسلمان ہو گیا

٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعَتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ، فَهَلْ لِي فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ حَكِيمٌ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ)).

جناب عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا: آپ کا ان امور کے بارے میں کیا خیال ہے جو میں زمانہ جاہلیت میں عبادت کی نیت سے کیا کرتا تھا۔ جیسا کہ صلہ رحمی، گردن آزاد کرنا اور صدقہ کرنا۔ کیا ان میں میرے لیے اجر ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے جو پہلے نیک کام کیے تھے انہی کی بدولت اسلام لائے ہو۔“

---

٦٩) [صحيح] مسند أحمد: ٤/ ٢٩٩؛ صحيح ابن حبان: ٣٧٤؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢١٧۔

٧٠) صحيح البخاري: ١٥٩٩٢؛ صحيح مسلم: ١٢٣۔

٣٧۔ بَابٌ: صِلَةُ ذِي الرَّحِمِ الْمُشْرِكِ وَالْهَدِيَّةِ

مشرک رشتہ دار کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اور اسے ہدیہ دینا

(٧١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: رَأَى عُمَرُ رضی اللہ عنہ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوِ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوُفُودِ إِذَا أَتَوْكَ، فَقَالَ: ((يَا عُمَرُ! إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ))، ثُمَّ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مِنْهَا حُلَلٌ، فَأَهْدَى إِلَى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً، فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَعَثْتَ إِلَيَّ هَذِهِ، وَقَدْ سَمِعْتُكَ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ. قَالَ: ((إِنِّي لَمْ أُهْدِهَا لَكَ لِتَلْبَسَهَا، إِنَّمَا أَهْدَيْتُهَا إِلَيْكَ لِتَبِيعَهَا أَوْ لِتَكْسُوَهَا)) فَأَهْدَاهَا عُمَرُ لِأَخٍ لَهُ مِنْ أُمِّهِ، مُشْرِكٍ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیراء (ریشم) کا جبہ دیکھا تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ اسے خرید لیں اور جمعہ کے دن اور جب آپ کے پاس وفود آئیں تو اسے پہنا کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے تو وہی پہن سکتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہو۔'' پھر اس کے بعد نبی ﷺ کے پاس اس طرح کے کئی جبے تحفہ کے طور پر آئے تو آپ ﷺ نے ان میں سے عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھی ایک جبہ بھیجا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے مجھے یہ جبہ بھیج دیا حالانکہ میں تو آپ سے سن چکا ہوں جو آپ اس کے متعلق فرمانا چاہتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تجھے یہ اس لیے نہیں ہدیہ کیا کہ تو اسے پہنے بلکہ میں نے تو تجھے اس لیے بھیجا ہے کہ تو اسے بیچ دے یا کسی کو پہنا دے۔'' چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ماں جائے مشرک بھائی کو ہدیہ کر دیا۔

٣٨۔ بَابٌ: تَعَلَّمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ

اپنے نسب نامے کا علم رکھو تاکہ اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرسکو

(٧٢) (ث: ٢٣) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: تَعَلَّمُوا أَنْسَابَكُمْ، ثُمَّ صِلُوا أَرْحَامَكُمْ، وَاللَّهِ إِنَّهُ لَيَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ أَخِيهِ الشَّيْءُ، وَلَوْ يَعْلَمُ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ مِنْ دَاخِلَةِ الرَّحِمِ، لَأَوْزَعَهُ ذَلِكَ عَنِ انْتِهَاكِهِ.

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: اپنے نسب نامے کا علم رکھو، پھر رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو، اللہ کی قسم! بعض دفعہ ایک آدمی اور اس کے بھائی کے درمیان کوئی چیز (ناراضگی وغیرہ) ہوتی ہے اگر ایک دوسرے کو علم ہو کہ ہم میں رشتہ داری کا تعلق ہے تو یہ علم اسے قرابت داری کے تعلق کو بگاڑنے سے روک دے گا۔

(٧١) صحيح البخاري: ٥٨٨٦؛ صحيح مسلم: ٢٠٦٨؛ موطأ إمام مالك: ٢٦٦٣۔

(٧٢) [حسن] مسند أحمد: ٢/ ٣٧٤؛ جامع الترمذي: ١٩٧٩۔

۷۳) (ت: ٢٤) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، أَنَّهُ قَالَ: احْفَظُوا أَنْسَابَكُمْ، تَصِلُوا أَرْحَامَكُمْ، فَإِنَّهُ لَا بُعْدَ بِالرَّحِمِ إِذَا قَرُبَتْ وَإِنْ كَانَتْ بَعِيدَةً، وَلَا قُرْبَ بِهَا إِذَا بَعُدَتْ وَإِنْ كَانَتْ قَرِيبَةً، وَكُلُّ رَحِمٍ آتِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمَامَ صَاحِبِهَا، تَشْهَدُ لَهُ بِصِلَةٍ إِنْ كَانَ وَصَلَهَا، وَعَلَيْهِ بِقَطِيعَةٍ إِنْ كَانَ قَطَعَهَا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اپنے نسب نامے یاد رکھو، رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو، بلاشبہ جب وہ (نسب) قریب ہو تو رشتہ داری میں کوئی دوری نہیں رہتی خواہ وہ رشتہ داری دور ہی کی کیوں نہ ہو اور جب وہ (نسب) دور ہو تو رشتہ داری میں قرب نہیں رہتا خواہ رشتہ داری قریب ہی کی کیوں نہ ہو، ہر رشتہ داری قیامت کے دن اپنے ساتھی کے ساتھ آئے گی اگر اس نے اسے جوڑا ہوگا تو اس کے حق میں گواہی دے گی اور اگر اسے توڑا ہوگا تو اس کے خلاف گواہی دے گی۔

۳۹۔ بَابٌ: هَلْ يَقُولُ الْمَوْلَى: إِنِّي مِنْ بَنِي فُلَانٍ؟

کیا غلام یہ کہہ سکتا ہے کہ میں فلاں (قبیلہ) میں سے ہوں؟

۷٤) (ت: ٢٥) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَائِلُ بْنُ دَاوُدَ اللَّيْثِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، قَالَ: مِنْ أَنْفُسِهِمْ أَوْ مِنْ مَوَالِيهِمْ؟ قُلْتُ: مِنْ مَوَالِيهِمْ، قَالَ: فَهَلَّا قُلْتَ: مِنْ مَوَالِيهِمْ إِذًا!.

جناب عبدالرحمٰن بن حبیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے پوچھا: تم کس قبیلے سے ہو؟ میں نے کہا: میں قبیلہ تمیم سے ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا: تو بنو تمیم سے ہے یا ان کے غلاموں میں سے؟ میں نے کہا: ان کے غلاموں میں سے ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو پھر تو نے یہی کیوں نہ کہا کہ میں ان کے غلاموں میں سے ہوں!۔

٤٠۔ بَابٌ: مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ

قوم کا غلام انہی میں سے شمار ہوتا ہے

۷۵) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ عُبَيْدٍ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعُمَرَ رضي الله عنه: ((اجْمَعْ لِي قَوْمَكَ)) فَجَمَعَهُمْ، فَلَمَّا حَضَرُوا بَابَ النَّبِيِّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ رضي الله عنه فَقَالَ: قَدْ جَمَعْتُ لَكَ قَوْمِي، فَسَمِعَ ذَلِكَ الْأَنْصَارُ فَقَالُوا: قَدْ نَزَلَ فِي قُرَيْشٍ الْوَحْيُ، فَجَاءَ الْمُسْتَمِعُ وَالنَّاظِرُ مَا يُقَالُ لَهُمْ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَامَ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ فَقَالَ: ((هَلْ فِيكُمْ مِنْ غَيْرِكُمْ؟)) قَالُوا: نَعَمْ، فِينَا حَلِيفُنَا وَابْنُ أُخْتِنَا وَمَوَالِينَا، قَالَ

۷۳) [صحيح] مسند أبي داود الطيالسي: ٢٧٥٧؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٨٩۔

۷٤) [ضعيف] ۷۵) [حسن] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٦٤٨٤؛ مسند أحمد: ٤/ ٣٤٠۔

النَّبِيُّ ﷺ: ((حَلِيفُنَا مِنَّا، وَابْنُ أُخْتِنَا مِنَّا، وَمَوْلَانَا مِنَّا، وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ: إِنَّ أَوْلِيَائِي مِنْكُمُ الْمُتَّقُونَ، فَإِنْ كُنْتُمْ أُولَئِكَ فَذَاكَ، وَإِلَّا فَانْظُرُوا، لَا يَأْتِي النَّاسُ بِالْأَعْمَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَتَأْتُونَ بِالْأَثْقَالِ، فَيُعْرَضَ عَنْكُمْ))، ثُمَّ نَادَى فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ!)) وَرَفَعَ يَدَيْهِ يَضَعُهُمَا عَلَى رُءُوسِ قُرَيْشٍ ((أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ قُرَيْشًا أَهْلُ أَمَانَةٍ، مَنْ بَغَى بِهِمْ)) قَالَ زُهَيْرٌ: أَظُنُّهُ قَالَ: ((الْعَوَاثِرَ، كَبَّهُ اللَّهُ لِمَنْخَرَيْهِ))، يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اپنی قوم کو جمع کرو۔'' چنانچہ انہوں نے ان کو جمع کیا۔ جب وہ سارے نبی ﷺ کے دروازے پر حاضر ہو گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کیا: میں نے آپ کے لیے اپنی قوم کو جمع کر لیا ہے۔ جب یہ بات انصار نے سنی تو انہوں نے کہا: ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قریش کے بارے میں کوئی وحی نازل ہوئی ہے چنانچہ سننے والے اور دیکھنے والے سب حاضر ہو گئے کہ دیکھیں ان سے کیا فرمایا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور ان کے درمیان کھڑے ہو گئے اور پوچھا: ''کیا تم میں تمہارے علاوہ کوئی اور بھی ہے؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں، ہم میں ہمارے حلیف ہمارے بھانجے اور ہمارے غلام ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے حلیف بھی ہم میں سے ہیں، ہمارے بھانجے بھی ہم میں سے ہیں اور ہمارے غلام بھی ہم میں سے ہیں، تم سب غور سے سن لو! تم میں سے میرے دوست صرف متقی لوگ ہیں اگر تم وہی (متقی) ہو تو ٹھیک ہے ورنہ دیکھ لو! کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن لوگ (نیک) اعمال لے کر آئیں اور تم گناہوں کا بوجھ لے کر آؤ اور تم سے اعراض کر لیا جائے۔'' پھر بلند آواز میں فرمایا: ''اے لوگو!'' اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے انہیں قریش کے سروں پر رکھا (اور فرمایا): ''اے لوگو! قریش اہل امانت ہیں۔ جو ان پر زیادتی کرے گا'' زہیر راوی حدیث نے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا: ''(اس کے لیے) مصائب و تکالیف ہیں اللہ تعالیٰ اسے اس کے نتھنوں کے بل اوندھا کر دے گا۔'' آپ نے تین بار یہی فرمایا۔

٤١ ـ بَابٌ: مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ أَوْ وَاحِدَةً

ایک یا دو بیٹیوں کی پرورش کا ثواب

(٧٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ أَبُو حَفْصٍ التُّجِيبِيُّ، عَنْ أَبِي عُشَّانَةَ الْمُعَافِرِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، وَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ، وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَتِهِ، كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان پر صبر کرے اور انہیں اپنی استطاعت کے مطابق کپڑے پہنائے تو وہ اس کے لیے جہنم سے بچنے کا ذریعہ بن جائیں گی۔''

(٧٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فِطْرٌ، عَنْ شُرَحْبِيلَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، عَنِ

---

(٧٦) [صحيح] مسند أحمد: ٤/ ١٥٤؛ سنن ابن ماجه: ٣٦٦٩.

(٧٧) [حسن] مسند أحمد: ١/ ٢٣٥؛ سنن ابن ماجه: ٣٦٧٠.

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُدْرِكُهُ ابْنَتَانِ، فَيُحْسِنُ صُحْبَتَهُمَا، إِلَّا أَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کی دو بیٹیاں ہوں وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو وہ ضرور اسے جنت میں لے جائیں گی۔''

۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، يُؤْوِيهِنَّ، وَيَكْفِيهِنَّ، وَيَرْحَمُهُنَّ، فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ الْبَتَّةَ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَعْضِ الْقَوْمِ: وَثِنْتَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((وَثِنْتَيْنِ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں انہیں وہ اچھا ٹھکانا دے اور ان کی ضروریات پوری کرے اور ان پر رحم وشفقت کرے تو یقیناً اس کے لیے جنت واجب ہوگی۔'' صحابہ میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! دو بیٹیاں ہوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو بیٹیاں ہوں تب بھی۔''

٤٢ ـ بَابٌ: مَنْ عَالَ ثَلَاثَ أَخَوَاتٍ

جس نے تین بہنوں کی پرورش کی

۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ مُكْمِلٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ الْمُعَاوِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَكُونُ لِأَحَدٍ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ، فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ، إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا۔''

٤٣ ـ بَابٌ: فَضْلُ مَنْ عَالَ ابْنَتَهُ الْمَرْدُودَةَ

اس بیٹی کی پرورش کرنے کی فضیلت جو اس کے پاس واپس آگئی ہو

۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِسُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ رضی اللہ عنہ: ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَعْظَمِ الصَّدَقَةِ، أَوْ مِنْ أَعْظَمِ الصَّدَقَةِ؟)) قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ((ابْنَتُكَ مَرْدُودَةٌ إِلَيْكَ، لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ)).

---

۷۸) [حسن] مسند أحمد: ۳/ ۳۰۳۔

۷۹) [حسن] مسند أحمد: ۳/ ۴۲؛ سنن أبي داود: ۵۱۴۸؛ جامع الترمذي: ۱۹۱۲، ۱۹۱۶۔

۸۰) [ضعيف] سنن ابن ماجه: ۳۶۶۷۔

موسیٰ بن علی اپنے والد (علی بن رباح رحمہ اللہ) سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''کیا میں تجھے عظیم ترین صدقہ نہ بتلاؤں؟'' انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، اللہ کے رسول! (بتلایئے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری بیٹی جو (بیوہ یا مطلقہ ہوکر) تیری طرف لوٹا دی گئی ہو، تیرے علاوہ اس کا کوئی کمانے والا نہ ہو (اس کی کفالت کرنا عظیم ترین صدقہ ہے)۔''

۸۱) حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُوسَى قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَا سُرَاقَةُ ...)) مِثْلَهُ.

سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے سراقہ!'' باقی واقعہ پچھلی روایت کی طرح بیان کیا۔

۸۲) حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ بَحِيرٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا أَطْعَمْتَ نَفْسَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَمَا أَطْعَمْتَ وَلَدَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَمَا أَطْعَمْتَ زَوْجَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَمَا أَطْعَمْتَ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ)).

سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو تو نے اپنے آپ کو کھلایا وہ تیرے لیے صدقہ ہے، جو تو نے اپنی اولاد کو کھلایا وہ تیرے لیے صدقہ ہے، جو تو نے اپنی بیوی کو کھلایا وہ تیرے لیے صدقہ ہے اور جو تو نے اپنے خادم کو کھلایا وہ بھی تیرے لیے صدقہ ہے۔''

٤٤ ـ بَابٌ: مَنْ كَرِهَ أَنْ يَتَمَنَّى مَوْتَ الْبَنَاتِ

جس شخص نے بیٹیوں کی موت کی تمنا کو برا سمجھا

۸۳) (ث: ٢٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ أَبِي الرَّوَاعِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: أَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَهُ وَلَهُ بَنَاتٌ، فَتَمَنَّى مَوْتَهُنَّ، فَغَضِبَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فَقَالَ: أَنْتَ تَرْزُقُهُنَّ؟.

جناب عثمان بن حارث ابو الرواع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی بیٹھا تھا اس کی بیٹیاں تھیں وہ ان کی موت کی تمنا کرنے لگا تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما غصے میں آگئے اور فرمایا: کیا تو انہیں رزق دیتا ہے؟

٤٥ ـ بَابٌ: اَلْوَلَدُ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ

اولاد کنجوسی اور بزدلی کا سبب ہے

۸۴) (ث: ٢٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

---

۸۱) ضعيف [سنن ابن ماجه: ٣٦٦٧ـ ۸۲) صحيح [مسند أحمد ٤/ ١٣١ـ ۸۳) ضعيف [

۸۴) حسن [شرح أصول الاعتقاد للالكائي: ٢٥٠١

عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ يَوْمًا: وَاللّٰهِ مَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ رَجُلٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عُمَرَ، فَلَمَّا خَرَجَ رَجَعَ فَقَالَ: كَيْفَ حَلَفْتُ أَيْ بُنَيَّةُ؟ فَقُلْتُ لَهُ، فَقَالَ: أَعَزُّ عَلَيَّ، وَالْوَلَدُ أَلْوَطُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی اس زمین پر مجھے عمر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی محبوب نہیں، پھر باہر جانے کے بعد جب واپس تشریف لائے تو پوچھا: اے میری بیٹی! میں نے کیا قسم کھائی تھی؟ تو میں نے انہیں کہا کہ آپ نے یہ قسم کھائی ہے تو فرمانے لگے: وہ (عمر رضی اللہ عنہ) مجھے زیادہ عزیز ہیں اور اولاد تو میرے دل کے ساتھ چسپاں ہے۔

۸۵) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ: كُنْتُ شَاهِدًا ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما إِذْ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوضَةِ؟ فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَقَالَ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا، يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضَةِ، وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ ﷺ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((هُمَا رَيْحَانَتَيَّ مِنَ الدُّنْيَا)).

جناب ابن ابی نعم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا کہ ان سے ایک آدمی نے مچھر کے خون کے متعلق سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہما نے پوچھا: تو کہاں سے ہے؟ اس نے جواب دیا: میں اہل عراق سے ہوں، آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس آدمی کو دیکھو، یہ مجھ سے مچھر کے خون کے متعلق سوال کرتا ہے جبکہ انہوں نے نبی ﷺ کے بیٹے (حسین رضی اللہ عنہ) کو شہید کر ڈالا ہے، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''وہ دونوں (حسن وحسین) دنیا میں میرے پھول ہیں۔''

٤٦۔ بَابٌ: حَمْلُ الصَّبِيِّ عَلَى الْعَاتِقِ

بچے کو کندھے پر بٹھانا

۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْحَسَنُ رضی اللہ عنہ عَلَى عَاتِقِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ، إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ)).

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا جبکہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ آپ کے کندھے پر (سوار) تھے اور آپ فرما رہے تھے: ''اے اللہ! بے شک میں اس سے محبت کرتا ہوں لہٰذا تو بھی اس سے محبت کر۔''

٤٧۔ بَابٌ: اَلْوَلَدُ قُرَّةُ الْعَيْنِ

اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک ہے

۸۷) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

---

۸۵) صحيح البخاري: ٥٩٩٤، جامع الترمذي: ٣٧٧٠۔

۸۶) صحيح البخاري: ٣٧٤٩، صحيح مسلم: ٢٤٢٢، جامع الترمذي: ٣٧٨٣۔

۸۷) [صحيح] مسند أحمد: ٦/٢۔

ابْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَلَسْنَا إِلَى الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ ؓ يَوْمًا، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ: طُوبَى لِهَاتَيْنِ الْعَيْنَيْنِ اللَّتَيْنِ رَأَتَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَاللَّهِ! لَوَدِدْنَا أَنَّا رَأَيْنَا مَا رَأَيْتَ، وَشَهِدْنَا مَا شَهِدْتَ فَاسْتُغْضِبَ، فَجَعَلْتُ أَعْجَبُ، مَا قَالَ إِلَّا خَيْرًا! ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَا يَحْمِلُ الرَّجُلَ عَلَى أَنْ يَتَمَنَّى مُحْضَرًا غَيَّبَهُ اللَّهُ عَنْهُ؟ لَا يَدْرِي لَوْ شَهِدَهُ كَيْفَ يَكُونُ فِيهِ؟ وَاللَّهِ لَقَدْ حَضَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْوَامٌ كَبَّهُمُ اللَّهُ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ فِي جَهَنَّمَ، لَمْ يُجِيبُوهُ وَلَمْ يُصَدِّقُوهُ! أَوَلَا تَحْمَدُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ أَخْرَجَكُمْ لَا تَعْرِفُونَ إِلَّا رَبَّكُمْ، فَتُصَدِّقُونَ بِمَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّكُمْ ﷺ، وَقَدْ كُفِيتُمُ الْبَلَاءَ بِغَيْرِكُمْ، وَاللَّهِ لَقَدْ بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أَشَدِّ حَالٍ بُعِثَ عَلَيْهَا نَبِيٌّ قَطُّ، فِي فَتْرَةٍ وَجَاهِلِيَّةٍ، مَا يَرَوْنَ أَنَّ دِينًا أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ! فَجَاءَ بِفُرْقَانٍ فَرَّقَ بِهِ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَفَرَّقَ بِهِ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهِ، حَتَّى إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَرَى وَالِدَهُ أَوْ وَلَدَهُ أَوْ أَخَاهُ كَافِرًا، وَقَدْ فَتَحَ اللَّهُ قُفْلَ قَلْبِهِ بِالْإِيمَانِ، وَيَعْلَمُ أَنَّهُ إِنْ هَلَكَ دَخَلَ النَّارَ، فَلَا تَقَرُّ عَيْنُهُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ حَبِيبَهُ فِي النَّارِ، وَأَنَّهَا لَلَّتِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ﴾ (٢٥ الفرقان: ٧٤)

جناب جبیر بن نفیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم لوگ سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: خوشخبری ہو ان دو آنکھوں کے لیے جنہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے، اللہ کی قسم! جو آپ نے دیکھا کاش ہم بھی دیکھتے اور جن (غزوات) میں آپ نے شرکت کی، ہم بھی شرکت کرتے، اس پر ان (مقداد رضی اللہ عنہ) کو غصہ آ گیا۔ پس میں تعجب کرنے لگا کہ اس نے اچھی بات ہی کی ہے، پھر آپ (مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ) نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: آدمی کو کون سی چیز ابھارتی ہے کہ وہ ایسی جگہ حاضر ہونے کی آرزو کرے جس سے اللہ نے اسے دور رکھا ہے؟ وہ نہیں جانتا کہ اگر وہ وہاں ہوتا تو کس حال میں ہوتا۔ اللہ کی قسم! نبی کریم ﷺ کے پاس ایسی قومیں بھی آئیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے جہنم میں اوندھے منہ گرا دیا اور انہوں نے آپ ﷺ کو مانا اور نہ ہی آپ کی تصدیق کی، تم اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر کیوں نہیں کرتے کہ اس نے تمہیں اس حال میں پیدا کیا کہ تم اپنے رب کے سوا کسی (معبود) کو نہیں پہچانتے، جو چیز نبی ﷺ تمہاری طرف لے کر آئے ہیں اس کی تصدیق کرتے ہو، جو آزمائشیں دوسروں پر آئیں تم ان سے بچ گئے ہو، اللہ کی قسم! نبی ﷺ دور جہالت میں ایسے حالات میں مبعوث فرمائے گئے کہ شاید ہی کوئی نبی ایسے حالات میں مبعوث فرمایا گیا ہو۔ بتوں کی عبادت سے بڑھ کر لوگ کسی دین کو افضل نہیں سمجھتے تھے۔ آپ ﷺ فرقان (قرآن) لے کر آئے اس کے ذریعے حق و باطل میں فرق کیا، باپ اور اس کے بیٹے میں فرق کیا حتی کہ کوئی اپنے باپ کو اور کوئی اپنے بیٹے کو اور کوئی اپنے بھائی کو کافر سمجھنے لگا، اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کے تالے کو ایمان کے ساتھ کھول دیا اور وہ جاننے لگا کہ اگر وہ (اس کا بھائی، بیٹا، باپ) مر گیا تو آگ میں جائے گا اس کی آنکھ کیسے ٹھنڈی ہو سکتی ہے جبکہ اسے معلوم ہو کہ اس کا عزیز آگ میں ہے، اسی مناسبت سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ﴾ "اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔"

٤٨۔ بَابٌ: مَنْ دَعَا لِصَاحِبِهِ أَنْ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ

جس نے اپنے ساتھی کے لیے یہ دعا کی کہ اللہ اس کے مال اور اولاد میں اضافہ کرے

۸۸) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا، وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي، إِذْ دَخَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ لَنَا: ((أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ؟)) وَذَاكَ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: فَأَيْنَ جَعَلَ أَنَسًا مِنْهُ؟ فَقَالَ: جَعَلَهُ عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا، ثُمَّ دَعَا لَنَا ـ أَهْلَ الْبَيْتِ ـ بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَقَالَتْ أُمِّي: يَا رَسُولَ اللهِ! خُوَيْدِمُكَ، ادْعُ اللهَ لَهُ، فَدَعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ، كَانَ فِي آخِرِ دُعَائِهِ أَنْ قَالَ: ((اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وہاں صرف میں، میری والدہ اور میری خالہ ام حرام تھیں، اچانک آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں فرمایا: ”کیا میں تمہیں نماز نہ پڑھاؤں؟“ حالانکہ وہ کسی (فرض) نماز کا وقت نہیں تھا۔ ایک شخص نے ثابت رحمہ اللہ (راوی حدیث) سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے سیدنا انس کو اپنی کس جانب کھڑا کیا تھا؟ تو اس (ثابت رحمہ اللہ) نے بتایا کہ آپ ﷺ نے ان (انس رضی اللہ عنہ) کو اپنی دائیں جانب کھڑا کیا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر ہم گھر والوں کے لیے دنیا و آخرت کی ہر بھلائی کے لیے دعا فرمائی، میری ماں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! انس آپ کا چھوٹا سا خادم ہے اس کے لیے (خصوصی) دعا فرما دیں۔ تو آپ ﷺ نے میرے لیے ہر بھلائی کی دعا فرمائی اور اپنی دعا کے آخر میں فرمایا: ”اے اللہ! اس کے مال اور اولاد میں اضافہ کر اور اس میں برکت عطا فرما۔“

٤٩۔ بَابٌ: الْوَالِدَاتُ رَحِيمَاتٌ

مائیں رحم دل ہوتی ہیں

۸۹) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ: قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، فَأَعْطَتْهَا عَائِشَةُ ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ، فَأَعْطَتْ كُلَّ صَبِيٍّ لَهَا تَمْرَةً، وَأَمْسَكَتْ لِنَفْسِهَا تَمْرَةً، فَأَكَلَ الصِّبْيَانُ التَّمْرَتَيْنِ وَنَظَرَا إِلَى أُمِّهِمَا، فَعَمَدَتْ إِلَى التَّمْرَةِ فَشَقَّتْهَا، فَأَعْطَتْ كُلَّ صَبِيٍّ نِصْفَ تَمْرَةٍ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ فَقَالَ: ((وَمَا يُعْجِبُكِ مِنْ ذَلِكَ؟ لَقَدْ رَحِمَهَا اللهُ بِرَحْمَتِهَا صَبِيَّيْهَا)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک عورت آئی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے تین کھجوریں دیں، اس عورت نے اپنے ہر بچے کو ایک ایک کھجور دی اور ایک کھجور اس نے اپنے لیے رکھ لی، بچوں نے دونوں کھجوریں

۸۸) صحیح مسلم: ۲٤۸۱؛ مسند أحمد: ۳/ ۱۹۳۔ ۸۹) [صحیح] المستدرك للحاكم: ٤/ ۱۷۷۔

کھا کر اپنی ماں کی طرف دیکھنا شروع کر دیا، ماں نے اس کھجور کے بھی دو ٹکڑے کیے اور دونوں بچوں کو ایک ایک ٹکڑا دے دیا، پھر نبی ﷺ تشریف لائے تو سیدہ عائشہ نے یہ سارا واقعہ آپ ﷺ کو سنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس بات سے حیران کیوں ہو؟ اپنے بچوں پر رحم کرنے کی وجہ سے اللہ نے بھی اس پر رحم کیا ہے۔''

٥٠ ـ بَابٌ: قُبْلَةُ الصِّبْيَانِ

بچوں کا بوسہ لینا

٩٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَتُقَبِّلُونَ صِبْيَانَكُمْ؟ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((أَوَ أَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ؟))**.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: تم اپنے بچوں کا بوسہ لیتے ہو ہم تو اپنے بچوں کا بوسہ نہیں لیتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحم چھین لیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔''

٩١) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسٌ، فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: **((مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا بوسہ لیا آپ کے پاس بیٹھا ہوا اقرع بن حابس تمیمی رضی اللہ عنہ کہنے لگا: میرے دس بچے ہیں میں نے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔''

٥١ ـ بَابٌ: أَدَبُ الْوَالِدِ وَبِرِّهِ لِوَلَدِهِ

والد کا اولاد کو ادب سکھانا اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا

٩٢) (ث: ٢٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ نُمَيْرِ بْنِ أَوْسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ: كَانُوا يَقُولُونَ: الصَّلَاحُ مِنَ اللَّهِ، وَالْأَدَبُ مِنَ الْآبَاءِ.

جناب ولید بن نمیر بن اوس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد (نمیر بن اوس رحمہ اللہ) کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ کہا کرتے تھے کہ اصلاح اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور ادب (سکھانا) باپ کی طرف سے ہے۔

---

٩٠) صحيح البخاري: ٥٩٩٨؛ صحيح مسلم: ٢٣١٧۔ ٩١) صحيح البخاري: ٥٩٩٧؛ صحيح مسلم: ٢٣١٨۔

٩٢) [ضعيف] تاريخ دمشق لابن عساكر: ٦٢/ ٢٣١

۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقُرَشِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ عَامِرٍ، أَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رضي الله عنه حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَاهُ انْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَحْمِلُهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: ((أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَأَشْهِدْ غَيْرِي)) ثُمَّ قَالَ: ((أَلَيْسَ يَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا فِي الْبِرِّ سَوَاءً؟)) قَالَ: بَلَى، قَالَ: ((فَلَا إِذًا)) قَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ الْبُخَارِيُّ: لَيْسَ الشَّهَادَةُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ رُخْصَةً.

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد (بشیر رضی اللہ عنہ) انہیں اٹھائے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ گواہ ہو جائیں کہ میں نے نعمان رضی اللہ عنہ کو فلاں فلاں چیز ہبہ کر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو نے اپنی ساری اولاد کو ایسی چیزیں دی ہیں؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بنالو۔'' پھر فرمایا: ''کیا تجھے پسند نہیں کہ وہ سارے تیرے ساتھ اچھا برتاؤ کریں؟'' اس نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر ایسا نہ کرو۔'' امام ابوعبداللہ البخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ کی طرف سے (کسی اور سے) گواہی لینے (کا حکم) رخصت (کے لیے) نہیں تھا۔

٥٢ ـ بَابٌ: بِرُّ الْأَبِ لِوَلَدِهِ

والد کا اپنی اولاد سے حسن سلوک کرنا

۹٤) (ت: ۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ، عَنِ الْوَصَّافِيِّ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّمَا سَمَّاهُمُ اللَّهُ أَبْرَارًا لِأَنَّهُمْ بَرُّوا الْآبَاءَ وَالْأَبْنَاءَ، كَمَا أَنَّ لِوَالِدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، كَذَلِكَ لِوَلَدِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: درحقیقت اللہ تعالیٰ نے ان (مومنوں) کا نام ''أبرار'' اس لیے رکھا ہے کیونکہ انہوں نے اپنے باپوں اور بیٹوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا، جس طرح تیرے والد کا تجھ پر حق ہے اسی طرح تیری اولاد کا بھی تجھ پر حق ہے۔

٥٣ ـ بَابٌ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا

۹٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔''

---

۹۳) صحيح مسلم: ١٦٢٣؛ سنن أبي داود: ٣٥٤٢؛ سنن ابن ماجه: ٢٣٧٥۔

۹٤) [ضعيف] عيون الأخبار لابن قتيبة: ١/ ٩٧۔ ۹٥) [صحيح] مسند أحمد: ٣/ ٤٠۔

۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، وَأَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ)).

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔''

۹۷) وَعَنْ عَبْدَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ)).

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔''

۹۸) وَعَنْ عَبْدَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَتُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ؟ فَوَاللّٰهِ مَا نُقَبِّلُهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَوَ أَمْلِكُ لَكَ إِنْ كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَزَعَ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ؟)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ دیہاتی لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے ان میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ بچوں کا بوسہ لیتے ہو؟ اللہ کی قسم! ہم نے تو کبھی ان کا بوسہ نہیں لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحم چھین لیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں؟''

۹۹) (ت: ۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، أَنَّ عُمَرَ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا، فَقَالَ الْعَامِلُ: إِنَّ لِي كَذَا وَكَذَا مِنَ الْوَلَدِ، مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ، فَزَعَمَ عُمَرُ، أَوْ قَالَ عُمَرُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَرْحَمُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا أَبَرَّهُمْ.

سیدنا ابو عثمان بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو کسی علاقے کا عامل مقرر کیا۔ اس عامل نے کہا: میری اتنی اولاد ہے، میں نے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے احسان کرنے والوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

٥٤ ـ بَابٌ: الرَّحْمَةُ مِائَةُ جُزْءٍ

رحمت کے سو حصے ہیں

۱۰۰) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ

---

۹۷) صحيح مسلم: ۲۳۱۹؛ جامع الترمذي: ۱۹۲۲۔

۹۸) صحيح البخاري: ۵۹۹۸؛ صحيح مسلم: ۲۳۱۷۔

۹۹) [حسن] مصنف عبد الرزاق: ۲۰۵۹۰۔

۱۰۰) صحيح البخاري: ۶۰۰۰؛ صحيح مسلم: ۲۷۵۲۔

أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ، فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ، وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا، فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ، حَتَّى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا، خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے، ننانوے حصے اپنے پاس رکھ لیے اور ایک حصہ زمین پر اتارا پس اسی ایک حصہ کی بدولت مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے حتیٰ کہ گھوڑی بھی اپنے بچے سے اپنے پاؤں کو اس ڈر سے اٹھائے رکھتی ہے کہ کہیں اسے لگ نہ جائے۔''

٥٥۔ بَابٌ: اَلْوَصَاةُ بِالْجَارِ

پڑوسی کے متعلق وصیت

١٠١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ، حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام مسلسل مجھے پڑوسی کے متعلق وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں گمان کرنے لگا کہ بہت جلد وہ اسے وراثت میں بھی حصہ دار بنا دیں گے۔''

١٠٢) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ)).

سیدنا ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔''

٥٦۔ بَابٌ: حَقُّ الْجَارِ

ہمسائے کا حق

١٠٣) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ظَبْيَةَ

---

١٠١) صحيح البخاري: ٦٠١٤، صحيح مسلم: ٢٦٢٤.

١٠٢) صحيح مسلم: ٤٨، سنن ابن ماجه: ٣٦٧٢.

١٠٣) [صحيح] مسند أحمد: ٦/٨، المعجم الكبير للطبراني: ٢٠/ رقم ٦٠٥.

الْكَلاعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصْحَابَهُ عَنِ الزِّنَا؟ قَالُوا: حَرَامٌ، حَرَّمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ ﷺ، فَقَالَ: ((لَأَنْ يَزْنِيَ الرَّجُلُ بِعَشْرَةِ نِسْوَةٍ، أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَزْنِيَ بِامْرَأَةِ جَارِهِ))، وَسَأَلَهُمْ عَنِ السَّرِقَةِ؟ قَالُوا: حَرَامٌ، حَرَّمَهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ، فَقَالَ: ((لَأَنْ يَسْرِقَ مِنْ عَشْرَةِ أَهْلِ أَبْيَاتٍ، أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَسْرِقَ مِنْ بَيْتِ جَارِهِ)).

سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے زنا کے بارے میں پوچھا؟ انہوں نے کہا: حرام ہے، اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر آدمی دس عورتوں سے زنا کرے تو یہ (گناہ) اس پر قدرے ہلکا ہے اس بات سے کہ وہ اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔'' پھر آپ ﷺ نے ان سے چوری کے بارے میں پوچھا: انہوں نے کہا: حرام ہے، اسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر آدمی دس گھروں سے چوری کرے تو یہ (گناہ) اس پر قدرے ہلکا ہے اس بات سے کہ وہ اپنے پڑوسی کے گھر سے چوری کرے۔''

٥٧۔ بَابٌ: يَبْدَأُ بِالْجَارِ

حسن سلوک میں پڑوسی سے ابتدا کی جائے

١٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام مسلسل مجھے پڑوسی کے متعلق وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں گمان کرنے لگا کہ بہت جلد وہ اسے وراثت میں بھی حصہ دار بنادیں گے۔''

١٠٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ، وَأَبِي إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما، أَنَّهُ ذُبِحَتْ لَهُ شَاةٌ، فَجَعَلَ يَقُولُ لِغُلَامِهِ: أَهْدَيْتَ لِجَارِنَا الْيَهُودِيِّ؟ أَهْدَيْتَ لِجَارِنَا الْيَهُودِيِّ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان کے لیے ایک بکری ذبح کی گئی تو وہ اپنے غلام سے کہنے لگے: کیا تو نے ہمارے یہودی پڑوسی کو گوشت بھیج دیا ہے؟ کیا تو نے ہمارے یہودی پڑوسی کو گوشت بھیج دیا ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جبریل علیہ السلام مسلسل مجھے پڑوسی کے متعلق وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں گمان کرنے لگا کہ بہت جلد وہ اسے وراثت میں بھی حصہ دار بنادیں گے۔''

---

١٠٤) صحيح البخاري: ٦٠١٥، صحيح مسلم: ٢٦٢٥۔

١٠٥) [صحيح: مسند أحمد: ٢/ ١٦٠، سنن أبي داود: ٥١٥٢، جامع الترمذي: ١٩٤٤۔

(۱۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي أَبُوْ بَكْرٍ، أَنَّ عَمْرَةَ حَدَّثَتْهُ، أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رضي الله عنها تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُوَرِّثُنَّهُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جبریل (علیہ السلام) مسلسل مجھے پڑوسی کے متعلق وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں گمان کرنے لگا کہ وہ ضرور اسے وراثت میں حصہ دار بنا دیں گے۔''

۵۸۔ بَابٌ: يُهْدِيْ إِلَى أَقْرَبِهِمْ بَابًا

زیادہ قریبی دروازے والے پڑوسی کو (پہلے) ہدیہ دیا جائے

(۱۰۷) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوْ عِمْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِيْ؟ قَالَ: ((إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے دو پڑوسی ہیں تو میں ان میں سے کس کو (پہلے) ہدیہ پیش کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا دروازہ تمہارے زیادہ قریب ہو۔''

(۱۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ـ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ ـ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ لِي جَارَيْنِ، فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِيْ؟ قَالَ: ((إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا)).

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے دو پڑوسی ہیں تو میں ان میں سے کس کو (پہلے) ہدیہ پیش کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا دروازہ تمہارے زیادہ قریب ہو۔''

۵۹۔ بَابٌ: الْأَدْنَى فَالْأَدْنَى مِنَ الْجِيْرَانِ

پڑوسیوں میں قریب سے قریب تر کا لحاظ رکھا جائے

(۱۰۹) (ث: ۳۱) حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجَارِ؟ فَقَالَ: أَرْبَعُوْنَ دَارًا أَمَامَهُ، وَأَرْبَعُوْنَ خَلْفَهُ، وَأَرْبَعُوْنَ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَأَرْبَعُوْنَ عَنْ يَسَارِهِ.

---

(۱۰۶) صحيح البخاري: ۶۰۱۴؛ صحيح مسلم: ۲۶۲۴۔

(۱۰۷۔۱۰۸) صحيح البخاري: ۶۰۲۰؛ سنن أبي داود: ۵۱۵۵۔

(۱۰۹) [حسن]

جناب حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ان سے پڑوسی کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: چالیس گھر آگے، چالیس پیچھے، چالیس دائیں اور چالیس بائیں جانب (والے پڑوسی ہیں)۔

۱۱۰) (ث . ۳۲) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ ابْنُ بَجَالَةَ بْنِ زِبْرِقَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَلَا يَبْدَأُ بِجَارِهِ الْأَقْصَى قَبْلَ الْأَدْنَى، وَلٰكِنْ يَبْدَأُ بِالْأَدْنَى قَبْلَ الْأَقْصَى.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قریبی پڑوسی سے پہلے دور والے پڑوسی سے ابتدا نہ کرو بلکہ دور والے سے پہلے قریبی پڑوسی سے ابتدا کرو۔

٦٠ ـ بَابٌ: مَنْ أَغْلَقَ الْبَابَ عَلَى الْجَارِ

جس نے پڑوسی کے لیے دروازہ بند کر دیا

۱۱۱) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَقَدْ أَتَى عَلَيْنَا زَمَانٌ ـ أَوْ قَالَ: حِينٌ ـ وَمَا أَحَدٌ أَحَقُّ بِدِينَارِهِ وَدِرْهَمِهِ مِنْ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ، ثُمَّ الْآنَ الدِّينَارُ وَالدِّرْهَمُ أَحَبُّ إِلَى أَحَدِنَا مِنْ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((كَمْ مِنْ جَارٍ مُتَعَلِّقٍ بِجَارِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ: يَا رَبِّ! هٰذَا أَغْلَقَ بَابَهُ دُونِي، فَمَنَعَ مَعْرُوفَهُ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم پر ایک زمانہ یا ایک وقت ایسا بھی آیا کہ کوئی بھی آدمی اپنے مسلمان بھائی سے درہم و دینار کا (خود کو) زیادہ مستحق نہیں سمجھتا تھا، جب کہ آج صورت حال یہ ہے کہ درہم و دینار ہمیں اپنے مسلمان بھائی سے زیادہ محبوب ہیں۔ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''قیامت والے دن کتنے ہی پڑوسی ایسے ہوں گے جنھوں نے اپنے پڑوسیوں کو پکڑا ہوا ہوگا اور کہہ رہے ہوں گے: اے رب! اس نے مجھ سے اپنا دروازہ بند کر لیا اور (مجھے) خیر سے محروم رکھا۔''

٦١ ـ بَابٌ: لَا يَشْبَعُ دُونَ جَارِهِ

اپنے پڑوسی کو چھوڑ کر پیٹ بھر کر نہ کھائے

۱۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُسَاوِرِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يُخْبِرُ ابْنَ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ)).

---

۱۱۰) [ضعيف] التاريخ الكبير للبخاري: ٧/ ٤٢۔

۱۱۱) [حسن] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٦٧٠٥؛ شعب الإيمان للبيهقي: ١٠٨٧٠۔

۱۱۲) [صحيح] المعجم الكبير للطبراني: ١٢٧٤١؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٦٧۔

جناب عبداللہ بن مساور رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا وہ سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو بتا رہے تھے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''وہ شخص مومن نہیں جو اپنا پیٹ تو بھر لے لیکن اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔''

٦٢ ـ بَابٌ: يُكْثِرُ مَاءَ الْمَرَقِ فَيَقْسِمُ فِي الْجِيرَانِ

شوربے کا پانی زیادہ کر کے اسے پڑوسیوں میں تقسیم کیا جائے

۱۱۳) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثٍ: ((أَسْمَعُ وَأُطِيعُ وَلَوْ لِعَبْدٍ مُجَدَّعِ الْأَطْرَافِ، وَإِذَا صَنَعْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا، ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيرَانِكَ، فَأَصِبْهُمْ مِنْهُ بِمَعْرُوفٍ، وَصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَإِنْ وَجَدْتَ الْإِمَامَ قَدْ صَلَّى، فَقَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ، وَإِلَّا فَهِيَ نَافِلَةٌ)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین وصیتیں کیں: ''بات کو سنو اور اطاعت کرو اگرچہ (حکمران) کان کٹا غلام ہی ہو، جب سالن بناؤ تو اس کے پانی (شوربے) کو زیادہ کرو پھر اپنے پڑوسیوں میں سے (غریب) گھر والوں کو دیکھو اور انہیں اچھے طریقے سے دے دو، نماز کو اس کے وقت پر ادا کرو اگر تو امام کو اس حال میں پائے کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے تو تو نے اپنی نماز کو محفوظ کر لیا بصورت دیگر وہ تیری نفل ہو جائے گی۔''

۱۱٤) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ، إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَ الْمَرَقَةِ، وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ))، أَوْ ((اقْسِمْ فِي جِيرَانِكَ)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوذر! جب تو سالن پکائے تو اس کا پانی زیادہ کر لیا کر اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھ'' یا آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے پڑوسیوں میں تقسیم کر۔''

٦٣ ـ بَابٌ: خَيْرُ الْجِيرَانِ

بہترین پڑوسی

۱۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ:

۱۱۳) [صحيح] صحيح ابن حبان: ۱۷۱۸، مسند أحمد: ٥/ ١٦١۔

۱۱٤) صحيح مسلم: ٢٦٢٥، مسند أحمد: ٥/ ١٤٩۔

۱۱۵) [صحيح] مسند أحمد: ٢/ ١٦٧، جامع الترمذي: ١٩٤٤، المستدرك للحاكم: ٤/ ١٦٤۔

((خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ، وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین ساتھی وہ ہیں جو اپنے ساتھی کے لیے بہتر ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین پڑوسی وہ ہیں جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہوں۔"

٦٤۔ بَابٌ: اَلْجَارُ الصَّالِحُ

نیک پڑوسی

۱۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: حَدَّثَنِي خُمَيْلٌ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ: الْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ، وَالْجَارُ الصَّالِحُ، وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيءُ)).

سیدنا نافع بن عبدالحارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "یہ مسلمان آدمی کی خوش بختی میں سے ہے کہ اسے وسیع رہائش گاہ، نیک پڑوسی اور آرام دہ سواری مل جائے۔"

٦٥۔ بَابٌ: اَلْجَارُ السُّوءُ

برا پڑوسی

۱۱۷) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ ـ هُوَ ابْنُ حَيَّانَ ـ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوءِ فِي دَارِ الْمُقَامِ، فَإِنَّ جَارَ الدُّنْيَا يَتَحَوَّلُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی دعاؤں میں سے (یہ دعا بھی) تھی: "اے اللہ! میں دار اقامہ (مستقل رہنے کی جگہ) میں برے پڑوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں بلاشبہ دنیا کے پڑوسی تو بدلتے رہتے ہیں (مگر آخرت کا پڑوسی بدلا نہیں جا سکتا)۔"

۱۱۸) حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَغْرَاءَ قَالَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتُلَ الرَّجُلُ جَارَهُ وَأَخَاهُ وَأَبَاهُ)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ آدمی اپنے پڑوسی کو اپنے بھائی کو اور اپنے باپ کو قتل کرے گا۔"

---

۱۱۶) [صحیح: مسند احمد ۳/ ۴۰۷۔ ۴۰۸، ...... ، المفرد: ۴/ ۱۶۶۔

۱۱۷) [حسن: مصنف ابن ابی شیبۃ ۱۱/ ۲۵۴۲۱، سنن النسائی: ۵۵۰۲، صحیح ابن حبان: ۱۰۳۳، المستدرک للحاکم ۱/ ۵۳۲۔

۱۱۸) [حسن۔

٦٦ - بَابٌ: لَا يُؤْذِي جَارَهُ

اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے

١١٩) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ يَحْيَى مَوْلَى جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ فُلَانَةَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ، وَتَفْعَلُ، وَتَصَدَّقُ، وَتُؤْذِي جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا خَيْرَ فِيْهَا، هِيَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ))، قَالُوْا: وَفُلَانَةُ تُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ، وَتَصَدَّقُ بِأَثْوَارٍ، وَلَا تُؤْذِي أَحَدًا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هِيَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! فلاں عورت رات کو قیام کرتی ہے، دن بھر روزہ رکھتی ہے اور (نیک) عمل کرتی ہے اور صدقہ کرتی ہے لیکن اپنے پڑوسی کو زبان سے اذیت پہنچاتی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس میں کوئی بھلائی نہیں، وہ جہنمیوں میں سے ہے۔" لوگوں نے عرض کیا: اور فلاں عورت صرف فرض نماز پڑھتی ہے اور پنیر کے چند ٹکڑے صدقہ کرتی ہے لیکن کسی کو اذیت نہیں پہنچاتی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ جنتیوں میں سے ہے۔"

١٢٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غُرَابٍ، أَنَّ عَمَّةً لَهُ حَدَّثَتْهُ، أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنَّ زَوْجَ إِحْدَانَا يُرِيْدُهَا فَتَمْنَعُهُ نَفْسَهَا، إِمَّا أَنْ تَكُوْنَ غَضْبَى أَوْ لَمْ تَكُنْ نَشِيْطَةً، فَهَلْ عَلَيْنَا فِي ذٰلِكَ مِنْ حَرَجٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، إِنَّ مِنْ حَقِّهِ عَلَيْكِ أَنْ لَوْ أَرَادَكِ وَأَنْتِ عَلَى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعِيْهِ، قَالَتْ: قُلْتُ لَهَا: إِحْدَانَا تَحِيْضُ، وَلَيْسَ لَهَا وَلِزَوْجِهَا إِلَّا فِرَاشٌ وَاحِدٌ أَوْ لِحَافٌ وَاحِدٌ، فَكَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَتْ: لِتَشُدَّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا ثُمَّ تَنَامُ مَعَهُ، فَلَهُ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ، مَعَ أَنِّي سَوْفَ أُخْبِرُكِ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّهُ كَانَ لَيْلَتِي مِنْهُ، فَطَحَنْتُ شَيْئًا مِنْ شَعِيْرٍ، فَجَعَلْتُ لَهُ قُرْصًا، فَدَخَلَ فَرَدَّ الْبَابَ، وَدَخَلَ إِلَى الْمَسْجِدِ - وَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ أَغْلَقَ الْبَابَ، وَأَوْكَأَ الْقِرْبَةَ، وَأَكْفَأَ الْقَدَحَ، وَأَطْفَأَ الْمِصْبَاحَ - فَانْتَظَرْتُهُ أَنْ يَنْصَرِفَ فَأُطْعِمَهُ الْقُرْصَ، فَلَمْ يَنْصَرِفْ، حَتّٰى غَلَبَنِي النَّوْمُ، وَأَوْجَعَهُ الْبَرْدُ، فَأَتَانِي فَأَقَامَنِي ثُمَّ قَالَ: ((أَدْفِئِيْنِي أَدْفِئِيْنِي)) فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي حَائِضٌ. فَقَالَ: ((وَإِنْ اكْشِفِي عَنْ فَخِذَيْكِ)) فَكَشَفْتُ لَهُ عَنْ فَخِذَيَّ، فَوَضَعَ خَدَّهُ وَرَأْسَهُ عَلَى فَخِذَيَّ حَتّٰى دَفِيءَ. فَأَقْبَلَتْ شَاةٌ لِجَارِنَا دَاجِنَةٌ فَدَخَلَتْ، ثُمَّ عَمَدَتْ إِلَى الْقُرْصِ فَأَخَذَتْهُ، ثُمَّ أَدْبَرَتْ بِهِ. قَالَتْ: وَقَلِقْتُ عَنْهُ، وَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَادَرْتُهَا إِلَى الْبَابِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((خُذِي مَا أَدْرَكْتِ مِنْ قُرْصِكِ، وَلَا تُؤْذِي جَارَكِ فِي شَاتِهِ)).

---

١١٩) [صحيح] شعب الإيمان للبيهقي: ٩٥٤٥، مسند أحمد ٢/ ٤٤٠۔

١٢٠) [ضعيف] سنن أبي داود: ٢٧٠؛ مصنف ابن أبي شيبة: ٢٥٤٢٤۔

عمارہ بن غراب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ان کی ایک پھوپھی نے ان کو بتایا کہ اس نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ جب ہم میں سے کسی کا خاوند اس سے (محبت کا) ارادہ کرے اور وہ غصے کی وجہ سے یا طبیعت کے نا چاہنے کی وجہ سے انکار کردے تو کیا اس کا ہمیں گناہ ہوگا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہاں، یہ اس کا تم پر حق ہے کہ جب بھی وہ تمہارا ارادہ کرے اور (اگرچہ) تو کجاوے کی لکڑی پر ہی ہو تو پھر بھی انکار نہ کر، وہ کہتی ہے کہ میں نے کہا: جب عورت حائضہ ہو اور اس کے اور شوہر کے لیے گھر میں بستر بھی ایک ہو یا لحاف ایک ہو تو پھر کیا کیا جائے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ اپنے تہہ بند کو مضبوطی سے باندھ لے اور خاوند کے ساتھ سو جائے، اسے تہبند سے اوپر اوپر (بوس وکنار وغیرہ کا) حق حاصل ہے، اب میں تجھے بتاتی ہوں کہ نبی ﷺ کیا کیا کرتے تھے، ایک رات میں نے تھوڑے سے جو پیسے اور اس کی چپاتی تیار کی، آپ ﷺ تشریف لائے دروازہ بند کیا اور مسجد میں چلے گئے جب آپ سونے کا ارادہ فرماتے تھے تو دروازہ بند کردیتے تھے، مشکیزے کا تسمہ باندھ دیتے، پیالے کو الٹا کر دیتے اور چراغ کو بجھا دیتے تھے۔ میں آپ ﷺ کا انتظار کرتی رہی کہ آپ ﷺ آئیں تو میں آپ کو چپاتی کھلاؤں۔ آپ ﷺ نہ لوٹے اور مجھے نیند غالب آگئی، جب آپ کو سردی محسوس ہوئی تو آپ میرے پاس آئے، مجھے اٹھایا اور فرمایا: ''مجھے گرماؤ، مجھے گرماؤ'' میں نے عرض کیا کہ میں حائضہ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی رانوں کو کھول دو'' میں نے آپ کے لیے اپنی رانیں کھول دیں تو آپ ﷺ نے اپنے رخسار اور سر مبارک میری ران پر رکھ لیا حتی کہ آپ گرم ہو گئے۔ اتنے میں ہمارے پڑوسیوں کی پالتو بکری آئی اور چپاتی کی طرف بڑھنے لگی، میں نے وہ چپاتی اٹھالی اور پیچھے رکھ لی۔ فرماتی ہیں: میرے ہلنے کی وجہ سے نبی ﷺ بیدار ہو گئے میں نے جلدی سے بکری کو دروازے کی طرف ہانک دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنی روٹی اٹھالو اور اپنے پڑوسی کو بکری کے معاملے میں تکلیف نہ پہنچاؤ۔''

(۱۲۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔''

٦٧ ـ بَابٌ: لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنُ شَاةٍ

خاتون اپنی پڑوسن (کے ہدیے) کو حقیر نہ سمجھے، گو بکری کا ایک پایہ ہی کیوں نہ ہو

(۱۲۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ الْأَشْهَلِيِّ، عَنْ جَدَّتِهِ رضی اللہ عنہا، أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ! لَا تَحْقِرَنَّ امْرَأَةٌ مِنْكُنَّ لِجَارَتِهَا، وَلَوْ كُرَاعُ شَاةٍ مُحَرَّقٍ)).

---

(۱۲۱) صحيح البخاري: ٦٠١٦؛ صحيح مسلم: ٤٦؛ مسند أحمد: ٢/ ٣٧٢۔

(۱۲۲) [صحيح] موطأ إمام مالك: ٢٦٩٠؛ مسند أحمد: ٦/ ٤٣٤۔

جناب عمرو بن معاذ اشہلی رحمہ اللہ اپنی دادی (حواء بنت یزید رضی اللہ عنہا) سے بیان کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''اے ایمان والی عورتو! تم میں سے کوئی عورت اپنی پڑوسن کے (کسی ہدیے کو) حقیر نہ سمجھے اگرچہ اس نے بکری کا جلا ہوا پایہ ہی کیوں نہ بھیجا ہو۔''

۱۲۳) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ! يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ! لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ)).

۱۲۳۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے (کسی ہدیے کو) حقیر نہ سمجھے اگرچہ اس نے بکری کا پایہ ہی کیوں نہ بھیجا ہو۔''

٦٨۔ بَابُ: شِكَايَةُ الْجَارِ

پڑوسی کی شکایت کرنا

۱۲۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لِي جَارًا يُؤْذِينِي، فَقَالَ: ((انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَتَاعَكَ إِلَى الطَّرِيقِ)) فَانْطَلَقَ فَأَخْرَجَ مَتَاعَهُ، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَقَالُوا: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: لِي جَارٌ يُؤْذِينِي، فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَتَاعَكَ إِلَى الطَّرِيقِ)) فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: اللَّهُمَّ الْعَنْهُ، اللَّهُمَّ أَخْزِهِ. فَبَلَغَهُ، فَأَتَاهُ فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى مَنْزِلِكَ، فَوَاللَّهِ لَا أُؤْذِيكَ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا پڑوسی مجھے بہت اذیت دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جا اور اپنا سامان نکال کر راستے میں رکھ دو۔'' وہ گیا اور اپنا سامان باہر نکال دیا۔ اس کے پاس لوگ جمع ہو گئے اور پوچھنے لگے کہ کیا ماجرہ ہے؟ اس نے کہا: میرا پڑوسی مجھے اذیت دیتا ہے، میں نے نبی ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنا سامان راستے میں رکھ دو۔'' لوگ کہنے لگے: اے اللہ! اس پر لعنت کر، اے اللہ! اسے رسوا کر۔ جب یہ بات پڑوسی کو پہنچی تو وہ آیا اور کہنے لگا: اپنے گھر لوٹ جا، اللہ کی قسم! اب میں تجھے اذیت نہیں دوں گا۔

۱۲۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي عُمَرَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: شَكَا رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ جَارَهُ، فَقَالَ: ((احْمِلْ مَتَاعَكَ فَضَعْهُ عَلَى الطَّرِيقِ، فَمَنْ مَرَّ بِهِ يَلْعَنُهُ)) فَجَعَلَ كُلُّ مَنْ مَرَّ بِهِ يَلْعَنُهُ، فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَا لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ فَوْقَ لَعْنَتِهِمْ))، ثُمَّ قَالَ لِلَّذِي شَكَا: ((كُفِيتَ)) أَوْ نَحْوَهُ.

---

۱۲۳) صحيح البخاري: ٦٠١٧؛ صحيح مسلم: ١٠٣٠۔

۱۲۴) [حسن صحيح] شعب الإيمان للبيهقي: ٩٥٤٧؛ سنن أبي داود: ٥١٥٣۔

۱۲۵) [حسن صحيح] المستدرك للحاكم: ٤/ ١٦٦؛ شعب الإيمان للبيهقي: ٩٥٤٨۔

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے اپنے پڑوسی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنا سامان اٹھاؤ اور اسے راستے میں رکھ دو، پھر جو شخص بھی گزرے گا اسے لعن طعن کرے گا۔'' چنانچہ (ایسا ہی ہوا) جو شخص بھی گزرتا اسے لعن طعن کرتا۔ پھر وہ (پڑوسی) نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: مجھے لوگوں کی طرف سے (بڑی لعنت) ملامت مل رہی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی لعنت تو ان کی لعنت سے کہیں بڑھ کر ہے۔'' پھر جس نے شکایت کی تھی آپ نے اسے فرمایا: ''(تیرے پڑوسی کو سمجھانے کے لیے) کافی ہے۔'' یا اس طرح کی کوئی اور بات ارشاد فرمائی۔

١٢٦) حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُهَيْرٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَغْرَاءَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ـ يَعْنِي ابْنَ مُبَشِّرٍ ـ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا رضي الله عنه يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَعْدِيهِ عَلَى جَارِهِ، فَبَيْنَا هُوَ قَاعِدٌ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ إِذْ أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَآهُ الرَّجُلُ، وَهُوَ مُقَاوِمٌ رَجُلًا، عَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ عِنْدَ الْمَقَامِ حَيْثُ يُصَلُّونَ عَلَى الْجَنَائِزِ، فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي رَأَيْتُ مَعَكَ مُقَاوِمَكَ، عَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيضٌ؟ قَالَ: ((أَقَدْ رَأَيْتَهُ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((رَأَيْتَ خَيْرًا كَثِيرًا، ذَاكَ جِبْرِيلُ عليه السلام رَسُولُ رَبِّي. مَا زَالَ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ جَاعِلٌ لَهُ مِيرَاثًا)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا تاکہ اپنے پڑوسی کی آپ سے شکایت کرے۔ ابھی وہ شخص رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان ہی بیٹھا ہوا تھا کہ نبی ﷺ تشریف لے آئے اس شخص نے دیکھا کہ آپ ﷺ ایک سفید کپڑوں میں ملبوس شخص کے برابر وہاں کھڑے ہیں جہاں لوگ نماز جنازہ ادا کرتے تھے۔ پھر نبی ﷺ (اس شخص کی طرف) متوجہ ہوئے تو اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، وہ سفید کپڑوں والا شخص کون تھا جو آپ کے پاس کھڑا تھا؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے خیر کثیر دیکھی، وہ میرے رب کا قاصد جبریل تھا جو مجھے پڑوسی کے متعلق مسلسل وصیت کر رہا تھا یہاں تک کہ میں گمان کرنے لگا کہ وہ پڑوسی کے لیے میراث مقرر کرنے والا ہے۔''

٦٩۔ بَابٌ: مَنْ آذَى جَارَهُ حَتّٰى يَخْرُجَ

جس نے اپنے پڑوسی کو اس قدر اذیت دی کہ وہ گھر چھوڑ کر چلا گیا

١٢٧) (ث: ٣٣) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: سَمِعْتُ، يَعْنِي أَبَا عَامِرٍ الْحِمْصِيَّ، قَالَ: كَانَ ثَوْبَانُ رضي الله عنه يَقُولُ: مَا مِنْ رَجُلَيْنِ يَتَصَارَمَانِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، فَيَهْلِكُ أَحَدُهُمَا، فَمَاتَا وَهُمَا عَلَى ذٰلِكَ مِنَ الْمُصَارَمَةِ، إِلَّا هَلَكَا جَمِيعًا، وَمَا مِنْ جَارٍ يَظْلِمُ جَارَهُ وَيَقْهَرُهُ حَتّٰى يَحْمِلَهُ ذٰلِكَ عَلٰى أَنْ يَخْرُجَ مِنْ مَنْزِلِهِ، إِلَّا هَلَكَ.

---

١٢٦) [ضعيف] مسند عبد بن حميد: ١١٢٩؛ مسند البزار: ١٨٩٧۔

١٢٧) [صحيح]

جناب ابو عامر حمصی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جو بھی دو آدمی تین دن سے زیادہ آپس میں قطع تعلقی رکھیں پھر ان میں سے کوئی ایک مر جائے تو (گویا) وہ دونوں ہی اسی قطع تعلقی پر مرے اور دونوں ہی ہلاک ہو گئے۔ اور جو بھی کوئی پڑوسی اپنے پڑوسی پر ظلم و ستم کرے یہاں تک کہ اسے اس کے گھر سے نکلنے پر مجبور کر دے تو ایسا شخص ہلاک ہو گیا۔"

٧٠۔ بَابٌ: اَلْجَارُ الْيَهُوْدِيُّ

یہودی پڑوسی

١٢٨) حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَشِيْرُ بْنُ سَلْمَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما ـ وَغُلَامُهُ يَسْلُخُ شَاةً ـ فَقَالَ: يَا غُلَامُ! إِذَا فَرَغْتَ فَابْدَأْ بِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَلْيَهُوْدِيُّ! أَصْلَحَكَ اللّٰهُ؟ قَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُوْصِيْ بِالْجَارِ، حَتّٰى خَشِيْنَا ـ أَوْ رُئِيْنَا ـ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ.

جناب مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس تھا اور ان کا غلام بکری کی کھال اتار رہا تھا تو آپ نے فرمایا: اے غلام! جب تو فارغ ہو جائے تو ہمارے یہودی پڑوسی سے ابتدا کرنا (یعنی سب سے پہلے اسے گوشت دینا)، حاضرین میں سے ایک آدمی نے کہا: یہودی سے؟ اللہ آپ کی اصلاح فرمائے۔ آپ نے فرمایا: بے شک میں نے نبی ﷺ کو پڑوسی کے متعلق اتنی تاکید فرماتے سنا کہ ہم ڈر گئے یا فرمایا کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اسے وراثت میں بھی حصہ دار بنا دیں گے۔

٧١۔ بَابٌ: اَلْكَرَمُ

عزت والا کون؟

١٢٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ؟ قَالَ: ((أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاهُمْ))، قَالُوْا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: ((فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ)) قَالُوْا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: ((فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِيْ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: ((فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سے لوگ سب سے زیادہ عزت والے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ان میں اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو ان میں زیادہ متقی ہے۔" صحابہ نے عرض کیا: ہم آپ سے اس کے متعلق نہیں پوچھ رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "لوگوں میں سب سے زیادہ عزت والے یوسف بن نبی

١٢٨) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٥٤١٧۔

١٢٩) صحيح البخاري: ٣٤٩٠، ٣٣٨٣؛ صحيح مسلم ٢٣٧٨؛ مسند أحمد: ٢/ ٤٣١۔

اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ ہیں۔" صحابہ نے عرض کیا: ہم آپ ﷺ سے اس کے متعلق نہیں پوچھ رہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تو تم مجھ سے عرب کے قبیلوں کے بارے میں پوچھ رہے ہو؟" صحابہ نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے جو جاہلیت میں بہترین تھے وہ اسلام میں بھی بہترین ہیں بشرطیکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں۔"

٧٢ ـ بَابٌ: اَلْإِحْسَانُ إِلَى الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ

نیک و بد کے ساتھ احسان کرنا

١٣٠) (ث: ٣٤) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ -ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ- فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾ (٥٥/ الرحمن: ٦٠)، قَالَ: هِيَ مُسْجَلَةٌ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: مُسْجَلَةٌ: مُرْسَلَةٌ.

جناب محمد بن علی ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول ﴿هَلْ جَزَآءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾ (٥٥/ الرحمن: ٦٠) "احسان کا بدلہ صرف احسان ہے" کے بارے میں فرمایا: یہ ہر نیک اور بد کے لیے عام ضابطہ (قانون) ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابوعبید نے کہا: مسجل سے مراد عام ضابطہ ہے۔

٧٣ ـ بَابٌ: فَضْلُ مَنْ يَعُولُ يَتِيمًا

اس شخص کی فضیلت جو کسی یتیم کی پرورش کرے

١٣١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمَسَاكِينِ كَالْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَكَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "بیواؤں اور مساکین کے لیے کوشش کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جو اللہ کے رستے میں جہاد کرے اور اس شخص کی مانند ہے جو دن بھر روزہ رکھے اور رات کو قیام کرے۔"

٧٤ ـ بَابٌ: فَضْلُ مَنْ يَعُولُ يَتِيمًا لَهُ

اپنی اولاد کی پرورش کرنے کی فضیلت

١٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّ عُرْوَةَ

---

١٣٠) [حسن] كتاب الدعاء للطبراني: ١٥٤٨؛ شعب الإيمان للبيهقي: ٩١٥٣.

١٣١) صحيح البخاري: ٦٠٠٦؛ صحيح مسلم: ٢٩٨٢۔

١٣٢) صحيح البخاري: ١٤١٨، ٥٩٩٥؛ صحيح مسلم: ٢٦٢٩۔

ابن الزبير أخبره، أن عائشة زوج النبي ﷺ قالت: جاءتني امرأة معها ابنتان لها، فسألتني فلم تجد عندي إلا تمرة واحدة، فأعطيتها، فقسمتها بين ابنتيها، ثم قامت فخرجت، فدخل النبي ﷺ فحدثته، فقال: ((مَنْ يَلِي مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا، فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں، اس نے مجھ سے کچھ مانگا تو میرے پاس صرف ایک کھجور تھی، وہ میں نے اسے دے دی اس نے وہ اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دی۔ پھر وہ اٹھ کر چلی گئی۔ پھر نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جوان بیٹیوں کی تھوڑی سی بھی سرپرستی کرتا ہے اور ان سے اچھا سلوک کرتا ہے۔ تو یہ اس کے لیے آگ سے حجاب ہوں گی۔''

٧٥۔ بَابٌ: فَضْلُ مَنْ يَعُوْلُ يَتِيْمًا بَيْنَ أَبَوَيْهِ

اس شخص کی فضیلت جو یتیم کی پرورش کرے

١٣٣) حدثنا عبد الله بن محمد قال: حدثنا سفيان بن عيينة، عن صفوان قال: حدثتني أنيسة، عن أم سعيد بنت مرة الفهري، عن أبيها، عن النبي ﷺ قال: ((أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ))، أو ((كَهَذِهِ مِنْ هَذِهِ)). شك سفيان في الوسطى والتي تلي الإبهام.

جناب مرۃ فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے'' یا فرمایا: ''ایسے ہوں گے'' سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ (راوی حدیث) کو درمیانی انگلی اور شہادت والی انگلی میں شک ہوا۔

١٣٤) (ث: ٣٥) حدثنا عمرو بن محمد قال: حدثنا هشيم قال: أخبرنا منصور، عن الحسن: أن يتيما كان يحضر طعام ابن عمر، فدعا بطعام ذات يوم، فطلب يتيمه فلم يجده، فجاء بعدما فرغ ابن عمر، فدعا له ابن عمر بطعام، لم يكن عندهم، فجاء بسويق وعسل، فقال: دونك هذا، فوالله ما غبنت. يقول الحسن: وابن عمر والله ما غبن.

جناب حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یتیم بچہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے کھانے پر حاضر ہوا کرتا تھا، ایک دن ابن عمر نے کھانا منگوایا لیکن جب بچے کو دیکھا تو وہ موجود نہیں تھا، جب ابن عمر رضی اللہ عنہما (کھانے سے) فارغ ہو گئے تو وہ آ گیا۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے لیے کھانا مانگا نگران (گھر والوں) کے پاس کھانا نہیں تھا۔ تو آپ اس کے پاس ستو اور شہد لے کر آئے اور فرمایا: اسے کھا لو، اللہ کی قسم! میں خسارے میں نہیں رہا، حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: واللہ! ابن عمر رضی اللہ عنہ خسارے میں نہیں رہے۔

١٣٥) حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب قال: حدثني عبد العزيز بن أبي حازم قال: حدثني أبي قال: سمعت

---

١٣٣) [صحيح] مسند الحميدي: ٨٣٨، المعجم الكبير للطبراني: ٢٠/ ٧٥٨

١٣٤) [ضعيف] الحلية الأولياء لأبي نعيم ١/ ٢٩٩۔

١٣٥) صحيح البخاري: ٦٠٠٥؛ جامع الترمذي: ١٩١٩، سنن أبي داود: ٥١٥٠۔

سهل بن سعد رضی اللہ عنہ عن النبي ﷺ قال: ((أنا وكافل اليتيم في الجنة هكذا)) وقال بإصبعيه السبابة والوسطى.

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔'' اور آپ ﷺ نے درمیانی انگلی اور شہادت والی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

۱۳۶) (ث: ۳۶) حدثنا موسى قال: حدثنا العلاء بن خالد بن وردان قال: حدثنا أبو بكر بن حفص، أن عبد الله كان لا يأكل طعاما إلا وعلى خوانه يتيم.

جناب ابوبکر بن حفص رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے تھے جب تک کہ ان کے دستر خوان پر کوئی یتیم ساتھ نہ ہوتا۔

٧٦۔ بَابٌ: خَيْرُ بَيْتٍ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ

بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے

۱۳۷) حدثنا عبد الله بن عثمان قال: أخبرنا عبد الله، قال: أخبرنا سعيد بن أبي أيوب، عن يحيى بن أبي سليمان، عن ابن أبي عتاب، عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ: **((خير بيت في المسلمين بيت فيه يتيم يحسن إليه، وشر بيت في المسلمين بيت فيه يتيم يساء إليه، أنا وكافل اليتيم في الجنة كهاتين))** يشير بإصبعيه.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں میں بہترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو، اسی طرح مسلمانوں میں بدترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔'' آپ نے اپنی انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔

٧٧۔ بَابٌ: كُنْ لِلْيَتِيمِ كَالْأَبِ الرَّحِيمِ

یتیم کے لیے رحم دل باپ کی طرح ہو جاؤ

۱۳۸) (ث: ۳۷) حدثنا عمرو بن عباس قال: حدثنا عبد الرحمن قال: حدثنا سفيان، عن أبي إسحاق قال: سمعت عبد الرحمن بن أبزى قال: قال داود علیہ السلام: كن لليتيم كالأب الرحيم، واعلم أنك كما تزرع كذلك تحصد، ما أقبح الفقر بعد الغنى! وأكثر من ذلك أو أقبح من ذلك الضلالة بعد الهدى! وإذا

---

۱۳۶) [صحيح] حلية الأولياء لأبي نعيم: (١/ ٢٩٩)، مسند أحمد: ١٠٢٧۔

۱۳۷) [ضعيف] سنن ابن ماجه: ٣٦٧٩۔

۱۳۸) [صحيح] مصنف عبد الرزاق: ٢٠٥٩٣، إصلاح المال لابن أبي الدنيا: ٤٣٠

وَعَدْتَ صَاحِبَكَ فَأَنْجِزْ لَهُ مَا وَعَدْتَهُ، فَإِنْ لَا تَفْعَلْ يُوَرِثْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةً، وَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ صَاحِبٍ إِنْ ذَكَرْتَ لَمْ يُعِنْكَ، وَإِنْ نَسِيتَ لَمْ يُذَكِّرْكَ.

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ داود علیہ السلام نے فرمایا: یتیم کے لیے رحم دل باپ کی طرح ہو جا اور تو جان لے کہ جیسا بوئے گا ویسا ہی کاٹے گا، تو نگری کے بعد محتاجی کتنی بری چیز ہے؟ اور اس سے بھی زیادہ بلکہ اس سے بھی بری چیز ہدایت کے بعد گمراہی ہے۔ اور جب تو اپنے ساتھی سے وعدہ کرے تو اس کے لیے وعدے کو پورا کر اگر تو نہیں کرے گا تو تیرے اور اس کے درمیان عداوت پیدا ہو جائے گی اور ایسے ساتھی سے اللہ کی پناہ مانگ کہ اگر تو (ضرورت کے وقت) اسے یاد کرے تو وہ تیری مدد نہ کرے اور اگر تو بھول جائے تو تجھے یاد نہ کروائے۔

۱۳۹) (ث ۳۸) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ نَجِيحٍ أَبُو عُمَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: لَقَدْ عَهِدْتُ الْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يُصْبِحُ فَيَقُولُ: يَا أَهْلِيَهْ! يَا أَهْلِيَهْ! يَتِيمَكُمْ يَتِيمَكُمْ، يَا أَهْلِيَهْ! يَا أَهْلِيَهْ! مِسْكِينَكُمْ مِسْكِينَكُمْ، يَا أَهْلِيَهْ، يَا أَهْلِيَهْ! جَارَكُمْ جَارَكُمْ، وَأُسْرِعَ بِخِيَارِكُمْ وَأَنْتُمْ كُلَّ يَوْمٍ تَرْذُلُونَ. وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَإِذَا شِئْتَ رَأَيْتَهُ فَاسِقًا يَتَعَمَّقُ بِثَلَاثِينَ أَلْفًا إِلَى النَّارِ، مَا لَهُ، قَاتَلَهُ اللّٰهُ؟ بَاعَ خَلَاقَهُ مِنَ اللّٰهِ بِثَمَنٍ عَنْزٍ، وَإِنْ شِئْتَ رَأَيْتَهُ مُضَيِّعًا مُرْتَدًّا فِي سَبِيلِ الشَّيْطَانِ، لَا وَاعِظَ لَهُ مِنْ نَفْسِهِ، وَلَا مِنَ النَّاسِ.

جناب حمزہ بن نجیح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حسن رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں نے مسلمانوں کا ایسا زمانہ پایا ہے کہ بلاشبہ جب ان میں سے کوئی آدمی صبح کرتا تو کہتا: اے گھر والو! اے گھر والو! اپنے یتیم کا خیال رکھو، اپنے یتیم کا خیال رکھو۔ اے گھر والو! اے گھر والو! اپنے مسکین کا خیال رکھو، اپنے مسکین کا خیال رکھو۔ اے گھر والو! اے گھر والو! اپنے پڑوس کا خیال رکھو، اپنے پڑوس کا خیال رکھو اور تمہارے بہترین لوگ جلدی جلدی اس دنیا سے جا رہے ہیں اور تم دن بدن ذلت و پستی کی طرف جا رہے ہو اور میں (ابوعمارہ رحمہ اللہ) نے انہیں یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ جب تو کسی فاسق کو دیکھنا چاہے تو دیکھ سکتا ہے، جو تیس ہزار (درہم و دینار گناہ کے کاموں میں خرچ کر کے) دوزخ کی طرف جا رہا ہے۔ اسے کیا ہو گیا ہے؟ اللہ اس کا برا کرے اس نے تو اپنا وہ حصہ جو اللہ سے ثواب کی صورت میں مل سکتا تھا معمولی قیمت کے عوض بیچ دیا، اسی طرح اگر تو کسی (زندگی و مال کو) ضائع کرنے والے شیطانی راستے کی طرف پھر جانے والے شخص کو دیکھنا چاہے تو ایسا شخص بھی دیکھ سکتا ہے نہ تو خود اس کا نفس اسے نصیحت کرنے والا ہے اور نہ ہی لوگوں میں سے کوئی ہے (جو اسے نصیحت کرے)۔

۱۴۰) (ث ۳۹) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ سِيرِينَ: عِنْدِي يَتِيمٌ؟ قَالَ: اصْنَعْ بِهِ مَا تَصْنَعُ بِوَلَدِكَ، اضْرِبْهُ مَا تَضْرِبُ وَلَدَكَ.

اسماء بن عبید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن سیرین رحمہ اللہ سے کہا: میرے پاس ایک یتیم ہے تو انہوں نے فرمایا: اس کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کر جیسا تو اپنے بیٹے کے ساتھ کرتا ہے، اسے بھی اتنا مار جتنا تو اپنے بیٹے کو مارے۔

---

۱۳۹) [ضعیف]

۱۴۰) [صحیح] صحیح ابن حبان: ٤٢٤٤۔

٧٨ـ بَابٌ: فَضْلُ الْمَرْأَةِ إِذَا تَصَبَّرَتْ عَلَى وَلَدِهَا وَلَمْ تَتَزَوَّجْ

اس عورت کی فضیلت جو بیوہ ہونے کے باوجود دوسرا نکاح کرنے کی بجائے اپنی اولاد کی تربیت کرتی رہی

١٤١) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ، عَنْ شَدَّادٍ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ ـ امْرَأَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا، فَصَبَرَتْ عَلَى وَلَدِهَا ـ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ)).

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں اور وہ عورت جس کے گالوں کا رنگ محنت و مشقت کی وجہ سے بدل گیا یعنی وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو گیا، اور وہ اپنی اولاد پر صبر کرتی رہی جنت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح ہوں گے۔

٧٩ـ بَابٌ: أَدَبُ الْيَتِيمِ

یتیم کو ادب سکھانا

١٤٢) (ت: ٤٠) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ شُمَيْسَةَ الْعَتَكِيَّةِ قَالَتْ: ذُكِرَ أَدَبُ الْيَتِيمِ عِنْدَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالَتْ: إِنِّي لَأَضْرِبُ الْيَتِيمَ حَتَّى يَنْبَسِطَ.

شمیسہ عتکیہ رحمہا اللہ بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس یتیم کو ادب سکھانے کا ذکر کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بے شک میں یتیم کو مارتی ہوں یہاں تک کہ وہ زمین پر دراز ہو جاتا ہے۔

٨٠ـ بَابٌ: فَضْلُ مَنْ مَاتَ لَهُ الْوَلَدُ

اس شخص کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو جائے

١٤٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ، فَتَمَسَّهُ النَّارُ، إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں اسے جہنم کی آگ صرف قسم پوری کرنے کے لیے چھوئے گی۔''

١٤٤) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ طَلْقِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ بِصَبِيٍّ فَقَالَتْ: ادْعُ لَهُ، فَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً، فَقَالَ: ((احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ)).

---

١٤١) (ضعيف: سنن أبي داود: ٥١٤٩؛ مسند أحمد: ٦/ ٢٩.

١٤٢) (صحيح: مصنف ابن أبي شيبة: ٢٦٦٨٦؛ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٢٨٥.

١٤٣) صحيح بخاري: ٦٦٥٦؛ صحيح مسلم: ٢٦٣٢؛ موطأ مالك: ٦٣١. ١٤٤) صحيح مسلم: ٢٦٣٦.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس اپنا بچہ لے کر آئی اور کہنے لگی: آپ اس کے لیے (زندگی کی) دعا کیجیے میں تین بچے دفن کر چکی ہوں (یعنی اس سے پہلے میرے تین بچے فوت ہو چکے ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یقیناً تو نے تو جہنم سے ایک مضبوط آڑ بنالی ہے۔"

۱۴۵) حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ خَالِدٍ الْعَبْسِيِّ قَالَ: مَاتَ ابْنٌ لِي، فَوَجَدْتُ عَلَيْهِ وَجْدًا شَدِيدًا، فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ شَيْئًا تُسَخِّي بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا؟ قَالَ ﷺ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((**صِغَارُكُمْ دَعَامِيصُ الْجَنَّةِ**)).

جناب خالد عبسی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک بیٹا فوت ہو گیا مجھے اس کا بڑا صدمہ ہوا تو میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! کیا آپ نے نبی ﷺ سے کوئی ایسی بات سنی ہے جس سے ہم اپنے فوت شدگان کے بارہ میں اپنے دلوں کو تسلی دے سکیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے: "تمہارے چھوٹے بچے تو جنت کے دعموص ① ہیں۔"

۱۴۶) حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَاحْتَسَبَهُمْ دَخَلَ الْجَنَّةَ**))، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَاثْنَانِ؟ قَالَ: ((**وَاثْنَانِ**)) قُلْتُ لِجَابِرٍ: وَاللَّهِ! أُرَى لَوْ قُلْتُمْ: وَوَاحِدٌ؟ لَقَالَ. قَالَ: وَأَنَا أَظُنُّهُ، وَاللَّهِ!.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جس آدمی کے تین بچے فوت ہو جائیں وہ اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید رکھے تو جنت میں داخل ہوگا۔" ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اور دو ہوں تو بھی؟ آپ نے فرمایا: "ہاں دو ہوں تو بھی۔" میں (راوی حدیث محمود بن لبید رحمہ اللہ) نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ ایک بچے کا پوچھتے تو آپ ﷺ ضرور ایک بچے کا بھی فرما دیتے تو (جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: اللہ کی قسم! میں بھی یہی سمجھتا ہوں۔

۱۴۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَلْقَ بْنَ مُعَاوِيَةَ -هُوَ جَدُّهُ- قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ بِصَبِيٍّ فَقَالَتْ: ادْعُ اللَّهَ لَهُ، فَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً، فَقَالَ: ((**احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس اپنا بچہ لے کر آئی اور کہنے لگی آپ اس کے لیے دعا کیجیے میں تو (اس سے پہلے) تین بچے دفن کر چکی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو نے جہنم سے ایک مضبوط آڑ بنالی ہے۔"

---

۱۴۵) صحیح مسلم: ۲۶۳۵؛ مسند أحمد: ۲/ ۴۸۸۔

① امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ کیڑے کی طرح ہوتا ہے جو پانی میں رہتا ہے اور پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ (مراد یہ ہے کہ جیسے وہ کیڑا پانی کے بغیر نہیں رہ سکتا اسی طرح وہ بچے بھی جنت کے بغیر نہیں رہ سکتے) دیکھیے شرح النووی علی مسلم، تحت حدیث: ۲۶۳۵۔

۱۴۶) [حسن] صحیح ابن حبان: ۲۹۴۶؛ مسند أحمد: ۳/ ۳۰۶۔ ۱۴۷) صحیح مسلم: ۲۶۳۶۔

۱۴۸) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا لَا نَقْدِرُ عَلَيْكَ فِي مَجْلِسِكَ، فَوَاعِدْنَا يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ، فَقَالَ: ((مَوْعِدُكُنَّ بَيْتُ فُلَانٍ))، فَجَاءَهُنَّ لِذَلِكَ الْوَعْدِ، وَكَانَ فِيمَا حَدَّثَهُنَّ: ((مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ يَمُوتُ لَهَا ثَلَاثٌ مِنَ الْوَلَدِ، فَتَحْتَسِبُهُمْ، إِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ))، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: أَوِ اثْنَانِ؟ قَالَ: ((أَوِ اثْنَانِ)).
كَانَ سُهَيْلٌ يَتَشَدَّدُ فِي الْحَدِيثِ وَيَحْفَظُ، وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يَقْدِرُ أَنْ يَكْتُبَ عِنْدَهُ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! ہم آپ کی مجلس میں سیکھنے کے لیے آنے کی قدرت نہیں رکھتیں، آپ ﷺ ہمارے لیے کوئی دن مقرر کر دیجئے جس میں ہم آپ کے پاس آیا کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''فلاں کے گھر تمہارے ساتھ وعدہ ہے۔'' چنانچہ آپ ﷺ وعدے کے مطابق ان کے پاس تشریف لائے اور انہیں جو باتیں بتائیں ان میں یہ بھی تھی کہ ''تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ اللہ سے اجر کی امید رکھے تو جنت میں داخل ہوگی۔'' ایک عورت نے عرض کیا: دو ہوں تو بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو ہوں تو بھی۔'' (راوی کہتے ہیں) سہیل رحمہ اللہ حدیث یاد کرنے کے معاملے میں بڑے سخت تھے اور کوئی بھی ان کے پاس لکھنے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔

۱۴۹) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ، وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ لَهُمَا ثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ، إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ)) قَالَتْ: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: ((وَاثْنَانِ)).

سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام سلیم! کوئی بھی دو مسلمان (میاں بیوی) جن کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں ان بچوں پر اپنی رحمت کے فضل سے جنت میں داخل کرے گا۔'' میں نے عرض کیا: دو ہوں تو بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو ہوں تو بھی۔''

۱۵۰) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ: عَنْ أَبِي حَرِيزٍ، أَنَّ الْحَسَنَ حَدَّثَهُ بِوَاسِطٍ، أَنَّ صَعْصَعَةَ بْنَ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا ذَرٍّ رضی اللہ عنہ مُتَوَشِّحًا قِرْبَةً، قَالَ: مَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ يَا أَبَا ذَرٍّ؟ قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكَ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ، لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ، إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ. وَمَا مِنْ رَجُلٍ أَعْتَقَ مُسْلِمًا إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ عُضْوٍ مِنْهُ فِكَاكَهُ لِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ)).

---

۱۴۸) صحيح مسلم: ۲۶۳۳؛ مسند أحمد: ۲/ ۳۷۸۔

۱۴۹) [صحيح] مسند أحمد: ٦/ ۳۷٦؛ المعجم الكبير للطبراني: ۲۵/ ۱۲٦۔

۱۵۰) [صحيح] مسند أحمد: ۵/ ۱۵۱؛ سنن النسائي: ۱۸۷۳۔

جناب صعصعہ بن معاویہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملے انہوں نے مشکیزہ اٹھایا ہوا تھا۔ اس (صعصعہ رحمہ اللہ) نے کہا: اے ابوذر! کیا آپ کا کوئی بچہ نہیں (کہ وہ مشکیزہ اٹھا لیتا) انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں حدیث نہ سناؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی بھی مسلمان جس کے تین بچے فوت ہو جائیں جو بلوغت کو نہ پہنچے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت کے فضل سے اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس (آزاد کرنے والے) کے ہر عضو کو (جہنم سے) آزاد کر دیتا ہے۔''

۱۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عُمَارَةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ، أَدْخَلَهُ اللّٰهُ وَإِيَّاهُمْ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ الْجَنَّةَ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت کے فضل سے اسے جنت میں داخل کرے گا۔''

۸۱۔ بَابٌ: مَنْ مَاتَ لَهُ سَقْطٌ

جس کا ادھورا بچہ ضائع ہو جائے

۱۵۲) (ث: ٤١) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رضي الله عنه ـ وَكَانَ لَا يُولَدُ لَهُ ـ فَقَالَ: لَأَنْ يُولَدَ لِي فِي الْإِسْلَامِ وَلَدٌ سَقْطٌ فَأَحْتَسِبَهُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَكُونَ لِيَ الدُّنْيَا جَمِيعًا وَمَا فِيهَا وَكَانَ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

سیدنا سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ جن کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تھی فرماتے ہیں: اگر اسلام میں میرے ہاں نامکمل بچہ پیدا ہوا اور میں اس پر اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید رکھوں تو یہ میرے نزدیک دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب کچھ سے زیادہ محبوب ہے۔ ابن حنظلیہ رضی اللہ عنہ ان صحابہ میں سے تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔

۱۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ، مَالُكَ مَا قَدَّمْتَ، وَمَالُ وَارِثِكَ مَا أَخَّرْتَ)).

---

۱۵۱) صحيح البخاري: ١٢٤٨؛ مسند أحمد: ٣/ ١٥٢۔

۱۵۲) [ضعيف] سنن ابن ماجه: ١٦٠٧؛ مصنف ابن أبي شيبة: ٣/ ٣٥٤۔

۱۵۳) صحيح البخاري: ٦٤٤٢؛ سنن النسائي: ٣٦١٢؛ مسند أحمد: ١/ ٣٨٢۔

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کون ہے جس کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال محبوب ہو؟'' صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال محبوب ہو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جان لو کہ بے شک تم میں سے ہر ایک کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہے، تیرا مال وہ ہے جو تو نے آگے بھیجا اور تیرے وارث کا مال وہ ہے جو تو نے پیچھے چھوڑا۔''

۱۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ، مَالُكَ مَا قَدَّمْتَ، وَمَالُ وَارِثِكَ مَا أَخَّرْتَ)).

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کون ہے جس کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال محبوب ہو؟'' صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال محبوب ہو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جان لو کہ بے شک تم میں سے ہر ایک کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہے، تیرا مال وہ ہے جو تو نے آگے بھیجا اور تیرے وارث کا مال وہ ہے جو تو نے پیچھے چھوڑا۔''

۱۵۴) قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا تَعُدُّونَ فِيكُمُ الرَّقُوبَ؟)) قَالُوا: الرَّقُوبُ الَّذِي لَا يُولَدُ لَهُ، قَالَ: ((لَا، وَلٰكِنَّ الرَّقُوبَ الَّذِي لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا)).

انہی (یعنی سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم رقوب کسے سمجھتے ہو؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا: رقوب وہ ہے جس کے ہاں اولاد نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں بلکہ رقوب تو وہ ہے جس نے اپنی اولاد میں سے اپنے آگے کچھ نہ بھیجا ہو۔'' (یعنی جس کے روبرو اس کا کوئی بچہ نہ مرا ہو)۔

۱۵۵) قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا تَعُدُّونَ فِيكُمُ الصُّرَعَةَ؟)) قَالُوا: هُوَ الَّذِي لَا تَصْرَعُهُ الرِّجَالُ، فَقَالَ: ((لَا، وَلٰكِنَّ الصُّرَعَةَ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ)).

انہی (یعنی سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پہلوان کسے سمجھتے ہو؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا: پہلوان وہ ہے جسے لوگ پچھاڑ نہ سکیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں بلکہ پہلوان تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔''

۸۲۔ بَابٌ: حُسْنُ الْمَلَكَةِ

غلاموں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا

۱۵٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا نُعَيْمُ ابْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

۱۵۳) صحيح البخاري: ٦٤٤٢؛ سنن النسائي: ٣٦١٢؛ مسند أحمد: ١/ ٣٨٢۔

۱۵۴) صحيح مسلم: ٢٦٠٨۔ ۱۵۵) صحيح | سنن أبي داود: ٤٧٧٩؛ صحيح ابن حبان: ٥٦٩١۔

۱۵٦) [ضعيف] مسند أحمد: ١/ ٩٠۔

...بي طالب رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا ثَقُلَ قَالَ: ((يَا عَلِيُّ! ائْتِنِي بِطَبَقٍ أَكْتُبْ فِيهِ مَا لَا تَضِلُّ أُمَّتِي)) فَخَشِيتُ أَنْ يَسْبِقَنِي، فَقُلْتُ: إِنِّي لَأَحْفَظُ مِنْ ذِرَاعَيِ الصَّحِيفَةِ، وَكَانَ رَأْسُهُ بَيْنَ ذِرَاعِي وَعَضُدِي، يُوصِي بِالصَّلَاةِ، وَالزَّكَاةِ، وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ، وَقَالَ كَذَلِكَ حَتَّى فَاضَتْ نَفْسُهُ، وَأَمَرَهُ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، مَنْ شَهِدَ بِهِمَا حُرِّمَ عَلَى النَّارِ.

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی طبیعت جب زیادہ ناساز ہوگئی تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اے علی! ایک طبق (کندھے کی ہڈی جس پر لکھا جاتا ہے) لے آؤ تاکہ میں اس میں وہ بات لکھ دوں جس سے میری امت گمراہ نہ ہوگی۔'' سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ میں طبق لینے جاؤں تو میرے بعد کہیں آپ کی وفات نہ ہو جائے، اس لیے میں نے عرض کیا: میں اپنی کف میں موجود صحیفہ میں اسے محفوظ کرلوں گا اس وقت آپ کا سر مبارک میرے بازو اور کہنی کے درمیان تھا آپ نماز، زکوۃ اور غلاموں کے متعلق وصیت فرمارہے تھے، اسی طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ کی روح مبارک پرواز کرگئی اور آپ نے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، کی گواہی دینے کا حکم دیا، جو شخص ان دونوں کی گواہی دے گا اس پر دوزخ کی آگ حرام ہوجائے گی۔

(١٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَجِيبُوا الدَّاعِيَ، وَلَا تَرُدُّوا الْهَدِيَّةَ، وَلَا تَضْرِبُوا الْمُسْلِمِينَ)).

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرو اور تحفہ رد نہ کرو اور مسلمانوں کو نہ مارو۔''

(١٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أُمِّ مُوسَى، عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ آخِرُ كَلَامِ النَّبِيِّ ﷺ: ((الصَّلَاةَ، الصَّلَاةَ، اتَّقُوا اللَّهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ)).

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی آخری بات یہی تھی: ''نماز، نماز (یعنی نماز قائم کرو) اور اپنے غلاموں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔''

٨٣۔ بَابٌ: سُوْءُ الْمَلَكَةِ

غلاموں کے ساتھ برا سلوک کرنا

(١٥ (ث: ٤٢) حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِلنَّاسِ: نَحْنُ أَعْرَفُ بِكُمْ مِنَ الْبَيَاطِرَةِ بِالدَّوَابِّ، قَدْ

(١٥ [صحيح] مسند أحمد: ١/ ٤٠٤۔

(١٥ [صحيح] سنن أبي داود: ٥١٥٦؛ سنن ابن ماجه: ٢٦٩٨۔

(١٥ [صحيح] شعب الإيمان للبيهقي: ١١٩٦۔

عرفنا خيارَكُم من شرارِكُم. أمّا خيارُكُم، فالّذي يُرجى خيرُهُ، ويؤمَنُ شرُّهُ. وأمّا شرارُكُم، فالّذي لا يُرجى خيرُهُ، ولا يؤمَنُ شرُّهُ، ولا يعتِقُ محرّرُهُ.

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ لوگوں سے فرمایا کرتے تھے: ہم تمہیں اس سے زیادہ پہچانتے ہیں جتنا جانوروں کے ڈاکٹر جانوروں کو پہچانتے ہیں، بے شک ہم نے تم میں سے اچھے اور برے لوگ پہچان لیے ہیں۔ تم میں سے اچھے وہ ہیں جن سے بھلائی کی توقع رکھی جائے اور (لوگ) ان کے شر سے محفوظ رہیں اور تمہارے برے وہ ہیں جن سے نہ تو کسی خیر کی توقع رکھی جائے اور نہ ان کے شر سے محفوظ رہا جائے اور نہ ہی ان کا غلام آزادی حاصل کر سکے۔

۱۶۰) (ث: ۴۳) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ هَانِئٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الْكَنُودُ: الَّذِي يَمْنَعُ رِفْدَهُ، وَيَنْزِلُ وَحْدَهُ، وَيَضْرِبُ عَبْدَهُ.

جناب ابن ہانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ناشکری کرنے والا وہ ہے جو اپنے عطیات کو روک لیتا ہے اور لوگوں سے الگ تھلگ رہتا ہے اور اپنے غلام کو (بلاوجہ) مارتا ہے۔

۱۶۱) (ث: ۴۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَحَمَّادٍ، عَنْ حَبِيبٍ، وَحُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَجُلاً أَمَرَ غُلَامًا لَهُ أَنْ يَسْنُوَ عَلَى بَعِيرٍ لَهُ، فَنَامَ الْغُلَامُ، فَجَاءَ بِشُعْلَةٍ مِنْ نَارٍ فَأَلْقَاهَا فِي وَجْهِهِ، فَتَرَدَّى الْغُلَامُ فِي بِئْرٍ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، فَرَأَى الَّذِي فِي وَجْهِهِ، فَأَعْتَقَهُ.

جناب حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ وہ اس کے اونٹ پر کنویں سے پانی لائے وہ غلام سو گیا، وہ (مالک) آگ کا ایک شعلہ لے کر آیا اور اس (غلام) کے چہرے پر ڈال دیا (تو وہ تکلیف سے بھاگا تو) کنویں میں گر گیا جب صبح ہوئی تو وہ (غلام) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ نے اس کے چہرے کو دیکھا تو اسے آزاد کر دیا۔

۸۴۔ بَابٌ: بَيْعُ الْخَادِمِ مِنَ الْأَعْرَابِ

خادم کو گنواروں کے ہاتھ فروخت کرنا

۱۶۲) (ث: ۴۵) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَمْرَةَ، عَنْ عَمْرَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا دَبَّرَتْ أَمَةً لَهَا، فَاشْتَكَتْ عَائِشَةُ، فَسَأَلَ بَنُو أَخِيهَا طَبِيبًا مِنَ الزُّطِّ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ تُخْبِرُونِي عَنِ امْرَأَةٍ مَسْحُورَةٍ، سَحَرَتْهَا أَمَةٌ لَهَا، فَأُخْبِرَتْ عَائِشَةُ، قَالَتْ: سَحَرْتِينِي؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَقَالَتْ: وَلِمَ؟ لَا تَنْجِينَ أَبَدًا، ثُمَّ قَالَتْ: بِيعُوهَا مِنْ شَرِّ الْعَرَبِ مَلَكَةً.

---

۱۶۰) [ضعیف] جامع البیان للطبری: ۳۰/ ۱۸۰۔ ۱۶۱) [ضعیف] مصنف عبد الرزاق: ۱۷۹۲۸، ۱۷۹۲۹۔

۱۶۲) [صحیح] مصنف عبد الرزاق: ۱۶۶۶۷، مسند احمد: ۶/ ۴۰، المستدرك للحاکم: ۴/ ۲۱۹۔

سیدہ عمرۃ الانصاریہ ؒ بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ ؓ نے اپنی ایک لونڈی کو مدبر کر دیا (مدبر سے مراد ہے کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو) پھر سیدہ عائشہ ؓ بیمار ہو گئیں تو آپ کے بھتیجوں نے ایک زط ① سے (علاج کے بارا میں) پوچھا تو اس نے کہا: تم مجھے ایسی عورت کے بارے میں خبر دے رہے ہو (جس پر) اس کی لونڈی نے جادو کیا ہے۔ سیدہ عائشہ ؓ کو خبر دی گئی تو انہوں نے (لونڈی سے) کہا: کیا تو نے مجھ پر جادو کیا ہے؟ اس (لونڈی) نے کہا: ہاں، آپ ؓ نے پوچھا: کس لیے؟ اب تو کبھی چھٹکارا نہیں پائے گی۔ پھر آپ ؓ نے فرمایا: اسے کسی گنوار کے ہاتھ بیچ دو۔

٨٥۔ بَابٌ: اَلْعَفْوُ عَنِ الْخَادِمِ

خادم کو (اس کی غلطی پر) معاف کرنا

۱۶۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ـ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ ـ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ؓ قَالَ: أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَهُ غُلَامَانِ، فَوَهَبَ أَحَدَهُمَا لِعَلِيٍّ ؓ وَقَالَ: ((لَا تَضْرِبْهُ، فَإِنِّي نُهِيتُ عَنْ ضَرْبِ أَهْلِ الصَّلَاةِ، وَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي مُنْذُ أَقْبَلْنَا)) وَأَعْطَى أَبَا ذَرٍّ غُلَامًا وَقَالَ: ((اسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا)) فَأَعْتَقَهُ، فَقَالَ: ((مَا فَعَلَ؟)) قَالَ: أَمَرْتَنِي أَنْ أَسْتَوْصِيَ بِهِ خَيْرًا، فَأَعْتَقْتُهُ.

سیدنا ابو امامہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ تشریف لائے، آپ کے ساتھ دو غلام بھی تھے۔ آپ ﷺ نے ان میں سے ایک سیدنا علی ؓ کو ہبہ کر دیا اور فرمایا: "اسے مارنا مت، مجھے نمازیوں کو مارنے سے روکا گیا ہے، اور جب سے یہ ہمارے پاس آیا ہے میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔" اور دوسرا غلام سیدنا ابوذر ؓ کو ہبہ کر دیا اور فرمایا: "اس کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا۔" تو ابوذر ؓ نے اسے آزاد کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ تم نے کیا کیا۔" انہوں نے عرض کیا: آپ نے مجھے اس کے ساتھ بھلائی سے پیش آنے کا حکم فرمایا تھا لہٰذا میں نے اسے آزاد کر دیا۔

۱۶۴) حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ لَهُ خَادِمٌ، فَأَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي، فَانْطَلَقَ بِي حَتَّى أَدْخَلَنِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ لَبِيبٌ، فَلْيَخْدُمْكَ. قَالَ: فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ، مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ حَتَّى تُوُفِّيَ ﷺ، مَا قَالَ لِي عَنْ شَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا؟ وَلَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ: أَلَا صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا؟

سیدنا انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ کا کوئی خادم نہیں تھا۔ لہٰذا ابوطلحہ ؓ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے جا کر نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! انس ذہین اور عقلمند بچہ ہے، یہ آپ کی خدمت کیا کرے گا۔ سیدنا انس ؓ فرماتے ہیں میں نے آپ ﷺ کی مدینہ تشریف آوری سے لے کر وفات تک

① الزط: سوڈانی یا ہندوستانی ذات ہے، اردو میں "جٹ" یا "جاٹ" کہتے ہیں۔

۱۶۳) [حسن] مسند أحمد: ٥/ ٢٥٠؛ المعجم الكبير للطبراني: ٨٠٥٧۔

۱۶۴) صحيح البخاري: ٢٧٦٨؛ صحيح مسلم: ٢٣٠٩.

سفر وحضر میں آپ کی خدمت کی ہے، آپ ﷺ نے مجھے کبھی بھی یہ نہیں کہا کہ تو نے یہ کام ایسے کیوں کیا؟ اور نہ ہی کسی کام کے نہ کرنے پر بھی یہ فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں نہیں کیا؟

٨٦۔ بَابٌ: إِذَا سَرَقَ الْعَبْدُ

جب غلام چوری کرے

۱٦٥) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ بِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ)) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: النَّشُّ: عِشْرُونَ. وَالنَّوَاةُ: خَمْسَةٌ. وَالْأُوقِيَّةُ: أَرْبَعُونَ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب غلام چوری کرے تو اسے بیچ دو، خواہ ''نش'' کے بدلے ہی (کیوں نہ بیچنا پڑے)۔'' امام ابوعبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نش: بیس، نواۃ: پانچ اور اوقیہ: چالیس کی ہوتی ہے۔

٨٧۔ بَابٌ: الْخَادِمُ يُذْنِبُ

خادم غلطی بھی کرتا ہے

۱٦٦) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَدَفَعَ الرَّاعِي فِي الْمُرَاحِ سَخْلَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَحْسِبَنَّ - وَلَمْ يَقُلْ: لَا تَحْسَبَنَّ - إِنَّ لَنَا غَنَمًا مِائَةً، لَا نُرِيدُ أَنْ تَزِيدَ، فَإِذَا جَاءَ الرَّاعِي بِسَخْلَةٍ ذَبَحْنَا مَكَانَهَا شَاةً)). فَكَانَ فِيمَا قَالَ: ((لَا تَضْرِبْ ظَعِينَتَكَ كَضَرْبِكَ أَمَتَكَ، وَإِذَا اسْتَنْشَقْتَ فَبَالِغْ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا)).

سیدنا لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا، (اسی اثنا میں) چرواہے نے بکری کے نومولود بچے کو باڑے میں دھکیل دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم یہ نہ سمجھنا (کہ ہم تمہاری خاطر بکری ذبح کرنے لگے ہیں) بلکہ یہاں آپ نے لفظ لَا تَحْسِبَنَّ فرمایا، لَا تَحْسَبَنَّ نہیں فرمایا۔ درحقیقت ہماری سو بکریاں ہیں ہم نہیں چاہتے کہ ان میں اضافہ ہو تو جب بھی یہ چرواہا بکری کا نومولود بچہ لے کر آتا ہے تو ہم اس کی جگہ ایک بکری ذبح کر لیتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے جو فرمایا اس میں یہ بھی تھا کہ ''اپنی بیوی کو اپنی لونڈی کی طرح مت مارنا اور جب تو (وضو کے لیے) ناک میں پانی ڈالے تو مبالغہ کر لیکن اگر تو روزہ دار ہو۔''

---

۱٦٥) [ضعيف] مسند أحمد: ٢/ ٣٣٧؛ سنن أبي داود: ٤٤١٢؛ سنن النسائي: ٤٩٨٠؛ سنن ابن ماجه: ٢٥٨٩۔

۱٦٦) [صحيح] مسند أحمد: ٤/ ٣٣؛ سنن أبي داود: ١٤٢؛ المستدرك للحاكم: ١/ ١٤٨۔

٨٨۔ بَابٌ: مَنْ خَتَمَ عَلَى خَادِمِهِ مَخَافَةَ سُوْءِ الظَّنِّ

بدگمانی کے ڈر سے مال پر مہر لگا کر خادم کے حوالے کرنا

۱۶۷) (ث: ٤٦) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰہِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ خَلْدَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نَخْتِمَ عَلَى الْخَادِمِ، وَنَكِيْلَ، وَنَعُدَّهَا، كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَعَوَّدُوْا خُلُقَ سُوْءٍ، أَوْ يَظُنَّ أَحَدُنَا ظَنَّ سُوْءٍ.

جناب ابوالعالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ سامان پر مہر لگا کر خادم کے حوالے کریں، ناپ کر اور گن کر ان کو چیزیں دیں تا کہ ان کو برے اخلاق کی عادت نہ پڑے یا ہمیں ان کے متعلق بدگمانی نہ ہو۔

٨٩۔ بَابٌ: مَنْ عَدَّ عَلَى خَادِمِهِ مَخَافَةَ الظَّنِّ

بدگمانی کے ڈر سے خادم کو گن کر مال دینا

۱۶۸) (ث: ٤٧) حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنِّي لَأَعُدُّ الْعُرَاقَ عَلَى خَادِمِي مَخَافَةَ الظَّنِّ.

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں گوشت والی ہڈیوں کو گن کر خادم کے حوالے کرتا ہوں تا کہ اس کے بارے میں بدگمانی نہ ہو۔

۱۶۹) (ث: ٤٨) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ مُضَرِّبٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ: إِنِّي لَأَعُدُّ الْعُرَاقَ خَشْيَةَ الظَّنِّ.

جناب حارثہ بن مضرب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں بدگمانی کے ڈر سے گوشت والی ہڈیاں بھی شمار کرتا ہوں۔

٩٠۔ بَابٌ: أَدَبُ الْخَادِمِ

خادم کو ادب سکھانا

۱۷۰) (ث: ٤٩) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قُسَيْطٍ قَالَ: أَرْسَلَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما غُلَامًا لَهُ بِذَهَبٍ۔ أَوْ بِوَرِقٍ۔ فَصَرَفَهُ، فَأَنْظَرَ بِالصَّرْفِ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ، فَجَلَدَهُ جَلْدًا وَجِيْعًا وَقَالَ: اذْهَبْ، فَخُذِ الَّذِي لِي وَلَا تَصْرِفْهُ.

۱۶۷) [صحیح] ۱۶۸) [صحیح] مسند ابن الجعد: ۲۵۵۱؛ الحلیۃ الاولیاء لأبی نعیم: ۱/ ۲۰۲۔

۱۶۹) [صحیح] طبقات ابن سعد: ٤/ ٦٧۔ ۱۷۰) حسن]

سیدنا یزید بن عبداللہ بن قسیط رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے غلام کو سونا یا چاندی دے کر اسے تبدیل کروانے کے لیے بھیجا اس نے ایک مدت تک کے عوض اسے تبدیل کروایا یعنی بیع صرف کے قانون کی خلاف ورزی کی۔ جب وہ واپس آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے بہت سخت کوڑے مارے اور فرمایا: جا اور میرا مال واپس لے آ اور تبدیلی نہ کروا۔

۱۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي، فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا: ((اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ لَلّٰهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ))، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَهُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ، فَقَالَ: ((أَمَا إِنْ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ)) أَوْ ((لَلَفَحَتْكَ النَّارُ)).

سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی: ''اے ابومسعود! جان لو! جتنا تو اس پر قادر ہے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ تجھ پر قدرت رکھتا ہے۔'' میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ تھے، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ اللہ کی خوشنودی کے لیے آزاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو ایسے نہ کرتا تو آگ تجھے ضرور چھوتی۔'' یا آپ ﷺ نے فرمایا: ''ضرور تجھے آگ لپٹ جاتی۔''

۹۱۔ بَابٌ: لَا يَقُلْ: قَبَّحَ اللّٰهُ وَجْهَهُ

یوں نہ کہو: اللہ اس کا چہرہ بدصورت کرے

۱۷۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُولُوا: قَبَّحَ اللّٰهُ وَجْهَهُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''(کسی کو) یوں نہ کہو: اللہ اس کا چہرہ بدصورت کرے۔''

۱۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَا تَقُولَنَّ: قَبَّحَ اللّٰهُ وَجْهَكَ وَوَجْهَ مَنْ أَشْبَهَ وَجْهَكَ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ علیہ السلام عَلَى صُورَتِهِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم یوں ہرگز نہ کہو کہ اللہ تیرا چہرہ بدصورت کرے اور اس چہرے کو بھی جو تیرے چہرے سے مشابہ ہو کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ان کی ہی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔

۹۲۔ بَابٌ: لِيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فِي الضَّرْبِ

چہرے پر مارنے سے بچنا چاہیے

۱۷۴) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي

۱۷۱) صحيح مسلم: ۱۶۵۹؛ جامع الترمذي: ۱۹٤۸؛ سنن أبي داود: ۱۵۹.

۱۷۲-۱۷۳) [حسن] مسند أحمد: ۲/ ۲۵۱؛ التوحيد لابن خزيمة: ص ۳۶۔

۱۷٤) صحيح البخاري: ۲۵۵۹؛ صحيح مسلم: ۲٦١٢۔

أَبِي، وَسَعِيدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ، فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک اپنے خادم کو مارے تو چہرے (پر مارنے) سے اجتناب کرے۔''

۱۷۵) حَدَّثَنَا خَلَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِدَابَّةٍ قَدْ وُسِمَ، يُدَخِّنُ مَنْخِرَاهُ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا، لَا يَسِمَنَّ أَحَدٌ الْوَجْهَ وَلَا يَضْرِبَنَّهُ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک جانور کے پاس سے گزرے جس کے نتھنے کو داغا گیا تھا اس کے نتھنوں میں دھونی دی جارہی تھی: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اس پر اللہ کی لعنت ہو جس نے یہ کام کیا، کوئی بھی چہرے پر نہ داغے اور نہ ہی چہرے پر مارے۔''

۹۳۔ بَابٌ: مَنْ لَطَمَ عَبْدَهُ فَلْيُعْتِقْهُ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ

جو اپنے غلام کو تھپڑ مارے وہ اسے آزاد کردے، لیکن یہ حکم واجب نہیں

۱۷۶) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ قَالَ: سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ يَقُولُ: كُنَّا نَبِيعُ الْبَزَّ فِي دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، فَخَرَجَتْ جَارِيَةٌ، فَقَالَتْ لِرَجُلٍ شَيْئًا، فَلَطَمَهَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ، فَقَالَ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ: أَلَطَمْتَ وَجْهَهَا؟ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ، وَمَا لَنَا إِلَّا خَادِمٌ، فَلَطَمَهَا بَعْضُنَا، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعْتِقَهَا.

ہلال بن یساف رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم سیدنا سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ کے گھر کپڑا بیچ رہے تھے کہ ایک لونڈی باہر نکلی اس نے ایک آدمی سے کچھ کہا، اس آدمی نے اسے تھپڑ مار دیا تو سیدنا سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تو نے اسے تھپڑ مارا ہے؟ (سن) میں سات بھائیوں میں سے ایک تھا اور ہماری صرف ایک ہی خادمہ تھی، ہم میں سے کسی نے اسے تھپڑ مار دیا تو نبی ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے آزاد کر دیا جائے۔

۱۷۷) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، وَمُسَدَّدٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ لَطَمَ عَبْدَهُ أَوْ ضَرَبَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ، فَكَفَّارَتُهُ عِتْقُهُ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے اپنے غلام کو تھپڑ مارا یا اسے بغیر جرم کے کوئی حد لگائی (یعنی کسی حد کو نافذ کیا) تو اس کا کفارہ اسے آزاد کرنا ہے۔''

---

۱۷۵) صحيح مسلم: ۲۱۱۷؛ سنن أبي داود: ۲۵٦٤؛ جامع الترمذي: ۱۷۱۰۔

۱۷۶) صحيح مسلم: ۱٦٥۸؛ جامع الترمذي: ۱۵٤۲۔

۱۷۷) صحيح مسلم: ۱٦۵۷؛ سنن أبي داود: ۵۱٦۸۔

۱۷۸) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ: لَطَمْتُ مَوْلًى لَنَا فَفَرَّ، فَدَعَانِي أَبِي فَقَالَ لَهُ: اقْتَصَّ، كُنَّا وَلَدَ مُقَرِّنٍ سَبْعَةً، لَنَا خَادِمٌ، فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((مُرْهُمْ فَلْيُعْتِقُوهَا))، فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: لَيْسَ لَهُمْ خَادِمٌ غَيْرُهَا، قَالَ: ((فَلْيَسْتَخْدِمُوهَا فَإِذَا اسْتَغْنَوْا خَلُّوا سَبِيلَهَا)).

جناب معاویہ بن سوید بن مقرن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے غلام کو تھپڑ مارا تو وہ بھاگ گیا، مجھے میرے والد نے بلایا اور کہا کہ تم سے قصاص لیا جائے گا، دراصل ہم مقرن کے سات بیٹے تھے۔ ہماری ایک ہی خادمہ تھی ہم میں سے کسی نے اسے تھپڑ مار دیا، نبی ﷺ کی خدمت میں اس بات کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ان کو حکم دے دو کہ اسے آزاد کر دیں۔" نبی ﷺ سے عرض کیا گیا کہ اس خادمہ کے علاوہ ان کے پاس اور کوئی خادم نہیں ہے۔ تو آپ نے فرمایا: "پھر وہ اس سے خدمت لیتے رہیں پھر جب خدمت کی ضرورت نہ رہے تو اسے آزاد کر دیں۔"

۱۷۹) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ: مَا اسْمُكَ؟ قُلْتُ: شُعْبَةُ. قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو شُعْبَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيِّ رضي الله عنه، وَرَأَى رَجُلًا لَطَمَ غُلَامَهُ، فَقَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصُّورَةَ مُحَرَّمَةٌ؟ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي سَابِعُ سَبْعَةِ إِخْوَةٍ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، مَا لَنَا إِلَّا خَادِمٌ، فَلَطَمَهُ أَحَدُنَا، فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نُعْتِقَهُ.

امام شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھ سے محمد بن منکدر رحمہ اللہ نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: شعبہ رحمہ اللہ، انہوں نے کہا: مجھے ابوشعبہ رحمہ اللہ نے سیدنا سوید بن مزنی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ جس نے اپنے غلام کو تھپڑ مارا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو جانتا نہیں کہ چہرے پر مارنا حرام ہے، رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں میں سات بھائیوں میں سے ایک تھا ہمارا ایک ہی خادم تھا، ہم میں سے کسی نے اسے مارا تو نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اسے آزاد کر دیں۔

۱۸۰) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا فِرَاسٌ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، فَدَعَا بِغُلَامٍ لَهُ كَانَ ضَرَبَهُ، فَكَشَفَ عَنْ ظَهْرِهِ فَقَالَ: أَيُوجِعُكَ؟ قَالَ: لَا، فَأَعْتَقَهُ، ثُمَّ رَفَعَ عُودًا مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ: مَا لِي فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَزِنُ هَذَا الْعُودَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، لِمَ تَقُولُ هَذَا؟ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ـ أَوْ قَالَ ـ ((مَنْ ضَرَبَ مَمْلُوكَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ، أَوْ لَطَمَ وَجْهَهُ، فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ)).

جناب ابوعمر زاذان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے کہ آپ نے اپنے غلام کو بلایا جسے انہوں نے مارا تھا، آپ نے اس کی پیٹھ سے کپڑا ہٹایا اور کہا کیا تجھے (میرے مارنے کی وجہ سے) تکلیف ہوئی ہے؟ غلام نے

---

۱۷۸) صحيح مسلم: ١٦٥٨؛ سنن أبي داود: ٥١٦٦.

۱۷۹) صحيح مسلم: ١٦٥٨؛ جامع الترمذي: ١٥٤٢. ۱۸۰) صحيح مسلم: ١٦٥٧؛ سنن أبي داود: ٥١٦٨.

کہا: نہیں، پھر آپ نے اسے آزاد کر دیا اور زمین سے ایک لکڑی اٹھائی اور کہا: میرے لیے اس لکڑی کے وزن کے برابر بھی اجر نہیں۔ میں نے پوچھا: اے ابوعبدالرحمن! آپ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے (یا یوں کہا) آپ فرما رہے تھے: ”جس نے اپنے غلام کو بغیر کسی جرم کے حد لگائی یا اس کے چہرے پر تھپڑ مارا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے آزاد کر دے۔“

۹۴۔ بَابُ: قِصَاصُ الْعَبْدِ

غلام کو بدلہ دینا

۱۸۱) (ث: ۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، وَقَبِيصَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَا يَضْرِبُ أَحَدٌ عَبْدًا لَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لَهُ، إِلَّا أُقِيدَ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص اپنے غلام کو ظلم کرتے ہوئے (یعنی بلاوجہ) مارتا ہے تو قیامت کے دن اس سے بدلہ لیا جائے گا۔

۱۸۲) (ث: ۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا لَيْلَى قَالَ: خَرَجَ سَلْمَانُ رضی اللہ عنہ فَإِذَا عَلَفُ دَابَّتِهِ يَتَسَاقَطُ مِنَ الْآرِيِّ، فَقَالَ لِخَادِمِهِ: لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ الْقِصَاصَ لَأَوْجَعْتُكَ.

جناب ابولیلیٰ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ باہر نکلے (دیکھا کہ) ان کے جانور کا چارہ کھرلی سے گر رہا تھا تو آپ نے اپنے خادم کو (تنبیہ کرتے ہوئے) فرمایا: اگر مجھے (آخرت میں) قصاص کا ڈر نہ ہوتا تو میں ضرور تجھے دردناک سزا دیتا۔

۱۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا، حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَمَّاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگوں کے حقوق ضرور ادا کرو گے (یعنی اگر تم نے کسی کے اوپر ظلم کیا ہوگا تو اس کا بدلہ تو لے کے رہے گا) یہاں تک کہ (قیامت والے دن) بغیر سینگوں والی بکری کو سینگوں والی بکری سے بدلہ دلایا جائے گا۔“

۱۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى

---

۱۸۱) [صحيح: مصنف عبد الرزاق: ۱۷۹۵۴ - مصنف ابن أبي شيبة: ۱۱/ ۲۵۴.

۱۸۲) [صحيح. ۱۸۳) صحيح مسلم: ۲۵۸۲ - جامع الترمذي: ۲۴۲۰.

۱۸۴) [ضعيف: الطبقات لابن سعد: ۱/ ۲۸۹ - المعجم الكبير للطبراني: ۲۳/ ۳۷۶.

بَنِي هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي جَدَّتِي، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي بَيْتِهَا، فَدَعَا وَصِيفَةً لَهُ ـ أَوْ لَهَا ـ فَأَبْطَأَتْ، فَاسْتَبَانَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ، فَقَامَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِلَى الْحِجَابِ، فَوَجَدَتِ الْوَصِيفَةَ تَلْعَبُ، وَمَعَهُ سِوَاكٌ، فَقَالَ: ((لَوْلَا خَشْيَةُ الْقَوَدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَأَوْجَعْتُكِ بِهَذَا السِّوَاكِ)). زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ: تَلْعَبُ بِبَهْمَةٍ. قَالَ: فَلَمَّا أَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ ﷺ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّهَا لَتَحْلِفُ مَا سَمِعَتْكَ، قَالَتْ: وَفِي يَدِهِ سِوَاكٌ.

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ان کے گھر میں تھے آپ ﷺ نے اپنی لونڈی کو یا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی کو بلایا اس نے آنے میں تاخیر کر دی جس کی وجہ سے آپ کے چہرے پر غصے کے آثار ظاہر ہوئے، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اٹھ کر پردے کی طرف گئیں تو اسے کھیلتے ہوئے پایا اور آپ ﷺ کے پاس مسواک تھی آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر (قیامت کے دن) قصاص کا ڈر نہ ہوتا تو میں اسی مسواک سے تجھے سزا دیتا۔''

راوی جناب محمد بن ہیثم رحمہ اللہ نے یہ الفاظ زائد بیان کیے ہیں کہ وہ (لونڈی) بھیڑ کے بچے کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں اسے نبی ﷺ کے پاس لائی تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ قسم کھاتی ہے کہ اس نے آپ کی آواز نہیں سنی، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ کے ہاتھ میں مسواک بھی تھی۔

۱۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ ضَرَبَ ضَرْبًا، اقْتُصَّ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی کو (بلاوجہ) مارا، قیامت کے دن اس سے قصاص لیا جائے گا۔''

۱۸۶) حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ ضَرَبَ ضَرْبًا ظُلْمًا، اقْتُصَّ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی کو ظلم کرتے ہوئے (بلاوجہ) مارا تو قیامت کے دن اس سے قصاص لیا جائے گا۔''

۹۵۔ بَابٌ: اُكْسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ

غلاموں کو ویسا ہی پہناؤ جیسا خود پہنتے ہو

۱۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَاهِدٍ أَبِي حَزْرَةَ، عَنْ

---

۱۸۵) [صحيح] مسند البزار: ۹۴۵۴؛ المعجم الأوسط للطبراني: ۱۴۶۸۔

۱۸۶) [صحيح] السنن الكبرى للبيهقي: ۸/ ۴۵؛ الترغيب للأصبهاني: ۲۱۰۲۔

۱۸۷) صحيح مسلم: ۳۰۰۷۔

عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِي هَذَا الْحَيِّ فِي الْأَنْصَارِ، قَبْلَ أَنْ يَهْلِكُوا. فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِينَا أَبَا الْيَسَرِ رضي الله عنه صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ، وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ، وَعَلَى أَبِي الْيَسَرِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ، وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا عَمِّ! لَوْ أَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ وَأَعْطَيْتَهُ مَعَافِرِيَّكَ، أَوْ أَخَذْتَ مَعَافِرِيَّهُ وَأَعْطَيْتَهُ بُرْدَتَكَ، كَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ، فَمَسَحَ رَأْسِي وَقَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ، يَا ابْنَ أَخِي! بَصَرُ عَيْنَايَ هَاتَانِ، وَسَمِعَ أُذُنَايَ هَاتَانِ، وَوَعَاهُ قَلْبِي ـ وَأَشَارَ إِلَى نِيَاطِ قَلْبِهِ ـ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ، وَاكْسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ)) وَكَانَ أَنْ أُعْطِيَهُ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے والد انصار کے ایک قبیلے میں قبل اس کے کہ وہ لوگ فوت ہو جائیں، حصول علم کی خاطر گئے، سب سے پہلے ہماری ملاقات صحابی رسول سیدنا ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے ہوئی ان کے ساتھ ان کا ایک غلام بھی تھا۔ ابوالیسر رضی اللہ عنہ ایک چادر اور معافری کپڑے پہنے ہوئے تھے اور ان کا غلام بھی ایک چادر اور معافری کپڑے پہنے ہوئے تھا میں نے ان سے عرض کیا: اے میرے چچا! اگر آپ غلام سے چادر لے لیتے اور اسے معافری کپڑے دے دیتے یا اس سے معافری کپڑے لے لیتے اور اپنی چادر اسے دے دیتے تو آپ کا جوڑا بھی ایک جیسا ہو جاتا اور غلام کا بھی، تو انہوں نے میرے سر پر (شفقت سے) ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اے اللہ! اسے برکت دے، اے میرے بھتیجے! میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور ان دونوں کانوں نے سنا اور اپنے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے اس دل نے خوب یاد رکھا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”غلاموں کو ویسا ہی کھاؤ جیسا تم کھاتے ہو اور ویسا ہی پہناؤ جیسا تم پہنتے ہو۔“ میرے لیے دنیا کی کوئی بھی چیز اسے دینا (اس سے) زیادہ آسان ہے کہ وہ قیامت کے دن میری نیکیوں میں سے کچھ لے لے۔

۱۸۸) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُبَشِّرٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوصِي بِالْمَمْلُوكِينَ خَيْرًا وَيَقُولُ: ((أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ، وَأَلْبِسُوهُمْ مِنْ لَبُوسِكُمْ، وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ غلاموں کے بارے میں حسن سلوک کی تاکید کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: ”ان کو ویسا ہی کھلاؤ جیسا تم کھاتے ہو اور ویسا ہی پہناؤ جیسا تم پہنتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو تکلیف نہ دو۔“

٩٦ـ بَابٌ: سِبَابُ الْعَبِيدِ

غلاموں کو گالی دینا

۱۸۹) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ قَالَ: سَمِعْتُ الْمَعْرُورَ بْنَ سُوَيْدٍ يَقُولُ:

---

۱۸۸) [صحيح] كتاب الأم للإمام الشافعي: ٥/ ١٩٠؛ مسند البزار: ١٣٩٢؛ سنن أبي داود: ٥١٦١.

۱۸۹) صحيح البخاري: ٢٥٤٥؛ صحيح مسلم: ١٦٦١؛ سنن ابن ماجه: ٣٦٩٠.

رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا، فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: ((أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ إِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ، جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ، فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَأَعِينُوهُمْ)).

جناب معرور بن سوید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان پر ایک موٹی چادر تھی اور ان کے غلام پر بھی ویسی ہی ایک موٹی چادر تھی ہم نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے ایک آدمی کو گالی دی تو اس نے نبی کریم ﷺ سے میری شکایت کی، آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''کیا تو نے اسے اس کی ماں کی وجہ سے عار دلائی ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے خدام تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ نے تمہارے قبضے میں دے دیا ہے، لہٰذا جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو تو اسے چاہیے کہ اسے بھی وہی کچھ کھلائے جو خود کھاتا ہے اور وہی لباس پہنائے جو خود پہنتا ہے، اور انہیں ایسا کام کرنے کے لیے نہ کہو جو ان کی طاقت میں نہ ہو اور اگر انہیں کوئی ایسا کام کرنے کے لیے کہنا ہی پڑے تو اس کام میں ان کی مدد کرو۔''

٩٧۔ بَابٌ: هَلْ يُعِينُ عَبْدَهُ؟

کیا مالک اپنے غلام کی مدد کر سکتا ہے؟

١٩٠) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَلَّامَ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَرِقَّاؤُكُمْ إِخْوَانُكُمْ، فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِمْ، اسْتَعِينُوهُمْ عَلَى مَا غَلَبَكُمْ، وَأَعِينُوهُمْ عَلَى مَا غُلِبُوا)).

جناب سلام بن عمرو رحمہ اللہ ایک صحابی رسول رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں لہٰذا ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور ان کاموں میں ان کی مدد حاصل کرو جو تم سے نہ ہو سکیں اور ان کاموں میں ان کی مدد کرو جو ان سے نہ ہو سکیں۔''

١٩١) (ث: ٥٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، عَنْ أَبِي يُونُسَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ قَالَ: أَعِينُوا الْعَامِلَ مِنْ عَمَلِهِ، فَإِنَّ عَامِلَ اللَّهِ لَا يَخِيبُ، يَعْنِي: الْخَادِمَ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کام کرنے والے (یعنی خادم) کی اس کے کام میں مدد کرو، بے شک اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کام کرنے والا ناکام نہیں ہوتا۔

---

١٩٠) [ضعيف] مسند أحمد: ٥/ ٥٨؛ مسند أبي يعلى: ٩٢٠.

١٩١) [صحيح] مسند أحمد: ٢/ ٥٠٠.

٩٨۔ بَابٌ: لَا يُكَلَّفُ الْعَبْدُ مِنَ الْعَمَلِ مَا لَا يُطِيقُ

غلام سے وہ کام نہ لیا جائے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا

١٩٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ، وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ مَا لَا يُطِيقُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''غلام کو کھلانا اور پہنانا (اس کا حق) ہے اور ایسا کام اس کے سپرد نہ کیا جائے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔''

١٩٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ بُكَيْرٍ، أَنَّ عَجْلَانَ أَبَا مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ ـ قُبَيْلَ وَفَاتِهِ ـ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ، وَلَا يُكَلَّفُ إِلَّا مَا يُطِيقُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غلام کو کھلانا اور پہنانا (اس کا حق) ہے اور ایسا کام اس کے سپرد نہ کیا جائے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔''

١٩٤) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: قَالَ مَعْرُوْرٌ: مَرَرْنَا بِأَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ، وَعَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ، فَقُلْنَا: لَوْ أَخَذْتَ هٰذَا وَأَعْطَيْتَ هٰذَا غَيْرَهُ، كَانَتْ حُلَّةً، فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ، فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا يُكَلِّفُهُ مَا يَغْلِبُهُ، فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ، فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ)).

جناب معرور رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے ان پر ایک کپڑا تھا اور ان کے غلام پر ایک جبہ تھا ہم نے عرض کیا: اگر آپ اس سے یہ جبہ لے لیتے اور اسے دوسرا کپڑا دے دیتے تو (آپ کے لیے) جبہ ہوتا، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ''یہ (غلام) تمہارے بھائی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کیا ہے، لہٰذا جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اسے بھی وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے اور اس سے کوئی ایسا کام نہ لے جو اس کی طاقت میں نہ ہو اور اگر اس سے کوئی ایسا کام لینا ہی پڑے تو اس کام میں اس کی مدد کرے۔''

١٩٢، ١٩٣) صحيح مسلم: ١٦٦٢؛ مصنف عبد الرزاق: ١٧٩٦٧؛ صحيح ابن حبان: ٤٣١٣۔

١٩٤) صحيح البخاري: ٢٥٤٥؛ صحيح مسلم: ١٦٦١؛ سنن ابن ماجه: ٣٦٩٠۔

۹۹۔ بَابٌ: نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى عَبْدِهِ وَخَادِمِهِ صَدَقَةٌ

آدمی کا اپنے غلام خادم پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے

۱۹۵) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ رضي الله عنه، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَا أَطْعَمْتَ نَفْسَكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَمَا أَطْعَمْتَ وَلَدَكَ وَزَوْجَتَكَ وَخَادِمَكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ)).

سیدنا مقدام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو تو نے خود کھایا وہ صدقہ ہے اور جو تو نے اپنی اولاد، اپنی بیوی اور اپنے خادم کو کھلایا وہ بھی صدقہ ہے۔''

۱۹۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا بَقَّى غِنًى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ)) تَقُولُ امْرَأَتُكَ: أَنْفِقْ عَلَيَّ أَوْ طَلِّقْنِي، وَيَقُولُ مَمْلُوكُكَ: أَنْفِقْ عَلَيَّ أَوْ بِعْنِي، وَيَقُولُ وَلَدُكَ: إِلَى مَنْ تَكِلُنَا؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین صدقہ وہ ہے جو غنی کو باقی رکھے اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا ہاتھ) نیچے والے ہاتھ (لینے والے ہاتھ) سے بہتر ہے، خرچ کرنے کی ابتدا ان سے کرو جن کی تم کفالت کرتے ہو، تیری بیوی کہے گی کہ مجھ پر خرچ کر یا مجھے طلاق دے دے، تیرا غلام کہے گا کہ مجھ پر خرچ کر یا مجھے بیچ دے اور تیرا بیٹا کہے گا کہ آپ مجھے کس کے سپرد کرتے ہو؟

۱۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِصَدَقَةٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: عِنْدِي دِينَارٌ، قَالَ: ((أَنْفِقْهُ عَلَى نَفْسِكَ))، قَالَ: عِنْدِي آخَرُ، قَالَ: ((أَنْفِقْهُ عَلَى زَوْجَتِكَ)) قَالَ: عِنْدِي آخَرُ، قَالَ: ((أَنْفِقْهُ عَلَى خَادِمِكَ، ثُمَّ أَنْتَ أَبْصَرُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صدقہ کرنے کا حکم دیا تو ایک آدمی نے کہا: میرے پاس ایک دینار ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اپنی ذات پر خرچ کر۔'' اس نے کہا: میرے پاس دوسرا دینار بھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اپنی بیوی پر خرچ کر۔'' اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار بھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اپنے خادم پر خرچ کر پھر تو زیادہ جانتا ہے (کہ اسے کہاں خرچ کرنا ہے)۔''

---

۱۹۵) [صحيح] مسند أحمد: ٤/ ١٣١؛ المعجم الكبير للطبراني: ٢٦٨؛ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٣٠١۔

۱۹۶) صحيح البخاري: ٥٣٥٥؛ سنن أبي داود: ١٦٧٦؛ صحيح ابن حبان: ٣٣٦٣۔

۱۹۷) [حسن] مسند أحمد: ٢/ ٢٥١؛ سنن أبي داود: ١٦٩١؛ سنن النسائي: ٢٥٣٥۔

١٠٠ - بَابٌ: إِذَا كَرِهَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَ عَبْدِهِ

مالک جب اپنے غلام کے ساتھ کھانا ناپسند کرے

١٩٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ جَابِرًا رضي الله عنه عَنْ خَادِمِ الرَّجُلِ، إِذَا كَفَاهُ الْمَشَقَّةَ وَالْحَرَّ. أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَدْعُوَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَإِنْ كَرِهَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَطْعَمَ مَعَهُ فَلْيُطْعِمْهُ أُكْلَةً فِي يَدِهِ.

جناب ابوزبیر مکی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے ایک آدمی کو سنا جو سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے خادم کے متعلق پوچھ رہا تھا کہ جب وہ اپنے مالک کو مشقت اور گرمی سے کفایت کرتا ہو تو کیا نبی ﷺ نے یہ حکم فرمایا ہے کہ اسے کھانے پر بھی بلا لے؟ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں (اسے کھانے پر بلا لے) اور اگر تم میں سے کوئی شخص یہ ناپسند کرے تو (کم از کم) اس کے ہاتھ میں کھانے کے لیے لقمہ ہی دے دے۔

١٠١ - بَابٌ: يُطْعِمُ الْعَبْدَ مِمَّا يَأْكُلُ

غلام کو وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے

١٩٩) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ مُبَشِّرٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوصِي بِالْمَمْلُوكِينَ خَيْرًا، وَيَقُولُ: ((**أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ، وَأَلْبِسُوهُمْ مِنْ لَبُوسِكُمْ، وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ**)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ غلاموں کے بارے میں حسن سلوک کی تاکید کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: ''ان کو وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور اللہ عزوجل کی مخلوق کو تکلیف نہ دو۔''

١٠٢ - بَابٌ: هَلْ يَجْلِسُ خَادِمُهُ مَعَهُ إِذَا أَكَلَ

مالک جب خود کھائے تو کیا اپنے خادم کو ساتھ بٹھائے

٢٠٠) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَلْيُجْلِسْهُ، فَإِنْ لَمْ يَقْبَلْ فَلْيُنَاوِلْهُ مِنْهُ**)).

---

١٩٨) [صحيح] صحيح ابن حبان: ١٣٤٧؛ مسند أحمد ٣/ ٣٤٦.

١٩٩) [صحيح]

٢٠٠) صحيح البخاري: ٢٥٥٧؛ صحيح مسلم: ١٦٦٣؛ جامع الترمذي: ١٨٥٣؛ سنن ابن ماجه: ٣٢٨٩.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے پاس اس کا خادم کھانا لے کر آئے تو اسے چاہیے کہ خادم کو بھی ساتھ بٹھا لے اور اگر یہ بات اسے قبول نہ ہو تو اس (کھانے) میں سے اسے کچھ ضرور دے۔''

۲۰۱) (ث: ۵۳) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو يُونُسَ الْبَصْرِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو مَحْذُورَةَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ رضي الله عنه، إِذْ جَاءَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ بِجَفْنَةٍ، يَحْمِلُهَا نَفَرٌ فِي عَبَاءَةٍ، فَوَضَعُوهَا بَيْنَ يَدَيْ عُمَرَ، فَدَعَا عُمَرُ نَاسًا مَسَاكِينَ، وَأَرِقَّاءَ مِنْ أَرِقَّاءِ النَّاسِ حَوْلَهُ، فَأَكَلُوا مَعَهُ، ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ: فَعَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ ـ أَوْ قَالَ: لَحَا اللّٰهُ قَوْمًا ـ يَرْغَبُونَ عَنْ أَرِقَّائِهِمْ أَنْ يَأْكُلُوا مَعَهُمْ، فَقَالَ صَفْوَانُ: أَمَا وَاللّٰهِ! مَا نَرْغَبُ عَنْهُمْ، وَلٰكِنَّا نَسْتَأْثِرُ عَلَيْهِمْ، لَا نَجِدُ ـ وَاللّٰهِ! ـ مِنَ الطَّعَامِ الطَّيِّبِ مَا نَأْكُلُ وَنُطْعِمُهُمْ.

سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ سیدنا صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ ایک بڑا پیالہ لے کر آئے، جسے چند آدمی ایک چادر میں اٹھائے ہوئے تھے، انہوں نے اس پیالے کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مسکین اور اپنے گرد موجود لوگوں کے غلاموں کو بلایا، انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ کھایا، پھر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا بُرا کرے جو اپنے غلاموں کے ساتھ کھانے سے گریز کرتے ہیں۔ سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! ہم تو ان سے گریز نہیں کرتے لیکن ان پر اپنے نفسوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ اللہ کی قسم! ہمیں اتنا اچھا کھانا نہیں ملتا جو خود بھی کھائیں اور انہیں بھی کھلائیں۔

۱۰۳ ـ بَابٌ: إِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ

جب غلام اپنے مالک کی خیرخواہی کرے

۲۰۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ، وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ، لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک غلام جب اپنے مالک کی خیرخواہی کرے اور اپنے رب کی عبادت بھی اچھے طریقے سے کرے تو اس کے لیے دہرا اجر ہے۔''

۲۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمُحَارِبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِعَامِرٍ الشَّعْبِيِّ: يَا أَبَا عَمْرٍو! إِنَّا نَتَحَدَّثُ عِنْدَنَا، أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَعْتَقَ أُمَّ وَلَدِهِ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا، كَانَ كَالرَّاكِبِ بَدَنَتَهُ، فَقَالَ عَامِرٌ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ، وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ فَلَهُ أَجْرَانِ. وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ. وَرَجُلٌ

۲۰۱) [صحیح] ۲۰۲) صحيح البخاري: ۲۵۴۶؛ صحيح مسلم: ۱۶۶۴؛ موطأ إمام مالك: ۹: ۲۸۰۹۔

۲۰۳) صحيح البخاري: ۳۰۱۱؛ صحيح مسلم: ۱۵۴۔

كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ يَطَأُهَا، فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا، فَلَهُ أَجْرَانِ))

قَالَ عَامِرٌ: أَعْطَيْتُكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ، وَقَدْ كَانَ يُرْكَبُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى الْمَدِينَةِ.

جناب صالح بن حی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عامر شعبی رحمہ اللہ سے کہا: اے ابو عمرو! بے شک ہم لوگ آپس میں یہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی جب اپنی ام ولد (جس لونڈی سے مالک کی اولاد ہو) کو آزاد کر کے اس سے شادی کر لے تو وہ اس شخص کی مانند ہے جو قربانی کے جانور پر سواری کرے۔ اس پر عامر رحمہ اللہ نے کہا: مجھے ابو بردہ رحمہ اللہ اور وہ اپنے والد (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تین آدمی ایسے ہیں جنھیں دہرا اجر ملے گا: ایک اہل کتاب میں سے وہ شخص جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور پھر محمد ﷺ پر ایمان لایا تو اس کے لیے دہرا اجر ہے، دوسرا وہ غلام جس نے اللہ کا حق ادا کیا اور اپنے مالک کا حق بھی ادا کیا، تیسرا وہ آدمی جس کی لونڈی ہو جس سے وہ ہم بستری کرتا ہو اس نے اسے اچھے ادب و آداب سکھائے اور اسے اچھی تعلیم دی پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیا تو اس کے لیے بھی دہرا اجر ہے۔''

جناب عامر شعبی رحمہ اللہ نے کہا: ہم نے تمھیں یہ حدیث بغیر کسی مشقت کے دے دی حالانکہ اس سے کم حدیث کے لیے بھی مدینے تک کا سفر کرنا پڑتا تھا۔

(۲۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَمْلُوكُ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَيُؤَدِّي إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي فُرِضَ، الطَّاعَةَ وَالنَّصِيحَةَ، لَهُ أَجْرَانِ)).

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو غلام اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرتا ہے اور اپنے مالک کی اطاعت اور خیر خواہی کا وہ حق جو اس پر فرض کیا گیا ہے، ادا کرتا ہے تو اس کے لیے دہرا اجر ہے۔''

(۲۰۵) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَمْلُوكُ لَهُ أَجْرَانِ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ فِي عِبَادَتِهِ، أَوْ قَالَ: فِي حُسْنِ عِبَادَتِهِ، وَحَقَّ مَلِيكِهِ الَّذِي يَمْلِكُهُ)).

جناب ابو بردہ اپنے والد (سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غلام کے لیے دہرا اجر ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے میں۔'' یا فرمایا: ''اس کی اچھی طرح عبادت کرنے میں اس کا حق ادا کرے اور اپنے مالک کا بھی حق ادا کرے جو اس کا مالک ہے۔''

۱۰۴۔ بَابٌ: الْعَبْدُ رَاعٍ

غلام ذمہ دار ہے

(۲۰۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنَّ

(۲۰۵،۲۰۴) صحيح البخاري: ۲۵۵۱.

(۲۰۶) صحيح البخاري: ۸۹۳، ۲۱۳۸۔ موطأ إمام مالك: ۲۰۹۲۔ صحيح مسلم: ۱۸۲۹۔

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر شخص ذمے دار ہے اور ہر شخص اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے، چنانچہ حاکم جو لوگوں پر مقرر ہے وہ ذمہ دار ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے اور آدمی اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اور وہ اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے اور غلام اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے اور وہ اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔ خبردار! تم میں سے ہر شخص ذمے دار ہے اور ہر شخص اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔“

۲۰۷) (ث: ٥٤) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ مَوْلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: الْعَبْدُ إِذَا أَطَاعَ سَيِّدَهُ، فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَإِذَا عَصَى سَيِّدَهُ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غلام جب اپنے آقا کی اطاعت کرتا ہے تو یقیناً وہ اللہ عزوجل کی بھی اطاعت کرتا ہے اور جب وہ اپنے آقا کی نافرمانی کرتا ہے تو یقیناً وہ اللہ عزوجل کی بھی نافرمانی کرتا ہے۔

١٠٥ - بَابٌ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا

جو غلام ہونے کو پسند کرے

۲۰۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لِلْعَبْدِ الْمُسْلِمِ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحَقَّ سَيِّدِهِ، لَهُ أَجْرَانِ)). وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ! لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَالْحَجُّ، وَبِرُّ أُمِّي، لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ مَمْلُوكًا.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک مسلمان غلام جب اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے اور اپنے آقا کا بھی حق ادا کرے تو اس کے لیے دہرا اجر ہے۔“ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے! اگر اللہ کے رستے میں جہاد، حج اور والدہ کے ساتھ حسن سلوک (کا خیال) نہ ہوتا تو میں غلامی کی حالت میں مرنا پسند کرتا۔

١٠٦ - بَابٌ: لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي

تم میں سے کوئی غلام کو ”میرا بندہ“ کہہ کر نہ پکارے

۲۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ،

---

۲۰۷) [ضعيف] ۲۰۸) صحيح البخاري: ٢٥٤٨؛ صحيح مسلم: ١٦٦٥.

۲۰۹) صحيح مسلم: ٢٢٤٩.

عن النبي ﷺ قال: ((لا يقل أحدكم: عبدي، أمتي، كلكم عبيد الله، وكل نسائكم إماء الله، وليقل: غلامي، جاريتي، وفتاي، وفتاتي)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص (اپنے غلام کو) میرا بندہ یا میری بندی نہ کہے، تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری تمام عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے: میرا غلام، میری لونڈی، میرا نوکر اور میری نوکرانی۔''

١٠٧ ـ بَابُ هَلْ يَقُولُ: سَيِّدِي؟

کیا غلام اپنے مالک کو ''سیدی'' کہہ سکتا ہے؟

(٢١٠) حدثنا حجاج بن منهال قال: حدثنا حماد بن سلمة، عن أيوب، وحبيب، وهشام، عن محمد، عن أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي ﷺ قال: ((لا يقولن أحدكم: عبدي وأمتي، ولا يقولن المملوك: ربي وربتي، وليقل: فتاي وفتاتي، وسيدي وسيدتي، كلكم مملوكون، والرب الله عز وجل)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہرگز کوئی شخص (اپنے غلام کو) میرا بندہ یا میری بندی کہے اور نہ ہی غلام (اپنے مالک کو) میرا رب اور میری رب کہے، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ میرا نوکر اور میری نوکرانی، میرا سردار اور میری سردارنی۔ تم سب غلام ہو اور رب اللہ عزوجل ہے۔''

(٢١١) حدثنا مسدد قال: حدثنا بشر بن المفضل قال: حدثنا أبو مسلمة، عن أبي نضرة، عن مطرف قال: قال أبي: انطلقت في وفد بني عامر إلى النبي ﷺ، فقالوا: أنت سيدنا، قال: ((السيد الله))، قالوا: وأفضلنا فضلا، وأعظمنا طولا، قال: فقال: ((قولوا بقولكم، ولا يستجرينكم الشيطان)).

جناب مطرف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے بتایا کہ میں بنی عامر کے وفد کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے کہا: آپ ہمارے سردار ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سردار تو اللہ تعالیٰ ہے۔'' لوگوں نے کہا: آپ ہم سے زیادہ فضیلت والے ہیں اور ہم سے زیادہ مرتبے والے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم مقصدی بات کرو، کہیں شیطان تمہیں (غلو میں ڈال کر) اپنا وکیل نہ بنا لے۔''

١٠٨ ـ بَابُ: اَلرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ

آدمی اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے

(٢١٢) حدثنا عارم قال: حدثنا حماد بن زيد، عن أيوب، عن نافع، عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال النبي ﷺ

---

(٢١٠) صحيح: مسند أحمد ٢/٤٢٣، سنن أبي داود ٤٩٧٥، [illegible] ٢٤٤.

(٢١١) صحيح: مسند أحمد ٤/٢٥، سنن أبي داود ٤٨٠٦، [illegible] ٢٤٥.

(٢١٢) صحيح البخاري ٥١٨٨، صحيح مسلم ١٨٢٩.

((كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْأَمِيْرُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ، أَلَا وَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور ہر شخص اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے، چنانچہ حاکم ذمہ دار ہے اور وہ جواب دہ ہے، آدمی اپنے گھر والوں پر ذمہ دار ہے اور وہ جواب دہ ہے، عورت اپنے خاوند کے گھر پر ذمہ دار ہے اور وہ بھی جواب دہ ہے، خبردار! تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور ہر شخص اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔''

۲۱۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً، فَظَنَّ أَنَّا اشْتَهَيْنَا أَهْلِيْنَا، فَسَأَلَنَا عَنْ مَنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِيْنَا؟ فَأَخْبَرْنَاهُ ـ وَكَانَ رَفِيْقًا رَحِيْمًا ـ فَقَالَ: ((ارْجِعُوْا إِلَى أَهْلِيْكُمْ، فَعَلِّمُوْهُمْ، وَمُرُوْهُمْ، وَصَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي أُصَلِّي، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ)).

سیدنا ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ہم سب جوان اور ہم عمر تھے، ہم آپ کے ہاں بیس راتیں ٹھہرے، پھر آپ نے خیال کیا کہ اب ہم اپنے گھر والوں کے مشتاق ہو گئے ہیں تو آپ ﷺ نے ہم سے پوچھا: ''اپنے اہل وعیال کے پاس کس کو چھوڑ کر آئے ہو؟'' ہم نے آپ ﷺ کو بتایا، آپ بہت نرم دل اور بہت مہربان تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے اہل وعیال کے پاس جاؤ اور انہیں تعلیم دو، انہیں (نیکی کا) حکم دو اور اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرائے۔''

۱۰۹۔ بَابٌ: اَلْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ

عورت ذمہ دار ہے

۲۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَالِمٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، الْإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا، وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ))، سَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَحْسَبُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيْهِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور ہر شخص اپنی رعایا کے بارے میں جواب دہ ہے، امام ذمہ دار ہے اور وہ اپنی رعایا کے بارے میں جواب دہ ہے، آدمی

۲۱۳) صحيح البخاري: ۶۰۰۸؛ صحيح مسلم: ۶۷۴؛ سنن أبي داود: ۵۸۹۔

۲۱۴) صحيح البخاري: ۲۵۵۸؛ صحيح مسلم: ۱۸۲۹۔

اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اور خادم اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے۔'' ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:) میں نے یہ سب نبی ﷺ سے سنا اور میرا خیال ہے کہ نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''آدمی اپنے باپ کے مال کا ذمہ دار ہے۔''

۱۱۰۔ بَابٌ: مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَلْيُكَافِئْهُ

جس کے ساتھ کوئی نیکی کی جائے اسے اس کا بدلہ دینا چاہیے

۲۱۵) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ شُرَحْبِيلَ مَوْلَى الْأَنْصَارِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَلْيَجْزِ بِهِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ مَا يَجْزِيهِ فَلْيُثْنِ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ إِذَا أَثْنَى عَلَيْهِ فَقَدْ شَكَرَهُ، وَإِنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ. وَمَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَ، فَكَأَنَّمَا لَبِسَ ثَوْبَيْ زُورٍ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس کے ساتھ کوئی نیکی کی جائے تو اسے چاہیے کہ اس کا بدلہ دے، اگر وہ بدلے میں کوئی چیز نہ پائے تو اس کی تعریف کرے کیونکہ جب اس نے تعریف کر دی تو یقیناً اس نے شکریہ ادا کر دیا اور اگر اس نے اسے مخفی رکھا تو یقیناً اس نے اس کی ناشکری کی اور جس نے ایسی تعریف و توصیف کی جو اس میں نہیں ہے تو اس نے گویا جھوٹ کے دو کپڑے پہن لیے۔''

۲۱۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَأَعِيذُوهُ، وَمَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوهُ، وَمَنْ أَتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَادْعُوا لَهُ حَتَّى تَعْلَمُوا أَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ کا نام لے کر پناہ مانگے اسے پناہ دے دو اور جو اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرے تو اسے دے دو اور جو تمہارے ساتھ نیکی کرے اسے بدلہ دو۔ اگر تم بدلے میں کوئی چیز نہ پاؤ تو اس کے لیے اتنی دعا کرو یہاں تک کہ تم جان لو کہ تم نے اس کا بدلہ دے دیا ہے۔''

۱۱۱۔ بَابٌ: مَنْ لَمْ يَجِدِ الْمُكَافَأَةَ فَلْيَدْعُ لَهُ

جو بدلے میں کوئی چیز نہ پائے تو اسے چاہیے کہ اس کے لیے دعا کرے

۲۱۷) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ الْمُهَاجِرِينَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ذَهَبَ الْأَنْصَارُ بِالْأَجْرِ كُلِّهِ؟ قَالَ: ((لَا، مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ، وَأَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ بِهِ)).

---

۲۱۵) [صحيح] تهذيب الآثار للطبراني: ٤/ ١٠٤، شعب الإيمان للبيهقي: ٩١٠٩، جامع الترمذي: ٢٠٣٤.

۲۱۶) [صحيح] سنن النسائي: ٢٥٦٧، سنن أبي داود: ١٦٧٢.

۲۱۷) [صحيح] سنن أبي داود: ٤٨١٢، مسند أحمد: ٣/ ٢٠٠، جامع الترمذي: ٢٤٨٧.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مہاجرین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! انصار سارا اجر لے گئے، آپ نے فرمایا: ''ایسا نہیں، جب تک تم اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے دعا کرتے رہو اور ان کے بارے میں اچھے کلمات کہتے رہو'' (تو تم بھی اجر میں شامل رہو گے)۔

۱۱۲۔ بَابٌ: مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ

جو لوگوں کا شکر گزار نہ ہو

۲۱۸) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَشْكُرُ اللَّهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا۔''

۲۱۹) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلنَّفْسِ: اخْرُجِي، قَالَتْ: لَا أَخْرُجُ إِلَّا كَارِهَةً)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ (ناشکرے انسان کی موت کے وقت اس کی جان (روح) سے فرماتا ہے: نکل، وہ کہتی ہے: میں تو ناگواری سے ہی نکلوں گی۔''

۱۱۳۔ بَابٌ: مَعُونَةُ الرَّجُلِ أَخَاهُ

آدمی کا اپنے بھائی کی مدد کرنا

۲۲۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قِيلَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((إِيمَانٌ بِاللَّهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ))، قِيلَ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((أَغْلَاهَا ثَمَنًا، وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا))، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ بَعْضَ الْعَمَلِ؟ قَالَ: ((فَتُعِينُ ضَائِعًا، أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ))، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ؟ قَالَ: ((تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا: کون سے اعمال بہترین ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کے رستے میں جہاد کرنا۔'' پھر پوچھا گیا: کونسا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو قیمت کے لحاظ سے مہنگا ہو اور اپنے گھر والوں کے نزدیک پسندیدہ ہو۔'' سائل نے عرض کیا: اگر میں (آپ کے بتائے ہوئے

---

۲۱۸) [صحيح] سنن أبي داود: ٤٨١١، جامع الترمذي: ١٩٥٤.

۲۱۹) [صحيح] التاريخ الكبير للبخاري: ٣/ ٢٧٥، الزهد الكبير للبيهقي: ٦٦٠.

۲۲۰) صحيح البخاري: ٢٥١٨، صحيح مسلم: ٨٤.

اعمال میں سے) بعض عمل کی طاقت نہ رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر کسی مصیبت زدہ انسان کی مدد کرو یا کسی بے ہنر کی مدد کرو۔'' سائل نے عرض کیا: اگر میں کمزور پڑ جاؤں تو آپ نے فرمایا: ''پھر لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھو بلاشبہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جسے تم اپنے اوپر کرو گے۔''

١١٤ ـ بَابٌ: أَهْلُ الْمَعْرُوْفِ فِي الدُّنْيَا أَهْلُ الْمَعْرُوْفِ فِي الْآخِرَةِ

دنیا میں بھلائی والے (نیک لوگ) ہی آخرت میں بھلائی حاصل کریں گے

۲۲۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي نُصَيْرُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ قَبِيْصَةَ بْنِ بُرْمَةَ الْأَسَدِيُّ، عَنْ فُلَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ بُرْمَةَ بْنَ لَيْثِ بْنِ بُرْمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ قَبِيْصَةَ بْنَ بُرْمَةَ الْأَسَدِيَّ ﷺ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((أَهْلُ الْمَعْرُوْفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمَعْرُوْفِ فِي الْآخِرَةِ، وَأَهْلُ الْمُنْكَرِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمُنْكَرِ فِي الْآخِرَةِ)).

سیدنا قبیصہ بن برمہ الاسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس تھا میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو لوگ دنیا میں بھلائی والے ہیں وہی آخرت میں بھی بھلائی والے ہوں گے اور جو دنیا میں برائی والے ہیں وہی آخرت میں بھی برائی والے ہوں گے۔''

۲۲۲) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ عَاصِمٍ ـ وَكَانَ حَرْمَلَةُ أَبَا أُمِّهِ ـ فَحَدَّثَتْنِي صَفِيَّةُ ابْنَةُ عُلَيْبَةَ، وَدُحَيْبَةُ ابْنَةُ عُلَيْبَةَ ـ وَكَانَ جَدُّهُمَا حَرْمَلَةُ أَبَا أَبِيْهِمَا ـ أَنَّهُ أَخْبَرَهُمْ حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ خَرَجَ حَتَّى أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَكَانَ عِنْدَهُ حَتَّى عَرَفَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا ارْتَحَلَ قُلْتُ فِي نَفْسِي: وَاللّٰهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَتَّى أَزْدَادَ مِنَ الْعِلْمِ، فَجِئْتُ أَمْشِي حَتَّى قُمْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقُلْتُ: مَا تَأْمُرُنِي أَعْمَلُ؟ قَالَ: ((يَا حَرْمَلَةُ! ائْتِ الْمَعْرُوْفَ، وَاجْتَنِبِ الْمُنْكَرَ))، ثُمَّ رَجَعْتُ حَتَّى جِئْتُ الرَّاحِلَةَ، ثُمَّ أَقْبَلْتُ حَتَّى قُمْتُ مَقَامِي قَرِيْبًا مِنْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا تَأْمُرُنِي أَعْمَلُ؟ قَالَ: ((يَا حَرْمَلَةُ! ائْتِ الْمَعْرُوْفَ، وَاجْتَنِبِ الْمُنْكَرَ، وَانْظُرْ مَا يُعْجِبُ أُذُنَكَ أَنْ يَقُوْلَ لَكَ الْقَوْمُ إِذَا قُمْتَ مِنْ عِنْدِهِمْ فَأْتِهِ، وَانْظُرِ الَّذِي تَكْرَهُ أَنْ يَقُوْلَ لَكَ الْقَوْمُ إِذَا قُمْتَ مِنْ عِنْدِهِمْ فَاجْتَنِبْهُ)) فَلَمَّا رَجَعْتُ تَفَكَّرْتُ، فَإِذَا هُمَا لَمْ يَدَعَا شَيْئًا.

سیدنا حرملہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ گھر سے نکل کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر آپ کے پاس ہی رہے یہاں تک کہ نبی ﷺ نے ان کو پہچان لیا، پھر جب واپس چلنے لگے تو اپنے دل میں کہا: اللہ کی قسم! میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ضرور آیا کروں گا تاکہ میرے علم میں اضافہ ہو، (فرماتے ہیں) پھر میں چل کر آپ کی طرف گیا یہاں تک کہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور عرض کیا آپ مجھے کس چیز پر عمل کرنے کا حکم دیتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا:

---

۲۲۱) [صحیح] مسند البزار: ۳۳۹٤، المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۸/ ۳۷۵.

۲۲۲) [ضعیف] ابو داود الطیالسی: ۱۲۰۷، مسند احمد: ٤/ ۳۰۵.

''اے حرملہ! نیک کام کرو اور برے کام سے بچو۔'' (فرماتے ہیں) پھر میں واپس لوٹا یہاں تک کہ اپنی سواری کے پاس آ گیا پھر واپس ہوا اور اپنی پہلی جگہ کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے کس چیز پر عمل کرنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''اے حرملہ! نیک کام کرو اور برے کام سے بچو اور دیکھا کرو کہ جب تم لوگوں کے پاس سے اٹھو تو لوگ تمہاری نسبت کیا کہتے ہیں پھر تمہارے کان جو کچھ ان سے سننا پسند کریں وہی کرو۔ اور دیکھو کہ جب تم لوگوں کے پاس سے اٹھو تو لوگوں کو اپنے حق میں کیا کہنے کو ناپسند کرتے ہو بس اس سے پرہیز کرو۔'' فرماتے ہیں: جب میں واپس آیا تو میں نے ان نصیحتوں کے بارے میں غور و فکر کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ ان دونوں (نصیحتوں) نے کوئی خیر کی بات نہیں چھوڑی۔

۲۲۳) (ث: ٥٥) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: ذَكَرْتُ لِأَبِي حَدِيثَ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الْآخِرَةِ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي عُثْمَانَ، يُحَدِّثُهُ عَنْ سَلْمَانَ، فَعَرَفْتُ أَنَّ ذَاكَ كَذَاكَ، فَمَا حَدَّثْتُ بِهِ أَحَدًا قَطُّ.

جناب معتمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے ابو عثمان رحمہ اللہ کی سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی روایت بیان کی کہ انہوں نے فرمایا: بلاشبہ دنیا میں بھلائی والے ہی آخرت میں بھلائی والے ہوں گے تو ان کے والد نے کہا: بلاشبہ میں نے بھی یہ حدیث ابو عثمان رحمہ اللہ سے سنی تھی جو سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے تو میں پہچان گیا کہ یہ حدیث وہی ہے جو میں نے سنی تھی، لیکن میں نے کسی سے یہ حدیث قطعاً بیان نہیں کی۔

۲۲۳م) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهُ.

دوسری سند میں جناب ابوعثمان رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی فرمایا۔

۱۱۵۔ بَابٌ: إِنَّ كُلَّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ

یقیناً ہر نیکی صدقہ ہے

۲۲٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ہر نیکی صدقہ ہے۔''

۲۲۵) حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ))، قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: ((فَلْيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ، فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ، وَيَتَصَدَّقُ))، قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ((فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ))، قَالُوا:

۲۲۳) [صحيح] ۲۲۳م) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٥٤٢٩، مسند أحمد: ٢٣٧٩.

۲۲٤) صحيح البخاري: ٦٠٢١، جامع الترمذي: ١٩٧٠.

۲۲۵) صحيح البخاري: ٦٠٢٢، صحيح مسلم: ١٠٠٨.

فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ((فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ، أَوْ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ))، قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ((فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ، فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا: اگر کسی کے پاس (صدقہ کرنے کے لیے کچھ) نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اپنے دست بازو سے محنت کرے خود بھی فائدہ اٹھائے اور صدقہ بھی کرے۔'' صحابہ نے عرض کیا: اگر وہ اس کی طاقت نہ رکھے یا نہ کر سکے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر کسی پریشان حال محتاج کی مدد کر دے۔'' صحابہ نے عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کر سکتا ہو تو کیا کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر لوگوں کو نیکی اور بھلائی کا حکم دے۔'' صحابہ نے عرض کیا: اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر وہ برائی سے باز رہے بلاشبہ یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔''

۲۲۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّ أَبَا مُرَاوِحٍ الْغِفَارِيَّ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((إِيمَانٌ بِاللَّهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ))، قَالَ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((أَغْلَاهَا ثَمَنًا، وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا))، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: ((تُعِينُ ضَائِعًا، أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ))، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: ((تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَنْ نَفْسِكَ)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ پر ایمان لانا اور اس کے رستے میں جہاد کرنا۔'' انہوں نے پھر پوچھا: کون سا غلام آزاد کرانا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو قیمت کے لحاظ سے مہنگا ہو اور اپنے گھر والوں کے لیے نزدیک بہت پسندیدہ ہو۔'' انہوں نے عرض کیا: اگر میں یہ کام نہ کر سکوں؟ آپ نے فرمایا: ''کسی فقیر یا بے ہنر کی مدد کر۔'' انہوں نے پھر عرض کیا: اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھ بلاشبہ یہ بھی صدقہ ہے جسے تم اپنے اوپر کرو گے۔''

۲۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ، قَالَ: ((أَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ وَتَحْمِيدَةٍ صَدَقَةً، وَبُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ)) قِيلَ: فِي شَهْوَتِهِ صَدَقَةٌ؟! قَالَ: ((لَوْ وُضِعَ فِي الْحَرَامِ، أَلَيْسَ كَانَ عَلَيْهِ وِزْرٌ؟ فَكَذَلِكَ إِنْ وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ)).

---

۲۲۶) صحيح البخاري: ۲۵۱۸؛ صحيح مسلم: ۸٤.

۲۲۷) صحيح مسلم: ۱۰۰٦.

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ مالدار لوگ (مالدار صحابہ) بلند درجے لے گئے، وہ نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں، وہ روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں اور وہ اپنا ضرورت سے زائد مال صدقہ کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اللہ نے تم کو وہ چیز نہیں دی جس کا تم صدقہ کرو؟ یقیناً ہر تسبیح (سبحان اللہ کہنا) وتحمید (الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے۔ تم میں سے ہر ایک کا (اپنی بیوی سے) شہوت پوری کرنا بھی صدقہ ہے۔'' عرض کیا گیا: کیا اپنی شہوت پوری کرنے میں بھی صدقہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ حرام جگہ میں اپنی شہوت پوری کرتا تو کیا اس پر گناہ نہ ہوتا؟ اسی طرح اگر وہ حلال جگہ میں اپنی شہوت پوری کرتا ہے تو اس کے لیے اجر ہے۔''

۱۱۶۔ بَابٌ: إِمَاطَةُ الْأَذَى

راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا

۲۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ، عَنْ أَبِي الْوَازِعِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، قَالَ: ((أَمِطِ الْأَذَى عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ)).

سیدنا ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں لے جائے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کے رستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دیا کرو۔''

۲۲۹) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَرَّ رَجُلٌ بِشَوْكٍ فِي الطَّرِيْقِ، فَقَالَ: لَأُمِيطَنَّ هَذَا الشَّوْكَ، لَا يَضُرُّ رَجُلًا مُسْلِمًا، فَغُفِرَ لَهُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی راستے میں ایک کانٹے کے پاس سے گزرا، اس نے دل میں کہا: میں اس کانٹے کو (راستے سے) ہٹا دیتا ہوں تاکہ یہ کسی مسلمان کو تکلیف نہ دے، چنانچہ (اسی عمل سے) اس کی مغفرت کر دی گئی۔''

۲۳۰) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدُّؤَلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي، حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا، فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا: أَنَّ الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ، وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا: النُّخَاعَةَ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ پر میری امت کے اعمال پیش کیے گئے، اس کی نیکیاں بھی اور اس کی برائیاں بھی، میں نے اس کے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا بھی پایا، اور اس کے برے اعمال میں وہ تھوک بھی پایا تھا جسے دفن نہیں کیا گیا تھا۔''

۲۲۸) صحیح مسلم: ۲۶۱۸؛ سنن ابن ماجه: ۳۶۸۱۔

۲۲۹) صحیح البخاري: ۶۵۲؛ صحیح مسلم: ۱۹۱۴۔

۲۳۰) صحیح مسلم: ۵۵۳؛ سنن ابن ماجه: ۳۶۸۳۔

١١٧ ـ بَابٌ: قَوْلُ الْمَعْرُوْفِ

اچھی بات کہنا

۲۲۱) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَبَّاسِ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ))**.

سیدنا عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نیکی صدقہ ہے۔''

۲۲۲) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِالشَّيْءِ يَقُوْلُ: **((اذْهَبُوْا بِهِ إِلَى فُلَانَةَ، فَإِنَّهَا كَانَتْ صَدِيْقَةَ خَدِيْجَةَ، اذْهَبُوْا بِهِ إِلَى بَيْتِ فُلَانَةَ، فَإِنَّهَا كَانَتْ تُحِبُّ خَدِيْجَةَ))**.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے ہاں جب بھی کوئی چیز لائی جاتی تو آپ فرماتے: ''یہ فلاں عورت کو دے کر آؤ کیونکہ وہ خدیجہ کی سہیلی تھی، یہ فلاں عورت کے گھر لے جاؤ کیونکہ وہ خدیجہ سے محبت رکھتی تھی۔''

۲۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ نَبِيُّكُمْ ﷺ: **((كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ))**.

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر نیکی صدقہ ہے۔''

١١٨ ـ بَابٌ: الْخُرُوْجُ إِلَى الْمَبْقَلَةِ، وَحَمْلُ الشَّيْءِ عَلَى عَاتِقِهِ إِلَى أَهْلِهِ بِالزَّبِيْلِ

سبزیوں کے کھیت کی طرف جانا اور ٹوکری میں اپنے گھر والوں کے لیے کندھے پر کوئی چیز اٹھا کر لانا

۲۲٤) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ أَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ قَالَ: عَرَضَ أَبِي عَلَى سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ أُخْتَهُ، فَأَبَى، وَتَزَوَّجَ مَوْلَاةً لَهُ، يُقَالُ لَهَا: بُقَيْرَةُ، فَبَلَغَ أَبَا قُرَّةَ أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ حُذَيْفَةَ وَسَلْمَانَ رضی اللہ عنہما شَيْءٌ، فَأَتَاهُ يَطْلُبُهُ، فَأُخْبِرَ أَنَّهُ فِي مَبْقَلَةٍ لَهُ، فَتَوَجَّهَ إِلَيْهِ، فَلَقِيَهُ مَعَهُ زَبِيْلٌ فِيْهِ بَقْلٌ، قَدْ أَدْخَلَ عَصَاهُ فِي عُرْوَةِ الزَّبِيْلِ ـ وَهُوَ عَلَى عَاتِقِهِ ـ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ! مَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ حُذَيْفَةَ؟ قَالَ: يَقُوْلُ سَلْمَانُ: ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُوْلًا﴾ (۱۷/ الاسراء: ۱۱)، فَانْطَلَقَا حَتَّى أَتَيَا دَارَ سَلْمَانَ، فَدَخَلَ سَلْمَانُ الدَّارَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، ثُمَّ أَذِنَ لِأَبِي قُرَّةَ، فَدَخَلَ، فَإِذَا نَمَطٌ مَوْضُوْعٌ

---

۲۲۱) صحيح بخاري: ٦٠٢١؛ جامع الترمذي: ١٩٧٠؛ مسند أحمد: ٤/ ٣٠٧۔

۲۲۲) [حسن]: المعجم الكبير للطبراني: ٢٣/ ١٢؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٧٥۔

۲۲۳) صحيح مسلم: ١٠٠٥؛ سنن أبي داود: ٤٩٤٧۔

۲۲٤) [حسن]: مسند أحمد: ٥/ ٤٣٩؛ سنن ابي داود: ٤٦٥٩۔

عَلَى بَابٍ، وَعِنْدَ رَأْسِهِ لَبِنَاتٌ، وَإِذَا قُرْطَاطٌ، فَقَالَ: اجْلِسْ عَلَى فِرَاشِ مَوْلَاتِكَ الَّتِي تُمَهِّدُ لِنَفْسِهَا، ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ: إِنَّ حُذَيْفَةَ كَانَ يُحَدِّثُ بِأَشْيَاءَ، كَانَ يَقُولُهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي غَضَبِهِ لِأَقْوَامٍ، فَأُوْتَى فَأُسْأَلُ عَنْهَا؟ فَأَقُولُ: حُذَيْفَةُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُ، وَأَكْرَهُ أَنْ تَكُونَ ضَغَائِنُ بَيْنَ أَقْوَامٍ، فَأُتِيَ حُذَيْفَةُ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ سَلْمَانَ لَا يُصَدِّقُكَ وَلَا يُكَذِّبُكَ بِمَا تَقُولُ، فَجَاءَنِي حُذَيْفَةُ فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ ابْنَ أُمِّ سَلْمَانَ! فَقُلْتُ: يَا حُذَيْفَةُ ابْنَ أُمِّ حُذَيْفَةَ! لَتَنْتَهِيَنَّ، أَوْ لَأَكْتُبَنَّ فِيكَ إِلَى عُمَرَ، فَلَمَّا خَوَّفْتُهُ بِعُمَرَ تَرَكَنِي، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مِنْ وُلْدِ آدَمَ أَنَا، فَأَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ أُمَّتِي لَعَنْتُهُ لَعْنَةً، أَوْ سَبَبْتُهُ سَبَّةً ـ فِي غَيْرِ كُنْهِهِ ـ فَاجْعَلْهَا عَلَيْهِ صَلَاةً)).

جناب عمرو بن ابی قرۃ کندی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کو اپنی بہن سے نکاح کرنے کی پیش کش کی مگر انہوں نے انکار کر دیا اور انہوں نے اپنی آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کر لیا جس کا نام بقیرہ رحمہا اللہ تھا، پھر ابوقرہ رحمہ اللہ کو یہ بات پہنچی کہ سیدنا حذیفہ اور سلیمان رضی اللہ عنہما کے درمیان کچھ رنجش ہے، لہٰذا وہ سیدنا سلمان کو تلاش کرتے ہوئے ان کے پاس آئے تو انہیں بتایا گیا کہ وہ اپنے سبزیوں کے کھیت میں گئے ہوئے ہیں چنانچہ وہ ادھر ہی چل دیے، جب ان سے ملاقات ہوئی تو دیکھا کہ ان کے پاس ایک ٹوکری ہے جس میں سبزیاں بھری ہوئی ہیں اور اپنی لاٹھی کو ٹوکری کے پکڑنے کی جگہ میں ڈال کر کندھے پر اٹھا رکھا ہے، ابوقرہ رحمہ اللہ نے کہا: اے ابوعبداللہ! تمہارے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ کے درمیان کیا رنجش ہے؟ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے اس پر یہ آیت پڑھی: ﴿وَكَانَ الْإِنسَانُ عَجُولًا﴾ ''اور انسان جلد باز ہے۔'' (یعنی یہ باتیں پوچھنے میں ایسی بھی کیا جلدی ہے، یہ بوجھ جو میں نے اٹھایا ہوا ہے اسے رکھنے کے بعد یہ باتیں کرتے ہیں) پھر وہ دونوں چل پڑے حتی کہ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچ گئے، سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے اور السلام علیکم کہا پھر ابوقرۃ رحمہ اللہ کو اندر آنے کی اجازت دی، وہ اندر آئے تو دیکھا کہ وہاں ایک بستر پڑا ہے، سرہانے پر اینٹیں رکھی ہیں اور زین کی طرح ایک موٹا سا گدہ ہے، سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اپنی باندی کے بستر پر تشریف رکھیے جسے اس نے اپنے لیے بچھایا ہے پھر باتیں شروع کر دیں اور بتایا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ ایسی باتیں بیان کر دیتے تھے جنہیں رسول اللہ ﷺ لوگوں سے غصے کی حالت میں فرماتے تھے لوگ میرے پاس آتے اور مجھ سے ان باتوں کے متعلق پوچھا جاتا تو میں کہتا: حذیفہ رضی اللہ عنہ جو کہتے ہیں وہی بہتر جانتے ہیں، مجھے یہ ناپسند تھا کہ لوگوں کے درمیان (ان کے متعلق) کینہ پیدا ہو، ایک دن حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی آدمی گیا اور عرض کیا کہ سلمان تمہاری باتوں کی نہ تصدیق کرتے ہیں اور نہ ہی تکذیب، چنانچہ حذیفہ رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا: اے سلمان بن ام سلمان! (تمہیں میری تصدیق سے کیا چیز مانع ہے؟) میں نے کہا: اے حذیفہ ابن ام حذیفہ! تم باز آجاؤ ورنہ میں تمہارے بارے میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ دوں گا، جب میں نے انہیں عمر رضی اللہ عنہ کا نام لے کر ڈرایا تو وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے، حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''میں آدم کی اولاد میں سے ہوں، سو اپنی امت میں سے جس امتی پر میں لعنت کروں یا اسے برا بھلا کہوں جبکہ وہ اس کا حق دار نہ ہو تو (اے اللہ! اسے) تو اس کے لیے رحمت بنا دے۔''

۲۳۵) (ث: ٦٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: اخْرُجُوا بِنَا إِلَى أَرْضِ قَوْمِنَا، فَخَرَجْنَا، فَكُنْتُ أَنَا وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فِي مُؤَخَّرِ النَّاسِ، فَهَاجَتْ سَحَابَةٌ، فَقَالَ أُبَيٌّ: اللَّهُمَّ اصْرِفْ عَنَّا أَذَاهَا، فَلَحِقْنَاهُمْ، وَقَدِ ابْتَلَّتْ رِحَالُهُمْ، فَقَالُوا: مَا أَصَابَكُمُ الَّذِي أَصَابَنَا؟ قُلْتُ: إِنَّهُ دَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَصْرِفَ عَنَّا أَذَاهَا، فَقَالَ عُمَرُ: أَلَا دَعَوْتُمْ لَنَا مَعَكُمْ؟.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے ساتھ ہماری قوم کی زمین کی طرف چلو، ہم باہر نکلے تو میں اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پچھلے لوگوں میں تھے اتنے میں ایک بادل چڑھ آیا تو سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! اس کی اذیت کو ہم سے پھیر دے۔ پھر ہم اگلے لوگوں سے جا ملے اور ان کے کجاوے بھیگ چکے تھے انہوں نے کہا: جو ہمیں پہنچا ہے تمہیں کیوں نہیں پہنچا؟ میں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے کہا: بے شک ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ اے اللہ! اس کی اذیت کو ہم سے پھیر دے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اپنے ساتھ ہمیں دعا میں شریک کیوں نہیں کیا؟

۱۱۹۔ بَابٌ: اَلْخُرُوجُ إِلَى الضَّيْعَةِ

جائیداد کی دیکھ بھال کے لیے جانا

۲۳٦) (ث: ٤٤٧) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رضي الله عنه، وَكَانَ لِي صَدِيقًا، فَقُلْتُ: أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ؟ فَخَرَجَ، وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ لَهُ.

جناب ابوسلمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور وہ میرے دوست تھے، میں نے ان سے کہا: کیا آپ ہمارے ساتھ کھجوروں کے باغ کی طرف نہیں چلتے؟ پس آپ چل دیے اور آپ پر ایک چادر تھی۔

۲۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أُمِّ مُوسَى قَالَتْ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رضي الله عنه يَقُولُ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رضي الله عنه أَنْ يَصْعَدَ شَجَرَةً فَيَأْتِيَهُ مِنْهَا بِشَيْءٍ، فَنَظَرَ أَصْحَابُهُ إِلَى سَاقِ عَبْدِ اللَّهِ، فَضَحِكُوا مِنْ حُمُوشَةِ سَاقَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا تَضْحَكُونَ؟ لَرِجْلُ عَبْدِ اللَّهِ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ أُحُدٍ)).

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ درخت پر چڑھ کر کوئی چیز لے کر آئیں، آپ ﷺ کے صحابہ نے سیدنا عبداللہ بن مسعود کی پنڈلیوں کی طرف دیکھا تو ان کی پنڈلیوں کے پتلا ہونے پر ہنسنے لگے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم ہنستے ہو؟ عبداللہ کی ٹانگ تو میزان میں (قیامت کے دن) احد پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہوگی۔''

۲۳۵) [ضعيف] الدعاء للطبراني ۹۸۵۔ ۲۳٦) صحيح البخاري ۸۱۳، صحيح مسلم ۱۱٦۷۔

۲۳۷) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة ۳۲۲۳۲، مسند أحمد ۱/ ۱۱٤۔

۱۲۰۔ بَابٌ: اَلْمُسْلِمُ مِرْآةُ أَخِيهِ

مسلمان اپنے بھائی کا آئینہ ہے

۲۳۸) (ث: ۵۸) حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ أَخِيهِ، إِذَا رَأَى فِيهِ عَيْبًا أَصْلَحَهُ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مومن اپنے بھائی کا آئینہ ہے، جب وہ اس میں کوئی عیب دیکھے تو اس کی اصلاح کر دے۔

۲۳۹) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ أَخِيهِ، وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ، وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مومن اپنے بھائی کا آئینہ ہے اور مومن مومن کا بھائی ہے، اس کے نقصان کو اس سے روکتا ہے اور اس کی پیٹھ پیچھے اس کی حفاظت کرتا ہے۔''

۲۴۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَيْوَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَقَّاصِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ بِمُسْلِمٍ أُكْلَةً، فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ، وَمَنْ كُسِيَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَكْسُوهُ مِنْ جَهَنَّمَ، وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ مَقَامَ رِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقُومُ بِهِ مَقَامَ رِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

سیدنا مستورد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دے کر ایک لقمہ کھایا تو بے شک اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے اسی جیسا لقمہ کھلائے گا، ظلم اور زیادتی اور جو کسی مسلمان کا کپڑا پہنے تو بے شک اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے اسی طرح کا لباس پہنائے گا، جو کسی مسلمان آدمی کی وجہ سے ریا اور شہرت کے مقام پر کھڑا ہوا تو بے شک اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ریا اور شہرت کے مقام پر کھڑا کرے گا۔''

۱۲۱۔ بَابٌ: مَا لَا يَجُوزُ مِنَ اللَّعِبِ وَالْمِزَاحِ

جو کھیل کود اور مذاق جائز نہیں

۲۴۱) حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ

---

۲۳۸) [حسن] جامع الترمذي: ۱۹۲۹۔ ۲۳۹) [حسن] سنن أبي داود: ۴۹۱۸۔

۲۴۰) [صحيح] سنن أبي داود: ۴۸۸۱؛ المستدرك للحاكم: ۴/ ۱۲۷۔

۲۴۱) [حسن] سنن أبي داود: ۵۰۰۳؛ جامع الترمذي: ۲۱۶۰۔

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ صَاحِبِهِ لَاعِبًا وَلَا جَادًّا، فَإِذَا أَخَذَ أَحَدُكُمْ عَصَا صَاحِبِهِ فَلْيَرُدَّهَا إِلَيْهِ)).

جناب عبداللہ بن سائب رحمہ اللہ اپنے والد (سائب رحمہ اللہ) سے اور وہ ان کے دادا (یزید رحمہ اللہ) سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے کوئی بھی اپنے ساتھی کا سامان مذاق میں اٹھائے اور نہ سنجیدگی میں اور جب تم میں سے کوئی اپنے ساتھی کی لاٹھی لے تو اسے چاہیے کہ اسے واپس کر دے۔''

۱۲۲۔ بَابٌ: اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ

خیر کی طرف راہنمائی کرنے والا

۲۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّيْ أُبْدِعَ بِيْ، فَاحْمِلْنِيْ، قَالَ: ((لَا أَجِدُ، وَلٰكِنِ ائْتِ فُلَانًا، فَلَعَلَّهُ أَنْ يَحْمِلَكَ))، فَأَتَاهُ فَحَمَلَهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: ((مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ، فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ)).

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، میری سواری چلنے سے عاجز آ چکی ہے لہٰذا آپ مجھے سواری عنایت فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس تو نہیں ہے البتہ تو فلاں آدمی کے پاس جا شاید وہ تیرے لیے سواری کا انتظام کر دے۔'' چنانچہ وہ اس کے پاس گیا اس نے اسے سواری دے دی۔ پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ کو خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کسی کی خیر کی طرف راہنمائی کرے تو اس کے لیے بھی اس پر عمل کرنے والے کی مثل اجر ہے۔''

۱۲۳۔ بَابٌ: اَلْعَفْوُ وَالصَّفْحُ عَنِ النَّاسِ

لوگوں کو درگزر اور معاف کرنا

۲۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ يَهُوْدِيَّةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ بِشَاةٍ مَسْمُوْمَةٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا، فَجِيْءَ بِهَا، فَقِيْلَ: أَلَا نَقْتُلُهَا؟ قَالَ: ((لَا))، قَالَ: فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِيْ لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت نبی ﷺ کے پاس زہر آلود بکری (کا گوشت) لے کر آئی آپ ﷺ نے اس میں سے کھا لیا پھر اس عورت کو آپ کے پاس لایا گیا اور عرض کیا گیا: کیا ہم اسے قتل کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

---

(۲۴۲) صحيح مسلم: ۱۸۹۳؛ سنن أبي داود: ۵۱۲۹؛ جامع الترمذي: ۲۶۷۱

(۲۴۳) صحيح البخاري: ۲۶۱۷؛ سنن أبي داود: ۴۵۰۸؛ صحيح مسلم: ۲۱۹۰۔

"نہیں۔" (سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں ہمیشہ اس زہر کا اثر رسول اللہ ﷺ کے کوے میں پہچانتا رہا۔

۲۴٤) (ث: ٥٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ﴾ (٧/ الأعراف: ١٩٩) قَالَ: وَاللّٰهِ مَا أُمِرَ بِهَا أَنْ تُؤْخَذَ إِلَّا مِنْ أَخْلَاقِ النَّاسِ، وَاللّٰهِ لَآخُذَنَّهَا مِنْهُمْ مَا صَحِبْتُهُمْ.

جناب وہب بن کیسان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ پڑھتے ہوئے سنا: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ﴾ "لوگوں سے درگزر کرو نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔" انہوں (عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ نے لوگوں کے اخلاق ہی سے ان چیزوں کو لینے کا حکم فرمایا ہے، اللہ کی قسم! میں جب تک ان کی صحبت میں رہا ضرور یہ ان سے لیتا رہوں گا۔

۲۴٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوْسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلِّمُوْا، وَيَسِّرُوْا، وَلَا تُعَسِّرُوْا، وَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْكُتْ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(لوگوں کو دین) سکھاؤ اور آسانی پیدا کرو اور تنگی پیدا نہ کرو اور جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے خاموش ہو جانا چاہیے۔"

١٢٤ ـ بَابٌ: الْاِنْبِسَاطُ إِلَى النَّاسِ

لوگوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنا

۲۴٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: لَقِيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِيْ عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ، فَقَالَ: أَجَلْ، وَاللّٰهِ! إِنَّهُ لَمَوْصُوْفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيْرًا﴾ (٣٣/ الأحزاب: ٤٥)، وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّيْنَ، أَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ، سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ، وَلَا صَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ، وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللّٰهُ تَعَالَى حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ، بِأَنْ يَقُوْلُوْا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَيَفْتَحُوْا بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا، وَآذَانًا صُمًّا، وَقُلُوْبًا غُلْفًا.

جناب عطاء بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میری سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی تو میں نے کہا: مجھے تورات میں مذکور نبی ﷺ کی صفات کے بارے میں بتایئے تو انہوں نے کہا: اچھا، اللہ کی قسم! تورات میں نبی ﷺ کی بعض

---

۲۴٤) صحيح البخاري: ٤٦٤٣؛ سنن أبي داود: ٤٧٨٧۔

۲۴٥) [صحيح] مسند أحمد: ١/ ٢٦٥؛ مصنف ابن أبي شيبة: ٢٥٣٧٩۔

۲۴٦) صحيح البخاري: ٢١٢٥؛ مسند أحمد: ٢/ ١٧٤۔

ایسی صفات مذکور ہیں جو قرآن میں بھی ہیں۔ ﴿یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا﴾ ''اے نبی! ہم نے آپ کو گواہی دینے والا خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔'' اور ان پڑھوں کو (گمراہی سے) بچانے والا بنا کر۔ تو میرا بندہ اور میرا رسول ہے، میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے، تو نہ بدمزاج ہے، نہ سنگ دل اور نہ بازاروں میں شور کرنے والا ہے اور نہ ہی برائی کا بدلہ برائی سے دیتا ہے، لیکن معاف اور درگزر کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی روح کو اس وقت تک قبض نہیں کرے گا جب تک کہ آپ کے ذریعے ٹیڑھی ملت کو سیدھا نہ کر دے، بایں طور کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہنے لگیں اور وہ اس کے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور غلاف میں پڑے ہوئے دلوں کو نہ کھول دیں۔

۲۴۷) (ت: ٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْقُرْآنِ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا﴾ (۳۳/ الاحزاب: ٤٥) فِي التَّوْرَاةِ نَحْوَهُ.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک یہ آیت جو قرآن میں ہے: ﴿یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا﴾ ''اے نبی! ہم نے آپ کو گواہی دینے والا خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔'' تورات میں بھی اسی طرح ہے۔

۲۴۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدٍ -هُوَ ابْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ- عَنِ ابْنِ جَابِرٍ -وَهُوَ يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ- عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه يَقُولُ: سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ كَلَامًا نَفَعَنِي اللّٰهُ بِهِ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ -أَوْ قَالَ-: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّكَ إِذَا اتَّبَعْتَ الرِّيبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ)) فَإِنِّي لَا أَتْبَعُ الرِّيبَةَ فِيهِمْ فَأُفْسِدَهُمْ.

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے ایسا کلام سنا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مجھے نفع دیا۔ یا آپ رضی اللہ عنہ نے یوں کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تو شک وشبہ کی بنا پر لوگوں کے درپے ہوگا تو تو انہیں بگاڑ دے گا۔'' (سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے جب بھی لوگوں میں شک وشبہ والی کوئی بات تلاش کی تو لوگوں کے لیے بگاڑ کا باعث بن گیا۔

۲۴۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُولُ: سَمِعَ أُذُنَايَ هَاتَانِ، وَبَصُرَ عَيْنَايَ هَاتَانِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا بِكَفَّيِ الْحَسَنِ -أَوِ الْحُسَيْنِ- رضي الله عنهما وَقَدَمَيْهِ عَلَى قَدَمِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((ارْقَ))، قَالَ:

---

۲۴۷) صحیح البخاري: ٤٨٣٨۔

۲۴۸) [صحیح] سنن أبي داود: ٤٨٨٨؛ صحیح ابن حبان: ٥٧٦٠۔

۲۴۹) [ضعیف] المعجم الکبیر للطبراني: ٢٦٥٣؛ مصنف ابن أبي شیبة: ١٢١٩٣۔

ذ رقي الغلام حتى وضع قدميه على صدر رسول الله ﷺ، ثم قال رسول الله ﷺ: ((افتح فاك)) ، ثم قبله ، ثم قال: ((اللهم أحبه، فإني أحبه)) .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور ان دونوں آنکھوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حسن یا سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑا ہوا تھا اور اس کے دونوں پاؤں رسول اللہ ﷺ کے پاؤں پر تھے اور رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے "چڑھ جا۔" آپ کا نواسا اوپر چڑھتا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنے دونوں پاؤں رسول اللہ ﷺ کے سینے پر رکھ دیے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنا منہ کھول۔" پھر آپ ﷺ نے اس کا بوسہ لیا پھر فرمایا: "اے اللہ! اس سے محبت فرما، بے شک میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں۔"

۱۲۵۔ بَابٌ: التَّبَسُّمُ

مسکرانے کے بیان میں

۲۵۰) حدثنا علي بن عبدالله قال: حدثنا سفيان، عن إسماعيل، عن قيس قال: سمعت جريرا رضي الله عنه يقول: ما رآني رسول الله ﷺ منذ أسلمت إلا تبسم في وجهي. وقال رسول الله ﷺ: ((يدخل من هذا الباب رجل من خير ذي يمن، على وجهه مسحة ملك)) ، فدخل جرير.

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں مسلمان ہوا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے جب بھی مجھے دیکھا تو میرے سامنے مسکرائے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس دروازے سے ایک ایسا آدمی داخل ہوگا جو یمن والوں میں سب سے بہتر آدمی ہے، اس کے چہرے پر بادشاہت کی علامت ہے۔" اس کے بعد سیدنا جریر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔

۲۵۱) حدثنا أحمد بن عيسى قال: حدثنا عبدالله بن وهب قال: أخبرنا عمرو بن الحارث، أن أبا النضر حدثه، عن سليمان بن يسار، عن عائشة زوج النبي ﷺ قالت: ما رأيت رسول الله ﷺ ضاحكا قط حتى أرى منه لهواته، إنما كان يتبسم ﷺ. قالت: وكان إذا رأى غيما أو ريحا عرف في وجهه، فقالت: يا رسول الله! إن الناس إذا رأوا الغيم فرحوا، رجاء أن يكون فيه المطر، وأراك إذا رأيته عرف في وجهك الكراهية؟ فقال: ((يا عائشة! ما يؤمني أن يكون فيه عذاب، عذب قوم بالريح، وقد رأى قوم العذاب فقالوا: ﴿هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا﴾)) (٤٦/الأحقاف ٢٤)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کبھی رسول اللہ ﷺ کو اس طرح ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ جس سے میں آپ کے حلق کا کوا دیکھ سکوں، آپ ﷺ صرف مسکرایا کرتے تھے، بیان کرتی ہیں کہ جب آپ بادل یا تیز ہوا دیکھتے تو

---

۲۵۰) صحیح البخاري ٦٠٨٩؛ صحیح مسلم ٢٤٧٥؛ المعجم الكبير للطبراني ٢٢٢٦؛ مسند أحمد ١٦٩٧.

۲۵۱) صحیح البخاري ٤٨٢٨؛ صحیح مسلم ٨٩٩.

پریشانی کی کیفیت آپ کے چہرے پر نمایاں ہو جاتی تھی۔ ایک دفعہ میں نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول! لوگ تو جب بادل دیکھتے ہیں تو اس امید پر خوش ہوتے ہیں کہ اس میں بارش ہوگی مگر میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ اسے دیکھ کر آپ کے چہرے پر پریشانی سی آجاتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! مجھے اس میں عذاب کی موجودگی سے کیا چیز بے خوف کر سکتی ہے، ایک قوم کو سخت ہوا کے ذریعے عذاب دیا جا چکا ہے اور ایک قوم نے عذاب کو دیکھ کر کہا تھا کہ یہ بادل ہے جو ہم پر بارش برسائے گا۔''

۱۲۶۔ بَابٌ: اَلضَّحِكُ

ہنسنے کے بیان میں

۲۵۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ بُرْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَقِلَّ الضَّحِكَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہنسا کم کرو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔''

۲۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُكْثِرُوا الضَّحِكَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''زیادہ مت ہنسا کرو کیونکہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتا ہے۔''

۲۵۴) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يَضْحَكُونَ وَيَتَحَدَّثُونَ، فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ؟ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا))، ثُمَّ انْصَرَفَ وَأَبْكَى الْقَوْمَ، وَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ: يَا مُحَمَّدُ! لِمَ تُقَنِّطُ عِبَادِي؟ فَرَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَبْشِرُوا، وَسَدِّدُوا، وَقَارِبُوا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کی ایک جماعت کے پاس تشریف لائے جو ہنس رہے تھے اور آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم وہ جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے۔'' پھر آپ تشریف لے گئے اور لوگوں کو روتا ہوا چھوڑ گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ اے محمد ﷺ! تو نے میرے بندوں کو کیوں مایوس کیا؟ چنانچہ نبی ﷺ واپس تشریف لائے اور فرمایا: ''خوش ہو جاؤ اور سیدھی راہ پر چلو اور میانہ روی اختیار کرو۔''

---

۲۵۲) [حسن] سنن ابن ماجه: ۴۲۱۷۔

۲۵۳) [صحيح] سنن ابن ماجه: ۴۱۹۳؛ جامع الترمذي: ۲۳۰۵۔

۲۵۴) [صحيح] مسند أحمد: ۲/ ۴۶۷۔

١٢٧ ـ بَابٌ: إِذَا أَقْبَلَ، أَقْبَلَ جَمِيعًا، وَإِذَا أَدْبَرَ، أَدْبَرَ جَمِيعًا

جب متوجہ ہو یا رخ پھیرے تو پوری طرح متوجہ ہو یا رخ پھیرے

٢٥٥) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ مَوْلَى ابْنَةِ قَارِظٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ رُبَّمَا حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَيَقُولُ: حَدَّثَنِيهِ أَهْدَبُ الشُّفْرَيْنِ، أَبْيَضُ الْكَشْحَيْنِ، إِذَا أَقْبَلَ أَقْبَلَ جَمِيعًا، وَإِذَا أَدْبَرَ، أَدْبَرَ جَمِيعًا، لَمْ تَرَ عَيْنٌ مِثْلَهُ، وَلَنْ تَرَاهُ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بسا اوقات جب وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے تو یوں فرماتے: مجھ سے اس ہستی نے حدیث بیان کی جس کی پلکیں لمبی اور باریک تھیں، پہلو سفید تھے، جب وہ کسی طرف متوجہ ہوتے تو پوری طرح متوجہ ہوتے اور جب منہ پھیرتے تو پوری طرح منہ پھیرتے کسی آنکھ نے ان جیسا نہیں دیکھا اور نہ ہی کبھی وہ دیکھ سکے گی۔

١٢٨ ـ بَابٌ: اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہے

٢٥٦) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي الْهَيْثَمِ: ((هَلْ لَكَ خَادِمٌ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَإِذَا أَتَانَا سَبْيٌ فَأْتِنَا)) فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ، فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اخْتَرْ مِنْهُمَا))، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اخْتَرْ لِي. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ، خُذْ هٰذَا، فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي، وَاسْتَوْصِ بِهِ خَيْرًا))، فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ: مَا أَنْتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ إِلَّا أَنْ تُعْتِقَهُ، قَالَ: فَهُوَ عَتِيقٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيفَةً، إِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ: بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَبِطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ خَبَالًا، وَمَنْ يُوقَ بِطَانَةَ السُّوءِ فَقَدْ وُقِيَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا ابوالہیثم رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "تمہارے پاس کوئی خادم ہے؟" انہوں نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: "جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو اس وقت ہمارے پاس آنا۔" پھر نبی ﷺ کے پاس دو قیدی لائے گئے ان کے ساتھ کوئی تیسرا نہیں تھا، اتفاقاً ابوالہیثم رضی اللہ عنہ بھی آگئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ان دونوں میں سے ایک چن لو۔" انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ہی میرے لیے منتخب کر دیجیے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہے، اس غلام کو لے لو بے شک میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے اور میں تمہیں اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔" اس کی بیوی کہنے لگی نبی کریم ﷺ نے جو اس غلام کے بارے میں وصیت کی

٢٥٥) [صحيح] التاريخ الكبير للبخاري: ٧/ ٢٩٥، مسند البزار: ٢٣٨٧۔

٢٥٦) [صحيح] جامع الترمذي: ٢٣٦٩، المستدرك للحاكم: ٤/ ١٣١۔

١٣١ ـ بَابٌ: اَلتَّحَابُّ بَيْنَ النَّاسِ

لوگوں کے درمیان باہمی محبت

٢٦٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُسْلِمُوا، وَلَا تُسْلِمُوا حَتّٰى تَحَابُّوا، وَأَفْشُوا السَّلَامَ تَحَابُّوا، وَإِيَّاكُمْ وَالْبُغْضَةَ، فَإِنَّهَا هِيَ الْحَالِقَةُ، لَا أَقُولُ لَكُمْ: تَحْلِقُ الشَّعْرَ، وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّينَ)).

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، مِثْلَهُ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ مسلمان نہ ہو جاؤ اور تم اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرو اور سلام کو عام کرو تم آپس میں محبت کرنے لگو گے اور بغض سے بچو بے شک یہ مونڈنے والی ہے، میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ یہ بالوں کو مونڈ دیتی ہے بلکہ یہ دین کو مونڈنے والی ہے۔

امام صاحب رحمہ اللہ نے محمد بن عبید رحمہ اللہ کی سند سے بھی اسی طرح کی روایت ذکر کی ہے۔

١٣٢ ـ بَابٌ: اَلْأُلْفَةُ

الفت ومحبت کا بیان

٢٦١) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ رُوحَيِ الْمُؤْمِنَيْنِ لَيَلْتَقِيَانِ فِي مَسِيرَةِ يَوْمٍ، وَمَا رَأَى أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بے شک دو مومنوں کی روحیں ایک دن کی مسافت پر ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں حالانکہ ان میں سے کسی نے اپنے ساتھی کو نہیں دیکھا ہوتا۔“

٢٦٢) (ت: ٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: النِّعَمُ تُكْفَرُ، وَالرَّحِمُ تُقْطَعُ، وَلَمْ نَرَ مِثْلَ تَقَارُبِ الْقُلُوبِ.

---

٢٦٠) صحيح مسلم: ٥٤، مسند أحمد: ١/ ١٦٤، جامع الترمذي: ٢٥١٢.

٢٦١) [ضعيف] مسند أحمد: ٢/ ٢٢٠.

٢٦٢) [صحيح] روضة العقلاء لابن حبان: ص ـ ٦٤، شعب الإيمان للبيهقي: ٩٠٣٢.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نعمتوں کی ناشکری کی جاتی ہے، صلہ رحمی کو توڑا جاتا ہے اور ہم نے دلوں کے باہمی قرب کی مثل کوئی چیز نہیں دیکھی۔

۲۶۳) (ث: ٦٤) حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْأُلْفَةُ.

جناب عمیر بن اسحق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم آپس میں یہ باتیں کیا کرتے تھے کہ سب سے پہلی چیز جو لوگوں سے اٹھائی جائے گی وہ الفت ہوگی۔

۱۳۳۔ بَابٌ: اَلْمِزَاحُ

مذاق کرنے کے بیان میں

۲۶۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ، وَمَعَهُنَّ أُمُّ سُلَيْمٍ، فَقَالَ: ((يَا أَنْجَشَةُ! رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ)). قَالَ أَبُوقِلَابَةَ: فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوهَا عَلَيْهِ، قَوْلُهُ: سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی بعض بیویوں کے پاس تشریف لائے، وہاں ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے انجشہ! شیشوں کو آہستگی کے ساتھ لے کر چلو۔'' ابو قلابہ رحمہ اللہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے اس موقع پر ایسے الفاظ استعمال فرمائے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص یہ الفاظ استعمال کرے تو تم ضرور اس پر عیب جوئی کرنے لگو اور آپ کے وہ الفاظ یہ تھے کہ ''شیشوں کو نرمی کے ساتھ لے کر چلو۔'' (یعنی آپ ﷺ نے عورتوں کو شیشوں کے ساتھ تشبیہ دی)۔

۲۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، أَوْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا؟ قَالَ: ((إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ ہم سے ہنسی مذاق بھی کرتے ہیں (کیا؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں صرف حق بات ہی کہتا ہوں۔''

۲۶۶) (ث: ٦٥) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ حَبِيبٍ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَتَبَادَحُونَ بِالْبِطِّيخِ، فَإِذَا كَانَتِ الْحَقَائِقُ كَانُوا هُمُ الرِّجَالَ.

---

۲۶۳) [ضعيف] سنن الواردة في الفتن لأبي عمرو الداني: ۲۷۵.

۲۶۴) صحيح البخاري: ٦١٤٩، صحيح مسلم: ۲۳۲۳.

۲۶۵) [صحيح] مسند أحمد: ۲/ ۳٤٠، جامع الترمذي: ۱۹۹۰.

۲۶۶) [صحيح]

جناب بکر بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ ایک دوسرے کی طرف تربوز چھینک کر دل لگی بھی کیا کرتے تھے۔ لیکن جب حقائق کا سامنا ہوتا تو وہ (اس پر ڈٹ جانے والے) مرد ہوتے تھے۔

۲۶۷) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: مَزَحَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ أُمُّهَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! بَعْضُ دُعَابَاتِ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ كِنَانَةَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بَلْ بَعْضُ مَزْحِنَا هٰذَا الْحَيُّ)).

جناب ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کے سامنے کوئی ہنسی مذاق کی بات کہی تو ان کی والدہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس قبیلے میں بعض ہنسی مذاق کی باتیں بنی کنانہ سے (آئی) ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''بلکہ ہماری بعض ہنسی مذاق کی باتیں بھی اسی قبیلے سے ہیں۔''

۲۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ ـ هُوَ: ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ ـ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَحْمِلُهُ، فَقَالَ: ((إِنَّا حَامِلُكَ عَلَى وَلَدِ نَاقَةٍ))، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ نَاقَةٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا النُّوقُ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سواری طلب کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک ہم تجھے سواری کے لیے اونٹنی کا بچہ دیں گے۔'' اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اونٹنی کے بچہ کو کیا کروں گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اونٹ بھی تو اونٹنی کا بچہ ہی ہوتا ہے۔''

۱۳۴ ـ بَابُ: الْمِزَاحِ مَعَ الصَّبِيِّ

بچے کے ساتھ مذاق کرنا

۲۶۹) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيُخَالِطُنَا، حَتَّى يَقُولَ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ: ((يَا أَبَا عُمَيْرٍ! مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہم سے گھل مل جاتے تھے، یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے: ''اے ابوعمیر! تمہارے نغیر (چڑیا کے بچے) کا کیا بنا؟''

۲۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِ الْحَسَنِ أَوِ الْحُسَيْنِ رضي الله عنهما، ثُمَّ وَضَعَ قَدَمَيْهِ عَلَى قَدَمَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((تَرَقَّ)).

۲۶۷) [ضعيف] تاريخ دمشق لابن عساكر: ۴۰/ ۳۶.

۲۶۸) [صحيح] سنن أبي داود: ۴۹۹۸؛ جامع الترمذي: ۱۹۹۱.

۲۶۹) صحيح البخاري: ۶۱۲۹؛ صحيح مسلم: ۲۱۵۰.

۲۷۰) [ضعيف] الزهد للإمام وكيع: ۴۱۴؛ فضائل الصحابة للإمام أحمد: ۱۴۰۵.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدنا حسن یا سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا پھر ان کے پاؤں اپنے پاؤں پر رکھے اور فرمایا: ''اوپر چڑھ جا۔''

١٣٥ ـ بَابٌ: حُسْنُ الْخُلُقِ

حسن اخلاق

۲۷۰م) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ الْكَيْخَارَانِيَّ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ شَيْءٍ فِي الْمِيزَانِ أَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ)).

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میزان میں حسن اخلاق سے زیادہ کوئی چیز وزنی نہیں ہوگی۔''

۲۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَكَانَ يَقُولُ: ((خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نہ طبعاً (فطری طور پر) فحش گو تھے اور نہ بہ تکلف (بناوٹی) فحش گو بنتے تھے اور آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اخلاق میں سب سے اچھے ہیں۔''

۲۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟)) فَسَكَتَ الْقَوْمُ، فَأَعَادَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، قَالَ الْقَوْمُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((أَحْسَنُكُمْ خُلُقًا)).

جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو تم میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اور قیامت کے دن میری مجلس میں میرے زیادہ قریب ہوگا؟'' صحابہ کرام خاموش رہے، آپ ﷺ نے اس بات کو دو یا تین بار دہرایا۔ پھر صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جی ہاں، فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو تم میں اخلاق کے لحاظ سے سب سے زیادہ اچھا ہے۔''

۲۷۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ صَالِحِي الْأَخْلَاقِ)).

۲۷۰م) [صحيح] سنن أبي داود: ٤٧٩٩؛ مسند أحمد: ٧/ ٤٤٧۔

۲۷۱) صحيح مسلم: ٢٣٢١؛ صحيح ابن حبان: ٤٧٧؛ جامع الترمذي: ١٩٧٥۔

۲۷۲) [صحيح] مسند أحمد: ٢/ ١٨٥۔

۲۷۳) [صحيح] مسند أحمد: ٢/ ٣٨١؛ موطأ إمام مالك: ٢٦٣٣۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ مجھے صالح اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔"

۲۷۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِذَا كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ تَعَالَى، فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو کاموں کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کو اختیار کیا جو ان دونوں میں سے آسان تھا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو لیکن اگر وہ گناہ ہوتا تو آپ ﷺ لوگوں میں سے سب سے زیادہ اس سے دور رہنے والے ہوتے، نیز رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی حدود کو پامال کیا جاتا تو آپ ﷺ اللہ عزوجل کے لیے اس کا بدلہ لیتے تھے۔

۲۷۵) (ث ٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ، كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ، وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُعْطِي الْمَالَ مَنْ أَحَبَّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ، وَلَا يُعْطِي الْإِيمَانَ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ، فَمَنْ ضَنَّ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ، وَخَافَ الْعَدُوَّ أَنْ يُجَاهِدَهُ، وَهَابَ اللَّيْلَ أَنْ يُكَابِدَهُ، فَلْيُكْثِرْ مِنْ قَوْلِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ۔

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے اخلاق کو اسی طرح تقسیم فرمایا ہے جس طرح تمہارے درمیان تمہارے رزق کو تقسیم فرمایا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ مال اسے بھی دیتا ہے جس سے محبت کرتا ہو اور اسے بھی دیتا ہے جس سے محبت نہ کرتا ہو، لیکن ایمان صرف اسی کو عطا فرماتا ہے جس سے محبت رکھتا ہو۔ جو شخص مال خرچ کرنے میں کنجوسی کرے، دشمن کے خلاف جہاد کرنے سے ڈرے اور رات (کو جاگنے) کی مشقت اٹھانے سے خوف کھائے تو اسے چاہیے کہ یہ الفاظ کثرت سے کہے: لا الہ الا اللہ، وسبحان اللہ، والحمد للہ، واللہ اکبر۔

١٣٦ ـ بَابُ: سَخَاوَةِ النَّفْسِ

نفس کی سخاوت کا بیان

۲۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلٰكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ))

۲۷۴) صحيح البخاري: ٣٥٦٠، صحيح مسلم: ٢٣٢٧، موطأ إمام مالك: ٢٦٢١.

۲۷۵) [صحيح] المعجم الكبير للطبراني: ٨٩٩٠.

۲۷۶) صحيح البخاري: ٦٤٤٦، صحيح مسلم: ١٠٥١، جامع الترمذي: ٢٣٧٣.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ساز و سامان کی کثرت امیری نہیں بلکہ امیری تو دل کی امیری (کا نام) ہے۔''

۲۷۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ، فَمَا قَالَ لِي: أُفٍّ قَطُّ، وَمَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ لَمْ أَفْعَلْهُ: أَلَا كُنْتَ فَعَلْتَهُ؟ وَلَا لِشَيْءٍ فَعَلْتُهُ: لِمَ فَعَلْتَهُ؟.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی دس سال خدمت کی آپ ﷺ نے کبھی بھی مجھے ''اُف'' (اوئے) تک نہیں کہا، نہ آپ نے مجھے کسی ایسے کام کے متعلق، جسے میں نے نہ کیا ہو، یہ فرمایا کہ تو نے اسے کیوں نہیں کیا؟ اور نہ ہی کسی ایسے کام کے متعلق، جسے میں نے کیا ہو یہ فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟

۲۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا سَحَامَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ رَحِيمًا، وَكَانَ لَا يَأْتِيهِ أَحَدٌ إِلَّا وَعَدَهُ، وَأَنْجَزَ لَهُ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، وَجَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَأَخَذَ بِثَوْبِهِ فَقَالَ: إِنَّمَا بَقِيَ مِنْ حَاجَتِي يَسِيرَةٌ وَأَخَافُ أَنْ أَنْسَاهَا، فَقَامَ مَعَهُ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ فَصَلَّى.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بہت زیادہ مہربان تھے، جو کوئی بھی آپ کے پاس آتا آپ اس سے وعدہ فرما لیتے اور اگر وہ چیز آپ کے پاس ہوتی تو آپ اپنے وعدے کو پورا کرتے۔ ایک دفعہ نماز کھڑی ہوگئی کہ ایک دیہاتی آپ کے پاس آیا اور آپ کا کپڑا پکڑ کر کہنے لگا، میری کچھ ضروری بات رہ گئی ہے مجھے ڈر ہے کہ میں کہیں اسے بھول نہ جاؤں۔ آپ ﷺ اس کے ساتھ کھڑے رہے حتیٰ کہ وہ اپنی باتوں سے فارغ ہوگیا، پھر آپ ﷺ (نماز کی طرف) متوجہ ہوئے اور نماز پڑھائی۔

۲۷۹) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَقَالَ: لَا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ سے جب بھی کسی چیز کا سوال کیا گیا تو آپ نے ''نہ'' نہیں فرمایا۔

۲۸۰) (ت: ٦٧) حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَا رَأَيْتُ امْرَأَتَيْنِ قَطُّ أَجْوَدَ مِنْ عَائِشَةَ وَأَسْمَاءَ رضی اللہ عنہما، وَجُودُهُمَا مُخْتَلِفٌ، أَمَّا عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَجْمَعُ الشَّيْءَ إِلَى الشَّيْءِ، حَتَّى إِذَا كَانَ اجْتَمَعَ عِنْدَهَا قَسَمَتْ وَأَمَّا أَسْمَاءُ فَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ شَيْئًا لِغَدٍ.

---

۲۷۷) صحيح البخاري ٦٠٣٨؛ صحيح مسلم ٢٣٠٩؛ سنن ابي داود ٤٧٧٤

۲۷۸) صحيح البخاري ٦٤٢؛ جامع الترمذي ٥١٧۔

۲۷۹) صحيح البخاري ٦٠٣٤؛ صحيح مسلم ٢٣١١۔ ۲۸۰) صـ

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے دو عورتوں سیدہ عائشہ اور سیدہ اسماء رضی اللہ عنہما سے زیادہ سخی عورت کبھی نہیں دیکھی، ان دونوں کی سخاوت مختلف ہوتی تھی، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایسی خاتون تھی کہ ایک ایک چیز کر کے جمع کرتی جاتی یہاں تک کہ جب ان کے پاس زیادہ چیزیں جمع ہو جاتیں تو وہ انہیں تقسیم کر دیتی، لیکن سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا ایسی خاتون تھی کہ وہ کل کے لیے بھی کوئی چیز روک کر نہیں رکھتی تھی۔

۱۳۷۔ بَابٌ: اَلشُّحُّ

کنجوسی کے بیان میں

۲۸۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ اللَّجْلَاجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا، وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی بندے کے پیٹ میں اللہ کے رستے کا گرد و غبار اور جہنم کا دھواں کبھی جمع نہیں ہو سکتے اور نہ ہی کسی بندے کے دل میں کنجوسی اور ایمان کبھی جمع ہو سکتے ہیں۔''

۲۸۲) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى۔ هُوَ: أَبُو الْمُغِيرَةِ السُّلَمِيُّ۔ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ غَالِبٍ۔ هُوَ: الْحُدَّانِيُّ۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ: الْبُخْلُ، وَسُوءُ الْخُلُقِ))**.

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''دو خصلتیں کسی مومن میں جمع نہیں ہو سکتیں: بخل اور برا اخلاق۔''

۲۸۳) (ث: ٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَبْدِاللَّهِ رضی اللہ عنہ ۔فَذَكَرُوا رَجُلًا، فَذَكَرُوا مِنْ خُلُقِهِ۔ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ قَطَعْتُمْ رَأْسَهُ؟ أَكُنْتُمْ تَسْتَطِيعُونَ أَنْ تُعِيدُوهُ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَيَدَهُ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَرِجْلَهُ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَإِنَّكُمْ لَا تَسْتَطِيعُونَ أَنْ تُغَيِّرُوا خُلُقَهُ حَتَّى تُغَيِّرُوا خَلْقَهُ، إِنَّ النُّطْفَةَ لَتَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ تَنْحَدِرُ دَمًا، ثُمَّ تَكُونُ عَلَقَةً، ثُمَّ تَكُونُ مُضْغَةً، ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيَكْتُبُ: رِزْقَهُ، وَخُلُقَهُ، وَشَقِيًّا أَوْ سَعِيدًا.

سیدنا عبداللہ بن ربیعہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ: ہم سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے لوگوں نے ایک آدمی کا تذکرہ کیا اور اس کا اخلاق بھی ذکر کیا، سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بتاؤ کہ اگر تم اس کا سر کاٹ دو تو کیا تم طاقت رکھتے ہو

۲۸۱) [صحيح] مسند أحمد: ٢/ ٢٥٦؛ سنن النسائي: ٣١١٠؛ جامع الترمذي: ١٦٣٣؛ سنن ابن ماجه: ٢٧٧٤۔

۲۸۲) [ضعيف] مسند أبي يعلى: ١٣٢٣؛ جامع الترمذي: ١٩٦٢۔

۲۸۳) صحيح البخاري: ٦٥٩٤؛ صحيح مسلم: ٢٦٤٣

کہ اسے دوبارہ لوٹا دو؟ انہوں نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے ہاتھ کو؟ (یعنی اگر اس کا ہاتھ کاٹ دو تو دوبارہ جوڑنے کی استطاعت رکھتے ہیں) انہوں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: اس کے پاؤں کو؟ لوگوں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: تو بے شک (اسی طرح) تم اس کے اخلاق کو بھی نہیں بدل سکتے جب تک تم اس کی خلقت کو نہ بدل دو، بے شک نطفہ چالیس راتیں رحم میں ٹھہرتا ہے، پھر خون بن جاتا ہے، پھر لوتھڑا اور پھر گوشت کی بوٹی، پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کا رزق اور اس کا اخلاق لکھ دیتا ہے اور یہ بھی لکھ دیتا ہے کہ وہ بدبخت ہوگا یا نیک بخت۔

۱۳۸۔ بَابٌ: حُسْنُ الْخُلُقِ إِذَا فَقِهُوا

حسن خلق (کی فضیلت) اگر لوگ سمجھ بوجھ رکھیں

۲۸۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الْقَائِمِ بِاللَّيْلِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک آدمی اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے رات کو قیام کرنے والے کا درجہ پالیتا ہے۔''

۲۸۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ: ((خَيْرُكُمْ إِسْلَامًا أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا إِذَا فَقِهُوا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوالقاسم (رسول اللہ ﷺ) کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اسلام کے اعتبار سے تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اچھے ہوں اور دین کی سمجھ بوجھ رکھتے ہوں۔''

۲۸۶) (ث: ٦٩) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَجَلَّ إِذَا جَلَسَ مَعَ الْقَوْمِ، وَلَا أَفْكَهَ فِي بَيْتِهِ مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ.

جناب ثابت بن عبید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے زیادہ مجلس میں باوقار اور اپنے گھر میں خوش مزاج آدمی نہیں دیکھا۔

۲۸۷) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ الْأَدْيَانِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: ((الْحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ)).

---

۲۸۴) [صحيح] مسند أحمد: ٦/ ٩٤؛ سنن أبي داود: ٤٧٩٨؛ صحيح ابن حبان: ٤٨٠۔

۲۸۵) [صحيح] مسند أحمد: ٢/ ٤٦٩ ۲۸۶) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٥٣٢٨۔

۲۸۷) [حسن] مسند أحمد: ١/ ٢٣٦؛ المعجم الكبير للطبراني: ١١٥٧٢۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا: اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ کون سا دین پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو یکسوئی اور سادگی والا ہو۔"

۲۸۸) (ث: ۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: أَرْبَعُ خِلَالٍ إِذَا أُعْطِيتَهُنَّ فَلَا يَضُرُّكَ مَا عُزِلَ عَنْكَ مِنَ الدُّنْيَا: حُسْنُ خَلِيقَةٍ، وَعَفَافُ طُعْمَةٍ، وَصِدْقُ حَدِيثٍ، وَحِفْظُ أَمَانَةٍ.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چار خوبیاں ایسی ہیں کہ جب وہ تجھے مل جائیں تو پھر دنیا کی باقی چیزیں تجھ سے باقی بھی رہیں تو تجھے کوئی نقصان نہیں: اچھا اخلاق، رزق حلال، سچی بات اور امانت کی حفاظت۔

۲۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَدْرُونَ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّارَ؟)) قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((الْأَجْوَفَانِ: الْفَرْجُ وَالْفَمُ، وَأَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ: تَقْوَى اللّٰهِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جانتے ہو کہ وہ کون سی چیز ہے جو (لوگوں کو) سب سے زیادہ دوزخ میں داخل کرے گی؟" صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کھوکھلی چیزیں: شرمگاہ اور منہ ہیں، اسی طرح سب سے زیادہ جو چیز جنت میں داخل کرے گی وہ اللہ کا ڈر اور اچھا اخلاق ہے۔"

۲۹۰) (ث: ۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْجَلِيلِ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ شَهْرٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَامَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْلَةً يُصَلِّي، فَجَعَلَ يَبْكِي وَيَقُولُ: اللّٰهُمَّ أَحْسَنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي، حَتَّى أَصْبَحَ، قُلْتُ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ، مَا كَانَ دُعَاؤُكَ مُنْذُ اللَّيْلَةِ إِلَّا فِي حُسْنِ الْخُلُقِ، فَقَالَ: يَا أُمَّ الدَّرْدَاءِ، إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ يَحْسُنُ خُلُقُهُ حَتَّى يُدْخِلَهُ حُسْنُ خُلُقِهِ الْجَنَّةَ، وَيَسِيءُ خُلُقُهُ حَتَّى يُدْخِلَهُ سُوءُ خُلُقِهِ النَّارَ، وَالْعَبْدُ الْمُسْلِمُ يُغْفَرُ لَهُ وَهُوَ نَائِمٌ، قُلْتُ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ، كَيْفَ يُغْفَرُ لَهُ وَهُوَ نَائِمٌ؟ قَالَ: يَقُومُ أَخُوهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَهَجَّدُ فَيَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، فَيَسْتَجِيبُ لَهُ، وَيَدْعُو لِأَخِيهِ فَيَسْتَجِيبُ لَهُ فِيهِ.

سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ اٹھے نماز پڑھنے لگے اور رونا شروع کر دیا، اور یوں کہتے جاتے: اَللّٰهُمَّ أَحْسَنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي "اے اللہ! تو نے میری شکل وصورت اچھی بنائی ہے بلکہ میرا اخلاق بھی اچھا بنا دے۔" صبح تک یہی دعا کرتے رہے، میں نے عرض کیا اے ابودرداء! آپ رات بھر حسن اخلاق کے بارے میں ہی دعا کرتے رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اے ام درداء رضی اللہ عنہا! بے شک مسلمان بندہ اپنے اخلاق کو اچھا کرتا جاتا ہے یہاں تک کہ

۲۸۸) [صحیح] الزهد لابن المبارك: ۱۲۰۲- المستدرك للحاكم: ۴/ ۳۱۴
۲۸۹) [حسن] مسند أحمد: ۲/ ۲۹۱۔
۲۹۰) [ضعیف] الزهد للإمام أحمد: ۷۵۴ شہر بن حوشب ضعیف راوی ہے۔

اس کا اچھا اخلاق اسے جنت میں لے جائے گا، اور اگر برا اخلاق اختیار کرتا ہے تو اس کا برا اخلاق اسے جہنم میں لے جائے گا، مسلمان بندے کی مغفرت اس حال میں بھی ہو جاتی ہے کہ وہ سو رہا ہو۔ میں نے عرض کیا: اے ابودرداء! سوتے ہوئے مسلمان کی کیسے بخشش ہو جاتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس کا بھائی رات کو تہجد کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور اللہ عزوجل سے اپنے لیے دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمالیتا ہے، پھر اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے تو اس کے بھائی کے حق میں بھی اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔

۲۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَجَاءَتِ الْأَعْرَابُ، نَاسٌ كَثِيرٌ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا، فَسَكَتَ النَّاسُ لَا يَتَكَلَّمُونَ غَيْرُهُمْ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَعَلَيْنَا حَرَجٌ فِي كَذَا وَكَذَا؟ فِي أَشْيَاءَ مِنْ أُمُورِ النَّاسِ لَا بَأْسَ بِهَا. فَقَالَ: ((يَا عِبَادَ اللَّهِ! وَضَعَ اللَّهُ الْحَرَجَ، إِلَّا امْرَءًا اقْتَرَضَ امْرَءًا ظُلْمًا، فَذَاكَ الَّذِي حَرِجَ وَهَلَكَ)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنَتَدَاوَى؟ قَالَ: ((نَعَمْ يَا عِبَادَ اللَّهِ! تَدَاوَوْا، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً، غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ))، قَالُوا: وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((الْهَرَمُ)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْإِنْسَانُ؟ قَالَ: ((خُلُقٌ حَسَنٌ)).

سیدنا اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ بہت سے دیہاتی لوگ ادھر اُدھر سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر (باقی) لوگ چپ ہو گئے اور صرف وہی باتیں کرنے لگے، انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا فلاں فلاں کام کرنے میں ہم پر کوئی گناہ ہے؟ انہوں نے انسانی امور کے متعلق بہت سی ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت کیا جن میں کوئی حرج نہیں تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ کے بندو! اللہ نے تنگی کو ختم کر دیا ہے سوائے اس شخص کے جس نے ناحق کسی کی عزت پامال کی ہو، یہی وہ شخص ہے جس نے تنگی کی اور ہلاک ہوا۔'' انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم دوا دارو کر لیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، اللہ کے بندو! دوا کیا کرو کیونکہ اللہ عزوجل نے کوئی مرض ایسا پیدا نہیں کیا جس کے لیے شفا نہ رکھی ہو سوائے ایک مرض کے۔'' انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بڑھاپا'' انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! انسان کو سب سے بہتر کون سی چیز عطا کی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا اخلاق۔''

۲۹۲) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

---

۲۹۱) [صحيح] جامع الترمذي: ۲۰۳۸؛ سنن أبي داود: ۳۸۵۵؛ سنن ابن ماجه: ۳٤٣٦.

۲۹۲) صحيح البخاري: ۱۹۰۲؛ صحيح مسلم: ۲۳۰۸.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ بھلائی کے کاموں میں سخاوت کرنے والے تھے اور رمضان میں آپ اس وقت سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے ہوتے جب جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملاقات کرتے تھے، جبریل علیہ السلام ماہ رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملاقات کرتے تو آپ انھیں قرآن سناتے، جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو آپ ﷺ بارش برسانے والی ہوا سے بھی زیادہ خیر کی سخاوت کرنے والے ہوتے تھے۔

۲۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ رَجُلًا يُخَالِطُ النَّاسَ، وَكَانَ مُوسِرًا، فَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: فَنَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ، فَتَجَاوَزَ عَنْهُ)).

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلی امتوں میں سے ایک شخص کا حساب لیا گیا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ ملی البتہ یہ (ضرور) تھا کہ وہ لوگوں سے میل جول رکھتا تھا اور مالدار تھا اس نے اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ وہ تنگدست سے درگزر کریں، اللہ عزوجل نے فرمایا: ہم اس چیز کے اس سے زیادہ مستحق ہیں چنانچہ اسے معاف فرما دیا۔“

۲۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّي، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: ((تَقْوَى اللَّهِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ))، قَالَ: وَمَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّارَ؟ قَالَ: ((الْأَجْوَفَانِ: الْفَمُ وَالْفَرْجُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: وہ کون سی چیز ہے جو سب سے زیادہ جنت میں داخل کرے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا ڈر اور اچھا اخلاق۔“ پھر پوچھا گیا: وہ کون سی چیز ہے جو سب زیادہ جہنم میں لے جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دو کھلی چیزیں: منہ اور شرمگاہ۔“

۲۹۵) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ؟ قَالَ: ((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ مَا حَكَّ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)).

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نیکی اچھے اخلاق (کا نام) ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو ناپسند کرے کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے۔“

۲۹۳) صحيح مسلم: ۱۵٦۲، جامع الترمذي: ۱۳۰۷.
۲۹٤) حسن: جامع الترمذي: ۲۰۰٤، سنن ابن ماجه: ٤۲٤٦.
۲۹٥) صحيح مسلم: ۲٥٥۳، جامع الترمذي: ۲۳۸۹.

١٣٩۔ بَابُ: اَلْبُخْلُ

بخل کے بیان میں

۲۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ، عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرٌ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَيِّدُكُمْ يَا بَنِي سَلِمَةَ؟)) قُلْنَا: جَدُّ بْنُ قَيْسٍ، عَلَى أَنَّا نُبَخِّلُهُ، قَالَ: ((وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَى مِنَ الْبُخْلِ؟ بَلْ سَيِّدُكُمْ عَمْرُو بْنُ الْجَمُوحِ))، وَكَانَ عَمْرٌو عَلَى أَصْنَامِهِمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يُولِمُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَزَوَّجَ۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''اے بنی سلمہ! تمہارا سردار کون ہے؟'' ہم نے عرض کیا: جد بن قیس، اگرچہ ہم اسے بخیل قرار دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور کون سی بیماری ہے جو بخل سے بھی بڑی ہو؟ بلکہ تمہارا سردار عمرو بن جموح ہے۔'' عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ دور جاہلیت میں ان کے بتوں کی دیکھ بھال کیا کرتا تھا اور جب آپ ﷺ شادی کرتے تو یہ آپ ﷺ کی طرف سے ولیمہ کیا کرتا تھا۔

۲۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَرَّادٌ كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلَ وَقَالَ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَعَنْ مَنْعٍ وَهَاتٍ، وَعُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ، وَعَنْ وَأْدِ الْبَنَاتِ۔

سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وراد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا مغیرہ بن شعبہ کی طرف مکتوب لکھا کہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث لکھ کر بھیجو جو آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو چنانچہ سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف مکتوب لکھا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ قیل وقال، مال ضائع کرنے، کثرت سوال، خود نہ دینے اور دوسروں سے لینے، ماؤں کی نافرمانی کرنے اور بچیوں کو زندہ دفن کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

۲۹۸) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعْتُ جَابِرًا رضی اللہ عنہ يَقُولُ: مَا سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ: لَا۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ سے جب بھی کسی چیز کا سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے ''نہ'' نہیں فرمایا۔

---

۲۹۶) [صحیح] المعجم الكبير للطبراني: ۱۲۰۳، المستدرك للحاكم: ۳/ ۲۱۹۔

۲۹۷) صحيح البخاري: ۶۴۷۳، صحيح مسلم: ۵۹۳۔

۲۹۸) صحيح البخاري: ۶۰۳۴، صحيح مسلم: ۲۳۱۱۔

١٤٠ ـ بَابٌ: اَلْمَالُ الصَّالِحُ لِلْمَرْءِ الصَّالِحِ

اچھا مال اچھے آدمی کے لیے ہے

۲۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَنِيْ أَنْ آخُذَ عَلَيَّ ثِيَابِيْ وَسِلَاحِيْ، ثُمَّ آتِيَهُ، فَفَعَلْتُ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَصَعَّدَ إِلَيَّ الْبَصَرَ ثُمَّ طَأْطَأَ، ثُمَّ قَالَ: ((يَا عَمْرُوْ! إِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَبْعَثَكَ عَلَى جَيْشٍ فَيُغْنِمُكَ اللّٰهُ، وَأَرْغَبُ لَكَ رَغْبَةً مِنَ الْمَالِ صَالِحَةً))، قُلْتُ: إِنِّيْ لَمْ أُسْلِمْ رَغْبَةً فِي الْمَالِ، إِنَّمَا أَسْلَمْتُ رَغْبَةً فِي الْإِسْلَامِ، فَأَكُوْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((يَا عَمْرُوْ! نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلْمَرْءِ الصَّالِحِ)).

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے میری طرف پیغام بھیجا اور مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنے کپڑے اور ہتھیار لے کر آپ کی خدمت میں پہنچ جاؤں چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، میں آپ ﷺ کے پاس آیا اس وقت آپ ﷺ وضو فرما رہے تھے، آپ نے میری طرف نظر اٹھائی پھر نیچے کر لی اور فرمایا: ''اے عمرو! بے شک میں چاہتا ہوں کہ تمہیں ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجوں اور اللہ تعالیٰ تمہیں مالِ غنیمت عطا فرمائے، اور میں تمہارے لیے اچھے مال کی بڑی رغبت رکھتا ہوں۔'' میں نے عرض کیا: بے شک میں مال کی رغبت کی وجہ سے مسلمان نہیں ہوا، میں تو صرف اسلام میں رغبت کرتے ہوئے مسلمان ہوا ہوں تاکہ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں آ جاؤں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمرو! اچھا اور بہترین مال اچھے آدمی کے لیے ہے۔''

١٤١ ـ بَابٌ: مَنْ أَصْبَحَ آمِنًا فِيْ سِرْبِهِ

جو شخص اپنے اہل وعیال میں امن وامان سے صبح کرے

۳۰۰) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُوْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ شُمَيْلَةَ الْأَنْصَارِيِّ الْقُبَائِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَصْبَحَ آمِنًا فِيْ سِرْبِهِ، مُعَافًى فِيْ جَسَدِهِ، عِنْدَهُ طَعَامُ يَوْمِهِ، فَكَأَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا)).

سیدنا عبید بن محصن انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اس حال میں صبح کی کہ وہ اپنے اہل وعیال میں امن وامان سے ہو، اس کے جسم میں عافیت ہو، اس کے پاس ایک دن کا کھانا ہو تو گویا اس کے لیے پوری دنیا جمع کر دی گئی ہے۔''

---

۲۹۹) [صحيح] مسند أحمد: ٤/ ٢٠٢، صحيح ابن حبان: ٣٢١١، المستدرك للحاكم: ٢/ ٢۔

۳۰۰) [حسن] سنن ابن ماجه: ٤١٤١، جامع الترمذي: ٢٣٤٩۔

۱۴۲۔ بَابٌ: طِيبُ النَّفْسِ

طبیعت کا ہشاش بشاش رہنا

(۳۰۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْأَسْلَمِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ الْجُهَنِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِ أَثَرُ غُسْلٍ، وَهُوَ طَيِّبُ النَّفْسِ، فَظَنَنَّا أَنَّهُ أَلَمَّ بِأَهْلِهِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ؟ قَالَ: ((أَجَلْ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ))، ثُمَّ ذَكَرَ الْغِنَى، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهُ لَا بَأْسَ بِالْغِنَى لِمَنِ اتَّقَى، وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقَى خَيْرٌ مِنَ الْغِنَى، وَطِيبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيمِ)).

جناب معاذ بن عبداللہ بن خبیب جہنی رحمہ اللہ اپنے والد سے اور وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ بلاشبہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ پر غسل کے آثار تھے اور آپ کی طبیعت ہشاش بشاش تھی، ہم نے خیال کیا کہ آپ نے اپنی اہلیہ سے مباشرت فرمائی ہے، ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ کو ہشاش بشاش دیکھ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں الحمدللہ۔“ پھر مالداری کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”متقی شخص کے لیے مالدار ہونے میں کوئی حرج نہیں اور متقی کے لیے مالداری سے زیادہ بہتر صحت ہے اور طبیعت کا ہشاش بشاش ہونا بھی (اللہ کی) نعمتوں میں سے ہے۔“

(۳۰۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ، أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ؟ فَقَالَ: ((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ مَا حَكَّ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)).

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”نیکی اچھے اخلاق (کا نام) ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو ناپسند کرے کہ لوگوں کو اس کے بارے میں معلوم ہو جائے۔“

(۳۰۳) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ، وَأَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ، فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ ـ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ ـ وَهُوَ يَقُولُ: ((لَنْ تُرَاعُوا، لَنْ تُرَاعُوا))، وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ، مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ، وَفِي عُنُقِهِ السَّيْفُ، فَقَالَ: ((لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا))، أَوْ ((إِنَّهُ لَبَحْرٌ)).

---

(۳۰۱) [صحیح] مسند أحمد: ۵/ ۳۷۲؛ سنن ابن ماجه: ۲۱۴۱؛ المستدرك للحاكم: ۲/ ۳۔

(۳۰۲) [صحیح] صحیح مسلم: ۲۵۵۳۔ (۳۰۳) صحیح البخاري: ۶۰۳۳؛ صحیح مسلم: ۲۳۰۷۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حسین وجمیل، سب سے زیادہ سخی اور نہایت بہادر شخص تھے ایک رات کا واقعہ ہے کہ (کسی ڈراؤنی آواز کی وجہ سے) اہل مدینہ گھبرا گئے لوگ آواز کی طرف جا رہے تھے تو راستے میں انھیں رسول اللہ ﷺ (ادھر سے واپس آتے ہوئے) ملے۔ آپ ﷺ سب سے پہلے اس آواز کی طرف تشریف لے گئے اور آپ فرما رہے تھے: ''گھبراؤ نہیں، گھبراؤ نہیں۔'' آپ ﷺ ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار تھے، گھوڑے کی پیٹھ ننگی تھی اس پر کاٹھی بھی نہیں تھی، آپ ﷺ گردن میں تلوار لٹکائے ہوئے تھے اور گھوڑے کے بارے میں فرمایا: ''میں نے اسے سمندر پایا۔'' یا فرمایا: ''یہ تو سمندر ہے (یعنی پانی کی طرح تیز دوڑتا تھا)۔''

۳۰۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا الْمُنْكَدِرُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ، وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ، وَأَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءِ أَخِيكَ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نیکی صدقہ ہے اور یہ بھی نیک کام ہے کہ تو اپنے بھائی سے ہنستے کھلتے چہرے کے ساتھ ملے اور یہ کہ تو اپنے برتن سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈال دے۔''

۱۴۳۔ بَابٌ: مَا يَجِبُ مِنْ عَوْنِ الْمَلْهُوفِ

مصیبت زدہ انسان کی مدد کرنا ضروری ہے

۳۰۵) حَدَّثَنَا الْأُوَيْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((إِيمَانٌ بِاللَّهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ))، قَالَ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((أَغْلَاهَا ثَمَنًا، وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا))، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ بَعْضَ الْعَمَلِ؟ قَالَ: ((تُعِينُ ضَائِعًا، أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ))، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ؟ قَالَ: ((تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ. فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُهَا عَلَى نَفْسِكَ)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا: کون سے اعمال بہترین ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ پر ایمان لانا اور اس کے رستے میں جہاد کرنا'' پھر پوچھا گیا: کون سا غلام آزاد کرانا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو قیمت کے لحاظ سے مہنگا ہو اور اپنے اہل وعیال کے ہاں بہت پسندیدہ ہو۔'' سائل نے عرض کیا: اگر میں (آپ کے بتائے ہوئے اعمال میں سے) بعض کی طاقت نہ رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مصیبت زدہ یا بے ہنر انسان کی مدد کر'' اس نے عرض کیا: بتایئے اگر میں کمزور پڑ جاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھ، بے شک یہ بھی ایک صدقہ ہے جسے تو اپنی جان پر کرے گا۔''

---

۳۰۴) [حسن] مسند أحمد: ۳/ ۳۶۰؛ جامع الترمذي: ۱۹۷۰۔

۳۰۵) صحيح بخاري ... صحيح مسلم ...

۳۰۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ، سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ جَدِّي، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ))، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: ((فَلْيَعْمَلْ، فَلْيَنْفَعْ نَفْسَهُ، وَلْيَتَصَدَّقْ))، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ((لِيُعِنْ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ))، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ((فَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ))، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ((يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ)).

جناب سعید بن ابی بردہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو سنا وہ میرے دادا سے یہ حدیث نقل کر رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے۔" عرض کیا: بتایئے اگر وہ (صدقہ کے لیے) کوئی چیز نہ پائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "پھر اپنے دست بازو سے محنت کرے خود بھی فائدہ اٹھائے اور صدقہ بھی کرے۔" عرض کیا: بتایئے اگر وہ اس کی بھی طاقت نہ رکھے یا نہ کر سکے؟ فرمایا: "کسی حاجت مند مصیبت زدہ کی مدد کرے۔" عرض کیا: بتایئے اگر وہ اس کی بھی طاقت نہ رکھے یا نہ کر سکے؟ فرمایا: "پھر اسے چاہیے کہ نیکی کا حکم دے۔" عرض کیا: اگر وہ اس کی بھی طاقت نہ رکھے یا نہ کر سکے؟ فرمایا: "(پھر کم از کم) برائی سے باز رہے بلاشبہ یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔"

۱٤٤۔ بَابٌ: مَنْ دَعَا اللّٰهَ أَنْ يُحَسِّنَ خُلُقَهُ

جو شخص اللہ تعالیٰ سے اچھے اخلاق کی دعا کرے

۳۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ التَّنُوخِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُوَ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ، وَالْعِفَّةَ، وَالْأَمَانَةَ، وَحُسْنَ الْخُلُقِ، وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ، وَالْعِفَّةَ، وَالْأَمَانَةَ، وَحُسْنَ الْخُلُقِ، وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ)) "اے اللہ! میں تجھ سے تندرستی، پاکدامنی، امانت داری، اچھے اخلاق اور تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔"

۳۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُالسَّلَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ بَابَنُوسَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقُلْنَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! مَا كَانَ خُلُقُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ، تَقْرَؤُونَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَتْ: اقْرَأْ: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ﴾ (۲۳/ المؤمنون: ۱)، قَالَ يَزِيدُ: فَقَرَأْتُ: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ﴾ (۲۳/ المؤمنون: ۱) إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ﴾ (۲۳/ المؤمنون: ۵)، قَالَتْ: هٰكَذَا كَانَ خُلُقُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

---

۳۰۶) [صحیح] صحيح البخاري: ٦٠٢٢؛ صحيح مسلم: ١٠٠٨.

۳۰۷) [ضعیف] الدعاء للطبراني: ١٤٠٦؛ مسند البزار: ٢١٨٧.

۳۰۸) [ضعیف] المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٩٢.

جناب یزید بن بابنوس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے عرض کیا: اے ام المومنین! رسول کریم ﷺ کا اخلاق کیسا تھا۔ انہوں نے فرمایا: آپ کا اخلاق قرآن تھا، کیا تم سورۂ مومنون پڑھتے ہو؟ فرمایا: پڑھو: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ﴾ یقینا مومن فلاح پا گئے۔ یزید بن بابنوس رحمہ اللہ کہتے ہیں: پھر میں نے ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ﴾ سے لے کر ﴿هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ﴾ ''وہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔'' تک تلاوت کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہی رسول اللہ ﷺ کا اخلاق تھا۔

١٤٥ ـ بَابٌ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ

مومن طعنے دینے والا نہیں ہوتا

۳۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: مَا سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ رضي الله عنه لَاعِنًا أَحَدًا قَطُّ، لَيْسَ إِنْسَانًا.

وَكَانَ سَالِمٌ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ رضي الله عنه: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا)).

جناب سالم رحمہ اللہ کہتے ہیں: عبداللہ رضی اللہ عنہ کو میں نے کبھی کسی پر لعنت کرتے ہوئے نہیں سنا، وہ انسان خواہ کتنا ہی برا کیوں نہ ہو۔ سالم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''مومن کے شایان شان نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔''

۳۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُبَشِّرٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ، وَلَا الصَّيَّاحَ فِي الْأَسْوَاقِ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ فحش گو، تکلفاً فحش گوئی کرنے والے اور بازاروں میں چیخنے چلانے والے انسان کو پسند نہیں کرتا۔''

۳۱۱) وَعَنْ عَبْدِالْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ يَهُودًا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: عَلَيْكُمْ، وَلَعَنَكُمُ اللَّهُ، وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ، قَالَ: ((مَهْلًا يَا عَائِشَةُ! عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ))، قَالَتْ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: ((أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ؟ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ، فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ، وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ کچھ یہودی نبی ﷺ کے پاس آئے انہوں نے کہا: السام علیکم (تم پر موت ہو) تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں کہا: تم پر موت ہو اور اللہ تعالیٰ تم پر لعنت کرے اور اس کا غضب ہو۔ آپ ﷺ

---

۳۰۹) حسن | جامع الترمذي ۲۰۱۹؛ المستدرك للحاكم ۱/ ۴۷۔

۳۱۰) ضعيف | الصمت لابن أبي الدنيا ۳۴۰؛ سنن أبي داؤد ۴۷۹۱؛ مسند أحمد ۵/ ۲۰۲۔

۳۱۱) صحيح البخاري: ۶۰۳۰۔

نے فرمایا: ''اے عائشہ! ٹھہر جاؤ، نرمی کو لازم پکڑو اور سختی اور بدگوئی سے بچو۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: کیا آپ نے نہیں سنا انہوں نے کیا کہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے نہیں سنا کہ میں نے کیا جواب دیا ہے، میں نے علیکم (یعنی تم پر بھی) کہہ کر ان کی بدعا انہی پر لوٹا دی، میری بددعا ان کے بارے میں قبول ہوگی ان کی بددعا میرے بارے میں قبول نہیں ہوگی۔

۳۱۲) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيءِ)).

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مومن طعن کرنے والا، لعنت کرنے والا، فحش گو اور بدزبان نہیں ہوتا۔''

۳۱۳) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَنْبَغِي لِذِي الْوَجْهَيْنِ أَنْ يَكُونَ أَمِينًا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دو رخے آدمی کے لیے ممکن نہیں کہ وہ امانت دار ہو۔''

۳۱۴) (ث: ۷۲) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: أَلْأَمُ أَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِ الْفُحْشُ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مومن کا زیادہ قابل ملامت اخلاق فحش گوئی ہے۔

۳۱۵) (ث: ۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ، يَقُولُ: لُعِنَ اللَّعَّانُونَ.
قَالَ مَرْوَانُ: الَّذِينَ يَلْعَنُونَ النَّاسَ.

جناب عبید کندی کوفی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بہت زیادہ لعنت کرنے والے ملعون ہیں۔ جناب مروان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو لوگوں پر (بلاوجہ) لعنت کرتے ہیں۔

۱۴۶۔ بَابٌ: اَللَّعَّانُ

لعنت کرنے والے کے بیان میں

۳۱۶) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ

---

۳۱۲) [صحيح] مسند أحمد: ۱/ ۴۱۶، المستدرك للحاكم: ۱/ ۱۲، صحيح ابن حبان: ۱۹۲۔

۳۱۳) [حسن] مسند أحمد: ۲/ ۲۸۹، السنن الكبرى للبيهقي: ۱۰/ ۲۴۶۔

۳۱۴) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵۳۲۶۔

۳۱۵) [ضعيف]   ۳۱۶) صحيح مسلم: ۲۵۹۸، سنن أبي داود: ۴۹۰۷۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللَّعَّانِينَ لَا يَكُونُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ، وَلَا شُفَعَاءَ))

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بہت زیادہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ گواہ بن سکیں گے اور نہ سفارشی۔''

۳۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يَنْبَغِي لِلصِّدِّيقِ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''صدیق کے شایان شان نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔''

۳۱۸) (ث: ۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: مَا تَلَاعَنَ قَوْمٌ قَطُّ إِلَّا حَقَّ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ.

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو لوگ آپس میں لعنت کرتے ہیں تو لعنت ان پر عائد ہو جاتی ہے۔

۱۴۷ ـ بَابٌ: مَنْ لَعَنَ عَبْدَهُ فَأَعْتَقَهُ

جس نے اپنے غلام پر لعنت کی پھر اسے آزاد کر دیا

۳۱۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ لَعَنَ بَعْضَ رَقِيقِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ! اللَّعَّانُونَ وَ الصِّدِّيقُونَ؟ كَلَّا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ)) مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَأَعْتَقَ أَبُو بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِيقِهِ، ثُمَّ جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: لَا أَعُودُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے کچھ غلاموں پر لعنت کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوبکر! رب کعبہ کی قسم! لعنت کرنے والے اور صدیق لوگ ہرگز نہیں (جمع ہو سکتے)۔'' آپ نے دو یا تین مرتبہ یہ فرمایا، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسی دن اپنے (ان) بعض غلاموں کو آزاد کر دیا پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔

۱۴۸ ـ بَابٌ: التَّلَاعُنُ بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَبِغَضَبِ اللَّهِ وَبِالنَّارِ

اللہ کی لعنت، اللہ کے غضب اور جہنم کے الفاظ میں لعنت کرنا

۳۲۰) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ، وَلَا بِغَضَبِ اللَّهِ، وَلَا بِالنَّارِ)).

---

۳۱۷) صحيح مسلم: ۲۵۹۷، مسند أحمد: ۲/ ۳۳۷.

۳۱۸) [صحيح] مصنف عبد الرزاق: ۱۹۵۳۵، مصنف ابن أبي شيبة: ۲۷۳۴۱.

۳۱۹) [صحيح] شعب الإيمان للبيهقي: ۵۱۵۴.

۳۲۰) [ضعيف] مسند أحمد: ۵/ ۱۵، سنن أبي داود: ۴۹۰۶، جامع الترمذي: ۱۹۷۶.

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم آپس میں اللہ کی لعنت کے ساتھ لعنت نہ کرو اور نہ اللہ کے غضب کے ساتھ اور نہ ہی جہنم کے ساتھ۔''

١٤٩ - بَابٌ: لَعْنُ الْكَافِرِ

کافر پر لعنت کرنے کے بیان میں

٣٢١) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ادْعُ اللّٰهَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ، قَالَ: ((إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا، وَلٰكِنْ بُعِثْتُ رَحْمَةً)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ مشرکین کے لیے بددعا فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا میں تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔''

١٥٠ - بَابٌ: اَلنَّمَّامُ

چغل خور کے بیان میں

٣٢٢) حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هَمَّامٍ: كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه، فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّ رَجُلًا يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ إِلَى عُثْمَانَ رضي الله عنه، فَقَالَ حُذَيْفَةُ رضي الله عنه: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ)).

جناب ہمام رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، پس ان سے کہا گیا کہ ایک شخص سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تک باتیں پہنچاتا ہے تو سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

٣٢٣) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟)) قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: ((اَلَّذِيْنَ إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ، أَفَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشِرَارِكُمْ؟)) قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: ((اَلْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ، الْمُفْسِدُوْنَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ، الْبَاغُوْنَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ)).

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا: کیوں نہیں (ضرور بتایئے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ تعالیٰ

---

٣٢١) صحیح مسلم: ٢٥٩٩۔ ٣٢٢) صحیح البخاري: ٦٠٥٦؛ صحیح مسلم: ١٠٥۔

٣٢٣) [حسن] مسند أحمد: ٦/ ٤٥٩؛ شعب الإيمان للبيهقي: ١١١٠٨۔

یاد آجائے۔ (پھر فرمایا:) کیا میں تمہیں تمہارے بدترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں (ضرور بتائیے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''چغلی لے کر چلنے والے، دوستوں کے درمیان فساد ڈالنے والے، فساد اور بدکاری کا طالب۔''

۱۵۱۔ بَابٌ: مَنْ سَمِعَ بِفَاحِشَةٍ فَأَفْشَاهَا

جس نے فحش بات سنی اور اسے پھیلا دیا

۳۲٤) (ث: ۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ كُرَيْبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؓ قَالَ: الْقَائِلُ الْفَاحِشَةَ، وَالَّذِي يَشِيعُ بِهَا، فِي الْإِثْمِ سَوَاءٌ.

سیدنا علی بن ابی طالب ؓ فرماتے ہیں: فحش بات کرنے والا اور جو اسے پھیلاتا ہے گناہ میں (دونوں) برابر ہیں۔

۳۲۵) (ث: ۷٦) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: مَنْ سَمِعَ بِفَاحِشَةٍ فَأَفْشَاهَا، فَهُوَ فِيهَا كَالَّذِي أَبْدَاهَا.

جناب شبیل بن عوف ؒ فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ جس نے کوئی فحش بات سنی پھر اسے پھیلا دیا تو وہ اسی شخص جیسا ہے جس نے اس کا آغاز کیا۔

۳۲٦) (ث: ۷۷) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّهُ كَانَ يَرَى النَّكَالَ عَلَى مَنْ أَشَاعَ الزِّنَا، يَقُولُ: أَشَاعَ الْفَاحِشَةَ.

جناب عطاء ؒ سے مروی ہے کہ وہ اس شخص پر سزا (ضروری) سمجھتے تھے جس نے زنا کو پھیلایا اور وہ کہتے تھے کہ اس نے فحاشی کو پھیلایا۔

۱۵۲۔ بَابٌ: الْعَيَّابُ

عیب جوئی کرنے والے کے بیان میں

۳۲۷) (ث: ۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ، عَنْ أَبِي تِحْيَى حُكَيْمِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا ؓ يَقُولُ: لَا تَكُونُوا عُجُلًا مَذَايِيعَ بُذُرًا، فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ بَلَاءً مُبَرِّحًا مُمْلِحًا، وَأُمُورًا مُتَمَاحِلَةً رُدُحًا.

---

۳۲٤) [حسن] مسند أبي يعلى ٤٤٩، شعب الإيمان للبيهقي ٩٣٨٨

۳۲۵) [صحيح] الزهد للإمام وكيع ٤٠٥، الزهد للإمام هناد ١٤٠١

۳۲٦) [...]

جناب حکیم بن سعد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم جلد بازی، برائی کو پھیلانے والے، اور رازوں کو فاش کرنے والے نہ ہو کیونکہ تمہارے بعد سخت تو ڑ دینے والی اور مشکل کرنے والی آزمائش اور نہ ختم ہونے والے فتنے ہوں گے۔

۳۲۸) (ث: ۷۹) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَذْكُرَ عُيُوبَ صَاحِبِكَ، فَاذْكُرْ عُيُوبَ نَفْسِكَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تو اپنے ساتھی کے عیوب بیان کرنے کا ارادہ کرے تو اپنے عیبوں کو یاد کر۔

۳۲۹) (ث: ۸۰) حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَوْدُودٍ، عَنْ زَيْدٍ مَوْلَى قَيْسٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ﴾ (٤٩/ الحجرات: ١١)، قَالَ: لَا يَطْعَنْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت: ﴿وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ﴾ "اپنی جانوں کو عیب نہ لگاؤ" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا تم ایک دوسرے پر طعنہ زنی نہ کرو۔

۳۳۰) (ث: ۸۱) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَبِيرَةَ بْنُ الضَّحَّاكِ رضي الله عنه قَالَ: فِينَا نَزَلَتْ ـ فِي بَنِي سَلِمَةَ ـ: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ (٤٩/ الحجرات: ١١)، قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَيْسَ مِنَّا رَجُلٌ إِلَّا لَهُ اسْمَانِ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((يَا فُلَانُ!))، فَيَقُولُونَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّهُ يَغْضَبُ مِنْهُ.

جناب ابوجبیرہ بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آیت ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ "ایک دوسرے کو برے ناموں سے مت پکارو" ہم بنی سلمہ کے بارے میں نازل ہوئی، رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم میں سے ہر شخص کے دو دو نام تھے نبی ﷺ کسی کو آواز دیتے کہ "اے فلاں!" تو لوگ کہتے اے اللہ کے رسول! وہ تو اس نام سے ناراض ہوتا ہے (اس پر آیت بالا نازل ہوئی)۔

۳۳۱) (ث: ۸۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا جَعَلَ لِصَاحِبِهِ طَعَامًا، ابْنُ عَبَّاسٍ أَوِ ابْنُ عُمَرَ، فَبَيْنَا الْجَارِيَةُ تَعْمَلُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ إِذْ قَالَ أَحَدُهُمْ لَهَا: يَا زَانِيَةُ! فَقَالَ: مَهْ، إِنْ لَمْ تَحُدَّكَ فِي الدُّنْيَا تَحُدَّكَ فِي الْآخِرَةِ. قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ

---

۳۲۸) [ضعيف] شعب الإيمان للبيهقي: ٦٧٥٨.

۳۲۹) [ضعيف] المستدرك للحاكم ٢/ ٤٦٣، شعب الإيمان للبيهقي: ٦٧٥٩.

۳۳۰) [صحيح] جامع الترمذي: ٣٢٦٨، سنن أبي داود: ٤٩٦٢، سنن ابن ماجه: ٣٧٤١.

۳۳۱) [حسن]

كَانَ كَذَلِكَ؟ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ. ابْنُ عَبَّاسٍ الَّذِي قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ.

جناب عکرمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ سیدنا ابن عباس یا سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ان دونوں میں سے کس نے اپنے ساتھی کے لیے کھانا تیار کیا، اسی دوران ایک لونڈی ان کے سامنے کام کر رہی تھی کہ ان میں سے کسی نے اس لونڈی کو کہا: اے بدکارہ! دوسرے نے کہا: ٹھہر جاؤ، اگر اس بات نے تم کو دنیا میں حد نہ لگائی تو آخرت میں ضرور حد لگائے گی، اس نے کہا: بتایئے اگر یہ واقعی اسی طرح ہو؟ اس نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ فحش گو اور تکلفاً فحش گو بننے والے کو ناپسند کرتا ہے۔ یہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے جنہوں نے فرمایا کہ بے شک اللہ فحش گو اور تکلفاً فحش گو بننے والے کو ناپسند کرتا ہے۔

۳۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِيءِ)).

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مومن طعن کرنے والا، لعنت کرنے والا، فحش گو اور بدزبان نہیں ہوتا''

۱۵۳۔ بَابٌ: مَا جَاءَ فِي التَّمَادُحِ

ایک دوسرے کی تعریف کرنے کے بیان میں

۳۳۳) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَثْنَى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ)) يَقُولُهُ مِرَارًا، ((إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا، إِنْ كَانَ يَرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ، وَحَسِيبُهُ اللَّهُ، وَلَا يُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا)).

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا، ایک (دوسرے) شخص نے اس کی عمدہ تعریف کر دی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ ڈالی۔'' آپ ﷺ نے کئی بار اس طرح فرمایا۔ اگر تم میں سے کسی نے تعریف کرنی ہی ہو تو یوں کہے کہ میرے خیال میں وہ ایسا ہے، بشرطیکہ وہ سمجھتا ہو کہ واقعی وہ ایسا ہے اور (یہ بھی کہے کہ) اس کا حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ (یاد رکھنا!) وہ اللہ کے سامنے کسی کی پاکیزگی نہ بیان کرے۔

۳۳۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَهْلَكْتُمْ ـ أَوْ قَطَعْتُمْ ـ ظَهْرَ الرَّجُلِ)).

---

۳۳۲) صحيح | جامع الترمذي: ۱۹۷۷۔ ۳۳۳) صحيح البخاري: ۶۰۶۱؛ صحيح مسلم: ۳۰۰۰۔

۳۳۴) صحيح البخاري: ۶۰۶۰؛ صحيح مسلم: ۳۰۰۱۔

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو سنا جو دوسرے شخص کی تعریف کر رہا تھا اور تعریف میں مبالغہ کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم نے اس کو ہلاک کر ڈالا" یا فرمایا کہ "تم نے اس شخص کی کمر توڑ دی۔"

۳۳۵) (ث: ۸۲) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، فَأَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: عَقَرْتَ الرَّجُلَ، عَقَرَكَ اللَّهُ.

جناب ابراہیم تیمی رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کی اس کے منہ پر ہی تعریف کر دی، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے اس کی ٹانگیں کاٹ دی ہیں اللہ تیری ٹانگیں کاٹے۔

۳۳۶) (ث: ۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: الْمَدْحُ ذَبْحٌ. قَالَ مُحَمَّدٌ: يَعْنِي إِذَا قَبِلَهَا.

جناب زید بن اسلم رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تعریف کرنا گویا ذبح کر دینا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں مطلب یہ ہے کہ جب (ممدوح) اس (تعریف) کو قبول کرے۔

۱۵٤ ـ بَابٌ: مَنْ أَثْنَى عَلَى صَاحِبِهِ إِنْ كَانَ آمِنًا بِهِ

جس نے اپنے دوست کی تعریف کی بشرطیکہ وہ اس (تعریف کی خرابی) سے مامون ہو

۳۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ، نِعْمَ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ))، قَالَ: ((وَبِئْسَ الرَّجُلُ فُلَانٌ، وَبِئْسَ الرَّجُلُ فُلَانٌ)) حَتَّى عَدَّ سَبْعَةً.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ابوبکر رضی اللہ عنہ اچھے آدمی ہیں، عمر رضی اللہ عنہ اچھے آدمی ہیں، ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اچھے آدمی ہیں، اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اچھے آدمی ہیں، ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ اچھے آدمی ہیں، معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ اچھے آدمی ہیں، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اچھے آدمی ہیں۔" پھر فرمایا: "فلاں شخص برا ہے، فلاں شخص برا ہے۔" یہاں تک کہ سات نام گنے۔

---

۳۳۵) [حسن] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٦٢٦٢.

۳۳۶) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٦٢٦٣.

۳۳۷) [صحيح] السنن الكبرى للنسائي: ٨١٨٦، صحيح ابن حبان: ٧١٢٩، جامع الترمذي: ٣٧٩٥.

۳۳۸) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ))، فَلَمَّا دَخَلَ هَشَّ لَهُ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلُ اسْتَأْذَنَ آخَرُ، قَالَ: ((نِعْمَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ))، فَلَمَّا دَخَلَ لَمْ يَنْبَسِطْ إِلَيْهِ كَمَا انْبَسَطَ إِلَى الْآخَرِ، وَلَمْ يَهِشَّ إِلَيْهِ كَمَا هَشَّ لِلْآخَرِ، فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قُلْتَ لِفُلَانٍ ثُمَّ هَشَشْتَ إِلَيْهِ، وَقُلْتَ لِفُلَانٍ وَلَمْ أَرَكَ صَنَعْتَ مِثْلَهُ؟ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنِ اتُّقِيَ لِفُحْشِهِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ اپنے قبیلے کا برا آدمی ہے۔" پھر جب وہ اندر آ گیا تو آپ ﷺ نے کھل کر بشاشت کے ساتھ اس سے بات چیت کی، جب وہ چلا گیا تو ایک دوسرے آدمی نے اجازت مانگی، آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ اپنے قبیلے کا اچھا آدمی ہے۔" جب وہ اندر آیا تو اس سے نہ تو اس طرح کھل کر بات کی جس طرح پہلے سے کی تھی اور نہ ہی اس طرح بشاشت سے پیش آئے جس طرح پہلے سے پیش آئے تھے، جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فلاں آدمی (پہلے آدمی) کے بارے میں ایسا فرمایا پھر اس کے ساتھ خوش ہو کر بات کی اور اس دوسرے آدمی کے بارے میں یہ فرمایا لیکن اس سے اس طرح کا معاملہ نہیں کیا جیسے پہلے شخص سے کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے عائشہ! بے شک لوگوں میں سے بدترین شخص وہ ہے جس کی فحش کلامی کی وجہ سے بچا جائے۔"

۱۵۵۔ بَابٌ: يُحْثَى فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابُ

تعریف کرنے والوں کے چہروں پر مٹی ڈالی جائے

۳۳۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ يُثْنِي عَلَى أَمِيرٍ مِنَ الْأُمَرَاءِ، فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ يَحْثِي فِي وَجْهِهِ التُّرَابَ، وَقَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَحْثِيَ فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ.

جناب ابو معمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑے ہو کر کسی حاکم کی تعریف کرنے لگا تو سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ نے تعریف کرنے والے کے منہ میں مٹی ڈالنا شروع کر دی اور فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ تعریف کرنے والے کے مونہوں میں مٹی ڈالیں۔

۳۴۰) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، أَنَّ

---

۳۳۸) [ضعيف] مسند أحمد: ٦/ ١٥٨؛ مسند الشهاب: ١١٢٤۔

۳۳۹) صحيح مسلم: ٣٠٠٢؛ جامع الترمذي: ٢٣٩٣؛ سنن ابن ماجه: ٣٧٤٢۔

۳۴۰) [صحيح] مسند أحمد: ٢/ ٩٤؛ مصنف ابن أبي شيبة: ٢٦٢٦٨؛ صحيح ابن حبان: ٥٧٦٩۔

رجلا كان يمدح رجلا عند ابن عمر ﷜، فجعل ابن عمر ﷜ يحثو التراب نحو فيه، وقال: قال رسول الله ﷺ: ((إذا رأيتم المداحين، فاحثوا في وجوههم التراب)).

جناب عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسی دوسرے آدمی کی تعریف کر رہا تھا۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے منہ کی طرف مٹی پھینکنا شروع کر دی اور کہا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے: ''جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہروں پہ مٹی ڈالو۔''

(٣٤١) حدثنا موسى قال: حدثنا أبو عوانة، عن أبي بشر، عن عبد الله بن شقيق، عن رجاء بن أبي رجاء، عن محجن الأسلمي ﷜ قال رجاء: أقبلت مع محجن ذات يوم حتى انتهينا إلى مسجد أهل البصرة، فإذا بريدة الأسلمي على باب من أبواب المسجد جالس، قال: وكان في المسجد رجل يقال له: سكبة، يطيل الصلاة، فلما انتهينا إلى باب المسجد، وعليه بردة، وكان بريدة صاحب مزاحات، فقال: يا محجن! أتصلي كما يصلي سكبة؟ فلم يرد عليه محجن، ورجع، قال: قال محجن: إن رسول الله ﷺ أخذ بيدي، فانطلقنا نمشي حتى صعدنا أحدا، فأشرف على المدينة فقال: ((ويل أمها من قرية، يتركها أهلها كأعمر ما تكون، يأتيها الدجال، فيجد على كل باب من أبوابها ملكا، فلا يدخلها)) ثم انحدر حتى إذا كنا في المسجد، رأى رسول الله ﷺ رجلا يصلي، ويسجد، ويركع، فقال لي رسول الله ﷺ: ((من هذا؟)) فأخذت أطريه، فقلت: يا رسول الله! هذا فلان، وهذا فلان. فقال: ((أمسك، لا تسمعه فتهلكه)). قال: فانطلق يمشي حتى إذا كان عند حجره لكنه نفض يديه، ثم قال: ((إن خير دينكم أيسره، إن خير دينكم أيسره)) ثلاثا.

جناب رجاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن سیدنا محجن اسلمی رضی اللہ عنہ کے ساتھ آیا یہاں تک کہ ہم اہل بصرہ کی مسجد تک جا پہنچے وہاں دیکھا کہ سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ مسجد کے ایک دروازے کے پاس تشریف فرما ہیں اور مسجد میں ایک سکبہ نامی شخص تھا جو بڑی لمبی نماز پڑھا کرتا تھا جب ہم مسجد کے دروازے پر پہنچے اس وقت سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ پر ایک چادر تھی وہ بڑے خوش مزاج اور دل لگی کرنے والے آدمی تھے، انھوں نے کہا: اے محجن! کیا آپ بھی ایسی نماز پڑھتے ہو جیسی سکبہ پڑھتا ہے؟ سیدنا محجن رضی اللہ عنہ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا اور واپس چلے آئے۔ رجاء رحمہ اللہ نے کہا: سیدنا محجن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا ہم چلتے رہے یہاں تک کہ احد پہاڑ پر چڑھ گئے آپ ﷺ نے مدینہ کی طرف رخ کیا اور فرمایا: ''اس بستی والوں کا برا حال ہوگا اس کے رہنے والے اسے اس وقت چھوڑ دیں گے جب یہ بستی خوب آباد ہوگی اس کے پاس دجال آئے گا وہ اس کے ہر دروازے پر ایک فرشتہ پائے گا جو اسے اس میں داخل نہیں ہونے دے گا۔'' پھر آپ ﷺ احد پہاڑ سے اترے یہاں تک کہ ہم لوگ مسجد میں آ گئے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز پڑھ رہا تھا، رکوع و سجدہ کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے مبالغہ کے ساتھ اس کی تعریف شروع کر دی، عرض کیا: اے اللہ کے

(٣٤١) [حسن: مسند أحمد: ٤/ ٣٣٨، المعجم الكبير للطبراني: ٢٠/ ٢٩٦.]

رسول! یہ فلاں ہے، یہ فلاں ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھہر جا! اسے نہ سناؤ ورنہ اسے ہلاک کر دو گے۔'' سیدنا محجن نے کہا: پھر آپ ﷺ چل پڑے یہاں تک کہ جب اپنے حجرے کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ جھاڑے پھر فرمایا: ''بے شک تمہارے دین میں سب سے بہتر عمل وہ ہے جو آسان تر ہو، بے شک تمہارے دین میں سب سے بہتر عمل وہ ہے جو آسان تر ہو۔'' یہ جملہ تین بار فرمایا۔

١٥٦ ـ بَابٌ: مَنْ مَدَحَ فِي الشِّعْرِ

جو شخص شعروں میں تعریف کرے

۳۴۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ مَدَحْتُ رَبِّي تَعَالَى بِمَحَامِدَ وَمِدَحٍ، وَإِيَّاكَ. فَقَالَ: ((أَمَا إِنَّ رَبَّكَ يُحِبُّ الْحَمْدَ))، فَجَعَلْتُ أُنْشِدُهُ، فَاسْتَأْذَنَ رَجُلٌ طِوَالٌ أَصْلَعُ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: ((اسْكُتْ))، فَدَخَلَ، فَتَكَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجَ، فَأَنْشَدْتُهُ، ثُمَّ جَاءَ فَسَكَّتَنِي، ثُمَّ خَرَجَ، فَعَلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا الَّذِي سَكَّتَّنِي لَهُ؟ قَالَ: ((هَذَا رَجُلٌ لَا يُحِبُّ الْبَاطِلَ)).

سیدنا اسود بن سریع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے مختلف انداز میں اللہ تعالیٰ کی حمد بھی کی ہے اور آپ کی مدح بیان کی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تیرا رب حمد کو پسند فرماتا ہے۔'' میں نے آپ کو اشعار سنانے شروع کر دیے کہ اسی دوران ایک طویل القامت آدمی نے اندر آنے کی اجازت مانگی جس کے پیشانی کے بال اڑے ہوئے تھے آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''خاموش ہو جاؤ۔'' وہ آدمی اندر آیا کچھ دیر بات کی اور چلا گیا۔ میں نے پھر آپ کو شعر سنانا شروع کر دیے پھر وہ آدمی آیا۔ آپ نے مجھے پھر خاموش کر دیا پھر وہ چلا گیا یہ اس نے دو یا تین بار کیا، میں نے عرض کیا: یہ آدمی کون ہے جس کی وجہ سے آپ نے مجھے خاموش کرا دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ شخص ہے جو بے کار اور فضول بات کو پسند نہیں کرتا۔''

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَدَحْتُكَ وَمَدَحْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

سیدنا اسود بن سریع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: میں نے آپ کی اور اللہ عزوجل کی مدح کی ہے۔

١٥٧ ـ بَابٌ: إِعْطَاءُ الشَّاعِرِ إِذَا خَافَ شَرَّهُ

شاعر کو اس کے شر کے خوف کی وجہ سے کچھ دینا

۳۴۳) (ت: ٨٤) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ ابْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ نُجَيْدِ بْنِ

۳۴۲) [ضعيف] حلية الأولياء لأبي نعيم: ١/ ٤٦، مسند أحمد: ٣/ ٤٣٥.

۳۴۳) [ضعيف] السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٢٤٢.

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنِ الْخُزَاعِيُّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو نُجَيْدٍ، أَنَّ شَاعِرًا جَاءَ إِلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه فَأَعْطَاهُ، فَقِيلَ لَهُ: تُعْطِي شَاعِرًا؟ فَقَالَ: أُبْقِي عَلَيَّ عِرْضِي.

جناب ابو نجید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شاعر سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ رضی اللہ عنہ نے اسے عطیہ دیا اس پر آپ سے کہا گیا: آپ شاعر کو عطیہ دیتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: میں (پیسے خرچ کر کے) اپنی عزت کی حفاظت کرتا ہوں۔

۱۵۸۔ بَابٌ: لَا تُكْرِمْ صَدِيقَكَ بِمَا يَشُقُّ عَلَيْهِ

اپنے دوست کا ایسا اکرام نہ کر جو اس پر شاق ہو جائے

۳۴۴) (ث: ۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانُوا يَقُولُونَ: لَا تُكْرِمْ صَدِيقَكَ بِمَا يَشُقُّ عَلَيْهِ.

جناب محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ (اسلاف) کہا کرتے تھے کہ اپنے دوست کا ایسا اکرام نہ کر جو اس پر شاق ہو جائے۔

۱۵۹۔ بَابٌ: الزِّيَارَةُ

ملاقات کرنے کا بیان

۳۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ الشَّامِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا عَادَ الرَّجُلُ أَخَاهُ أَوْ زَارَهُ، قَالَ اللَّهُ لَهُ: طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ، وَتَبَوَّأْتَ مَنْزِلًا فِي الْجَنَّةِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی آدمی اپنے بھائی کی عیادت کرے یا اس کی زیارت کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تو اچھا آدمی ہے، تیرا (عیادت کی غرض سے) چلنا بھی اچھا ہے اور تو نے جنت میں ٹھکانہ بنا لیا ہے۔"

۳۴۶) (ث: ۸۶) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ ابْنَ دِينَارٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: زَارَنَا سَلْمَانُ رضي الله عنه مِنَ الْمَدَائِنِ إِلَى الشَّامِ مَاشِيًا، وَعَلَيْهِ كِسَاءٌ وَأَنْدَرْوَرْدٌ ـ يَعْنِي: سَرَاوِيلَ مُشَمَّرَةً ـ قَالَ ابْنُ شَوْذَبٍ: رُؤِيَ سَلْمَانُ وَعَلَيْهِ كِسَاءٌ مَطْمُومُ الرَّأْسِ سَاقِطُ الْأُذُنَيْنِ، يَعْنِي أَنَّهُ كَانَ أَرْفَشَ. فَقِيلَ لَهُ: شَوَّهْتَ نَفْسَكَ! قَالَ: إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ.

---

۳۴۴) [صحیح] الزهد للامام احمد: ۱۷۷۷؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۸۶۷۲۔

۳۴۵) [حسن] مسند أحمد: ۲/ ۳۲۶؛ صحيح ابن حبان: ۲۹۶۱۔

۳۴۶) [حسن] التواضع لابن أبي الدنيا: ۱۴۷؛ تاريخ دمشق لابن عساكر: ۲۱/ ۴۳۲۔

سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدائن سے شام تک پیدل چل کر ہماری زیارت کے لیے تشریف لائے۔ ان کے بدن پر ایک چادر اور پاجامہ تھا جس کے پائینچے چڑھے ہوئے تھے۔ ابن شوذب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو اس حال میں دیکھا گیا کہ ان پر ایک چادر تھی، سر منڈا ہوا تھا، کان لٹکے ہوئے تھے (یعنی بڑے بڑے کان تھے) کسی نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو بدنما بنالیا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اصل بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے۔

١٦٠ ـ بَابٌ: مَنْ زَارَ قَوْمًا فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ

جو کسی قوم کی زیارت کے لیے گیا اور ان کے ہاں کچھ کھالیا

۳٤۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ زَارَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا فَرَغَ أَمَرَ بِمَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ، فَنُضِحَ لَهُ عَلَى بِسَاطٍ، فَصَلَّى عَلَيْهِ، وَدَعَا لَهُمْ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے انصار کے ایک گھرانے کی زیارت کی تو ان کے ہاں کھانا کھایا جب آپ ﷺ (کھانے سے) فارغ ہوگئے تو گھر کی ایک جگہ کو صاف کرنے کا حکم دیا پھر (وہاں) ایک چٹائی پر ہلکا سا پانی چھڑکا گیا آپ نے اس پر نماز پڑھی اور ان کے لیے دعا مانگی۔

۳٤۸) (ث: ۸۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ قَالَ: جَاءَ عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبُو أُمَيَّةَ إِلَى أَبِي الْعَالِيَةِ، وَعَلَيْهِ ثِيَابُ صُوفٍ، فَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: إِنَّمَا هٰذِهِ ثِيَابُ الرُّهْبَانِ، إِنْ كَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا تَزَاوَرُوا تَجَمَّلُوا.

جناب ابوخلدہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جناب ابوامیہ عبدالکریم رحمہ اللہ جناب ابوالعالیہ رحمہ اللہ کے پاس آئے اور ان (کے بدن) پر اونی کپڑے تھے، جناب ابوالعالیہ رحمہ اللہ نے کہا: یہ تو راہبوں کا لباس ہے۔ بے شک مسلمان جب کسی کی زیارت کے لیے جاتے ہیں تو بن سنور کر جاتے ہیں۔

۳٤۸م) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ الْعَرْزَمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَيَّ أَسْمَاءُ رضی اللہ عنہا جُبَّةً مِنْ طَيَالِسَةٍ عَلَيْهَا لِبْنَةُ شِبْرٍ مِنْ دِيبَاجٍ، وَإِنَّ فَرْجَيْهَا مَكْفُوفَانِ بِهِ، فَقَالَتْ: هٰذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، كَانَ يَلْبَسُهَا لِلْوُفُودِ، وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ.

جناب عبداللہ رحمہ اللہ جو کہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام تھے، بیان کرتے ہیں کہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے میرے سامنے طیلسان کا (موٹا اونی) جبہ نکالا جس پر ایک بالشت کی پٹی ریشم کی تھی اور اس کے دونوں چاک کھلے ہوئے تھے فرمانے لگی: یہ رسول اللہ ﷺ کا جبہ ہے جسے آپ ﷺ وفود سے ملاقات کے وقت اور جمعہ کے دن پہنا کرتے تھے۔

---

۳٤۷) صحيح البخاري: ٦٠٨٠۔

۳٤۸) [صحيح] ۳٤۸م) صحيح مسلم: ٢٠٦٩۔

۲۴۹) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: وَجَدَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ حُلَّةَ إِسْتَبْرَقٍ، فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اشْتَرِ هَذِهِ، وَالْبَسْهَا عِنْدَ الْجُمُعَةِ، أَوْ حِينَ تَقْدَمُ عَلَيْكَ الْوُفُودُ، فَقَالَ ﷺ: ((إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ))، وَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحُلَلٍ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ، وَإِلَى أُسَامَةَ بِحُلَّةٍ، وَإِلَى عَلِيٍّ بِحُلَّةٍ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرْسَلْتَ بِهَا إِلَيَّ، لَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَبِيعُهَا، أَوْ تَقْضِي بِهَا حَاجَتَكَ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو موٹے ریشم کا ایک جبہ ملا اسے وہ نبی ﷺ کے پاس لائے اور عرض کیا: آپ اسے خرید لیجیے اور اسے جمعہ یا جس وقت آپ کے پاس وفود آئیں تو پہن لیا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے تو وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔'' پھر اسی قسم کے جبے آپ کے پاس لائے گئے تو آپ نے ان میں سے ایک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو، ایک سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کو اور ایک سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے رسول اللہ! آپ نے میرے پاس یہ جبہ بھیجا ہے، حالانکہ میں اس کے بارے میں آپ سے وہ باتیں سن چکا ہوں جو آپ نے فرمائی تھیں؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اس کو بیچ دو یا اس کے ذریعہ اپنی کوئی ضرورت پوری کرلو۔''

۱۶۱۔ بَابٌ: فَضْلُ الزِّيَارَةِ

زیارت کرنے کی فضیلت

۲۵۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((زَارَ رَجُلٌ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى، فَأَرْصَدَ اللَّهُ لَهُ مَلَكًا عَلَى مَدْرَجَتِهِ، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ، فَقَالَ: هَلْ لَهُ عَلَيْكَ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا، إِنِّي أُحِبُّهُ فِي اللَّهِ، قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ، إِنَّ اللَّهَ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص اپنے بھائی کی زیارت کے لیے کسی دوسری بستی میں گیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو چوکیدار بنا کے بٹھا دیا، فرشتے نے پوچھا: تمہارا کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے۔ فرشتے نے کہا: کیا اس کا تیرے اوپر کوئی احسان ہے جس کا تو بدلہ دینے جا رہا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، میں تو اس سے صرف اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں، فرشتے نے کہا: بے شک میں تیری طرف اللہ تعالیٰ کا قاصد ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ تجھ سے اسی طرح محبت کرتا ہے جس طرح تو اس سے محبت کرتا ہے۔''

---

۲۴۹) صحيح البخاري: ٦٠٨١؛ صحيح مسلم: ٢٠٦٨۔

۲۵۰) صحيح مسلم: ٢٥٦٧۔

١٦٢ ـ بَابٌ: اَلرَّجُلُ يُحِبُّ قَوْمًا وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ

جو شخص کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن (عمل میں) ان تک نہیں پہنچ پاتا

۳۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَعْمَلَ بِعَمَلِهِمْ؟ قَالَ: ((أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ))، قُلْتُ: إِنِّيْ أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، قَالَ: ((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ!)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایک آدمی کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ ان کے جیسے اعمال کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوذر! تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہے۔'' میں نے عرض کیا: میں تو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوذر! تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہے۔''

۳۵۲) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ فَقَالَ ﷺ: ((وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟)) قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَبِيْرٍ إِلَّا أَنِّيْ أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، فَقَالَ: ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)). قَالَ أَنَسٌ: فَمَا رَأَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ فَرِحُوْا بَعْدَ الْإِسْلَامِ أَشَدَّ مِمَّا فَرِحُوْا يَوْمَئِذٍ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! قیامت کب قائم ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟'' اس آدمی نے کہا: میں نے کوئی بڑی تیاری تو نہیں کی لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی (قیامت کے دن) اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔'' سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اسلام کے بعد مسلمانوں کو کبھی بھی اتنا خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا جتنا وہ اس دن خوش ہوئے۔

١٦٣ ـ بَابٌ: فَضْلُ الْكَبِيْرِ

بڑوں کی فضیلت کا بیان

۳۵۳) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ أَبِيْ صَخْرٍ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ أَبِيْ

---

۳۵۱) [صحيح] مسند أحمد: ٥/ ١٥٦؛ سنن أبي داود: ٥١٢٦.

۳۵۲) صحيح البخاري: ٦١٦٧؛ صحيح مسلم: ٢٦٣٩.

۳۵۳) [صحيح] المستدرك للحاكم: ٤/ ١٧٨؛ شعب الإيمان للبيهقي: ١٠٩٧٩.

هريرة رضي الله عنه، عن النبي ﷺ قال: ((من لم يرحم صغيرنا، ويعرف حق كبيرنا، فليس منا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا وہ ہم میں سے نہیں۔''

۳۵۴) حدثنا علي قال: حدثنا سفيان: حدثنا ابن أبي نجيح، عن عبيدالله بن عامر، عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما، يبلغ به النبي ﷺ، قال: ((من لم يرحم صغيرنا، ويعرف حق كبيرنا، فليس منا)).

حدثنا محمد بن سلام، قال: حدثنا سفيان بن عيينة، عن ابن أبي نجيح، سمع عبيد الله بن عامر يحدث، عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما يبلغ به النبي ﷺ مثله.

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ اس روایت کو نبی ﷺ تک پہنچاتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا وہ ہم میں سے نہیں۔''

جناب عبیداللہ بن عامر رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ اس حدیث کو نبی ﷺ تک پہنچاتے ہیں پھراوپر جیسی حدیث بیان کی۔

۳۵۵) وعن عبدة، عن محمد بن إسحاق، عن عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((ليس منا من لم يعرف حق كبيرنا، ويرحم صغيرنا)).

جناب عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا (عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں جو بڑوں کا حق نہیں پہچانتا اور چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا۔''

۳۵۶) حدثنا محمود قال: حدثنا يزيد بن هارون: أخبرنا الوليد بن جميل، عن القاسم بن عبدالرحمن، عن أبي أمامة رضي الله عنه، أن رسول الله ﷺ قال: ((من لم يرحم صغيرنا، ويجل كبيرنا، فليس منا)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کیا وہ ہم میں سے نہیں۔''

١٦٤ ـ بَابُ إِجْلَالُ الْكَبِيرِ

بڑوں کی عزت کرنے کا بیان

۳۵۷) (ت: ۹۸) حدثنا بشر بن محمد، أخبرنا عبد الله قال: أخبرنا عوف، عن زياد بن مخراق قال:

۳۵۴) [صحيح] مسند أحمد: ٢/ ٢٢٢؛ سنن أبي داود: ٤٩٤٣.

۳۵۵) [صحيح] مسند أحمد: ٢/ ٢٠٧؛ جامع الترمذي: ١٩٢٠؛ سنن أبي داود: ٤٩٤٣.

۳۵۶) [حسن] المعجم الكبير للطبراني: ٧٩٢٢.

۳۵۷) [حسن] سنن أبي داود: ٤٨٤٣؛ مصنف ابن أبي شيبة: ٣٠٢٥٨.

• قَالَ أَبُوْ كِنَانَةَ، عَنِ الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ، وَلَا الْجَافِي عَنْهُ، وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ.

● سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک بوڑھے مسلمان اور حامل قرآن کی عزت کرنا اگر اس میں غلو نہ کرے اور نہ ہی اس سے دوری اختیار کرے، اسی طرح عادل حکمران کی عزت کرنا بھی اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہے۔

(۳۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے۔''

۱٦٥ ـ بَابٌ: يَبْدَأُ الْكَبِيرُ بِالْكَلَامِ وَالسُّؤَالِ

گفتگو اور سوال میں بڑا ابتدا کرے

(۳۵۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، أَنَّهُمَا حَدَّثَا، أَوْ حَدَّثَاهُ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ، وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ، أَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ، فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ، فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ سَهْلٍ رضي الله عنه، وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ رضي الله عنهم إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ، فَبَدَأَ عَبْدُالرَّحْمَنِ ـ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ ـ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((كَبِّرِ الْكُبْرَ)) ـ قَالَ يَحْيَى: لِيَلِيَ الْكَلَامَ الْأَكْبَرُ ـ فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتَسْتَحِقُّونَ قَتِيلَكُمْ ـ أَوْ قَالَ: صَاحِبَكُمْ ـ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ؟))، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ، قَالَ: ((فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ))، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَوْمٌ كُفَّارٌ؟! فَوَادَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قِبَلِهِ. قَالَ سَهْلٌ: فَأَدْرَكْتُ نَاقَةً مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ، فَدَخَلَتْ مِرْبَدًا لَهُمْ، فَرَكَضَتْنِي بِرِجْلِهَا.

سیدنا رافع بن خدیج اور سیدنا سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما خیبر میں آئے پھر کھجوروں کے باغ میں ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔ پس عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا تو عبدالرحمٰن بن سہل، حویصہ بن مسعود اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کی خدمت میں، اپنے مقتول کے بارے میں بات چیت کرنے کے لیے حاضر ہوئے، عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہ جو لوگوں میں سب سے چھوٹے تھے انہوں نے بات شروع کر دی، نبی ﷺ نے اسے

(۳۵۸) [صحيح] مسند أحمد: ۲/ ۲۰۷؛ جامع الترمذي: ۱۹۲۰؛ سنن أبي داود: ٤٩٤٣۔

(۳۵۹) صحيح البخاري: ٦١٤٢؛ صحيح مسلم: ١٦٦٩۔

فرمایا: ''بڑے کو موقع دو۔'' یحییٰ رحمہ اللہ (راوی حدیث) نے کہا: یعنی بڑے کو پہلے بات کرنے کا موقع دو۔ چنانچہ انہوں نے اپنے مقتول کے بارے میں گفتگو کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اپنے میں سے پچاس آدمیوں کی قسموں کے ذریعے اپنے مقتول، یا فرمایا: اپنے ساتھی کے خون بہا کے مستحق ہو سکتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ ایسا معاملہ ہے جسے ہم نے دیکھا ہی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر یہودی اپنے میں سے پچاس آدمیوں کی قسموں کے ذریعے تم سے بری ہو جائیں گے۔'' انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تو کافر لوگ ہیں (ان کی قسموں کا کیا اعتبار ہے؟) لہٰذا رسول کریم ﷺ نے اپنی طرف سے انہیں دیت ادا کر دی۔

سیدنا سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان (دیت والے) اونٹوں میں سے ایک اونٹنی مجھے ملی، میں ان کے باڑے میں داخل ہوا تو اس نے مجھے لات مار دی۔

١٦٦ ـ بَابٌ: إِذَا لَمْ يَتَكَلَّمِ الْكَبِيرُ هَلْ لِلْأَصْغَرِ أَنْ يَتَكَلَّمَ؟

جب بڑا بات نہ کرے تو کیا چھوٹا بات کر سکتا ہے؟

٣٦٠ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ، تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا، لَا تَحُتُّ وَرَقَهَا))، فَوَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، وَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رضی اللہ عنہما، فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هِيَ النَّخْلَةُ))، فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قُلْتُ: يَا أَبَتِ! وَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ، قَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَهَا؟ لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: مَا مَنَعَنِي إِلَّا أَنِّي لَمْ أَرَكَ، وَلَا أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمْتُمَا، فَكَرِهْتُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ایسا درخت بتاؤ جس کی مثال مسلمان کی طرح ہے وہ اپنے رب کے حکم سے ہمیشہ پھل لاتا رہتا ہے اور اس کا پتہ نہیں گرتا۔'' (ابن عمر رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں: میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، میں نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی موجودگی میں بات کرنا ناپسند کیا، جب یہ دونوں کچھ نہ بولے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہ کھجور کا درخت ہے۔'' پھر جب میں اپنے والد کے ساتھ باہر نکلا تو میں نے عرض کیا: اے ابا جان! میرے دل میں یہ آیا تھا کہ یہ کھجور کا درخت ہے۔ انہوں نے کہا: تمہیں یہ بتانے سے کس چیز نے منع کیا تھا؟ اگر تم بتا دیتے تو مجھے یہ فلاں فلاں چیز سے بھی زیادہ محبوب ہوتی۔ عرض کیا: مجھے کسی چیز نے بھی منع نہیں کیا تھا مگر میں آپ کو اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خاموش دیکھ کر خاموش رہا۔

---

٣٦٠ صحيح البخاري: ٦١٤٤، ١٣١- صحيح مسلم: ٢٨١١- جامع الترمذي: ٢٨٦٧-

١٦٧ ۔ بَابٌ: تَسْوِيْدُ الْأَكَابِرِ

بڑوں کو سردار بنانے کا بیان

٣٦١) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا، عَنْ حَكِيمِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ، أَنَّ أَبَاهُ أَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ بَنِيهِ فَقَالَ: اتَّقُوا اللَّهَ وَسَوِّدُوا أَكْبَرَكُمْ، فَإِنَّ الْقَوْمَ إِذَا سَوَّدُوا أَكْبَرَهُمْ خَلَفُوا أَبَاهُمْ، وَإِذَا سَوَّدُوا أَصْغَرَهُمْ أَزْرَى بِهِمْ ذَلِكَ فِي أَكْفَائِهِمْ. وَعَلَيْكُمْ بِالْمَالِ وَاصْطِنَاعِهِ، فَإِنَّهُ مَنْبَهَةٌ لِلْكَرِيمِ، وَيُسْتَغْنَى بِهِ عَنِ اللَّئِيمِ. وَإِيَّاكُمْ وَمَسْأَلَةَ النَّاسِ، فَإِنَّهَا مِنْ آخِرِ كَسْبِ الرَّجُلِ. وَإِذَا مُتُّ فَلَا تَنُوحُوا، فَإِنَّهُ لَمْ يُنَحْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَإِذَا مُتُّ فَادْفِنُونِي بِأَرْضٍ لَا تَشْعُرُ بِدَفْنِي بَكْرُ بْنُ وَائِلٍ، فَإِنِّي كُنْتُ أُغَافِلُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

جناب حکیم بن قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے اپنی موت کے وقت اپنے بیٹوں کو وصیت کی، فرمایا: تم اللہ سے ڈرتے رہنا اور اپنے بڑے کو سردار بنانا بلاشبہ قوم جب اپنے کسی بڑے کو سردار بناتی ہے تو وہ اپنے آباء کی جانشین بنتی ہے اور جب اپنے چھوٹے کو سردار بناتی ہے تو یہ چیز انہیں ان کے ہم عصروں میں ذلیل کر دیتی ہے۔ مال کی اصلاح کا خیال رکھنا کیونکہ یہ شریف کے لیے باعث عزت ہے اور کمینے آدمی سے بے نیاز رکھتا ہے، تم لوگوں سے سوال کرنے سے بچنا کیونکہ یہ چیز انسان کے لیے مال کمانے کا آخری ذریعہ ہے، جب میں مر جاؤں تو نوحہ نہ کرنا کیونکہ رسول کریم ﷺ پر نوحہ نہیں کیا گیا، اسی طرح جب میں مر جاؤں تو مجھے ایسی جگہ دفن کرنا جس کی بکر بن وائل کو خبر نہ ہو کیونکہ زمانہ جاہلیت میں میں ان پر بے خبری میں حملہ کر دیا کرتا تھا۔

١٦٨ ۔ بَابٌ: يُعْطِي الثَّمَرَةَ أَصْغَرُ مَنْ حَضَرَ مِنَ الْوِلْدَانِ

موجود بچوں میں سب سے چھوٹے کو نیا پھل دیا جائے

٣٦٢) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِالزَّهْوِ قَالَ: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَمُدِّنَا، وَصَاعِنَا، بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ))، ثُمَّ نَاوَلَهُ أَصْغَرَ مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْوِلْدَانِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی نیا پھل لایا جاتا تو آپ ﷺ دعا فرماتے: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَمُدِّنَا، وَصَاعِنَا، بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ)) ''اے اللہ! ہمارے شہر میں، ہمارے مد میں اور

---

٣٦١) [حسن] مسند أحمد: ٥/ ٦١؛ المعجم الكبير للطبراني: ١٨/ ٣٣٩۔

٣٦٢) صحيح مسلم: ١٣٧٣؛ موطأ إمام مالك: ٢٥٩١۔

ہمارے صاع میں برکت فرما۔“ پھر جو بچے آپ کے پاس موجود ہوتے ان میں سے سب سے چھوٹے کو وہ پھل عنایت فرما دیتے۔

١٦٩ـ بَابٌ: رَحْمَةُ الصَّغِيرِ

چھوٹوں پر رحم کرنے کا بیان

٣٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا)).

جناب عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے۔“

١٧٠ـ بَابٌ: مُعَانَقَةُ الصَّبِيِّ

بچے سے گلے ملنے کا بیان

٣٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَدُعِينَا إِلَى طَعَامٍ فَإِذَا حُسَيْنٌ يَلْعَبُ فِي الطَّرِيقِ، فَأَسْرَعَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَامَ الْقَوْمِ، ثُمَّ بَسَطَ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَمُرُّ مَرَّةً هٰهُنَا وَمَرَّةً هٰهُنَا، وَيُضَاحِكُهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَخَذَهُ، فَجَعَلَ إِحْدَى يَدَيْهِ فِي ذَقْنِهِ وَالْأُخْرَى فِي رَأْسِهِ، ثُمَّ اعْتَنَقَهُ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، الْحُسَيْنُ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ)).

سیدنا یعلی بن مرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے، ہمیں کھانے کی دعوت دی گئی تھی، رستے میں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کھیل رہے تھے، نبی ﷺ جلدی جلدی لوگوں سے آگے بڑھے اور اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیے تو انھوں نے ادھر اُدھر بھاگنا شروع کر دیا اور نبی ﷺ انھیں ہنسانے لگے، یہاں تک کہ آپ نے ان کو پکڑ لیا، آپ نے اپنا ایک ہاتھ اس کی ٹھوڑی پر اور دوسرا اس کے سر پر رکھا پھر اسے گلے لگایا پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ”حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں، جو حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا۔ حسین رضی اللہ عنہ اسباط میں سے ایک سبط ہیں۔“

---

٣٦٣) [صحيح]

٣٦٤) [حسن] مسند أحمد: ٤/ ١٧٢؛ جامع الترمذي: ٣٧٧٥؛ سنن ابن ماجه: ١٤٤.

١٧١ ـ بَابُ: قُبْلَةِ الرَّجُلِ الْجَارِيَةَ الصَّغِيرَةَ

آدمی کا چھوٹی بچی کا بوسہ لینے کے بیان میں

۳۶۵) (ث: ۸۹) حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يُقَبِّلُ زَيْنَبَ بِنْتَ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، وَهِيَ ابْنَةُ سَنَتَيْنِ أَوْ نَحْوِهِ.

جناب مخرمہ بن بکیر رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو زینب بنت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہا کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا اس وقت ان کی عمر دو برس یا اس کے لگ بھگ تھی۔

۳۶۶) (ث: ۹۰) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خُطَّافٍ، عَنْ حَفْصٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تَنْظُرَ إِلَى شَعْرِ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِكَ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَهْلَكَ أَوْ صَبِيَّةً، فَافْعَلْ.

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تجھ سے ہو سکے تو اپنے ننھیال میں سے کسی کا بال بھی نہ دیکھو مگر یہ کہ وہ تمہاری بیوی ہو یا چھوٹی بچی ہو تو پھر ایسا کر سکتے ہو۔

١٧٢ ـ بَابُ: مَسْحِ رَأْسِ الصَّبِيِّ

بچے کے سر پر ہاتھ پھیرنے کا بیان

۳۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: سَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوسُفَ، وَأَقْعَدَنِي عَلَى حِجْرِهِ، وَمَسَحَ رَأْسِي.

سیدنا یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا نام یوسف رکھا، مجھے اپنی گود میں بٹھایا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔

۳۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي، فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ، فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ، فَيَلْعَبْنَ مَعِي.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس (نکاح اور رخصتی کے بعد) گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میری چند سہیلیاں تھیں وہ بھی میرے ساتھ کھیلتی تھیں، جب رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف لاتے تو وہ آپ ﷺ سے چھپ جاتیں پھر آپ ان کو میری طرف بھیجتے تو وہ میرے ساتھ پھر کھیلنے لگ جاتیں۔

---

۳۶۵) [صحيح] ۳۶۶) [صحيح]

۳۶۷) [صحيح] المعجم الكبير للطبراني: ۷۲۹؛ شمائل النبي ﷺ للإمام الترمذي: ۳۳۸

۳۶۸) صحيح البخاري: ۶۱۳۰؛ صحيح مسلم: ۲۴۴۰

١٧٣ ـ بَابٌ: قَوْلُ الرَّجُلِ لِلصَّغِيرِ: يَا بُنَيَّ!

آدمی کا کسی چھوٹے بچے کو یوں کہنا: اے میرے بیٹے

٣٦٩) (ث: ٩١) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ. حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْعَجْلَانِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ: كُنْتُ فِي جَيْشِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ﷺ، فَتُوُفِّيَ ابْنُ عَمٍّ لِي، وَأَوْصَى بِجَمَلٍ لَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَقُلْتُ لِابْنِهِ: ادْفَعْ إِلَيَّ الْجَمَلَ، فَإِنِّي فِي جَيْشِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: اذْهَبْ بِنَا إِلَى ابْنِ عُمَرَ ﷺ حَتَّى نَسْأَلَهُ، فَأَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ ﷺ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! إِنَّ وَالِدِي تُوُفِّيَ، وَأَوْصَى بِجَمَلٍ لَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَهَذَا ابْنُ عَمِّي، وَهُوَ فِي جَيْشِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، أَفَأَدْفَعُ إِلَيْهِ الْجَمَلَ؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: يَا بُنَيَّ! إِنَّ سَبِيلَ اللهِ كُلُّ عَمَلٍ صَالِحٍ، فَإِنْ كَانَ وَالِدُكَ إِنَّمَا أَوْصَى بِجَمَلِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا مُسْلِمِينَ يَغْزُونَ قَوْمًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَادْفَعْ إِلَيْهِمُ الْجَمَلَ، فَإِنَّ هَذَا وَأَصْحَابَهُ فِي سَبِيلِ غِلْمَانِ قَوْمٍ أَيُّهُمْ يَضَعُ الطَّابَعَ؟

ابوعجلان محاربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے لشکر میں تھا کہ میرا ایک چچا زاد فوت ہوگیا اور اس نے اللہ کے رستے میں اپنا ایک اونٹ دینے کی وصیت کی تھی، تو میں نے اس کے بیٹے سے کہا: وہ اونٹ مجھے دے دو میں ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے لشکر میں ہوں۔ اس نے کہا: میرے ساتھ ابن عمر کے پاس چلو تا کہ ہم ان سے دریافت کر لیں، جب ہم ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے تو اس نے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمن رضی اللہ عنہ میرا والد فوت ہو چکا ہے اور اس نے اللہ کے رستے میں اپنا ایک اونٹ دینے کی وصیت کی تھی اور یہ میرا چچازاد ہے اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے لشکر میں ہے، کیا میں اسے وہ اونٹ دے دوں؟ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے بیٹے! بے شک ہر نیک عمل اللہ کا رستہ ہے، اگر تیرے والد نے اللہ کے رستے میں اپنا اونٹ دینے کی وصیت کی تھی تو جب تو دیکھے کہ مسلمان مشرکین سے قتال کر رہے ہیں، تو ان کو وہ اونٹ دے دینا بلا شبہ یہ صاحب اور اس کے ساتھی تو ایسی قوم کے نوجوانوں کی راہ میں (لڑ رہے) ہیں (جن میں سے ہر ایک کو فکر ہے) کہ ان میں سے کون سا حاکم بنے؟

٣٧٠) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ)).

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں فرماتا۔“

٣٧١) (ث: ٩٢) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ قَالَ: سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنَ جَابِرٍ

---

٣٦٩) [حسن]

٣٧٠) صحيح البخاري: ٧٣٧٦؛ صحيح مسلم: ٢٣١٩؛ جامع الترمذي: ١٩٢٢۔

٣٧١) [حسن] مسند أحمد: ٤/ ٣٦٥؛ المعجم الكبير للطبراني: ٢٤٧٦۔

قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رضي الله عنه، أَنَّهُ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ، لَا يُرْحَمُ، وَلَا يُغْفَرُ لِمَنْ لَا يَغْفِرُ، وَلَا يُعْفَ عَمَّنْ لَمْ يَعْفُ، وَلَا يُوقَ مَنْ لَا يَتَوَقَّ.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص (دوسروں پر) رحم نہ کرے اس پر رحم نہیں کیا جاتا اور جو معاف نہ کرے اسے معاف نہیں کیا جاتا اور جو درگزر نہ کرے اس سے درگزر نہیں کیا جاتا اور جو خود (گناہوں سے) نہ بچے اسے (گناہوں) سے نہیں بچایا جاتا۔

١٧٤ ـ بَابٌ: ارْحَمْ مَنْ فِي الْأَرْضِ

اہل زمین پر رحم کرنے کا بیان

۳۷۲) (ت: ۹۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: لَا يُرْحَمُ مَنْ لَا يَرْحَمُ، وَلَا يُغْفَرُ لِمَنْ لَا يَغْفِرُ، وَلَا يُتَابُ عَلَى مَنْ لَا يَتُوبُ، وَلَا يُوقَ مَنْ لَا يَتَوَقَّ.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس پر رحم نہیں کیا جاتا جو (دوسروں) پر رحم نہ کرے اور اسے معاف نہیں کیا جاتا جو معاف نہ کرے اور اس کی توبہ قبول نہیں کی جاتی جو (دوسروں کی) توبہ قبول نہ کرے اور اسے (گناہوں سے) نہیں بچایا جاتا جو خود نہ بچے۔

۳۷۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ مِخْرَاقٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي لَأَذْبَحُ الشَّاةَ فَأَرْحَمُهَا۔ أَوْ قَالَ: إِنِّي لَأَرْحَمُ الشَّاةَ أَنْ أَذْبَحَهَا۔ قَالَ: ((وَالشَّاةُ إِنْ رَحِمْتَهَا، رَحِمَكَ اللّٰهُ)) مَرَّتَيْنِ.

جناب معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا: ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بے شک جب میں بکری ذبح کرتا ہوں تو مجھے اس پر رحم آتا ہے۔ یا یہ کہا کہ مجھے بکری پر رحم آتا ہے کہ میں اسے ذبح کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تجھے بکری پر رحم آتا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے گا۔“ آپ ﷺ نے یہ دو مرتبہ فرمایا۔

۳۷۴) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے صادق المصدوق نبی ابو القاسم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”رحمت صرف بدبخت ہی کے دل سے چھینی جاتی ہے۔“

---

۳۷۲) [حسن] مسند أحمد: ٤/ ٣٦٥؛ المعجم الكبير للطبراني: ٢٤٧٦۔

۳۷۳) [صحيح] مسند أحمد: ٣/ ٤٣٦؛ المستدرك للحاكم: ٣/ ٥٨٦۔

۳۷۴) [حسن] جامع الترمذي: ١٩٢٣؛ سنن أبي داود: ٤٩٤٢۔

۳۷۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: أَخْبَرَنِي قَيْسٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَرِيرٌ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ)).

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں فرماتا۔''

۱۷۵۔ بَابٌ: رَحْمَةُ الْعِيَالِ

اہل وعیال پر رحم کرنے کا بیان

۳۷۶) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْحَمَ النَّاسِ بِالْعِيَالِ، وَكَانَ لَهُ ابْنٌ مُسْتَرْضَعٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ، وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا، وَكُنَّا نَأْتِيهِ ـ وَقَدْ دَخَنَ الْبَيْتُ بِإِذْخِرٍ ـ فَيُقَبِّلُهُ وَيَشُمُّهُ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بچوں کے ساتھ سب سے زیادہ رحمدل تھے۔ آپ ﷺ کا بیٹا (ابراہیم) مدینہ کے گردونواح میں دودھ پیتا تھا۔ اس کی دایہ کا شوہر لوہار تھا۔ ہم اس (بچے) کے پاس جایا کرتے تھے اور (دایہ کے گھر کی) حالت یہ ہوتی تھی کہ اذخر گھاس کے جلانے کی وجہ سے گھر دھوئیں سے بھرا ہوتا تھا، آپ ﷺ اسے (ابراہیم) بوسہ دیتے اور سونگھتے تھے۔

۳۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَمَعَهُ صَبِيٌّ، فَجَعَلَ يَضُمُّهُ إِلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتَرْحَمُهُ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَاللّٰهُ أَرْحَمُ بِكَ مِنْكَ بِهِ، وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا اس نے اپنے بچے کو (محبت کی وجہ سے) سینے سے چمٹا لیا تو نبی ﷺ فرمایا: ''کیا تو اس پر رحم کرتا ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ اس سے زیادہ رحم کرنے والا ہے وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔''

۱۷۶۔ بَابٌ: رَحْمَةُ الْبَهَائِمِ

جانوروں پر رحم کرنے کا بیان

۳۷۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ بِهِ الْعَطَشُ، فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا

۳۷۵) صحيح البخاري: ۷۳۷۶۔ صحيح مسلم: ۲۳۱۹؛ جامع الترمذي: ۱۹۲۲۔

۳۷۶) صحيح مسلم: ۲۳۱۶۔ ۳۷۷) [صحيح] شعب الإيمان للبيهقي: ۷۱۳۴۔

۳۷۸) صحيح البخاري: ۶۰۰۹؛ صحيح مسلم: ۲۲۴۴؛ موطأ إمام مالك: ۳۴۶۔

فَشَرِبَ، ثُمَّ خَرَجَ، فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ، يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَنِي، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ، ثُمَّ أَمْسَكَهَا بِفِيهِ، فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ: ((فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی رستے میں جا رہا تھا، اسے سخت پیاس لگی، اسے ایک کنواں ملا، وہ اس میں اترا اور پانی پی کر باہر نکل آیا، اچانک اس نے ایک کتا دیکھا جو پیاس کی شدت کی وجہ سے زبان باہر نکال رہا تھا اور کیچڑ کھا رہا ہے، اس آدمی نے دل میں خیال کیا کہ اس کو بھی پیاس کی اتنی ہی تکلیف ہے جتنی مجھے تھی، چنانچہ وہ کنوئیں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھر کر اسے اپنے (دانتوں سے پکڑا) اور (باہر آ کر) کتے کو پانی پلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کی قدر کی اور اسے بخش دیا۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہمارے لیے ان جانوروں میں بھی اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر تر جگر والے (پر رحم کرنے) میں اجر ہے۔''

۳۷۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ، حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا، فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ۔ يُقَالُ۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ: لَا أَنْتِ أَطْعَمْتِيهَا، وَلَا سَقَيْتِيهَا حِينَ حَبَسْتِيهَا، وَلَا أَنْتِ أَرْسَلْتِيهَا، فَأَكَلَتْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا، جسے اس نے باندھے رکھا یہاں تک کہ وہ بھوک کی وجہ سے مر گئی، چنانچہ اسی کے سبب وہ آگ میں داخل ہوگئی، اس عورت سے کہا گیا۔ اور اللہ خوب جاننے والا ہے۔ جب تو نے اسے باندھ کر رکھا تھا تو نہ تو نے اسے کھلایا اور نہ اسے پلایا اور نہ ہی اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔

۳۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرِيزٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ زَيْدٍ الشَّرْعَبِيُّ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ارْحَمُوا تُرْحَمُوا، وَاغْفِرُوا يَغْفِرِ اللَّهُ لَكُمْ، وَيْلٌ لِأَقْمَاعِ الْقَوْمِ، وَيْلٌ لِلْمُصِرِّينَ الَّذِينَ يُصِرُّونَ عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ)).
قَالَ ابْنُ سَلَّامٍ، عَنْ مَخْلَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حَرِيزٍ: ((وَيْلٌ لِأَقْمَاعِ الْقَوْلِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''رحم کرو، تم پر بھی رحم کیا جائے گا اور معاف کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرما دے گا، ہلاکت ہے ایسے لوگوں کے لیے جو بات کو سنی ان سنی کر دیتے ہیں، ہلاکت ہے اصرار کرنے والوں کے لیے جو اپنے (برے) اعمال پر اصرار کرتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں (کہ یہ برا کام ہے)۔''
حریز (راوی حدیث) سے ((وَيْلٌ لِأَقْمَاعِ الْقَوْلِ)) ''ہلاکت ہے سخت گو کلام کے لیے'' کے الفاظ مروی ہیں۔

---

۳۷۹) صحيح البخاري: ۲۳۶۵؛ صحيح مسلم ۲۲۴۲۔

۳۸۰) صحيح: مسند أحمد ۲/ ۱۶۰؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۷۲۳۶۔

۳۸۱) حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ الْكِنْدِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ رَحِمَ وَلَوْ ذَبِيحَةً، رَحِمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

سیدنا ابوامامہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے رحم کیا اگرچہ ذبح کیے جانے والے جانور پر ہی ہو اللہ تعالیٰ اس پر قیامت کے دن رحم فرمائے گا۔“

۱۷۷ ۔ بَابٌ: أَخْذُ الْبَيْضِ مِنَ الْحُمَّرَةِ

چڑیا کے انڈے اٹھا لینے کے بیان میں

۳۸۲) حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ ؓ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَزَلَ مَنْزِلًا فَأَخَذَ رَجُلٌ بَيْضَ حُمَّرَةٍ، فَجَاءَتْ تَرِفُّ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَيُّكُمْ فَجَعَ هَذِهِ بِبَيْضَتِهَا؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا أَخَذْتُ بَيْضَتَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ارْدُدْهُ، رَحْمَةً لَهَا)).

سیدنا عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مقام پر ٹھہرے تھے (اسی دوران) ایک صحابی نے چڑیا کا انڈہ اٹھا لیا، چڑیا آئی اور رسول اللہ ﷺ کے سر پر پھڑ پھڑانے لگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کس نے اس کے انڈے کی وجہ سے اسے دکھ پہنچایا ہے؟“ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اس کا انڈہ اٹھایا ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس پر رحمت کرتے ہوئے (اس کے انڈے اسے) واپس کر دو۔“

۱۷۸ ۔ بَابٌ: اَلطَّيْرُ فِي الْقَفَصِ

پرندے کو پنجرے میں رکھنا کیسا ہے

۳۸۳) (ث: ۹٤) حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ ؓ بِمَكَّةَ، وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَحْمِلُونَ الطَّيْرَ فِي الْأَقْفَاصِ.

جناب ہشام بن عروہ ؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن زبیر ؓ مکہ میں تھے اور نبی کریم ﷺ کے صحابہ پرندوں کو پنجروں میں اٹھائے رکھتے تھے۔

---

۳۸۱) [حسن] المعجم للكبير للطبراني: ۷۹۱۵.

۳۸۲) [صحيح] مسند أحمد: ۳۸۳۵؛ سنن أبي داود: ۲٦۷۵، ۵۲٦۸.

۳۸۳) [ضعيف] السنن الكبرى للبيهقي: ۵/ ۲۰۳.

۳۸٤) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَأَى ابْنًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ: أَبُو عُمَيْرٍ، وَكَانَ لَهُ نُغَيْرٌ يَلْعَبُ بِهِ، فَقَالَ: ((يَا أَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ (ہمارے گھر) تشریف لائے تو آپ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو دیکھا جسے ابوعمیر کہا جاتا تھا اور اس کے پاس ایک بلبل تھی جس سے وہ کھیلا کرتا تھا آپ نے فرمایا: ''اے ابوعمیر! تیری بلبل نے کیا کیا؟''

۱۷۹ ـ بَابٌ: يَنْمِي خَيْرًا بَيْنَ النَّاسِ

لوگوں کے درمیان خیر و پھیلائی جائے

۳۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، أَنَّ أُمَّهُ ـ أُمَّ كُلْثُومٍ ابْنَةَ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ رضي الله عنها ـ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، فَيَقُولُ خَيْرًا، أَوْ يَنْمِي خَيْرًا)). قَالَتْ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ مِنَ الْكَذِبِ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ: الْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ، وَحَدِيثُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ، وَحَدِيثُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بلا شبہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے تو اچھی بات کہتا ہے یا خیر پھیلاتا ہے۔'' مزید بیان کرتی ہیں: میں نے آپ ﷺ سے کبھی نہیں سنا کہ آپ ﷺ نے لوگوں کو کسی چیز میں جھوٹ بولنے کی رخصت دی ہو سوائے تین کے: لوگوں کے درمیان صلح کرواتے میں، خاوند کا اپنی بیوی سے کوئی بات کہنے میں اور بیوی کا اپنے خاوند سے کوئی بات کہنے میں۔

۱۸۰ ـ بَابٌ: لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ

جھوٹ بولنا درست نہیں ہے

۳۸٦) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَالْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا)).

---

۳۸٤) [صحيح] مسند أحمد: ۳/ ۲۲۲؛ مسند أبي يعلى: ۳۸۲۸۔

۳۸۵) صحيح البخاري: ۲٦۹۲؛ صحيح مسلم: ۲٦۰۵۔

۳۸٦) صحيح البخاري: ٦۰۹٤؛ صحيح مسلم: ۲٦۰۷؛ جامع الترمذي: ۱۹۷۱؛ سنن أبي داود: ٤۹۸۹۔

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سچائی کو لازم پکڑو، بے شک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور بے شک نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور بے شک آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق (سچا) لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو، بے شک جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک گناہ دوزخ کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب (جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔''

۳۸۷) (ث: ۹۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ فِي جِدٍّ وَلَا هَزْلٍ، وَلَا أَنْ يَعِدَ أَحَدُكُمْ وَلَدَهُ شَيْئًا، ثُمَّ لَا يُنْجِزُ لَهُ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جھوٹ نہ سنجیدگی میں جائز ہے اور نہ مذاق میں اور اس بات پر بھی جھوٹ جائز نہیں ہے کہ تم میں سے کوئی ایک اپنے بچے سے کسی چیز کا وعدہ کرے پھر اسے پورا نہ کرے۔

۱۸۱۔ بَابٌ: اَلَّذِي يَصْبِرُ عَلَى أَذَى النَّاسِ

جو شخص لوگوں کی تکلیف پر صبر کرے

۳۸۸) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ، وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ، خَيْرٌ مِنَ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ، وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو مومن لوگوں سے میل جول رکھتا ہے اور ان کی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے، اس شخص سے بہتر ہے جو نہ تو لوگوں سے میل جول رکھتا ہے اور نہ ہی ان کی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے۔''

۱۸۲۔ بَابٌ: اَلصَّبْرُ عَلَى الْأَذَى

تکلیف پر صبر کرنے کا بیان

۳۸۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ أَحَدٌ، أَوْ لَيْسَ شَيْءٌ، أَصْبَرَ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، إِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ وَلَدًا، وَإِنَّهُ لَيُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص یا کوئی چیز بھی کسی اذیت کو سن کر اس پر اللہ عزوجل سے زیادہ صبر کرنے والی نہیں ہے، بلاشبہ لوگ اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، اس کے باوجود وہ انہیں عافیت سے رکھتا ہے اور انہیں رزق دیتا ہے۔''

---

۳۸۷) صحیح: مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵٦۰۱، مسند أحمد: ۱/ ٤١٠.

۳۸۸) صحیح: جامع الترمذي: ۲۵۰۷، سنن ابن ماجه: ٤٠٣٢.

۳۸۹) صحیح البخاري: ٦٠٩٩، صحیح مسلم: ۲۸۰٤.

٣٩٠) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ: قَالَ عَبْدُاللّٰهِ رضي الله عنه: قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ قِسْمَةً۔ كَبَعْضِ مَا كَانَ يَقْسِمُ۔ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَاللّٰهِ! إِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، قُلْتُ: أَمَا لَأَقُولَنَّ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَأَتَيْتُهُ۔ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ۔ فَسَارَرْتُهُ، فَشَقَّ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ، وَغَضِبَ حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَخْبَرْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: ((قَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَصَبَرَ)).

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مال تقسیم فرمایا جیسا کہ آپ تقسیم کیا کرتے تھے لیکن انصار میں سے ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! بے شک یہ ایسی تقسیم ہے جس سے اللہ عز وجل کی رضا مقصود نہیں۔ میں نے کہا: میں یہ بات نبی ﷺ کو ضرور بتاؤں گا، چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت اپنے صحابہ کے درمیان تشریف فرما تھے، میں نے چپکے سے آپ کو بتا دیا تو نبی ﷺ پر یہ بات بہت شاق گزری، آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور آپ غصے میں آ گئے یہاں تک کہ میں نے آرزو کی: کاش میں نے آپ کو بتایا ہی نہ ہوتا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلا شبہ موسیٰ علیہ السلام کو اس سے زیادہ اذیت دی گئی تھی، پھر بھی انہوں نے صبر کیا (لہٰذا میں بھی صبر کرتا ہوں)۔''

١٨٣۔ بَابٌ: إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ

آپس کے تعلقات درست رکھنے کے بیان میں

٣٩١) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِدَرَجَةٍ أَفْضَلَ مِنَ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ؟)) قَالُوا: بَلَى۔ قَالَ: ((صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ)).

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایک ایسا درجہ نہ بتاؤں جو نماز، روزہ اور صدقہ کرنے سے بھی افضل ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں (ضرور بتائیں)، آپ ﷺ نے فرمایا: ''آپس کے تعلقات درست رکھنا اور (اس کے برعکس) آپس کا بگاڑ مونڈ دینے والی چیز ہے۔''

٣٩٢) (ث: ٩٦) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ﴾ (٨/ الأنفال: ١)، قَالَ: هَذَا تَحْرِيجٌ مِنَ اللّٰهِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَتَّقُوا اللّٰهَ وَأَنْ يُصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِهِمْ.

---

٣٩٠) صحيح البخاري: ٦١٠٠؛ صحيح مسلم: ١٠٦٢۔

٣٩١) [صحيح] مسند أحمد: ٦/ ٤٤٤؛ جامع الترمذي: ٢٥٠٩؛ سنن أبي داود: ٤٩١٩۔

٣٩٢) [صحيح] جامع البيان للطبري: ١٥٦٩٣؛ التفسير لابن أبي حاتم: ٨٧٦٧۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومنین کو خاص تاکید ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور اپنے باہمی تعلقات درست رکھیں۔

۱۸۴ ۔ بَابٌ: إِذَا كَذَبْتَ لِرَجُلٍ هُوَ لَكَ مُصَدِّقٌ

اگر تو کسی آدمی سے جھوٹ بولے جبکہ وہ تجھے سچا سمجھے

۳۹۳) حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ ضُبَارَةَ بْنِ مَالِكٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ أَسِيدٍ الْحَضْرَمِيَّ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا، هُوَ لَكَ مُصَدِّقٌ، وَأَنْتَ لَهُ كَاذِبٌ)).

سیدنا سفیان بن اسید حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی ایسی بات کرے کہ تجھے سچا سمجھ رہا ہو جبکہ تو اس سے جھوٹ بول رہا ہو۔''

۱۸۵ ۔ بَابٌ: لَا تَعِدْ أَخَاكَ شَيْئًا فَتُخْلِفَهُ

اپنے بھائی سے کسی چیز کا وعدہ کر کے اس کی مخالفت نہ کرو

۳۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُمَارِ أَخَاكَ، وَلَا تُمَازِحْهُ، وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بھائی سے نہ جھگڑا کرو، نہ اس سے مذاق کرو اور نہ ہی اس سے وعدہ کر کے خلاف ورزی کرو۔''

۱۸۶ ۔ بَابٌ: اَلطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ

نسب میں طعن کرنے کا بیان

۳۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((شُعْبَتَانِ لَا تَتْرُكُهُمَا أُمَّتِي: النِّيَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''دو چیزیں ایسی ہیں جن کو میری امت نہیں چھوڑے گی: نوحہ کرنا اور نسب میں طعن کرنا۔''

---

۳۹۳) [ضعيف] سنن أبي داود: ۴۹۷۱؛ المعجم الكبير للطبراني: ۶۴۰۲۔

۳۹۴) [ضعيف] جامع الترمذي: ۱۹۹۵۔ ۳۹۵) صحيح مسلم: ۶۷؛ جامع الترمذي: ۱۰۰۱۔

۱۸۷۔ بَابٌ: حُبُّ الرَّجُلِ قَوْمَهُ

آدمی کا اپنی قوم سے محبت کرنا

۳۹۶) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبَّادُ الرَّمْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي امْرَأَةٌ يُقَالُ لَهَا: فُسَيْلَةُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: قُلْتُ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَمِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُعِينَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى ظُلْمٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)).

سیدنا عبادہ رملی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے بیان کیا، جسے فسیلہ کہا جاتا تھا، اس نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ بھی عصبیت ہے کہ آدمی ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں۔"

۱۸۸۔ بَابٌ: هِجْرَةُ الرَّجُلِ

آدمی کا قطع تعلق کرنا

۳۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الطُّفَيْلِ۔ وَهُوَ ابْنُ أَخِي عَائِشَةَ لِأُمِّهَا۔ أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا حُدِّثَتْ، أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: فِي بَيْعٍ ۔أَوْ عَطَاءٍ۔ أَعْطَتْهُ عَائِشَةُ: وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ أَوْ لَأَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: أَهُوَ قَالَ هٰذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَهُوَ لِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْرٌ أَنْ لَا أُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَلِمَةً أَبَدًا۔ فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِالْمُهَاجِرِينَ حِينَ طَالَتْ هِجْرَتُهَا إِيَّاهُ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ! لَا أُشَفِّعُ فِيهِ أَحَدًا أَبَدًا، وَلَا أُحَنِّثُ نَذْرِي الَّذِي نَذَرْتُ أَبَدًا۔ فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ يَغُوثَ، وَهُمَا مِنْ بَنِي زُهْرَةَ، فَقَالَ لَهُمَا: أَنْشُدُكُمَا اللّٰهَ إِلَّا أَدْخَلْتُمَانِي عَلَى عَائِشَةَ، فَإِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَنْذِرَ قَطِيعَتِي، فَأَقْبَلَ بِهِ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ مُشْتَمِلَيْنِ عَلَيْهِ بِأَرْدِيَتِهِمَا، حَتَّى اسْتَأْذَنَا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَا: السَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، أَنَدْخُلُ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: ادْخُلُوا۔ قَالَا: كُلُّنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، ادْخُلُوا كُلُّكُمْ۔ وَلَا تَعْلَمُ عَائِشَةُ أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَلَمَّا دَخَلُوا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي الْحِجَابِ، وَاعْتَنَقَ عَائِشَةَ وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا يَبْكِي، وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ يُنَاشِدَانِ عَائِشَةَ إِلَّا كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ، وَيَقُولَانِ: قَدْ عَلِمْتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَمَّا قَدْ عَلِمْتِ مِنَ الْهِجْرَةِ، وَأَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ۔ قَالَ: فَلَمَّا أَكْثَرُوا التَّذْكِيرَ وَالتَّحْرِيجَ طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمْ وَتَبْكِي وَتَقُولُ: إِنِّي قَدْ نَذَرْتُ، وَالنَّذْرُ شَدِيدٌ، فَلَمْ يَزَالُوا بِهَا حَتَّى كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ، ثُمَّ أَعْتَقَتْ فِي نَذْرِهَا أَرْبَعِينَ رَقَبَةً، ثُمَّ

۳۹۶) [ضعيف] مسند أحمد: ٤/ ١٠٧؛ سنن ابن ماجه: ٣٩٤٩؛ سنن أبي داود: ٥١١٩۔

۳۹۷) صحيح البخاري: ٦٠٧٣

كَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا، أَعْتَقَتْ أَرْبَعِينَ رَقَبَةً، فَتَبْكِي حَتَّى تَبُلَّ دُمُوعُهَا خِمَارَهَا

جناب عوف بن حارث بن طفیل رحمہ اللہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ماں جائے بھائی کے بیٹے تھے، بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو خبر پہنچی کہ سیدنا عبداللہ بن زبیر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی کسی بیع یا ان کی کسی عطا کے متعلق یوں کہا ہے کہ اللہ کی قسم! عائشہ باز آ جائیں ورنہ میں ان پر پابندی لگا دوں گا۔ عائشہ نے کہا: کیا واقعی اس نے کہا ہے؟ لوگوں نے کہا: ہاں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اللہ کے لیے نذر مانتی ہوں کہ ابن زبیر سے کبھی بات نہیں کروں گی، پھر جب یہ قطع تعلقی طویل ہو گئی تو سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے مہاجرین سے سفارش کرائی، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس بارے میں کسی کی سفارش قبول نہیں کروں گی اور اپنی نذر کو نہیں توڑوں گی، پھر جب مزید وقت گزر گیا اور معاملہ دراز ہوتا چلا گیا تو سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے سیدنا مسور بن مخرمہ اور سیدنا عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث رضی اللہ عنہما سے اس مسئلہ میں گفتگو کی، یہ دونوں قبیلہ بنی زہرہ سے تعلق رکھتے تھے اور ان سے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دلاتا ہوں تم مجھے ضرور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے جاؤ اور ان کے پاس پہنچا دو کیونکہ ان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ مجھ سے قطع تعلقی کی نذر برقرار رکھیں، سیدنا مسور اور سیدنا عبدالرحمن رضی اللہ عنہما دونوں اپنی چادر میں ابن زبیر کو چھپا کر وہاں پہنچے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت لیتے ہوئے کہا: السلام علیك و رحمة الله وبركاته، کیا ہم اندر آ جائیں؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آ جاؤ، ان لوگوں نے کہا: ام المومنین! کیا ہم سب آ جائیں؟ فرمایا: ہاں، تم سب آ جاؤ۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو پتہ نہ تھا کہ ان کے ساتھ ابن زبیر بھی ہے، چنانچہ جب وہ داخل ہوئے تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ پردے کے اندر چلے گئے اور سیدہ عائشہ سے لپٹ کر رونے لگے اور قسمیں ڈالنے لگے (کیونکہ وہ ان کے بھانجے تھے) سیدنا مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن اسود رضی اللہ عنہما بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو قسمیں دینے لگے کہ آپ ضرور ان سے بات کر لیں اور عذر قبول کر لیں، یہ دونوں حضرات کہہ رہے تھے: یقیناً آپ تو جانتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قطع تعلقی کرنے سے متعلق کیا فرمایا ہے: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے کسی مسلمان بھائی سے ناراض رہے۔ راوی کہتا ہے جب انھوں نے بہت زیادہ سمجھایا اور اصرار کیا تو وہ بھی انہیں سمجھانے لگیں اور رونے لگیں اور کہنے لگیں: میں نے نذر مان رکھی ہے اور نذر بہت سخت ہے، لیکن پھر بھی دونوں برابر کوشش کرتے رہے حتی کہ انھوں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بولنا شروع کر دیا اور نذر توڑنے کی وجہ سے چالیس غلام آزاد کیے۔ اس کے بعد جب بھی آپ یہ واقعہ یاد کرتیں تو رونے لگ جاتیں اور اتنا روتیں کہ آپ کے آنسوؤں سے دوپٹہ تر ہو جاتا تھا۔

۱۸۹۔ بَابٌ: هِجْرَةُ الْمُسْلِمِ
کسی مسلمان سے قطع تعلقی کرنے کا بیان

۳۹۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ)).

۳۹۸) صحيح البخاري: ٦٠٧٦؛ صحيح مسلم: ٢٥٥٨؛ موطأ امام مالك: ٢٦٣٩۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آپس میں بغض نہ رکھو، نہ آپس میں حسد کرو اور نہ آپس میں قطع تعلقی کرو۔ اے اللہ کے بندو! ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین راتوں سے زیادہ ناراض رہے۔''

۳۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ ثُمَّ الْجُنْدَعِيِّ، أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ رضی اللہ عنہ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ)).

صحابی رسول سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین راتوں سے زیادہ قطع تعلق رکھے، ایک دوسرے سے ملاقات کریں تو یہ بھی منہ موڑے اور وہ بھی منہ موڑے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔''

۴۰۰) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَنَافَسُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''آپس میں بغض نہ رکھو اور (دنیا حاصل کرنے کے لیے) بڑھ چڑھ کر ایک دوسرے کا مقابلہ نہ کرو۔ اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔''

۴۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا تَوَادَّ اثْنَانِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ - أَوْ فِي الْإِسْلَامِ - فَيُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا أَوَّلُ ذَنْبٍ يُحْدِثُهُ أَحَدُهُمَا)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دو آدمی آپس میں اللہ کے لیے یا اسلام کے لیے محبت کریں تو ایسا نہ کریں کہ پہلی بار جو دونوں میں سے کسی سے خطا ہو جائے تو وہی جدائی کا ذریعہ بن جائے (بلکہ معافی اور درگزر سے کام لیں)۔''

۴۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيَّ رضی اللہ عنہ - ابْنَ عَمِّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، وَكَانَ قُتِلَ أَبُوهُ يَوْمَ أُحُدٍ - أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُصَارِمَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَإِنَّهُمَا نَاكِبَانِ عَنِ الْحَقِّ مَا دَامَا عَلَى صِرَامِهِمَا، وَإِنَّ أَوَّلَهُمَا فَيْئًا يَكُونُ كَفَّارَةً عَنْهُ سَبْقُهُ بِالْفَيْءِ، وَإِنْ مَاتَا عَلَى صِرَامِهِمَا لَمْ يَدْخُلَا الْجَنَّةَ جَمِيعًا أَبَدًا، وَإِنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ تَسْلِيمَهُ وَسَلَامَهُ، رَدَّ عَلَيْهِ الْمَلَكُ، وَرَدَّ عَلَى الْآخَرِ الشَّيْطَانُ)).

---

۳۹۹) صحیح البخاري: ۶۰۷۷؛ صحیح مسلم: ۲۵۶۰۔

۴۰۰) صحیح البخاري: ۶۰۶۴؛ صحیح مسلم: ۲۵۶۳۔ ۴۰۱) [صحیح] مسند أحمد: ۲/ ۶۸۔

۴۰۲) [صحیح] مسند أحمد: ۴/ ۲۰؛ شعب الإیمان للبیهقي: ۶۶۲۰۔

سیدنا ہشام بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ، جو سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی ہیں، ان کے والد غزوہ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرے، جب تک وہ قطع تعلقی پر قائم ہیں حق سے ہٹنے والے ہیں، ان دونوں میں جس نے پہلے اس صورت حال کو ختم کیا اس کا یہ فعل پچھلی غلطی کا کفارہ ہو جائے گا اور اگر دونوں اپنی قطع تعلقی پر ہی مر گئے تو دونوں کبھی بھی جنت میں داخل نہیں ہوں گے، اگر ایک نے دوسرے کو سلام کیا اور دوسرے نے اس کے سلام کو قبول نہ کیا تو فرشتہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے اور دوسرے کو شیطان جواب دیتا ہے۔''

۴۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي لَأَعْرِفُ غَضَبَكِ وَرِضَاكِ))، قَالَتْ: قُلْتُ: وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((إِنَّكِ إِذَا كُنْتِ رَاضِيَةً قُلْتِ: بَلَى، وَرَبِّ مُحَمَّدٍ. وَإِذَا كُنْتِ سَاخِطَةً قُلْتِ: لَا، وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ))، قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلْ، لَسْتُ أُهَاجِرُ إِلَّا اسْمَكَ.

سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (مجھے) فرمایا: ''میں تمہارے غصے اور رضامندی کو پہچان لیتا ہوں۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کیسے پہچانتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو راضی ہوتی ہے تو کہتی ہے: بَلَى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ! (ہاں محمد ﷺ کے رب کی قسم!) اور جب تو ناراض ہوتی ہے تو کہتی ہے: لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ! (نہیں، ابراہیم علیہ السلام کے رب کی قسم!)۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کہا: ہاں (ایسا ہی ہے) میں صرف آپ کے نام کو چھوڑتی ہوں۔

۱۹۰ ۔ بَابٌ: مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً

جس نے اپنے بھائی سے ایک سال تک قطع تعلقی رکھی

۴۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ الْمَدَنِيُّ، أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ أَبِي أَنَسٍ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً، فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ)).

سیدنا ابوخراش سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے ایک سال تک اپنے بھائی سے قطع تعلقی رکھی تو وہ ایسے ہی ہے جیسے اس کا خون بہایا ہو۔''

۴۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ الْمَدَنِيُّ، أَنَّ

---

۴۰۳) صحيح بخاري: ۶۰۷۸؛ صحيح مسلم: ۲۴۳۹۔

۴۰۴، ۴۰۵) صحيح [مسند أحمد: ۴/ ۲۲۰؛ مستدرك للحاكم: ۴/ ۱۶۳۔

عِمْرَانَ بْنَ أَبِي أَنَسٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((هِجْرَةُ الْمُؤْمِنِ سَنَةً كَدَمِهِ)). وَفِي الْمَجْلِسِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَتَّابٍ، فَقَالَا: قَدْ سَمِعْنَا هَذَا عَنْهُ.

جناب عمران بن ابی انس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ قبیلہ اسلم کے ایک صحابی رسول نے انہیں یہ بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کسی مومن سے ایک سال تک قطع تعلقی کرنا اس کے خون بہا دینے کی طرح ہے۔'' اور اس مجلس میں محمد بن منکدر اور عبداللہ بن ابی عتاب رحمہما اللہ بھی موجود تھے انہوں نے کہا: ہم نے بھی یہ بات ان سے سنی ہے۔

۱۹۱۔ بَابٌ: اَلْمُهْتَجِرُوْنَ

آپس میں قطع تعلقی کرنے والے

۴۰۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ)).

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی رکھے، ایک دوسرے سے ملیں تو یہ بھی منہ موڑ لے اور وہ بھی منہ موڑ لے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔''

۴۰۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُعَاذَةَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ هِشَامَ بْنَ عَامِرٍ رضي الله عنه يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُصَارِمَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، فَإِنَّهُمَا مَا صَارَمَا فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، فَإِنَّهُمَا نَاكِبَانِ عَنِ الْحَقِّ، مَا دَامَا عَلَى صِرَامِهِمَا، وَإِنَّ أَوَّلَهُمَا فَيْئًا يَكُونُ كَفَّارَةً لَهُ سَبْقُهُ بِالْفَيْءِ، وَإِنْ هُمَا مَاتَا عَلَى صِرَامِهِمَا لَمْ يَدْخُلَا الْجَنَّةَ جَمِيعًا)).

سیدنا ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان سے تین راتوں سے زیادہ قطع تعلقی رکھے بے شک جب وہ تین راتوں سے زیادہ قطع تعلقی رکھیں گے تو حق سے ہٹے رہیں گے جب تک اپنی اس قطع تعلقی پر رہیں گے اور بے شک ان دونوں میں جس نے پہلے اس صورت حال کو ختم کیا اس کا یہ فعل پچھلی غلطی کا کفارہ ہو جائے گا اور اگر وہ دونوں اپنی قطع تعلقی پر ہی مر گئے تو دونوں جنت میں نہیں جائیں گے۔''

---

۴۰۶) صحيح البخاري: ۶۰۷۷؛ صحيح مسلم: ۲۵۶۰۔

۴۰۷) صحيح [مسند أحمد: ۴/ ۲۰؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۶۶۲۰۔

١٩٢ ـ بَابُ: الشَّحْنَاءُ

کینہ وبغض کے بیان میں

۴۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آپس میں بغض نہ رکھو اور آپس میں حسد نہ کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو۔''

۴۰۹) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں لوگوں میں سے بدترین اس شخص کو پائے گا جو دو چہروں والا ہے جو ان کے پاس اس رخ سے آتا ہے اور اُن کے پاس اُس رخ سے (آتا ہے)۔''

۴۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَنَافَسُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدگمانی سے بچو، بلاشبہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے ایک دوسرے کو دھوکہ نہ دو، آپس میں حسد نہ کرو، آپس میں بغض نہ رکھو، (دنیا حاصل کرنے کے لیے) بڑھ چڑھ کر مقابلہ نہ کرو، ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو۔''

۴۱۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا، إِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سوموار اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو ہر اس بندے کو بخش دیا جاتا ہے جو اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو سوائے اس شخص کے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان کوئی بغض و کینہ دشمنی ہو، ارشاد ہوتا ہے کہ ان دونوں کو مہلت دے دو یہاں تک کہ آپس میں صلح کر لیں۔''

۴۰۸) صحيح البخاري: ٦٠٦٤؛ صحيح مسلم ٢٥٥٩۔
۴۰۹) صحيح البخاري: ٦٠٥٨۔ ۴۱۰) صحيح البخاري ٦٠٦٤، ٦٠٦٤مسند أحمد: ٢/ ٣١٢۔
۴۱۱) صحيح مسلم: ٢٥٦٥؛ موطأ إمام مالك: ٢٦٤٢۔

٤١٢) (ث: ٩٧) حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه يَقُولُ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصِّيَامِ؟ صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، أَلَا وَإِنَّ الْبُغْضَةَ هِيَ الْحَالِقَةُ.

جناب ابوادریس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انھوں نے سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لیے صدقہ کرنے اور روزہ رکھنے سے بہتر ہے؟ وہ آپس کے تعلقات کو درست رکھنا ہے، خبردار! یاد رکھو بغض مونڈ دینے والی چیز ہے۔

٤١٣) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ، غُفِرَ لَهُ مَا سِوَاهُ لِمَنْ شَاءَ: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا، وَلَمْ يَكُنْ سَاحِرًا يَتَّبِعُ السَّحَرَةَ، وَلَمْ يَحْقِدْ عَلَى أَخِيهِ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس میں یہ تین (گناہ) نہ ہوئے، اس کے لیے باقی (گناہوں) میں مغفرت ہو جائے گی جس کے لیے اللہ چاہے گا: وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناتا ہو، نہ جادوگر ہو کہ جادوگروں کے پیچھے لگا پھرتا ہو اور نہ اپنے بھائی سے بغض و کینہ رکھتا ہو۔“

١٩٣ ـ بَابٌ: إِنَّ السَّلَامَ يُجْزِءُ مِنَ الصَّرْمِ

آپس میں سلام کرنا قطع تعلقی کے گناہ کو ختم کر دیتا ہے

٤١٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ مَوْلَى ابْنِ كَعْبٍ الْمَذْحِجِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، فَإِذَا مَرَّتْ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَلْيَلْقَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الْأَجْرِ، وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَرِئَ الْمُسْلِمُ مِنَ الْهِجْرَةِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی مومن سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی رکھے جب تین دن گزر جائیں تو اسے چاہیے کہ اس سے ملاقات کرے اور اس کو سلام کہے، اگر اس نے سلام کا جواب دے دیا تو دونوں ثواب میں شریک ہوں گے اور اگر اس نے جواب نہ دیا تو سلام کرنے والا قطع تعلقی کے گناہ سے بری ہے۔“

٤١٢) [صحيح: مسند أحمد: ٦/ ٤٤٤ جامع الترمذي: ٢٥٠٩ سنن أبي داود: ٤٩١٩۔

٤١٣) [ضعيف] المعجم الكبير للطبراني: ١٣٠٠٤۔

٤١٤) [ضعيف] سنن أبي داود: ٤٩١٢۔

١٩٤ ـ بَابٌ: اَلتَّفْرِقَةُ بَيْنَ الْأَحْدَاثِ

نوعمر لڑکوں کو ایک دوسرے سے دور رکھنے کا بیان

٤١٥) (ث: ٩٨) حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَغْرَاءَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُبَشِّرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ: كَانَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يَقُولُ لِبَنِيهِ: إِذَا أَصْبَحْتُمْ فَتَبَدَّدُوا، وَلَا تَجْتَمِعُوا فِي دَارٍ وَاحِدَةٍ، فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَقَاطَعُوا، أَوْ يَكُونَ بَيْنَكُمْ شَرٌّ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں سے فرمایا کرتے تھے جب تم صبح کرو تو الگ ہو جایا کرو اور ایک ہی گھر میں جمع نہ رہا کرو، بلاشبہ مجھے تمہارے متعلق ڈر ہے کہ آپس میں قطع تعلق کر لو گے یا تمہارے درمیان کوئی شر پیدا ہو جائے گا۔

١٩٥ ـ بَابٌ: مَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ وَإِنْ لَمْ يَسْتَشِرْهُ

جس نے اپنے بھائی کو مشورہ دیا اگرچہ اس نے مشورہ نہ بھی طلب کیا ہو

٤١٦) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، أَنَّ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ أَخْبَرَهُ ـ وَكَانَ وَهْبٌ أَدْرَكَ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما ـ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما رَأَى رَاعِيًا وَغَنَمًا فِي مَكَانٍ قَبِيحٍ، وَرَأَى مَكَانًا أَمْثَلَ مِنْهُ، فَقَالَ لَهُ: وَيْحَكَ يَا رَاعِي! حَوِّلْهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**كُلُّ رَاعٍ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ**)).

جناب وھب بن کیسان رحمہ اللہ جنہوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا دور پایا تھا، بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک چرواہے اور بکریوں کو ایک بنجر جگہ پر دیکھا اور آپ نے اس سے زیادہ بہتر جگہ بھی دیکھی تو اس سے فرمایا: اے چرواہے! تجھ پر افسوس ہے، انہیں (یہاں سے دوسری جگہ) لے جا، بے شک میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''ہر چرواہا اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔''

١٩٦ ـ بَابٌ: مَنْ كَرِهَ أَمْثَالَ السَّوْءِ

جس نے بری مثالوں کو ناپسند کیا

٤١٧) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ، الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْئِهِ)).

---

٤١٥) ضعيف. **٤١٦)** [صحيح] مسند أحمد ٢/ ١٠٨۔

٤١٧) صحيح البخاري: ٦٩٧٥؛ صحيح مسلم: ١٦٢٢۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ہمارے لیے بری مثال (مناسب) نہیں، اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا ایسا ہی ہے جیسے کتا قے کر کے اسے چاٹنے لگے۔"

١٩٧ - بَابٌ: مَا ذُكِرَ فِي الْمَكْرِ وَالْخَدِيعَةِ

مکر وفریب کے بارے میں ارشاد گرامی

٤١٨) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْبَاطِ الْحَارِثِيُّ، وَاسْمُهُ بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ، وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيمٌ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مومن بھولا بھالا اور شریف ہوتا ہے اور فاجر فریبی اور کمینہ ہوتا ہے۔"

١٩٨ - بَابٌ: اَلسِّبَابُ

گالیاں دینا (کیسا ہے؟)

٤١٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أُمَيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَسَبَّ أَحَدُهُمَا وَالْآخَرُ سَاكِتٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ جَالِسٌ. ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ الْآخَرُ، فَنَهَضَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقِيلَ: نَهَضْتَ؟ قَالَ: ((نَهَضَتِ الْمَلَائِكَةُ فَنَهَضْتُ مَعَهُمْ، إِنَّ هَذَا مَا كَانَ سَاكِتًا رَدَّتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى الَّذِي سَبَّهُ، فَلَمَّا رَدَّ نَهَضَتِ الْمَلَائِكَةُ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دو آدمیوں میں کچھ گالی گلوچ ہو گئی ان میں سے ایک نے تو گالیاں دیں اور دوسرا خاموش رہا اور نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے پھر دوسرے نے بھی اسے (گالی کا) جواب دیا تو نبی کریم ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے، عرض کیا گیا: آپ کیوں اٹھ گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "فرشتے اٹھ گئے تو میں بھی ان کے ساتھ اٹھ گیا بے شک جب تک یہ شخص خاموش رہا فرشتے گالی دینے والے کو جواب دیتے رہے اور جب اس نے خود جواب دیا تو فرشتے اٹھ گئے۔"

٤٢٠) (ت: ٩٩) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رُدَيْحُ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ رضي الله عنها أَنَّ رَجُلًا أَتَاهَا فَقَالَ: إِنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْكِ عِنْدَ عَبْدِ الْمَلِكِ، فَقَالَتْ: أَنْ نُؤْبَنَ بِمَا لَيْسَ فِينَا، فَطَالَمَا زُكِّينَا بِمَا لَيْسَ فِينَا.

---

٤١٨) [صحيح] سنن أبي داود: ٤٧٩٠، جامع الترمذي: ١٩٦٤.

٤١٩) ضعيف: سنن أبي داود: ٤٨٩٦، ٤٨٩٧ [٤٢٠) حسن] تاريخ دمشق لابن عساكر: ٧٠/١٦١.

سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا: ایک آدمی نے آپ کی طرف سے (خلیفہ) عبدالملک کے پاس ایسی ایسی باتیں پہنچائی ہیں اس پر انہوں نے فرمایا: اگر ہم پر کسی ایسی چیز کے ذریعے تہمت لگائی گئی جو ہمارے اندر نہیں ہے (تو کوئی بات نہیں کیونکہ) کئی بار ایسا بھی ہوا ہے کہ جو چیز ہمارے اندر نہیں ہے اسے بیان کر کے ہماری تعریف کی گئی۔

۴۲۱) (ث: ۱۰۰) حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُاللَّهِ رضی اللہ عنہ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِصَاحِبِهِ: أَنْتَ عَدُوِّي، فَقَدْ خَرَجَ أَحَدُهُمَا مِنَ الْإِسْلَامِ، أَوْ بَرِيءٌ مِنْ صَاحِبِهِ. قَالَ قَيْسٌ: وَأَخْبَرَنِي۔ بَعْدُ۔ أَبُو جُحَيْفَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ: إِلَّا مَنْ تَابَ.

جناب قیس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے ساتھی سے یہ کہے کہ تو میرا دشمن ہے، تو یقیناً ان میں سے ایک اسلام سے خارج ہو گیا یا یوں فرمایا کہ وہ اپنے ساتھی سے بری ہو گیا، جناب قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ابوجحیفہ رحمہ اللہ نے مجھے خبر دی کہ بے شک سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا تھا: مگر جس نے توبہ کر لی۔

۱۹۹۔ بَابٌ: سَقْيُ الْمَاءِ

پانی پلانا

۴۲۲) (ث: ۱۰۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ طَاوُوسٍ رحمہ اللہ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما ـ أَظُنُّهُ رَفَعَهُ، شَكَّ لَيْثٌ ـ قَالَ: ((فِي ابْنِ آدَمَ سِتُّونَ وَثَلَاثُمِائَةِ سُلَامَى ـ أَوْ عَظْمٍ، أَوْ مِفْصَلٍ ـ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ، كُلُّ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ يَتَكَلَّمُ بِهَا الرَّجُلُ صَدَقَةٌ، وَعَوْنُ الرَّجُلِ أَخَاهُ عَلَى الشَّيْءِ صَدَقَةٌ، وَالشَّرْبَةُ مِنَ الْمَاءِ يَسْقِيهَا صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (راوی حدیث لیث رحمہ اللہ کو شک ہے وہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ نے اسے مرفوع بیان کیا تھا): ''ابن آدم میں تین سو ساٹھ جوڑ یا ہڈیاں ہیں، ان میں سے ہر ایک پر ہر روز صدقہ (واجب) ہے، ہر اچھی بات صدقہ ہے، آدمی کا کسی کام میں اپنے بھائی کی مدد کرنا صدقہ ہے، پانی کا ایک گھونٹ پلا دینا صدقہ ہے، راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔''

۲۰۰۔ بَابٌ: اَلْمُسْتَبَّانُ مَا قَالَا، فَعَلَى الْأَوَّلِ

آپس میں گالی گلوچ کرنے والے جو بھی کہیں اس کا گناہ پہل کرنے والے پر ہے

۴۲۳) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ،

---

۴۲۱) [صحیح] مسند ابن الجعد للبغوي: ۷۸۔

۴۲۲) [صحیح] المعجم الكبير للطبراني: ۱۱۰۲۷؛ صحيح ابن حبان: ۲۹۹۔ ۴۲۳) صحيح مسلم: ۲۵۸۷۔

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا، فَعَلَى الْبَادِي، مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''آپس میں گالی گلوچ کرنے والے جو بھی کہیں (اس کا وبال) پہل کرنے والے پر ہوگا جب تک، مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے۔''

٤٢٤) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا، فَعَلَى الْبَادِئِ حَتَّى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُومُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''آپس میں گالی گلوچ کرنے والے جو بھی کہیں (اس کا وبال) پہل کرنے والے پر ہی ہوگا جب تک کہ مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے۔''

٤٢٥) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتَدْرُونَ مَا الْعَضْهُ؟)) قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((نَقْلُ الْحَدِيثِ مِنْ بَعْضِ النَّاسِ إِلَى بَعْضٍ، لِيُفْسِدُوا بَيْنَهُمْ)).

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ چغلی کیا ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک کی بات دوسروں کو اس غرض سے پہنچانا تاکہ ان کے درمیان فساد برپا ہو۔''

٤٢٦) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا، وَلَا يَبْغِ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ)).

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ تم عاجزی اختیار کرو اور ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرو۔''

٢٠١۔ بَابٌ: اَلْمُسْتَبَّانُ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَيَتَكَاذَبَانِ

گالی گلوچ کرنے والے شیطان، بدزبان اور جھوٹے ہیں

٤٢٧) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الرَّجُلُ يَسُبُّنِي؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْمُسْتَبَّانِ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَيَتَكَاذَبَانِ)).

سیدنا عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایک آدمی مجھے گالیاں دیتا ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''آپس میں گالی گلوچ کرنے والے شیطان، بدزبان اور جھوٹے ہیں۔''

---

٤٢٤) صحيح مسلم: ٢٥٨٧؛ مسند أبي يعلى: ٤٢٤٣۔

٤٢٥) [صحيح] شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٧١٠؛ السنن الكبرى للبيهقي: ٢٤٦/١٠۔

٤٢٦) [صحيح] سنن ابن ماجه: ٤٢١٤۔

٤٢٧) [صحيح] مسند أحمد: ١٦٢/٤؛ صحيح ابن حبان: ٥٧٢٦۔

٤٢٨) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يَزِيدَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ، وَلَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ)). فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا سَبَّنِي فِي مَلَإٍ هُمْ أَنْقَصُ مِنِّي، فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ، هَلْ عَلَيَّ فِي ذٰلِكَ جُنَاحٌ؟ قَالَ: ((الْمُسْتَبَّانِ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَيَتَكَاذَبَانِ)). قَالَ عِيَاضٌ: وَكُنْتُ حَرْبًا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَهْدَيْتُ إِلَيْهِ نَاقَةً قَبْلَ أَنْ أُسْلِمَ، فَلَمْ يَقْبَلْهَا وَقَالَ: ((إِنِّي أَكْرَهُ زَبْدَ الْمُشْرِكِينَ.)).

سیدنا عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ تم عاجزی اختیار کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے اور نہ ہی کوئی کسی پر فخر کرے۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بتائیے اگر کوئی آدمی مجھے ایسے لوگوں میں بیٹھ کر گالیاں دے جو مجھ سے ادنیٰ درجے کے ہوں اس پر میں اسے جواب دوں تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آپس میں گالی گلوچ کرنے والے دونوں شیطان ہیں، دونوں بدزبانی کرتے ہیں اور دونوں جھوٹ بولتے ہیں۔'' سیدنا عیاض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے خلاف جنگ کیا کرتا تھا، اسلام قبول کرنے سے پہلے میں نے آپ کو ایک اونٹنی ہدیۃً پیش کی تو آپ نے اسے قبول نہ کیا اور فرمایا: ''میں مشرکین کے ہدیے کو ناپسند کرتا ہوں۔''

٢٠٢۔ بَابٌ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ

مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے

٤٢٩) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ)).

سیدنا سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے۔''

٤٣٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاحِشًا، وَلَا لَعَّانًا، وَلَا سَبَّابًا، كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ: ((مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فحش گو تھے نہ لعنت کرنے والے اور نہ گالیاں دینے والے تھے آپ ﷺ غصے کے وقت صرف اتنا فرماتے تھے: ''اسے کیا ہوا؟ اس کی پیشانی خاک آلود ہو جائے۔''

٤٣١) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ)).

٤٢٨) [صحيح] سنن أبي داود: ٤٨٩٥؛ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٢٣٤۔

٤٢٩) [صحيح] مسند أحمد: ١٥٣٧؛ سنن ابن ماجه: ٣٩٤١۔

٤٣٠) صحيح البخاري: ٦٠٤٦۔ ٤٣١) صحيح البخاري: ٦٠٤٤؛ صحيح مسلم: ٦٤۔

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔''

۴۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَعْمَرَ، أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدُّؤَلِيَّ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ رضي الله عنه يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: **((لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ، وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ، إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ)).**

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص کسی آدمی پر گناہ یا کفر کی تہمت لگائے گا تو اگر جس پر تہمت لگائی ہے اس تہمت کا حق دار نہ ہوا تو وہ (گناہ یا کفر) اسی (تہمت لگانے والے) پر لوٹ آئے گا۔''

۴۳۳) وَبِالسَّنَدِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: **((مَنِ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَقَدْ كَفَرَ، وَمَنِ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ هُوَ مِنْهُمْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ، أَوْ قَالَ: عَدُوُّ اللَّهِ - وَلَيْسَ كَذَلِكَ - إِلَّا حَارَتْ عَلَيْهِ)).**

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا حالانکہ وہ جانتا ہے (کہ وہ غلط بیانی کر رہا ہے) تو یقیناً اس نے کفر کیا۔ جس نے کسی قوم میں سے ہونے کا دعویٰ کیا حالانکہ وہ ان میں سے نہیں ہے تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔ جس نے کسی آدمی کو کفر کے ساتھ پکارا یا اللہ کا دشمن کہا حالانکہ وہ ایسا نہیں تھا تو یہ بات کہنے والے پر ہی لوٹ آئے گی۔''

۴۳۴) حَدَّثَنَا عُمَرُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ رضي الله عنه - رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ - قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا، فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى انْتَفَخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ))**، فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ، فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ: **((تَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ))**، وَقَالَ: أَتَرَى بِي بَأْسًا، أَمَجْنُونٌ أَنَا؟ اذْهَبْ.

نبی ﷺ کے صحابی سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے دو آدمیوں نے آپس میں گالی گلوچ کی ان میں ایک آدمی کو غصہ آ گیا اور اس کا غصہ شدید ہو گیا حتی کہ اس کا چہرہ پھول گیا اور متغیر ہو گیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ وہ کلمہ کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا۔'' چنانچہ ایک آدمی اس کے پاس گیا اور اسے نبی ﷺ کا فرمان بتایا اور کہا تو ''أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ'' پڑھ لے۔ اس نے کہا: کیا تیرے خیال میں مجھے کوئی بیماری ہے یا میں پاگل ہوں؟ جا اپنا کام کر۔

---

۴۳۲) صحیح البخاري: ٦٠٤٥؛ صحیح مسلم: ٦١.

۴۳۳) صحیح البخاري: ٣٥٠٨؛ صحیح مسلم: ٦١.

۴۳۴) صحیح البخاري: ٦٠٤٨؛ صحیح مسلم: ٢٦١٠.

۴۳۵) (ث: ۱۰۲) حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ إِلَّا بَيْنَهُمَا مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سِتْرٌ، فَإِذَا قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ كَلِمَةَ هَجْرٍ فَقَدْ خَرَقَ سِتْرَ اللّٰهِ، وَإِذَا قَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: أَنْتَ كَافِرٌ، فَقَدْ كَفَرَ أَحَدُهُمَا.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر دو مسلمانوں کے درمیان اللہ عزوجل کی طرف سے ایک پردہ ہے، جب ان میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی کو برا کلمہ کہہ دیتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے پردے کو پھاڑ دیتا ہے اور جب ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہہ کر تو کافر ہے تو بلاشبہ ان دونوں میں سے ایک نے کفر کا ارتکاب کیا۔

۲۰۳۔ بَابٌ: مَنْ لَمْ يُوَاجِهِ النَّاسَ بِكَلَامِهِ

جو (کسی کی اصلاح) لوگوں کے روبرو بات (کر کے) نہ کرے

۴۳۶) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا، فَرَخَّصَ فِيهِ، فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ. فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَخَطَبَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ؟ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ، وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک کام کیا پھر اس کام میں رخصت دے دی تو کچھ لوگوں نے اس کام کو نہ کرنا اچھا سمجھا، نبی ﷺ تک جب یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی پھر فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ وہ اس چیز سے پرہیز کرتے ہیں جس کو میں کرتا ہوں، اللہ کی قسم! میں ان سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جاننے والا ہوں اور ان سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔''

۴۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَلْمٍ الْعَلَوِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَلَّ مَا يُوَاجِهُ الرَّجُلَ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا رَجُلٌ، وَعَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَلَمَّا قَامَ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: ((لَوْ غَيَّرَ۔ أَوْ نَزَعَ۔ هٰذِهِ الصُّفْرَةَ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کسی شخص کو اس کے منہ پر بہت کم کوئی ایسی بات کہتے تھے جو اسے ناگوار ہو، ایک دن ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس پر زرد رنگ کا کچھ نشان تھا جب وہ آدمی اٹھ کر چلا گیا تو آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: ''اگر یہ اس زرد رنگ کو بدل دیتا'' یا آپ ﷺ نے فرمایا: ''اتار دیتا (تو کیا ہی اچھا ہوتا)۔''

---

۴۳۵) [ضعیف] مسند البزار: ۲۰۴۷؛ المعجم الكبير للطبراني ۱۰۵٤٤؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۵۰۱۷۔

۴۳۶) صحيح البخاري: ۶۱۰۱؛ صحيح مسلم: ۲۳۵۶۔

۴۳۷) [ضعیف] سنن أبي داود: ۴۱۸۲، ۴۷۸۹؛ سنن النسائي ۳۳۵۔

۲۰۴۔ بَابٌ: مَنْ قَالَ لِآخَرَ: يَا مُنَافِقُ! فِي تَأْوِيلٍ تَأَوَّلَهُ

جس نے خود ہی تاویل کرتے ہوئے کسی دوسرے کو کہا: اے منافق!

۴۳۸) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رضي الله عنه يَقُولُ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ رضي الله عنه۔ وَكِلَانَا فَارِسٌ۔ فَقَالَ: ((انْطَلِقُوا حَتَّى تَبْلُغُوا رَوْضَةَ كَذَا وَكَذَا، وَبِهَا امْرَأَةٌ مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبٍ إِلَى الْمُشْرِكِينَ، فَأْتُونِي بِهِ))، فَوَافَيْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا حَيْثُ وَصَفَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ، فَقُلْنَا: الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ؟ قَالَتْ: مَا مَعِي كِتَابٌ، فَبَحَثْنَاهَا وَبَعِيرَهَا، فَقَالَ صَاحِبِي: مَا أَرَى! فَقُلْتُ: مَا كَذَبَ النَّبِيُّ ﷺ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأُجَرِّدَنَّكِ أَوْ لَتُخْرِجِنَّهُ، فَأَهْوَتْ بِيَدِهَا إِلَى حُجْزَتِهَا۔ وَعَلَيْهَا إِزَارُ صُوفٍ۔ فَأَخْرَجَتْهُ، فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ عُمَرُ: خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ، وَقَالَ: ((مَا حَمَلَكَ؟)) فَقَالَ: مَا بِي إِلَّا أَنْ أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ، وَأَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ، قَالَ: ((صَدَقَ يَا عُمَرُ! أَوَ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ؟ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ، فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ))، فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ نے بھیجا، ہم دونوں گھوڑوں پر سوار تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ''فلاں فلاں باغ میں جاؤ، وہاں ایک عورت ہوگی جس کے پاس ایک خط ہے جو حاطب رضی اللہ عنہ نے مشرکین (مکہ) کو لکھا ہے اس خط کو میرے پاس لاؤ۔'' ہم نے اس عورت کو اپنے اونٹ پر جاتے ہوئے پالیا جیسا کہ نبی ﷺ نے ہمیں بیان کیا تھا، ہم نے اس عورت سے کہا: وہ خط کہاں ہے جو تیرے پاس ہے؟ وہ کہنے لگی: میرے پاس کوئی خط نہیں، ہم نے اس کی اور اس کے اونٹ کی تلاشی لی (خط نہ ملا)، میرے ساتھی نے کہا: خط تو کہیں نظر نہیں آرہا، میں نے کہا: نبی ﷺ نے جھوٹ نہیں بولا۔ مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تو بہر صورت وہ خط نکال دے ورنہ میں تیرے کپڑے اتار دوں گا، چنانچہ اس نے اپنے کمر بند کی طرف ہاتھ بڑھایا، اس پر ایک اونی چادر تھی اور وہ خط نکال دیا۔ ہم (وہ خط لے کر) نبی ﷺ کے پاس آئے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (حاطب رضی اللہ عنہ نے) اللہ، اس کے رسول ﷺ اور مومنین سے خیانت کی ہے۔ مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑا دوں، آپ ﷺ نے (حاطب رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: ''تجھے کس چیز نے اس بات پر آمادہ کیا؟'' حاطب رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے دل میں اس کے سوا اور کوئی بات نہیں۔ میں اللہ پر ایمان رکھنے والا ہوں، میں نے یہ کام اس وجہ سے کیا کہ اہل مکہ پر میرا احسان ہو جائے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! اس نے سچ کہا ہے کیا یہ اہل بدر میں سے نہیں؟ یقیناً اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر نظر فرمائی اور کہا: جو چاہو عمل کرو یقیناً تمہارے لیے جنت واجب ہوگئی۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔

---

۴۳۸) صحیح البخاري: ۳۰۸۱، ۴۸۹۰، ۶۲۵۹، ۶۹۳۹، صحیح مسلم: ۲۴۹۴۔

۲۰۵۔ بَابٌ: مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ!

جس نے اپنے بھائی کو کہا: اے کافر!

۴۳۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے بھائی کو کہا: اے کافر! تو یقیناً ان دونوں میں سے ایک اس (کفر) کے ساتھ لوٹے گا۔''

۴۴۰) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ، أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَالَ لِلْآخَرِ: كَافِرٌ، فَقَدْ كَفَرَ أَحَدُهُمَا، إِنْ كَانَ الَّذِي قَالَ لَهُ كَافِرًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ كَمَا قَالَ لَهُ فَقَدْ بَاءَ الَّذِي قَالَ لَهُ بِالْكُفْرِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب ایک نے دوسرے کو کافر کہا تو یقیناً ان دونوں میں سے ایک نے کفر کیا۔ اگر وہ ایسے ہی تھا جسے اس نے اسے کافر کہا تو اس نے سچ کہا اور اگر وہ ویسا نہیں تھا جیسا کہ اس نے اسے کہا تو یقیناً جس نے اسے (کافر) کہا وہ کفر کے ساتھ لوٹے گا۔''

۲۰۶۔ بَابٌ: شَمَاتَةُ الْأَعْدَاءِ

دشمنوں کے خوش ہونے کے بیان میں

۴۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ: جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مصیبتوں کی مشقت، بدبختی کے حصول، بری قضا اور (ہماری تکلیف پر) دشمنوں کے خوش ہونے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

۲۰۷۔ بَابٌ: اَلسَّرَفُ فِي الْمَالِ

مال میں فضول خرچی کرنے کا بیان

۴۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي

۴۳۹) صحیح البخاري: ۶۱۰۴، صحیح مسلم: ۶۰، موطأ إمام مالك: ۲۸۱۴.

۴۴۰) صحیح مسلم: ۶۰، سنن أبي داود: ۴۶۸۷. ۴۴۱) صحیح البخاري: ۶۳۴۷، صحیح مسلم: ۲۷۰۷.

۴۴۲) صحیح مسلم: ۱۷۱۵، موطأ إمام مالك: ۲۰۳۹.

هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا، وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا، يَرْضَى لَكُمْ: أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا، وَأَنْ تُنَاصِحُوا مَنْ وَلَّاهُ اللَّهُ أَمْرَكُمْ، وَيَكْرَهُ لَكُمْ: قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم سے تین باتوں کی وجہ سے راضی ہوتا ہے اور تین باتوں کی وجہ سے ناراض ہوتا ہے، وہ تم سے (ان تین باتوں سے) راضی ہوتا ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، تم سب اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور اس شخص کی خیر خواہی کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے کاموں کا والی بنایا ہے اور وہ قیل وقال (فضول گفتگو) کثرت سوال اور بربادی مال کو ناپسند فرماتا ہے۔"

٤٤٣ (ث: ١٠٣) حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ﴾ (٣٤/ سبا: ٣٩)، قَالَ: فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ، وَلَا تَقْتِيرٍ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ عزوجل کے قول: ﴿وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ ...﴾ "اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دے گا اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: نہ فضول خرچی ہو اور نہ کنجوسی۔

٢٠٨۔ بَابٌ: اَلْمُبَذِّرُوْنَ

فضول خرچی کرنے والوں کے بیان میں

٤٤٤ (ث: ١٠٤) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ أَبِي الْعُبَيْدَيْنِ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَاللَّهِ رضی اللہ عنہ عَنِ الْمُبَذِّرِينَ، قَالَ: الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي غَيْرِ حَقٍّ.

جناب ابوعبیدین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے (الْمُبَذِّرِيْنَ) (فضول خرچی کرنے والے کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو ناحق خرچ کرتے ہیں۔

٤٤٥ (ث: ١٠٥) حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما ﴿الْمُبَذِّرِينَ﴾ (١٧/ الإسراء: ٢٧)، قَالَ: الْمُبَذِّرِينَ فِي غَيْرِ حَقٍّ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (الْمُبَذِّرِيْنَ) سے مراد ناحق خرچ کرنے والے ہیں۔

---

٤٤٣ [صحيح] شعب الإيمان للبيهقي: ٦٥٥٠؛ جامع البيان للطبري: ٢٨٩٧٣.

٤٤٤ [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٦٥٩٩؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٦١.

٤٤٥ [حسن] جامع البيان للطبري: ١٤/ ٥٦٨؛ شعب الإيمان للبيهقي: ٦٥٤٧.

۲۰۹۔ بَابٌ: إِصْلَاحُ الْمَنَازِلِ

گھروں کی اصلاح کرنے کا بیان

٤٤٦) (ث: ۱۰٦) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ عُمَرُ رضي الله عنه يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَصْلِحُوا عَلَيْكُمْ مَثَاوِيَكُمْ، وَأَخِيفُوا هٰذِهِ الْجِنَّانَ قَبْلَ أَنْ تُخِيفَكُمْ، فَإِنَّهُ لَنْ يَبْدُوَ لَكُمْ مُسْلِمُوهَا، وَإِنَّا ـ وَاللّٰهِ ـ مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ عَادَيْنَاهُنَّ.

سیدنا زید بن اسلم رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ منبر پر فرمایا کرتے تھے: اے لوگو! اپنی رہائش گاہوں کو درست کرو، جو سانپ گھروں میں نکلتے ہیں ان کو ڈراؤ (یعنی ان کو مارو) اس سے پہلے کہ وہ تمہیں ڈرائیں کیونکہ ان میں جو مسلمان ہیں وہ ظاہر ہو کر تمہارے سامنے کبھی نہیں آتے۔ اللہ کی قسم! ہم نے ان سانپوں سے کوئی صلح نہیں کی جب سے ان کی ہماری دشمنی ہوئی ہے۔

۲۱۰۔ بَابٌ: النَّفَقَةُ فِي الْبِنَاءِ

تعمیر میں خرچ کرنے کا بیان

٤٤٧) (ث: ۱۰۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، عَنْ خَبَّابٍ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ، إِلَّا الْبِنَاءَ.

سیدنا خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک آدمی کو ہر چیز کا اجر ملتا ہے سوائے تعمیر کے۔

۲۱۱۔ بَابٌ: عَمَلُ الرَّجُلِ مَعَ عُمَّالِهِ

اپنے مزدوروں کے ساتھ کام میں شریک ہونا

٤٤٨) (ث: ۱۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ وَهْبٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا غُطَيْفُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَاصِمٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رضي الله عنه قَالَ لِابْنِ أَخٍ لَهُ خَرَجَ مِنَ الْوَهْطِ: أَيَعْمَلُ عُمَّالُكَ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي، قَالَ: أَمَا لَوْ كُنْتَ ثَقَفِيًّا لَعَلِمْتَ مَا يَعْمَلُ عُمَّالُكَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا عَمِلَ مَعَ عُمَّالِهِ فِي دَارِهِ ـ وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ مَرَّةً: فِي مَالِهِ ـ كَانَ عَامِلًا مِنْ عُمَّالِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

---

٤٤٦) [حسن] مصنف عبد الرزاق: ١٩٦٥٠، مصنف ابن أبي شيبة: ٢٦٣٢٨۔

٤٤٧) [صحيح] جامع الترمذي: ٢٤٨٣، سنن ابن ماجه: ٤١٦٣۔ **٤٤٨)** [صحيح]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اپنے بھتیجے، جو وھط مقام سے آیا تھا، سے دریافت کیا: کیا تیرے مزدور کام کر رہے ہیں؟ اس نے کہا: میں نہیں جانتا، آپ نے فرمایا: اگر تو قبیلہ ثقیف سے ہوتا تو ضرور جان لیتا جو تیرے مزدور کرتے ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: بے شک آدمی ضرور جان لیتا اپنے گھر میں (راوی حدیث) ابو عاصم رحمہ اللہ نے ایک بار یوں کہا: اپنے مال میں جب اپنے مزدوروں کے ساتھ کام کرتا ہے تو وہ بھی اللہ عزوجل کے مزدوروں میں سے ایک مزدور شمار ہوتا ہے۔

۲۱۲۔ بَابٌ: اَلتَّطَاوُلُ فِي الْبُنْيَانِ

تعمیرات میں مقابلہ بازی کرنے کا بیان

۴۴۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ لوگ عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے کا مقابلہ نہ کرنے لگیں۔''

۴۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُرَيْثُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: كُنْتُ أَدْخُلُ بُيُوتَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ فَأَتَنَاوَلُ سُقُفَهَا بِيَدِي.

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ازواج مطہرات کے گھروں میں داخل ہوا کرتا تھا، میں ان کی چھتوں کو اپنا ہاتھ لگا سکتا تھا (یعنی ان کے گھروں کی چھتیں اتنی نیچی تھیں)۔

۴۵۱) وَبِالسَّنَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: رَأَيْتُ الْحُجُرَاتِ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ مُغَشًّى مِنْ خَارِجٍ بِمُسُوحِ الشَّعْرِ، وَأَظُنُّ عَرْضَ الْبَيْتِ مِنْ بَابِ الْحُجْرَةِ إِلَى بَابِ الْبَيْتِ نَحْوًا مِنْ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ أَذْرُعٍ، وَأَحْزِرُ الْبَيْتَ الدَّاخِلَ عَشْرَ أَذْرُعٍ، وَأَظُنُّ سَمْكَهُ بَيْنَ الثَّمَانِ وَالسَّبْعِ نَحْوَ ذٰلِكَ، وَوَقَفْتُ عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ فَإِذَا هُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَغْرِبِ.

جناب داؤد بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے (ازواج مطہرات کے) حجروں کو دیکھا جو کھجور کی ٹہنیوں کے تھے اور باہر سے بالوں کے ٹاٹوں سے ڈھانکے ہوئے تھے اور میرا خیال ہے کہ ایک حجرے کی چوڑائی حجرے کے دروازے سے لے کر گھر کے دروازے تک تقریباً چھ یا سات ہاتھ تھی اور میرے اندازے میں گھر کا اندرونی حصہ دس ہاتھ تھا اور میرا خیال ہے کہ اس کی اونچائی سات آٹھ ہاتھ کے درمیان ہوگی اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس میں کھڑا ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ مغربی جانب ہے۔

---

۴۴۹) صحیح البخاري: ۷۱۲۱، ۷۱۲۱ مسند أحمد: ۲/ ۵۳۰.

۴۵۰) [صحیح] المراسیل لأبي داود: ۴۹۷؛ شعب الإیمان للبیهقي: ۱۰۷۳۴.

۴۵۱) [صحیح] المراسیل لأبي داود: ۴۹۶۔

٤٥٢) (ث ٩ ١٠٩) وبالسند عن عبدالله قال: أخبرنا علي بن مسعدة، عن عبدالله الرومي قال: دخلت على أم طلق فقلت: ما أقصر سقف بيتك هذا؟ قالت: يا بني! إن أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله عنه كتب إلى عماله: أن لا تطيلوا بناءكم، فإنه من شر أيامكم.

جناب عبداللہ رومی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ام طلق رحمہا اللہ کے پاس آیا اور کہا: آپ کے گھر کی چھت کتنی نیچی ہے؟ تو وہ فرمانے لگیں: اے میرے بیٹے! امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو خط لکھا تھا کہ اپنے گھروں کو اونچے نہ بناؤ بے شک یہ (عمل) تمہارے برے دنوں میں سے ہوگا۔

٢١٣۔ بَابٌ: مَنْ بَنَى

جس نے گھر بنایا

٤٥٣) حدثنا سليمان بن حرب قال: حدثنا جرير بن حازم، عن الأعمش، عن سلام بن شرحبيل، عن حبة بن خالد، وسواء بن خالد رضي الله عنهما، أنهما أتيا النبي ﷺ وهو يعالج حائطا ـ أو بناء ـ له، فأعاناه.

حبہ بن خالد اور سواء بن خالد رضی اللہ عنہما نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ ایک دیوار کو درست کر رہے تھے یا بنا رہے تھے ان دونوں نے آپ ﷺ کا ہاتھ بٹایا۔

٤٥٤) حدثنا آدم قال: حدثنا شعبة، عن إسماعيل بن أبي خالد، عن قيس بن أبي حازم قال: دخلنا على خباب نعوده ـ وقد اكتوى سبع كيات ـ فقال: إن أصحابنا الذين سلفوا مضوا ولم تنقصهم الدنيا، وإنا أصبنا ما لا نجد له موضعا إلا التراب، ولولا أن النبي ﷺ نهانا أن ندعو بالموت لدعوت به.

جناب قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی عیادت کے لیے آئے اور انھوں نے جسم (صحیح مسلم میں پیٹ کا ذکر ہے) پر سات داغ لگائے ہوئے تھے تو انھوں نے کہا: بے شک ہمارے دوست گزر گئے اور پہلے اس دنیا سے چلے گئے دنیا نے ان (کے ثواب) میں کوئی کمی نہیں کی اور ہمیں مال مل گیا جس کو رکھنے کے لیے سوائے مٹی کے کوئی جگہ نہیں۔ اگر نبی ﷺ نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اپنی موت کے لیے ضرور دعا کرتا۔

٤٥٥) ثم أتيناه مرة أخرى، وهو يبني حائطا له، فقال: إن المسلم يؤجر في كل شيء ينفقه إلا في شيء يجعله في هذا التراب.

(جناب قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں) پھر ہم دوبارہ ان کے پاس گئے تو وہ اپنی ایک دیوار بنا رہے تھے تو فرمانے لگے: بے شک مسلمان کو ہر اس چیز میں اجر ملتا ہے جسے وہ خرچ کرتا ہے سوائے اس چیز کے جسے وہ مٹی میں لگا دے۔

---

٤٥٢) [ضعيف]؛ ٤٥٣) [صعيف] مسند أحمد: ٣/ ٤٦٩، سنن ابن ماجه: ٤١٦٥۔

٤٥٤) صحيح البخاري: ٥٦٧٢، صحيح مسلم: ٢٦٨١

٤٥٥) صحيح البخاري: ٥٦٧٢۔

٤٥٦) حَدَّثَنَا عُمَرُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو السَّفَرِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ، وَأَنَا أُصْلِحُ خُصًّا لَنَا، فَقَالَ لِي: ((مَا هَذَا؟)) قُلْتُ: أُصْلِحُ خُصَّنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَقَالَ: ((الْأَمْرُ أَسْرَعُ مِنْ ذٰلِكَ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کا گزر ہوا اور میں اپنے چھپر کی مرمت کر رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے چھپر کی مرمت کر رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''موت اس سے زیادہ جلدی آنے والی ہے۔''

٢١٤۔ بَابٌ: اَلْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ

وسیع رہائش گاہ کے بارے میں بیان

٤٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَقَبِيصَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ خَمِيْلٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِالْحَارِثِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ: اَلْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ، وَالْجَارُ الصَّالِحُ، وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيْءُ)).

سیدنا نافع بن عبدالحارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہ آدمی کی خوش بختی میں سے ہے کہ اسے وسیع رہائش گاہ نیک ہمسایہ اور آرام دہ سواری مل جائے۔''

٢١٥۔ بَابٌ: مَنِ اتَّخَذَ الْغُرَفَ

جس نے بالا خانہ بنایا

٤٥٨) حَدَّثَنَا مُوْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ نِبْرَاسٍ أَبُو الْحَسَنِ، عَنْ ثَابِتٍ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ بِالزَّاوِيَةِ ـ فَوْقَ غُرْفَةٍ لَهُ ـ فَسَمِعَ الْأَذَانَ، فَنَزَلَ وَنَزَلْتُ، فَقَارَبَ فِي الْخُطَا فَقَالَ: كُنْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ فَمَشَى بِي هَذِهِ الْمِشْيَةَ وَقَالَ: أَتَدْرِي لِمَ فَعَلْتُ بِكَ؟ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَشَى بِي هَذِهِ الْمِشْيَةَ وَقَالَ: ((أَتَدْرِي لِمَ مَشَيْتُ بِكَ؟)) قُلْتُ: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((لِيَكْثُرَ عَدَدُ خُطَانَا فِي طَلَبِ الصَّلَاةِ)).

جناب ثابت رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ بالا خانے میں تشریف فرما تھے کہ انہوں نے اذان سنی تو نیچے اتر آئے میں بھی (ان کے ساتھ) نیچے اتر آیا، وہ چھوٹے چھوٹے قدموں سے چلنے لگے۔ اور فرمانے لگے: میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا وہ بھی میرے ساتھ ایسی ہی رفتار سے چلے تھے اور فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ میں نے تیرے ساتھ ایسا

---

٤٥٦) [صحيح] جامع الترمذي: ٢٣٣٥؛ سنن أبي داود: ٥٢٣٥؛ سنن ابن ماجه: ٤١٦٠۔

٤٥٧) [صحيح] مسند أحمد: ٣/ ٤٠٧؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٦٦۔

٤٥٨) [ضعيف] المعجم الكبير للطبراني: ٤٧٩٧، ٤٧٩٨، ٤٧٩٩۔

کیوں کیا؟ اس لیے کہ نبی ﷺ بھی میرے ساتھ ایسی ہی رفتار سے چلے تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''کیا تو جانتا ہے کہ میں تیرے ساتھ اس رفتار سے کیوں چلا ہوں؟'' میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تاکہ نماز کی طرف جاتے ہوئے ہمارے قدموں کی گنتی زیادہ ہو جائے۔''

٢١٦۔ بَابٌ: نَقْشُ الْبُنْيَانِ

عمارتوں پر نقش و نگار کرنے کے بیان میں

459) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنِ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَبْنِيَ النَّاسُ بُيُوتًا، يُشَبِّهُونَهَا بِالْمَرَاحِلِ))**. قَالَ إِبْرَاهِيمُ: يَعْنِي الثِّيَابَ الْمُخَطَّطَةَ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''**قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک** لوگ ایسے گھر بنانے لگیں جن کو وہ نقش و نگار والے کپڑوں کے مشابہ کر دیں۔'' ابراہیم رحمہ اللہ نے کہا: مَرَاحِلُ سے مراد دھاری دار کپڑے ہیں۔

460) حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ إِلَى الْمُغِيرَةِ رضی اللہ عنہ: اكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. فَكَتَبَ إِلَيْهِ: إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: **((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ))**. وَكَتَبَ إِلَيْهِ: إِنَّهُ كَانَ يَنْهٰى عَنْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ. وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ، وَوَأْدِ الْبَنَاتِ، وَمَنْعٍ وَهَاتِ.

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وراد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا کہ آپ مجھے وہ حدیث لکھ کر بھیجیں جو آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، چنانچہ انھوں نے ان کی طرف لکھا کہ بے شک اللہ کے نبی ﷺ ہر نماز کے بعد یہ پڑھتے تھے: **((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ. وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ))** ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو نہ دے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی بزرگی والے کو اس کی بزرگی تیرے مقابلے میں نفع نہیں دے سکتی۔'' انھوں نے یہ بھی لکھا کہ رسول اللہ ﷺ قیل و قال (فضول گفتگو)، کثرت سوال، بربادی مال سے منع فرماتے تھے اور آپ ﷺ ماؤں کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے، خود نہ دینے اور دوسروں سے لینے سے منع فرماتے تھے۔

---

459) [صحيح] 460) صحيح البخاري: ٨٤٤، ٧٢٩٢، صحيح مسلم: ٥٩٣۔

٤٦١) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ))، قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاغْدُوا وَرُوحُوا، وَشَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ، وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کو اس کا عمل چھٹکارا نہیں دلائے گا۔“ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، مجھے بھی نہیں الا یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے، پس تم سیدھے رہو اور میانہ روی اختیار کرو، صبح کے وقت عمل کرو، شام کے وقت عمل کرو، کچھ رات کے اندھیرے میں بھی اور میانہ روی کو لازم پکڑو (تم منزل پر) پہنچ جاؤ گے۔“

٢١٧۔ بَابٌ: اَلرِّفْقُ

نرمی اختیار کرنے کا بیان

٤٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، قَالَتْ عَائِشَةُ فَفَهِمْتُهَا، فَقُلْتُ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَهْلًا يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ))، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَدْ قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ)).

نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہودیوں کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی انہوں نے کہا: السام علیکم، (تم پر موت پڑے) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں سمجھ گئی لہٰذا میں نے جواب دیا: علیکم السام واللعنة (تم پر موت اور لعنت پڑے) کہتی ہیں: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ ٹھہر جاؤ! اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے سنا نہیں انہوں نے کیا کہا تھا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے وعلیکم (اور تم پر بھی) کہہ دیا تھا۔“

٤٦٣) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ ابْنِ هِلَالٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ)).

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، مِثْلَهُ.

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی نرمی کی صفت سے محروم کر دیا گیا وہ ساری خیر سے محروم کر دیا گیا۔“ ہمیں محمد بن کثیر نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں شعبہ نے اعمش کے واسطے سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

٤٦١) صحيح البخاري: ٦٤٦٣، صحيح مسلم: ٢٨١٦۔

٤٦٢) صحيح البخاري: ٦٠٢٤، صحيح مسلم: ٢١٦٥۔ ٤٦٣) صحيح مسلم: ٢٥٩٢

٤٦٤) حدثنا عبدالله بن محمد قال: حدثنا ابن عيينة، عن عمرو، عن ابن أبي مليكة، عن يعلى بن مملك، عن أم الدرداء، عن أبي الدرداء رضي الله عنه، عن النبي ﷺ قال: ((من أعطي حظه من الرفق، فقد أعطي حظه من الخير، ومن حرم حظه من الرفق، فقد حرم حظه من الخير، أثقل شيء في ميزان المؤمن يوم القيامة حسن الخلق، وإن الله عز وجل ليبغض الفاحش البذيء)).

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو نرمی میں سے اس کا حصہ دے دیا گیا تو حقیقت یہ ہے کہ اسے خیر میں سے اس کا حصہ دے دیا گیا اور جس شخص کو نرمی میں سے اس کے حصے سے محروم کر دیا گیا تو حقیقت یہ ہے کہ اسے خیر میں سے اس کے حصے سے محروم کر دیا گیا۔ اچھا اخلاق مومن بندے کے میزان میں قیامت کے دن سب سے بھاری چیز ہوگی اور بے شک اللہ تعالیٰ فحش گو اور بدزبان سے نفرت کرتا ہے۔''

٤٦٥) حدثنا عبدالله بن عبدالوهاب قال: حدثني أبو بكر بن نافع ـ واسمه أبو بكر ـ مولى زيد بن الخطاب قال: سمعت محمد بن أبي بكر بن عمرو بن حزم يقول: قالت عمرة: قالت عائشة رضي الله عنها: قال النبي ﷺ: ((أقيلوا ذوي الهيئات زلاتهم)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اچھے اخلاق و کردار والے لوگوں کی لغزشوں سے درگزر کیا کرو۔''

٤٦٦) حدثنا الغداني أحمد بن عبيدالله قال: حدثنا كثير بن أبي كثير قال: حدثنا ثابت، عن أنس رضي الله عنه، عن النبي ﷺ قال: ((لا يكون الرفق في شيء إلا زانه، ولا يكون الخرق في شيء إلا شانه، وإن الله رفيق يحب الرفق)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس چیز میں رفق ہو وہ اسے خوبصورت بنا دے گی، اکھڑ پن جس چیز میں ہوگا اسے بدنما کر دے گا اور بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے۔''

٤٦٧) حدثنا عمرو بن مرزوق قال: أخبرنا شعبة، عن قتادة قال: سمعت عبدالله بن أبي عتبة يحدث، عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: كان رسول الله ﷺ أشد حياء من العذراء في خدرها، وكان إذا كره شيئا عرفناه في وجهه.

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پردے میں رہنے والی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے جب کوئی چیز آپ کو ناپسند ہوتی تو ہم اسے آپ کے چہرہ مبارک سے پہچان لیتے تھے۔

---

(٤٦٤) [صحيح] مسند أحمد: ٦/ ٤٥١؛ جامع الترمذي: ٢٠١٣۔

(٤٦٥) [صحيح] مسند أحمد: ٦/ ١٨١؛ سنن أبي داود: ٤٣٧٥؛ السنن الكبرى للنسائي: ٧٢٩٤۔

(٤٦٦) [صحيح] مسند البزار: ١٩٦٣؛ جامع الترمذي: ١٩٧٤؛ سنن ابن ماجه: ٤١٨٥

(٤٦٧) صحيح البخاري: ٦١٠٢؛ صحيح مسلم: ٢٣٢٠

٤٦٨ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ قَابُوسَ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْهَدْيُ الصَّالِحُ، وَالسَّمْتُ، وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''نیک سیرت عمدہ کردار اور میانہ روی نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

٤٦٩ ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمِقْدَامِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ عَلَى بَعِيرٍ فِيهِ صُعُوبَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، فَإِنَّهُ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں ایک اونٹ پر سوار تھی جس پر سختی کرنا پڑتی تھی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''نرمی کو لازم پکڑو کیونکہ یہ جس چیز میں ہوگی اسے خوبصورت بنا دے گی اور جس چیز سے نکال دی گئی اسے بدنما کر دے گی۔''

٤٧٠ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ، فَإِنَّهُ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ، وَقَطَعُوا أَرْحَامَهُمْ، وَالظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخل سے بچو کیونکہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا، انھوں نے ناحق خون بہائے اور رشتہ داری کو توڑا اور ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا باعث ہوگا۔''

٢١٨ ـ بَابُ: الرِّفْقُ فِي الْمَعِيشَةِ

گزر بسر میں سادگی کا بیان

٤٧١ ـ (ث: ١١٠) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضی اللہ عنہا، فَقَالَتْ: أَمْسِكْ حَتَّى أَخِيطَ نُقْبَتِي، فَأَمْسَكْتُ، فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، لَوْ خَرَجْتُ فَأَخْبَرْتُهُمْ لَعَدُّوهُ مِنْكِ بُخْلًا، قَالَتْ: أَبْصِرْ شَأْنَكَ، إِنَّهُ لَا جَدِيدَ لِمَنْ لَا يَلْبَسُ الْخَلَقَ.

جناب عبید رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تو انھوں نے فرمایا: ذرا ٹھہرو! میں اپنا پاجامہ سی لوں، میں رک گیا، پھر میں نے عرض کیا: اے ام المومنین! اگر میں باہر نکل کر لوگوں کو یہ بات بتا دوں کہ آپ پرانا کپڑا سی رہی تھیں تو لوگ اسے آپ کی کنجوسی شمار کریں گے، انھوں نے فرمایا: ذرا سمجھ کر بات کر، بے شک جو شخص پرانا کپڑا نہ پہنے اس کے لیے نیا کپڑا نہیں۔

---

٤٦٨ ـ [ضعيف] شعب الإيمان للبيهقي: ٦٥٥٥ ـ سنن أبي داود: ٤٧٧٦.

٤٦٩ ـ صحيح مسلم: ٢٥٩٤ ـ سنن أبي داود: ٤٨٠٨.

٤٧٠ ـ صحيح مسلم: ٢٥٧٨ ـ سنن أبي داود: ١٦٩٨. ٤٧١ ـ حسن.

۲۱۹۔ بَابٌ: مَا يُعْطَى الْعَبْدُ عَلَى الرِّفْقِ

بندے کو نرمی پر کیا کچھ ملتا ہے؟

۴۷۲) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ))
وَعَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ مِثْلَهُ.

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے اور جتنا وہ نرمی پر عطا کرتا ہے اتنا سختی پر عطا نہیں کرتا۔''
یونس بن عبید رحمہ اللہ نے بھی حمید رحمہ اللہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۲۰۔ بَابُ التَّسْكِينِ

سکون اور اطمینان کا بیان

۴۷۳) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''آسانی پیدا کرو، سختی نہ کرو، اطمینان دلاؤ، نفرت نہ پھیلاؤ۔''

۴۷۴) (ث: ۱۱۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: نَزَلَ ضَيْفٌ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ -وَفِي الدَّارِ كَلْبَةٌ لَهُمْ- فَقَالُوا: يَا كَلْبَةُ! لَا تَنْبَحِي عَلَى ضَيْفِنَا، فَصِحْنَ الْجِرَاءُ فِي بَطْنِهَا، فَذَكَرُوا لِنَبِيٍّ لَهُمْ، فَقَالَ: إِنَّ مَثَلَ هٰذَا كَمَثَلِ أُمَّةٍ تَكُونُ بَعْدَكُمْ، يَغْلِبُ سُفَهَاؤُهَا عُلَمَاءَهَا.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں سے ایک گھرانے میں کوئی مہمان آیا اور ان کے گھر میں ایک کتیا تھی، گھر والوں نے کہا: اے کتیا! ہمارے مہمانوں پر نہ بھونکنا، (کتیا تو نہ بھونکی مگر) اس کے پیٹ میں جو بچے تھے وہ بھونکنے لگے، یہ بات انہوں نے اپنے نبی سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: بے شک اس کی مثال اس امت جیسی ہے جو تمہارے بعد آئے گی کہ اس کے جاہل بے وقوف لوگ اپنے علماء پر غالب آ جائیں گے۔

---

۴۷۲) [صحيح: سنن أبي داود: ۴۸۰۷؛ مسند أحمد: ۴/ ۸۷۔
۴۷۳) صحيح البخاري: ۶۱۲۵؛ صحيح مسلم: ۱۷۳۴۔
۴۷۴) [ضعيف: مسند أحمد: ۲/ ۱۷۰۔

٢٢١۔ بَابٌ: اَلْخُرْقُ

اکھڑپن کا بیان

٤٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا تَقُولُ: كُنْتُ عَلَى بَعِيرٍ فِيهِ صُعُوبَةٌ، فَجَعَلْتُ أَضْرِبُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، فَإِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں ایک اونٹ پر سوار تھی جس میں ذرا سختی تھی اس لیے میں نے اسے مارنا شروع کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''نرمی کو لازم پکڑو کیونکہ نرمی جس چیز میں ہوگی اسے یہ خوبصورت بنا دے گی اور جس چیز سے یہ چھین لی گئی اسے بدنما کر دے گی۔''

٤٧٦) (ث: ١١٢) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ: قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَّا۔ يُقَالُ لَهُ: جَابِرٌ أَوْ جُوَيْبِرٌ۔ قَالَ: طَلَبْتُ حَاجَةً إِلَى عُمَرَ رضی اللہ عنہ فِي خِلَافَتِهِ، فَانْتَهَيْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ لَيْلًا، فَغَدَوْتُ عَلَيْهِ، وَقَدْ أُعْطِيتُ فِطْنَةً وَلِسَانًا۔ أَوْ قَالَ: مَنْطِقًا۔ فَأَخَذْتُ فِي الدُّنْيَا فَصَغَّرْتُهَا، فَتَرَكْتُهَا لَا تَسْوَى شَيْئًا، وَإِلَى جَنْبِهِ رَجُلٌ أَبْيَضُ الشَّعْرِ، أَبْيَضُ الثِّيَابِ، فَقَالَ لَمَّا فَرَغْتُ: كُلُّ قَوْلِكَ كَانَ مُقَارِبًا، إِلَّا وَقُوعَكَ فِي الدُّنْيَا، وَهَلْ تَدْرِي مَا الدُّنْيَا؟ إِنَّ الدُّنْيَا فِيهَا بَلَاغُنَا۔ أَوْ قَالَ: زَادُنَا۔ إِلَى الْآخِرَةِ، وَفِيهَا أَعْمَالُنَا الَّتِي نُجْزَى بِهَا فِي الْآخِرَةِ. قَالَ: فَأَخَذَ فِي الدُّنْيَا رَجُلٌ هُوَ أَعْلَمُ بِهَا مِنِّي، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَنْ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي إِلَى جَانِبِكَ؟ قَالَ: سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ.

جناب ابونضرہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص جس کا نام جابر یا جویبر تھا اس نے بیان کیا کہ مجھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ان سے ایک کام پڑا۔ میں رات کے وقت مدینہ پہنچا، صبح ہوئی تو ان کی خدمت میں حاضر ہوا مجھے (اللہ کی طرف سے) سمجھ داری اور گفتگو کا طریقہ وسلیقہ عطا فرمایا گیا تھا۔ میں نے دنیا کا ذکر شروع کر دیا اور اسے اس قدر قرار دیا کہ دنیا کسی چیز کے برابر نہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں ایک آدمی تھا جس کے بال بھی سفید تھے اور کپڑے بھی سفید تھے، جب میں اپنی بات سے فارغ ہو گیا تو انھوں نے کہا: تمہاری تمام باتیں ٹھیک ہیں سوائے دنیا کی تذلیل کے جو تم نے کی، کیا جانتے ہو کہ دنیا کیا ہوتی ہے؟ بے شک دنیا ہماری آخرت کے سفر کا توشہ ہے اور اسی میں ہمارے وہ اعمال ہیں جن کا ہمیں آخرت میں صلہ ملے گا۔ راوی نے کہا: پھر اس نے دنیا کے بارے میں اپنا موقف ظاہر کیا جو مجھ سے زیادہ جاننے والا تھا۔ میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! آپ کے پہلو میں بیٹھا ہوا آدمی کون ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ سید المسلمین ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں۔

---

٤٧٥) صحيح مسلم: ٢٥٩٤؛ سنن أبي داود: ٨، ٤٨٠٨.

٤٧٦) [ضعيف] الطبقات الكبرى لابن سعد: ٣/ ٤٩٩؛ تاريخ دمشق لابن عساكر: ٧/ ٣٣٩.

٤٧٧) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا قِنَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ النَّهْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْأَشَرَةُ شَرٌّ)).

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیخی بگارنا بری چیز ہے۔''

۲۲۲۔ بَابٌ: اِصْطِنَاعُ الْمَعْرُوفِ

مال کی حفاظت کرنے کا بیان

٤٧٨) (ث: ١١٣) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَنَشُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا تُنْتَجُ فَرَسُهُ فَيَنْحَرُهَا، فَيَقُولُ: أَنَا أَعِيشُ حَتَّى أَرْكَبَ هَذَا؟ فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ: أَنْ أَصْلِحُوا مَا رَزَقَكُمُ اللهُ، فَإِنَّ فِي الْأَمْرِ تَنَفُّسًا.

جناب حنش بن حارث رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ ہم میں سے ایک آدمی تھا کہ جب گھوڑی جنتی تو وہ اسے ذبح کر لیتا اور کہتا: کیا میں زندہ رہوں گا جو اس پر سواری کروں گا؟ پھر ہمارے پاس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ جو اللہ تعالیٰ تمھیں رزق دے اسے اچھی طرح رکھو کیونکہ معاملے میں مہلت ہے۔

٤٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنْ قَامَتِ السَّاعَةُ وَفِي يَدِ أَحَدِكُمْ فَسِيلَةٌ، فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا تَقُومَ حَتَّى يَغْرِسَهَا فَلْيَغْرِسْهَا)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اگر قیامت قائم ہونے لگے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کھجور کے درخت کا پودا ہو تو اگر اس سے ہو سکے تو قیامت قائم ہونے سے پہلے اس پودے کو لگا دے۔''

٤٨٠) (ث: ١١٤) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَجَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ: إِنْ سَمِعْتَ بِالدَّجَّالِ قَدْ خَرَجَ وَأَنْتَ عَلَى وَدِيَّةٍ تَغْرِسُهَا، فَلَا تَعْجَلْ أَنْ تُصْلِحَهَا، فَإِنَّ لِلنَّاسِ بَعْدَ ذَلِكَ عَيْشًا.

جناب داود بن ابو داود رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو سن لے کہ دجال کا خروج ہو چکا ہے اور تو زمین میں کھجور کا پودا لگا رہا ہو تو اسے ٹھیک ٹھیک لگا دینا، جلدی نہ کرنا کیونکہ لوگوں کے لیے اس کے بعد بھی زندگی ہے۔

---

٤٧٧) [حسن]

٤٧٨) [صحيح] قصر الأمل لابن أبي الدنيا: ١٠٩؛ الزهد للامام وكيع: ٤٧٠۔

٤٧٩) [صحيح] مسند أحمد: ٣/١٨٣؛ مسند أبي داود الطيالسي: ٢٠٦٨

٤٨٠) [ضعيف]

۲۲۳۔ بَابٌ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ

مظلوم کی بددعا کے بیان میں

۴۸۱) حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تین دعائیں ایسی ہیں جو مقبول ہیں: مظلوم کی بددعا، مسافر کی دعا اور والد کی اپنی اولاد پر بددعا۔''

۲۲۴۔ بَابٌ: سُؤَالُ الْعَبْدِ الرِّزْقَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لِقَوْلِهِ: ﴿وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ﴾ (المائدة: ۱۱۴)

بندے کا رب سے رزق کا سوال: اے اللہ! ہمیں رزق عطا فرما تو ہی بہترین رزق دینے والا ہے

۴۸۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ﷺ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ نَظَرَ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ)) وَنَظَرَ نَحْوَ الْعِرَاقِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَنَظَرَ نَحْوَ كُلِّ أُفُقٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ تُرَاثِ الْأَرْضِ وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا وَصَاعِنَا)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے منبر پر سنا، آپ ﷺ نے یمن کی طرف دیکھ کر فرمایا: ''اے اللہ! ان کے دلوں کو ہماری طرف متوجہ فرمادے۔'' پھر آپ ﷺ نے عراق کی طرف دیکھ کر یہی دعا کی اور ہر طرف دیکھتے ہوئے آپ ﷺ نے یہی دعا فرمائی اور پھر یہ دعا کی: ''اے اللہ! ہم کو زمین کی پیداوار میں سے رزق عطا فرما اور ہمارے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔''

۲۲۵۔ بَابٌ: اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ

ظلم اندھیرا ہی اندھیرا ہے

۴۸۳) حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اتَّقُوا الظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ، فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَحَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَهُمْ، وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ)).

۴۸۱) [صحيح] سنن أبي داود: ۱۵۳۶؛ جامع الترمذي: ۳۴۴۸؛ سنن ابن ماجه: ۳۸۶۲۔

۴۸۲) [ضعيف] مسند البزار: ۱۱۸۴؛ مسند أحمد: ۳۴۲/۳ ۔ ۴۸۳) [صحيح] صحيح مسلم: ۲۵۷۸۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور بخل سے بچو کیونکہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا اور ان کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ آپس میں خون ریزی کریں اور حرام چیزوں کو حلال کر لیں۔“

٤٨٤) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُنْكَدِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي مَسْخٌ، وَقَذْفٌ، وَخَسْفٌ، وَيُبْدَأُ بِأَهْلِ الْمَظَالِمِ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے آخری زمانہ میں صورتیں بدلنے، پتھر برسنے، اور زمین میں دھنسنے کے واقعات ہوں گے اور یہ عذاب ظلم کرنے والوں سے شروع ہوگا۔“

٤٨٥) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ الْمَاجِشُونِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ظلم قیامت کے دن اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔“

٤٨٦) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَإِسْحَاقُ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيَتَقَاصُّونَ مَظَالِمَ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا نُقُّوا وَهُذِّبُوا، أُذِنَ لَهُمْ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ بِمَنْزِلِهِ أَدَلُّ مِنْهُ فِي الدُّنْيَا)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب مومن دوزخ سے چھٹکارا پالیں گے تو انہیں جنت اور جہنم کے درمیان ایک پل پر روک لیا جائے گا، پھر انہیں دنیا میں (کیے جانے والے) باہمی مظالم کا بدلہ دیا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ بالکل صاف ستھرے ہو جائیں گے تب ان کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میں محمد ﷺ کی جان ہے، ان میں سے ہر ایک جنت میں اپنے گھر کو اپنے دنیا میں گھر کی نسبت زیادہ جاننے والا ہے۔“

٤٨٧) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْفُحْشَ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ، وَإِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ، فَإِنَّهُ دَعَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَقَطَعُوا أَرْحَامَهُمْ، وَدَعَاهُمْ فَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ)).

---

٤٨٤) [ضعيف] سنن ابن ماجه: ٤٠٦٠، ٤٠٦٢؛ جامع الترمذي: ٢١٨٥۔

٤٨٥) صحيح البخاري: ٢٤٤٧؛ صحيح مسلم: ٢٥٧٨۔

٤٨٦) صحيح البخاري: ٢٤٤٠۔

٤٨٧) [صحيح] مسند الحميدي: ١١٥٩؛ صحيح ابن حبان: ٥١٧٧؛ المستدرك للحاكم: ١/ ١٢۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ظلم سے بچو بلاشبہ ظلم قیامت کے دن اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور فحش گوئی سے بچو بلاشبہ اللہ تعالیٰ فحش گو اور فحش گوئی اپنانے والے کو پسند نہیں فرماتا اور بخل سے بچو بلاشبہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو دعوت دی تو انہوں نے رشتہ داری کو توڑا اور اس نے انھیں دعوت دی تو انہوں نے حرام چیزوں کو حلال کرلیا۔"

488) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((إِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَاتَّقُوا الشُّحَّ، فَإِنَّهُ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَحَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ، وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ))**.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور بخل سے بچو کیونکہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا اور انہیں اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ آپس میں خون بہائیں اور حرام چیزوں کو حلال کرلیں۔"

489) (ث: 115) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى قَالَ: اجْتَمَعَ مَسْرُوقٌ وَشُتَيْرُ بْنُ شَكَلٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَتَقَوَّضَ إِلَيْهِمَا حِلَقُ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ مَسْرُوقٌ: لَا أَرَى هَؤُلَاءِ يَجْتَمِعُونَ إِلَيْنَا إِلَّا لِيَسْتَمِعُوا مِنَّا خَيْرًا، فَإِمَّا أَنْ تُحَدِّثَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ فَأُصَدِّقَكَ أَنَا، وَإِمَّا أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ فَتُصَدِّقَنِي، فَقَالَ: حَدِّثْ يَا أَبَا عَائِشَةَ! قَالَ: هَلْ سَمِعْتَ عَبْدَاللّٰهِ يَقُولُ: الْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ، وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ، وَالرِّجْلَانِ تَزْنِيَانِ، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ. قَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُولُ: مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَجْمَعُ لِحَلَالٍ وَحَرَامٍ وَأَمْرٍ وَنَهْيٍ، مِنْ هَذِهِ الْآيَةِ: **﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ﴾** (16/ النحل: 90)؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ. قَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُولُ: مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَسْرَعَ فَرَجًا مِنْ قَوْلِهِ: **﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾** (65/ الطلاق: 2)؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ. قَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُولُ: مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ تَفْوِيضًا مِنْ قَوْلِهِ: **﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ﴾** (39/ الزمر: 53)؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ.

جناب ابوالضحیٰ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جناب مسروق اور شتیر بن شکل رحمہما اللہ دونوں مسجد میں اکٹھے ہو گئے تو مسجد میں لوگوں کے حلقے ان دونوں کے اردگرد جمع ہونا شروع ہو گئے، جناب مسروق رحمہ اللہ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ یہ لوگ ہم سے صرف خیر کی باتیں ہی سننے کے لیے جمع ہوئے ہیں لہٰذا یا تو آپ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایات سنائیں اور میں آپ کی تصدیق کرتا رہوں گا اور یا میں سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایات سناتا ہوں اور آپ میری تصدیق کرتے رہیں، تو شتیر بن شکل رحمہ اللہ نے کہا: اے ابو عائشہ! آپ ہی بیان کریں تو انھوں نے کہا: کیا آپ نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آنکھیں زنا کرتی ہیں، ہاتھ زنا کرتے ہیں، پاؤں زنا کرتے ہیں اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب کرتی ہے؟ تو اس

488) صحیح مسلم: 2578۔ 489) [حسن] سنن سعید بن منصور: 427؛ المستدرك للحاكم: 2/ 356۔

(شتیر رحمہ اللہ) نے کہا: ہاں، مسروق رحمہ اللہ نے کہا: اور میں نے بھی ان سے یہ حدیث سنی ہے۔ پھر مسروق رحمہ اللہ نے کہا: کیا آپ نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آیت: ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ ...﴾ سے بڑھ کر قرآن میں کوئی ایسی جامع آیت نہیں، جس نے حلال وحرام اور امر ونہی کو جمع کر دیا ہو؟ شتیر بن شکل رحمہ اللہ نے کہا: ہاں مسروق رحمہ اللہ نے کہا: اور میں نے بھی ان سے یہ حدیث سنی ہے۔ پھر مسروق نے کہا: کیا آپ نے سیدنا عبداللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن میں کوئی آیت: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ ...﴾ سے بڑھ کر ایسی نہیں جس پر عمل کرنے سے کشادگی کی راہ جلد نکل جائے تو شتیر بن شکل رحمہ اللہ نے کہا: ہاں، مسروق نے کہا: اور میں نے بھی ان سے یہ حدیث سنی ہے، پھر مسروق رحمہ اللہ نے کہا: کیا آپ نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن میں کوئی آیت: ﴿يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ ...﴾ سے بڑھ کر نہیں ہے جو بندوں کو تفویض سکھاتی ہو تو شتیر رحمہ اللہ نے کہا: ہاں، مسروق رحمہ اللہ نے کہا: اور میں نے بھی ان سے یہ حدیث سنی ہے۔

۴۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى بْنُ مُسْهِرٍ ـأَوْ بَلَغَنِي عَنْهُ ـقَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ: ((يَا عِبَادِيْ! إِنِّيْ قَدْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِيْ، وَجَعَلْتُهُ مُحَرَّمًا بَيْنَكُمْ فَلَا تَظَالَمُوْا. يَا عِبَادِيْ! إِنَّكُمُ الَّذِيْنَ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوْبَ، وَلَا أُبَالِيْ، فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ أَغْفِرْ لَكُمْ. يَا عِبَادِيْ! كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ، فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ أُطْعِمْكُمْ. يَا عِبَادِيْ! كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ، فَاسْتَكْسُوْنِيْ أَكْسُكُمْ. يَا عِبَادِيْ! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ، كَانُوْا عَلٰى أَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْكُمْ، لَمْ يَزِدْ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا، وَلَوْ كَانُوْا عَلٰى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ، لَمْ يَنْقُصْ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا، وَلَوِ اجْتَمَعُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُوْنِيْ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مَا سَأَلَ، لَمْ يَنْقُصْ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا، إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْبَحْرَ أَنْ يُغْمَسَ فِيْهِ الْمِخْيَطُ غَمْسَةً وَاحِدَةً. يَا عِبَادِيْ! إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أَحْفَظُهَا عَلَيْكُمْ، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ)). كَانَ أَبُوْ إِدْرِيْسَ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ جَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ.

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندو! بے شک میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اسے حرام ٹھہرایا ہے لہٰذا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! بے شک تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں گناہوں کو بخشتا ہوں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں لہٰذا تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے ان کے جن کو میں کھلا دوں لہٰذا تم مجھ سے کھانا مانگو، میں تمہیں کھانے کے لیے دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے ان کے جنہیں میں پہنا دوں۔ لہٰذا تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہنا دوں گا۔ اے میرے بندو! بے شک اگر تمہارے اول و آخر، اور تمہارے جن وانس تم میں سے سب سے زیادہ متقی بندے کی طرح ہو جائیں تو یہ تقویٰ میری بادشاہت میں ذرا برابر بھی اضافہ نہیں۔ اور اگر تم سب سے زیادہ بدکار شخص کی طرح ہو جاؤ تو یہ (بدکار ہونا) میری بادشاہت میں ذرا برابر بھی کمی نہیں کر سکتا۔

۴۹۰) صحیح مسلم: ۲۵۷۷؛ صحیح ابن حبان: ۶۱۹؛ المستدرک للحاکم: ۴/ ۲۴۱۔

اور اگر تم سب ایک میدان میں جمع ہو جاؤ اور مجھ سے سوال کرو اور میں ان میں سے ہر انسان کو وہ چیز دے دوں جو اس نے مانگی تو میرے خزانے میں صرف اتنی سی کمی آئے گی جتنا سوئی کو سمندر میں ایک مرتبہ ڈبو دینے سے سمندر میں کمی آتی ہے۔ اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جن کو میں تمہارے لئے (ذخیرہ کر کے آخرت کے لیے) رکھتا ہوں سو تم میں سے جو شخص اپنے عمل میں خیر پائے اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے جو شخص اس کے علاوہ (کوئی برائی) پائے تو اسے چاہیے کہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے۔'' جناب ابو ادریس رحمہ اللہ جب اس حدیث کو بیان کرتے تھے تو دو زانو ہو کر بیٹھ جاتے تھے۔

٢٢٦۔ بَابٌ: كَفَّارَةُ الْمَرِيضِ

مریض کے گناہوں کا کفارہ

٤٩١) (ت: ١١٦) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ، أَنَّ غُضَيْفَ بْنَ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رضي الله عنه، وَهُوَ وَجِعٌ، فَقَالَ: كَيْفَ أَمْسَى أَجْرُ الْأَمِيرِ؟ فَقَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ فِيمَا تُؤْجَرُوْنَ بِهِ؟ فَقَالَ: بِمَا يُصِيبُنَا فِيمَا نَكْرَهُ، فَقَالَ: إِنَّمَا تُؤْجَرُوْنَ بِمَا أَنْفَقْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَاسْتُنْفِقَ لَكُمْ، ثُمَّ عَدَّ أَدَاةَ الرَّحْلِ كُلَّهَا حَتّٰى عَدَّ أَدَبَ الْبِرْذَوْنِ، وَلٰكِنَّ هٰذَا الْوَصَبَ الَّذِي يُصِيبُكُمْ فِي أَجْسَادِكُمْ يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ مِنْ خَطَايَاكُمْ.

جناب غضیف بن حارث رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس وقت وہ بیماری میں مبتلا تھے تو اس آدمی نے کہا: امیر کا اجر کیسا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہیں کن چیزوں میں اجر دیا جاتا ہے؟ اس نے کہا: مصائب میں جن کو ہم ناپسند کرتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو تم اللہ کے رستے میں خرچ کرتے ہو اس پر تمہیں اجر دیا جاتا ہے اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) تم پر خرچ کیا جاتا ہے۔ پھر آپ نے کجاوے کا سارا سامان شمار کیا یہاں تک کہ گھوڑے کی لگام بھی شمار میں لائے (یعنی ان چیزوں میں بھی اجر ہے) اور (فرمایا) لیکن یہ تکلیف جو تمہارے جسموں میں پہنچتی ہے اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہاری خطائیں مٹا دیتا ہے۔

٤٩٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ، وَلَا وَصَبٍ، وَلَا هَمٍّ، وَلَا حَزَنٍ، وَلَا أَذًى، وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ)).

٤٩١) [ضعيف] مسند أحمد: ١/ ١٩٥، المستدرك للحاكم ٣/ ٢٦٥۔

٤٩٢) صحيح البخاري: ٥٦٤١، صحيح مسلم: ٢٥٧٣

سیدنا ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو جو بھی تھکاوٹ، بیماری، پریشانی، غم، تکلیف یا صدمہ پہنچتا ہے حتیٰ کہ اس کو جو کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی خطائیں معاف فرماتا ہے۔“

۴۹۳) (ث: ۱۱۷) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ رضي الله عنه، وَعَادَ مَرِيضًا فِي كِنْدَةَ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ: أَبْشِرْ، فَإِنَّ مَرَضَ الْمُؤْمِنِ يَجْعَلُهُ اللَّهُ لَهُ كَفَّارَةً وَمُسْتَعْتَبًا، وَإِنَّ مَرَضَ الْفَاجِرِ كَالْبَعِيرِ عَقَلَهُ أَهْلُهُ، ثُمَّ أَرْسَلُوهُ، فَلَا يَدْرِي لِمَ عُقِلَ، وَلِمَ أُرْسِلَ.

جناب عبدالرحمٰن بن سعید رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بتایا کہ میں سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور انھوں نے کندہ مقام میں ایک مریض کی عیادت کی، جب وہ مریض کے پاس پہنچے تو فرمایا: خوش ہو جاؤ، بے شک مومن کی بیماری کو اللہ تعالیٰ اس کے لیے گناہوں کا کفارہ اور اپنی رضا کا سبب بنا دیتا ہے اور بے شک فاجر آدمی کی بیماری ایسے اونٹ کی مانند ہے جسے اس کے گھر والوں نے باندھ دیا، تو پھر چھوڑ دیا ہو، وہ اونٹ نہیں جانتا کہ کس لیے اسے باندھا گیا اور کس لیے اسے چھوڑا گیا۔

۴۹۴) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ، فِي جَسَدِهِ وَأَهْلِهِ وَمَالِهِ، حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ)). حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو مِثْلَهُ، وَزَادَ: ((فِي وَلَدِهِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ مومن مرد اور مومن عورت کو اس کے جسم میں اس کے اہل و عیال میں اور اس کے مال میں کوئی نہ کوئی آزمائش آتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ (ان مصائب و تکالیف کی وجہ سے) اس پر کوئی گناہ باقی نہ ہوگا۔ جناب محمد بن عمرو رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے، اس میں ”فِي وَلَدِهِ“ (اس کی اولاد میں) کے الفاظ زائد ہیں۔

۴۹۵) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ أَخَذَتْكَ أُمُّ مِلْدَمٍ؟)) قَالَ: وَمَا أُمُّ مِلْدَمٍ؟ قَالَ: ((حَرٌّ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَهَلْ صُدِعْتَ؟)) قَالَ: وَمَا الصُّدَاعُ؟ قَالَ: ((رِيحٌ تَعْتَرِضُ فِي الرَّأْسِ، تَضْرِبُ الْعُرُوقَ))، قَالَ: لَا، قَالَ: فَلَمَّا قَامَ قَالَ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ)) أَيْ: فَلْيَنْظُرْهُ.

۴۹۳) : صحیح : مصنف ابن أبي شيبة: ۱۰۸۱۳؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۹۹۱۴
۴۹۴) : صحیح : مسند أحمد: ۲/ ۴۵۰؛ جامع الترمذي: ۲۳۹۹
۴۹۵) : حسن : مسند أحمد: ۲/ ۳۳۲؛ صحيح ابن حبان: ۲۹۱۶۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی آیا، نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: "کیا تجھے کبھی ام ملدم نے بھی پکڑا ہے؟" اس نے کہا: ام ملدم کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "جلد اور گوشت کے درمیان حرارت و گرمی (یعنی بخار)۔" اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تجھے کبھی صداع ہوا ہے؟" اس نے کہا: صداع کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک ہوا ہے جو سر میں گھس جاتی ہے اور رگوں پر ضرب لگاتی ہے۔" اس نے کہا: نہیں (ایسا کبھی نہیں ہوا)۔ راوی کہتے ہیں: جب وہ اٹھ کر چلا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جسے پسند ہو کہ وہ کسی دوزخی کو دیکھے تو وہ اسے دیکھ لے۔"

٢٢٧ - بَابٌ: اَلْعِيَادَةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ

رات کے وقت عیادت کرنے کے بیان میں

٤٩٦) (ت ٨١٨) حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ حُذَيْفَةُ رضي الله عنه سَمِعَ بِذٰلِكَ رَهْطُهُ وَالْأَنْصَارُ، فَأَتَوْهُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ أَوْ عِنْدَ الصُّبْحِ، قَالَ: أَيُّ سَاعَةٍ هٰذِهِ؟ قُلْنَا: جَوْفُ اللَّيْلِ أَوْ عِنْدَ الصُّبْحِ، قَالَ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ صَبَاحِ النَّارِ، ثُمَّ قَالَ: جِئْتُمْ بِمَا أُكَفَّنُ بِهِ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: لَا تُغَالُوا بِالْأَكْفَانِ، فَإِنَّهُ إِنْ يَكُنْ لِي عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ بُدِّلْتُ بِهِ خَيْرًا مِنْهُ، وَإِنْ كَانَتِ الْأُخْرَى سُلِبْتُ سَلْبًا سَرِيعًا. قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ: أَتَيْنَاهُ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ.

جناب خالد بن ربیع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیماری زیادہ ہوگئی اور ان کی جماعت اور انصار نے اس کی خبر سنی تو رات کے وقت یا صبح کے وقت ان کے پاس آئے۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کون سا وقت ہے؟ ہم نے عرض کیا: آدھی رات یا صبح کاذب کا وقت ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں جہنم کی صبح سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر فرمایا: کیا تم کپڑا لائے ہو جس میں مجھے کفن دیا جائے گا؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: کفن دینے میں غلو نہ کرو کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ کے ہاں میرے لیے خیر ہے تو اس (کفن) کو اس سے بہتر کے ساتھ بدل دیا جائے گا اور اگر دوسری بات ہے (یعنی خیر نہیں) تو اس کو بھی جلدی چھین لیا جائے گا۔ ابن ادریس کہتے ہیں کہ ہم رات کے کسی حصے میں ان کے پاس آئے تھے۔

٤٩٧) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اشْتَكَى الْمُؤْمِنُ أَخْلَصَهُ اللّٰهُ كَمَا يُخَلِّصُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی مومن بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے اس طرح چھٹکارا دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کو میل کچیل سے صاف کر دیتی ہے۔"

---

٤٩٦) | ضعيف: مصنف ابن أبي شيبة: ٣٤٨٠٢ [illegible] ٣٠٨٠.

٤٩٧) | صحيح: مسند عبد بن حميد: ١٤٨٧؛ صحيح ابن حبان: ٢٩٢٣.

٤٩٨) حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَابُ بِمُصِيبَةٍ - وَجَعٍ أَوْ مَرَضٍ - إِلَّا كَانَ كَفَّارَةَ ذُنُوبِهِ، حَتَّى الشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا، أَوِ النَّكْبَةُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو جو بھی کوئی مصیبت پہنچتی ہے، خواہ درد ہو یا کوئی بیمار ہو وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے حتیٰ کہ وہ کانٹا بھی جو سے چبھتا ہے یا کوئی چوٹ (یہ سب اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں)۔''

٤٩٩) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، أَنَّ أَبَاهَا رضی اللہ عنہ قَالَ: اشْتَكَيْتُ بِمَكَّةَ شَكْوَى شَدِيدَةً، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أَتْرُكُ مَالًا، وَإِنِّي لَمْ أَتْرُكْ إِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً، أَفَأُوصِي بِثُلُثَيْ مَالِي، وَأَتْرُكُ الثُّلُثَ؟ قَالَ: ((لَا))، قَالَ: فَأُوصِي بِالنِّصْفِ، وَأَتْرُكُ لَهَا النِّصْفَ؟ قَالَ: ((لَا))، قَالَ: فَأُوصِي بِالثُّلُثِ، وَأَتْرُكُ لَهَا الثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: ((الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ))، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِي، ثُمَّ مَسَحَ وَجْهِي وَبَطْنِي. ثُمَّ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا، وَأَتِمَّ لَهُ هِجْرَتَهُ))، فَمَا زِلْتُ أَجِدُ بَرْدَ يَدِهِ عَلَى كَبِدِي فِيمَا يُخَالُ إِلَيَّ حَتَّى السَّاعَةِ.

سیدہ عائشہ بنت سعد رحمہا اللہ بیان کرتی ہیں کہ ان کے والد سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مکہ مکرمہ میں سخت بیمار ہو گیا تو نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں مال چھوڑ رہا ہوں اور میری صرف ایک بیٹی ہے کیا میں اپنے مال میں سے دو تہائی مال کی وصیت کر دوں اور ایک تہائی چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں'' میں نے عرض کیا: کیا میں نصف کی وصیت کر دوں اور نصف بیٹی کے لیے چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں'' میں نے پھر عرض کیا: کیا ایک تہائی کی وصیت کر دوں اور دو تہائی اس کے لیے چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک تہائی (کی وصیت کر سکتے ہو) اور ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔'' اس کے بعد آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میری پیشانی پر رکھا پھر میرے چہرے اور پیٹ پر پھیرا اور دعا کرتے ہوئے فرمایا: ''اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما اور اس کی ہجرت کو پورا فرما۔'' پس میں آج تک آپ کے دست مبارک کی ٹھنڈک کو اپنے جگر پر محسوس کرتا ہوں جب بھی مجھے اس کا خیال آتا ہے۔

٢٢٨ - بَابٌ: يُكْتَبُ لِلْمَرِيضِ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيحٌ

مریض کے لیے اس عمل کا ثواب لکھا جاتا ہے جو وہ حالتِ صحت میں کیا کرتا تھا

٥٠٠) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ

٤٩٨) صحيح البخاري: ٥٦٤٠، صحيح مسلم: ٢٥٧٢.

٤٩٩) صحيح البخاري: ٥٦٥٩، ٢٧٤٢؛ صحيح مسلم: ١٦٢٨.

٥٠٠) [صحيح] مسند أحمد: ٢/ ١٥٩؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٤٨.

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ يَمْرَضُ، إِلَّا كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيحٌ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص بیمار پڑ جاتا ہے تو اس کے لیے ان اعمال کا ثواب بھی لکھ دیا جاتا ہے جو وہ صحت مند ہوتے ہوئے کیا کرتا تھا۔''

۵۰۱) حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سِنَانٌ أَبُو رَبِيعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ فِي جَسَدِهِ إِلَّا كُتِبَ لَهُ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي صِحَّتِهِ، مَا كَانَ مَرِيضًا، فَإِنْ عَافَاهُ ـ أُرَاهُ قَالَ ـ: غَسَلَهُ ـ وَإِنْ قَبَضَهُ غَفَرَ لَهُ)).

حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِنَانٍ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ، وَزَادَ قَالَ: ((فَإِنْ شَفَاهُ غَسَلَهُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس مسلمان کو بھی جسمانی تکلیف میں مبتلا فرما دیتا ہے تو جب تک وہ بیمار رہے اس کے لیے ان اعمال کا ثواب بھی لکھا جاتا ہے جو وہ حالت صحت میں کیا کرتا تھا، اگر اللہ تعالیٰ اسے عافیت دے دے، تو میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ اسے (گناہوں سے) دھو دیتا ہے اور اگر اسے فوت کر دے تو بخش دیتا ہے۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے، اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''پھر اگر وہ اسے عافیت دے دے تو اسے دھو دیتا ہے۔''

۵۰۲) حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَتِ الْحُمَّى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: ابْعَثْنِي إِلَى آثَرِ أَهْلِكَ عِنْدَكَ، فَبَعَثَهَا إِلَى الْأَنْصَارِ، فَبَقِيَتْ عَلَيْهِمْ سِتَّةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ، فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، فَأَتَاهُمْ فِي دِيَارِهِمْ، فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ دَارًا دَارًا، وَبَيْتًا بَيْتًا، يَدْعُو لَهُمْ بِالْعَافِيَةِ، فَلَمَّا رَجَعَ تَبِعَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْهُمْ، فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! إِنِّي لَمِنَ الْأَنْصَارِ، وَإِنَّ أَبِي لَمِنَ الْأَنْصَارِ، فَادْعُ اللّٰهَ لِي كَمَا دَعَوْتَ لِلْأَنْصَارِ، قَالَ: ((مَا شِئْتِ، إِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ، وَإِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ))، قَالَتْ: بَلْ أَصْبِرُ، وَلَا أَجْعَلُ الْجَنَّةَ خَطَرًا.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بخار نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا آپ مجھے ایسے لوگوں کے پاس بھیجیں جن سے آپ کا بہت زیادہ تعلق ہے۔ آپ ﷺ نے اسے انصار کی طرف بھیج دیا وہ چھ دن اور چھ راتیں رہا وہ ان پر بہت سخت ہو گیا تو آپ ﷺ ان کے گھروں میں تشریف لائے انہوں نے آپ سے اس کی شکایت کی تو نبی کریم ﷺ نے گھر گھر جا کر ان کے

۵۰۱) [حسن] مسند أحمد: ۳/ ۱۴۸؛ مصنف ابن أبي شيبة: ۱۰۸۳۱۔

۵۰۲) [صحيح] مسند أحمد: ۲/ ۴۴۱؛ صحيح ابن حبان: ۲۹۰۹؛ المستدرك للحاكم: ۴/ ۲۱۸۔

لیے عافیت کی دعا فرمائی۔ جب آپ ﷺ واپس ہوئے تو ان میں سے ایک عورت آپ کے پیچھے آئی اور کہنے لگی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں بھی انصار میں سے ہوں اور میرا والد بھی انصار میں سے ہے۔ لہٰذا جیسے آپ ﷺ نے انصار کے لیے دعا فرمائی ہے میرے لیے بھی دعا فرما دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو کیا چاہتی ہے؟ اگر تو چاہے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیتا ہوں کہ وہ تجھے عافیت عطا فرما دے لیکن اگر تو صبر کرے تو تیرے لیے جنت ہے۔'' اس نے کہا: میں صبر کرتی ہوں اور جنت کے داخلے کو خطرے میں نہیں ڈالوں گی۔

۵۰۳) (ث: ۱۱۹) وَعَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: مَا مِنْ مَرَضٍ يُصِيبُنِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْحُمَّى، لِأَنَّهَا تَدْخُلُ فِي كُلِّ عُضْوٍ مِنِّي، وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي كُلَّ عُضْوٍ قِسْطَهُ مِنَ الْأَجْرِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بخار سے زیادہ کوئی مرض پسند نہیں کیونکہ وہ میرے ہر عضو میں داخل ہو جاتا ہے اور اللہ عزوجل ہر عضو کو اجر میں سے اس کا حصہ عطا کرتا ہے۔

۵۰۴) (ث: ۱۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي نُخَيْلَةَ رضي الله عنه، قِيلَ لَهُ: ادْعُ اللّٰهَ، قَالَ: اللّٰهُمَّ انْقُصْ مِنَ الْمَرَضِ، وَلَا تَنْقُصْ مِنَ الْأَجْرِ، فَقِيلَ لَهُ: ادْعُ، ادْعُ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الْمُقَرَّبِينَ، وَاجْعَلْ أُمِّي مِنَ الْحُورِ الْعِينِ.

جناب ابو وائل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو نخیلہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے۔ انھوں نے دعا کی: اے اللہ! مرض کو کم کر دے لیکن اجر میں کمی نہ کر۔ پھر کہا گیا: دعا کیجیے، دعا کیجیے تو انھوں نے دعا کی: اے اللہ! مجھے مقربین میں سے بنا دے اور میری ماں کو حور عین میں سے بنا دے۔

۵۰۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ، وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللّٰهَ لِي، قَالَ: «إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ»، فَقَالَتْ: بَلْ أَصْبِرُ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللّٰهَ لِي أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ، فَدَعَا لَهَا. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّهُ رَأَى أُمَّ زُفَرَ تِلْكَ الْمَرْأَةَ، طَوِيلَةً سَوْدَاءَ عَلَى سُلَّمِ الْكَعْبَةِ.

جناب عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے کہا: کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، انھوں نے کہا: یہ سیاہ فام خاتون ہے، یہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بے شک مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میرا ستر کھل جاتا ہے۔ آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے۔

۵۰۳) [صحيح] شعب الإيمان للبيهقي: ۹۹۶۹؛ مصنف ابن أبي شيبة: ۱۰۸۱۷۔

۵۰۴) [صحيح] المعجم الكبير للطبراني: ۲۲/ ۳۷۸۔

۵۰۵) صحيح البخاري: ۵۶۵۲؛ صحيح مسلم:

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو صبر کرے تو تیرے لیے جنت ہے، اور اگر تو چاہے تو میں اللہ تعالیٰ سے تیرے لیے عافیت کی دعا کر دیتا ہوں۔'' اس نے کہا: بلکہ میں صبر کرتی ہوں، پھر کہنے لگی: بے شک میرا ستر کھل جاتا ہے میرے لیے اللہ سے دعا کیجیے کہ میرا ستر نہ کھلے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس کے لیے یہ دعا فرما دی۔ جناب عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کعبہ کی سیڑھیوں پر ام زفر رضی اللہ عنہا کو دیکھا، یہ وہی عورت تھی جو طویل القامت اور سیاہ فام تھی۔

٥٠٦) (ث: ١٢١) قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ الْقَاسِمَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((مَا أَصَابَ الْمُؤْمِنَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا، فَهُوَ كَفَّارَةٌ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے ''جس مومن کو کوئی کانٹا یا اس سے زیادہ کوئی تکلیف پہنچے تو یہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔''

٥٠٧) حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فِي الدُّنْيَا ـ يَحْتَسِبُهَا ـ إِلَّا قُصَّ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کو دنیا میں کوئی کانٹا لگ جائے جبکہ وہ اس پر ثواب کی امید رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے قیامت کے دن اس کی خطائیں معاف فرما دے گا۔''

٥٠٨) حَدَّثَنَا عُمَرُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ مُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ، وَلَا مُسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ، يَمْرَضُ مَرَضًا إِلَّا قَصَّ اللّٰهُ بِهِ عَنْهُ مِنْ خَطَايَاهُ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو بھی مومن مرد یا مومن عورت، مسلمان مرد یا مسلمان عورت بیمار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔''

٢٢٩ـ بَابٌ: هَلْ يَكُوْنُ قَوْلُ الْمَرِيْضِ: إِنِّيْ وَجِعٌ، شِكَايَةً؟

کیا مریض کا یہ کہنا کہ مجھے تکلیف ہے، شکایت کہلائے گی؟

٥٠٩) (ث: ١٢٢) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رضي الله عنه عَلٰى أَسْمَاءَ رضي الله عنها ـ قَبْلَ قَتْلِ عَبْدِاللّٰهِ بِعَشْرِ لَيَالٍ ـ وَأَسْمَاءُ وَجِعَةٌ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُاللّٰهِ: كَيْفَ تَجِدِيْنَكِ؟

---

٥٠٦) صحيح البخاري: ٥٦٥٢؛ صحيح مسلم: ٢٥٧٢.

٥٠٧) [صحيح] مسند أحمد: ٢/ ٤٠٢؛ المرض والكفارات لابن أبي الدنيا: ٣٨.

٥٠٨) [صحيح] مسند أحمد: ٣/ ٣٤٦، ٣٨٦؛ صحيح ابن حبان: ٢٩٢٧.

٥٠٩) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ٣٠٦٧٦.

قَالَتْ: وَجِعَةٌ، قَالَ: إِنِّي فِي الْمَوْتِ، فَقَالَتْ: لَعَلَّكَ تَشْتَهِي مَوْتِي، فَلِذَلِكَ تَتَمَنَّاهُ؟ فَلَا تَفْعَلْ، فَوَاللّٰهِ! مَا أَشْتَهِي أَنْ أَمُوتَ حَتَّى تَأْتِيَ عَلَيَّ أَحَدُ طَرِيقَيْكَ إِمَّا أَنْ تُقْتَلَ فَأَحْتَسِبَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَظْفَرَ فَتَقَرَّ عَيْنِي، فَإِيَّاكَ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْكَ خُطَّةٌ، فَلَا تُوَافِقُكَ، فَتَقْبَلُهَا كَرَاهِيَةَ الْمَوْتِ. وَإِنَّمَا عَنَى ابْنُ الزُّبَيْرِ لِيُقْتَلَ فَيُحْزِنُهَا ذَلِكَ.

جناب ہشام رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں اور سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے، یہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی شہادت سے دس دن پہلے کی بات ہے، سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیمار تھیں تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: آپ کا کیا حال ہے، کہنے لگیں: مجھے تکلیف ہے، سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بے شک میں بھی موت کی حالت میں ہوں، وہ کہنے لگیں: شاید تو میری موت چاہتا ہے اس لیے اس کی تمنا کرتا ہے؟ ایسا مت کہہ: اللہ کی قسم! میں موت نہیں چاہتی جب تک کہ تمہارے دو راستوں میں سے ایک راستہ مجھ پر واضح نہ ہو جائے یا تم شہید کر دیے جاؤ اور میں اس پر ثواب کی امید رکھوں یا تم فتح حاصل کر لو اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں، تو ایسی بات سے بچنا کہ تجھ پر کوئی ایسی بات پیش کی جائے جو تیرے موقف کے خلاف ہو اور تو اسے موت کے ڈر سے قبول کر لے۔ دراصل سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی مراد یہ تھی کہ وہ شہید کر دیے گئے تو ان کی والدہ کو صدمہ اٹھانا پڑے گا۔

۵۱۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مَوْعُوكٌ، عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ، فَوَجَدَ حَرَارَتَهَا فَوْقَ الْقَطِيفَةِ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: مَا أَشَدَّ حُمَّاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((إِنَّا كَذَلِكَ، يَشْتَدُّ عَلَيْنَا الْبَلَاءُ، وَيُضَاعَفُ لَنَا الْأَجْرُ))، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: ((الْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الصَّالِحُونَ، وَقَدْ كَانَ أَحَدُهُمْ يُبْتَلَى بِالْفَقْرِ حَتَّى مَا يَجِدُ إِلَّا الْعَبَاءَةَ يُحَوِّيهَا فَيَلْبَسُهَا، وَيُبْتَلَى بِالْقُمَّلِ حَتَّى يَقْتُلَهُ، وَلَأَحَدُهُمْ كَانَ أَشَدَّ فَرَحًا بِالْبَلَاءِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِالْعَطَاءِ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ سخت بخار کی حالت میں تھے اور آپ پر ایک چادر تھی انھوں نے آپ پر ہاتھ رکھا تو بخار کی گرمی کو چادر کے اوپر سے محسوس کیا، ابوسعید نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کا بخار کتنا سخت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم پر آزمائشیں اسی طرح سخت ہوتی ہیں اور ہمارے لیے اجر بھی دگنا ہوتا ہے۔'' پھر انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کون سے لوگوں پر آزمائش سخت ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انبیاء پر، پھر نیک لوگوں پر، اور حقیقت یہ ہے کہ انھیں اس قدر تنگدستی کے ذریعے آزمایا گیا کہ بسا اوقات تو ان میں سے بعض کو صرف ایک چوغہ میسر آتا تھا جسے وہ کاٹ کر پہن لیتا تھا اور بعض جوؤں میں مبتلا کیے گئے یہاں تک کہ جوؤں نے ان کو مار ڈالا اور ان میں سے ہر کوئی آزمائش سے اتنا خوش ہوتا تھا جتنا کہ تم میں سے کوئی عطیہ ملنے سے خوش ہوتا ہے۔''

---

۵۱۰) [صحیح] مسند أحمد: ۳/ ۹۴؛ سنن ابن ماجه: ۴۰۲۴؛ المستدرك للحاكم: ۴/ ۳۰۷.

٢٣٠۔ بَابٌ: عِيَادَةُ الْمُغْمَى عَلَيْهِ

بے ہوش آدمی کی عیادت کرنا

٥١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: مَرِضْتُ مَرَضًا، فَأَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي وَأَبُو بَكْرٍ، وَهُمَا مَاشِيَانِ، فَوَجَدَانِي أُغْمِيَ عَلَيَّ، فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ، فَأَفَقْتُ، فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ، حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ بیمار ہوا نبی کریم ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پیدل چل کر میرے پاس عیادت کے لیے تشریف لائے، دونوں نے مجھے بے ہوشی کی حالت میں پایا آپ ﷺ نے وضو کیا پھر اپنے وضو کا بچا ہوا پانی مجھ پر ڈالا تو مجھے افاقہ ہو گیا، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے مال کے بارے میں کیا کروں اور کیسے فیصلہ کروں؟ آپ ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہوگئی۔

٢٣١۔ بَابٌ: عِيَادَةُ الصِّبْيَانِ

بچوں کی عیادت کرنا

٥١٢) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ صَبِيًّا لِابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَقُلَ، فَبَعَثَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ وَلَدِي فِي الْمَوْتِ، فَقَالَ لِلرَّسُولِ: ((اذْهَبْ، فَقُلْ لَهَا: إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ، وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ))، فَرَجَعَ الرَّسُولُ فَأَخْبَرَهَا، فَبَعَثَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَمَا جَاءَ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فِيهِمْ: سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الصَّبِيَّ فَوَضَعَهُ بَيْنَ ثُنْدُوَتَيْهِ، وَلِصَدْرِهِ قَعْقَعَةٌ كَقَعْقَعَةِ الشَّنَّةِ، فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ سَعْدٌ: أَتَبْكِي وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ؟ فَقَالَ: ((إِنَّمَا أَبْكِي رَحْمَةً لَهَا، إِنَّ اللَّهَ لَا يَرْحَمُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الرُّحَمَاءَ)).

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی کا بیٹا سخت بیمار ہو گیا تو اس نے نبی ﷺ کو پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا موت کی کشمکش میں ہے۔ آپ ﷺ نے قاصد سے فرمایا: ''جاؤ اور اس سے کہو: بلاشبہ اللہ کے لیے ہے جو کچھ وہ لے لے اور اسی کے لیے ہے جو کچھ وہ عطا کرے اور ہر چیز اس کے پاس ایک مقرر وقت تک ہے لہٰذا اسے چاہیے کہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے۔'' قاصد آیا اور اسے آپ ﷺ کا پیغام پہنچا دیا۔ اس نے پھر قاصد بھیجا اور آپ ﷺ کو قسم

٥١١) صحيح البخاري: ٥٦٥١؛ صحيح مسلم: ١٦١٦۔

٥١٢) صحيح البخاري: ٥٦٥٥؛ صحيح مسلم: ٩٢٣۔

دلائی کہ آپ ضرور تشریف لائیں، نبی کریم ﷺ اپنے چند اصحاب کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے ان میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، (گھر پہنچ کر) آپ ﷺ نے بچے کو اٹھایا اور اسے چھاتی کے درمیان رکھا، بچے کے سینے سے ایسی آواز آرہی تھی جیسے مشکیزے کی آواز ہوتی ہے۔ آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے، سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ بھی رو رہے ہیں حالانکہ آپ تو اللہ کے رسول ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو اپنی بچی پر رحمت وشفقت کی وجہ سے رو رہا ہوں بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے صرف رحم دل لوگوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔''

۲۳۲۔ بَابٌ:

(گزشتہ باب کی مزید وضاحت)

۵۱۳) (ث: ۱۲۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ قَالَ: مَرِضَتِ امْرَأَتِي، فَكُنْتُ أَجِيءُ إِلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ فَتَقُولُ لِي: كَيْفَ أَهْلُكَ؟ فَأَقُولُ لَهَا: مَرْضَى، فَتَدْعُو لِي بِطَعَامٍ، فَآكُلُ، ثُمَّ عُدْتُ تَفْعَلُ ذَلِكَ، فَجِئْتُهَا مَرَّةً فَقَالَتْ: كَيْفَ؟ قُلْتُ: قَدْ تَمَاثَلُوا، فَقَالَتْ: إِنَّمَا كُنْتُ أَدْعُو لَكَ بِطَعَامٍ إِذْ كُنْتَ تُخْبِرُنَا عَنْ أَهْلِكَ أَنَّهُمْ مَرْضَى، فَأَمَّا إِذْ تَمَاثَلُوا، فَلَا نَدْعُو لَكَ بِشَيْءٍ.

جناب ابراہیم بن ابی عبلہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میری بیوی بیمار ہوگئی میں ام درداء رضی اللہ عنہا کے پاس آیا کرتا تھا تو وہ مجھ سے پوچھتیں تیری بیوی کا کیا حال ہے؟ میں عرض کرتا: وہ بیمار ہے تو وہ میرے لیے کھانا منگواتیں، میں کھانا کھا کر واپس آجاتا اور ایسا انھوں نے کئی بار کیا۔ ایک مرتبہ جب میں ان کے پاس آیا تو انھوں نے پوچھا: تیری بیوی کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا اب وہ ٹھیک ہونے کے قریب ہے، کہنے لگیں: میں تیرے لیے کھانا منگوایا کرتی تھی جب تو نے ہمیں اپنے اہل خانہ کے بارے میں بتاتے کہ وہ بیمار ہیں، اب جب وہ ٹھیک ہونے کے قریب ہے تو ہم اب تیرے لیے کوئی چیز نہیں منگواتے۔

۲۳۳۔ بَابٌ: عِيَادَةُ الْأَعْرَابِ

دیہاتی کی عیادت کرنا

۵۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ، فَقَالَ: ((لَا بَأْسَ عَلَيْكَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) قَالَ: قَالَ الْأَعْرَابِيُّ: بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ، عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ، كَيْمَا تُزِيرَهُ الْقُبُورَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَنَعَمْ إِذًا)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دیہاتی کے پاس اس کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور

۵۱۳) [صحيح] حلية الأولياء لأبي نعيم: ۵/ ۲۴۵۔
۵۱۴) صحيح البخاري: ۷۴۷۰۔

یہ دعا فرمائی: ((لَا بَأْسَ عَلَيْكَ، طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) ''تجھ پر کوئی ڈر نہیں، یہ بیماری ان شاء اللہ تجھے (گناہوں سے) پاک کر دے گی۔'' دیہاتی نے کہا: بلکہ یہ تو بخار ہے جو بوڑھے پر جوش مار رہا ہے تا کہ اسے قبروں کی زیارت کرا دے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر ایسا ہی ہو۔''

٢٣٤۔ بَابٌ: عِيَادَةُ الْمَرْضٰى

مریضوں کی عیادت کرنا

٥١٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنْكُمْ صَائِمًا؟)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: أَنَا. قَالَ: ((مَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا؟)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: أَنَا. قَالَ: ((مَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: أَنَا. قَالَ: ((مَنْ أَطْعَمَ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا؟)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: أَنَا. قَالَ مَرْوَانُ: بَلَغَنِيْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا اجْتَمَعَ هٰذِهِ الْخِصَالُ فِيْ رَجُلٍ فِيْ يَوْمٍ، إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا ہے؟'' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے، آپ نے دریافت فرمایا: ''آج تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی ہے؟'' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''آج تم میں سے کون جنازہ میں حاضر ہوا؟'' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟'' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔

جناب مروان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''جس آدمی کے اندر ایک ہی دن میں یہ چار خصلتیں جمع ہو جائیں وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔''

٥١٦) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى أُمِّ السَّائِبِ، وَهِيَ تُزَفْزِفُ، فَقَالَ: ((مَا لَكِ؟)) قَالَتْ: الْحُمّٰى أَخْزَاهَا اللّٰهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَهْ، لَا تَسُبِّيْهَا، فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا الْمُؤْمِنِ، كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ام سائب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے وہ کپکپا رہی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے کیا ہوا؟'' کہنے لگیں: بخار ہے اللہ اسے رسوا کرے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''چپ رہو، بخار کو برا نہ کہو بے شک یہ مومن کی خطاؤں کو اس طرح لے جاتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کی میل کو لے جاتی ہے۔''

٥١٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ: اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ، قَالَ: فَيَقُوْلُ:

---

٥١٥) صحيح مسلم: ١٠٢٨۔ ٥١٦) صحيح مسلم: ٢٥٧٥۔ ٥١٧) صحيح مسلم: ٢٥٦٩۔

يَا رَبِّ! وَكَيْفَ اسْتَطْعَمْتَنِي وَلَمْ أُطْعِمْكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا اسْتَطْعَمَكَ فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ كُنْتَ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي؟ ابْنَ آدَمَ! اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي، فَقَالَ: يَا رَبِّ! وَكَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ عَبْدِي فُلَانًا اسْتَسْقَاكَ فَلَمْ تَسْقِهِ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ كُنْتَ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي، قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَعُودُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ، فَلَوْ كُنْتَ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي؟ أَوْ وَجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن اپنے بندے سے) فرمائے گا: میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا لیکن تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ بندہ کہے گا: اے میرے رب! آپ نے مجھ سے کیسے کھانا مانگا تھا کہ میں نے آپ کو کھانا نہیں کھلایا، آپ تو رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نہیں جانتا کہ بے شک میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا لیکن تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا؟ کیا تو جانتا ہے کہ بے شک اگر تو اس کو کھانا کھلا دیتا تو اسے میرے پاس پالیتا؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا لیکن تو نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا۔ بندہ کہے گا: اے میرے رب! میں تجھے کس طرح پلاتا اور تُو تو رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: بے شک میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا لیکن تو نے اسے پانی نہیں پلایا۔ کیا تو نہیں جانتا ہے کہ بے شک اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو اسے میرے پاس پالیتا؟ اے ابن آدم! میں بیمار ہوا لیکن تو نے میری عیادت نہ کی، بندہ کہے گا: اے میرے رب! میں آپ کی کس طرح عیادت کرتا آپ تو رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نہیں جانتا کہ بے شک میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا اگر تو اس کی عیادت کرتا تو اسے میرے پاس پالیتا یا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔''

۵۱۸) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عِيسَى الْأَسْوَارِيُّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عُودُوا الْمَرِيضَ، وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ، تُذَكِّرْكُمُ الْآخِرَةَ))

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مریض کی عیادت کرو اور جنازوں میں شرکت کرو (تمہارا ایسا کرنا) تم کو آخرت کی یاد دلائے گا۔''

۵۱۹) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ: عِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَشُهُودُ الْجَنَازَةِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تین چیزیں ہر مسلمان پر لازم ہیں: مریض کی عیادت کرنا، جنازے میں شریک ہونا اور چھینکنے والے کو جواب دینا جب وہ اللہ کا شکر ادا کرے (یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) پڑھے۔''

---

۵۱۸) [صحيح] مسند أحمد: ٣/ ٢٣؛ مصنف ابن أبي شيبة: ١٠٨٤١؛ صحيح ابن حبان: ٢٩٥٥۔

۵۱۹) صحيح مسلم: ٢١٦٢؛ سنن ابن ماجه: ١٤٣٥۔

۲۳۵۔ بَابٌ: دُعَاءُ الْعَائِدِ لِلْمَرِيْضِ بِالشِّفَاءِ

عیادت کرنے والا مریض کے لیے شفا کی دعا کرے

۵۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَلَاثَةٌ مِنْ بَنِي سَعْدٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى سَعْدٍ رضی اللہ عنہ يَعُوْدُهُ بِمَكَّةَ، فَبَكَى، فَقَالَ: ((مَا يُبْكِيكَ؟))، قَالَ: خَشِيْتُ أَنْ أَمُوْتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرْتُ مِنْهَا، كَمَا مَاتَ سَعْدٌ، قَالَ: ((اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا)) ثَلَاثًا، فَقَالَ: لِي مَالٌ كَثِيْرٌ، تَرِثُنِي ابْنَتِي، أَفَأُوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: ((لَا))، قَالَ: فَبِالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: ((لَا))، قَالَ: فَالنِّصْفُ؟ قَالَ: ((لَا))، قَالَ: فَالثُّلُثُ؟ قَالَ: ((الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ، إِنَّ صَدَقَتَكَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ، وَنَفَقَتَكَ عَلَى عِيَالِكَ صَدَقَةٌ، وَمَا تَأْكُلُ امْرَأَتُكَ مِنْ طَعَامِكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِنَّكَ أَنْ تَدَعَ أَهْلَكَ بِخَيْرٍ - أَوْ قَالَ: بِعَيْشٍ - خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ))، وَقَالَ بِيَدِهِ.

جناب حمید بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے سعد رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تین اشخاص نے بتایا وہ سب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو وہ رونے لگے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے کس چیز نے رلایا ہے؟'' عرض کیا: میں ڈرتا ہوں کہ میری موت کہیں ایسی زمین پر نہ آ جائے جہاں سے میں ہجرت کر چکا ہوں جیسا کہ سعد (بن خولہ رضی اللہ عنہ کا مکہ میں) انتقال ہو چکا ہے۔ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: ''اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما۔'' پھر سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے پاس بہت مال ہے اور میری وارث میری ایک بیٹی ہے، کیا میں اپنے پورے مال کی وصیت کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' انھوں نے عرض کیا: کیا دو تہائی کی (وصیت کر دوں)؟ فرمایا: ''نہیں۔'' عرض کیا: آدھے مال کی؟ فرمایا: ''نہیں۔'' پھر عرض کیا: ایک تہائی کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں ایک تہائی کی (جائز ہے) اور ایک تہائی بھی زیادہ ہے، بے شک تیرا اپنے مال سے خیرات کرنا صدقہ ہے اور تیرا اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے اور جو کچھ تیری بیوی تیرے کھانے میں سے کھاتی ہے وہ بھی صدقہ ہے اور بے شک تیرا اپنے اہل وعیال کو مال کے ساتھ یا عیش کے ساتھ چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ تو ان کو اس حال میں چھوڑے کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔'' آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے (اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا۔

۲۳۶۔ بَابٌ: فَضْلُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ

مریض کی عیادت کرنے کی فضیلت

۵۲۱) حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي

---

۵۲۰) صحیح مسلم: ۱۶۲۸۔ ۵۲۱) صحیح مسلم: ۲۵۶۸، جامع الترمذي: ۹۶۸۔

الأشعث الصنعاني، عن أبي أسماء قال: من عاد أخاه كان في خرفة الجنة. قلت لأبي قلابة: ما خرفة الجنة؟ قال: جناها. قلت لأبي قلابة: عن من حدثه أبو أسماء؟ قال: عن ثوبان ﷺ، عن رسول الله ﷺ.

حدثنا حبيب بن أبي ثابت قال: حدثنا أبو أسامة، عن المثنى، هو ابن سعيد، قال: حدثنا أبو قلابة، عن أبي الأشعث، عن أبي أسماء الرحبي، عن ثوبان ﷺ، عن النبي ﷺ، نحوه.

جناب ابو اسماء رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: جس نے اپنے بھائی کی عیادت کی وہ خرفۂ جنت میں ہوگا۔ میں (راوی حدیث) نے ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: جنت میں خرفہ کیا چیز ہے؟ انھوں نے کہا: اس کے میوہ جات ہیں۔ میں نے ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: اس حدیث کو ابو اسماء رحمۃ اللہ علیہ نے کس سے روایت کیا ہے؟ انھوں نے کہا: سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔ دوسری سند میں جناب ابوقلابہ نے ابو الاشعث سے، انھوں نے جناب ابو اسماء الرحبی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے انھوں نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

٢٣٧۔ بَابٌ: اَلْحَدِيثُ لِلْمَرِيضِ وَالْعَائِدِ

مریض اور عیادت کرنے والے کی باتیں

(٥٢٢) حدثنا قيس بن حفص قال: حدثنا خالد بن الحارث قال: حدثنا عبد الحميد بن جعفر قال: أخبرني أبي، أن أبا بكر بن حزم، ومحمد بن المنكدر، في ناس من أهل المسجد، عادوا عمر بن الحكم بن رافع الأنصاري، قالوا: يا أبا حفص، حدثنا، قال: سمعت جابر بن عبد الله ﷺ قال: سمعت النبي ﷺ يقول: ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ، حَتَّى إِذَا قَعَدَ اسْتَقَرَّ فِيهَا)).

جناب عبد الحمید بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ ابوبکر بن حزم اور محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہما نے مسجد والے لوگوں کے ساتھ جناب عمر بن حکم بن رافع انصاری رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کی اور عرض کیا: اے ابوحفص! آپ ہمیں حدیث بیان کریں تو انھوں نے کہا: میں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”جس نے کسی مریض کی عیادت کی اس نے رحمت میں غوطہ لگایا یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس بیٹھ گیا (گویا) اس نے رحمت میں مستقل جگہ بنالی۔“

٢٣٨۔ بَابٌ: مَنْ صَلَّى عِنْدَ الْمَرِيضِ

جس نے مریض کے پاس نماز پڑھی

(٥٢٣) (ث ١٢٤) حدثنا عبد الله بن محمد قال: حدثنا سفيان، عن عمرو، عن عطاء قال: عاد ابن عمر ﷺ ابن صفوان، فحضرت الصلاة، فصلى بهم ابن عمر ﷺ ركعتين، وقال: إنا سفر.

---

(٥٢٢) [صحيح: مسند أحمد ٣/٣٠٤، صحيح ابن حبان ٢٩٥٦.] (٥٢٣) [صحيح]

جناب عطاء رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ابن صفوان رضی اللہ عنہ کی عیادت کی پھر نماز کا وقت ہو گیا تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دو رکعت نماز پڑھائی اور فرمایا: ہم تو مسافر ہیں۔

۲۳۹۔ بَابٌ: عِيَادَةُ الْمُشْرِكِ

مشرک کی عیادت کرنا (کیسا ہے؟)

۵۲۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ غُلَامًا مِنَ الْيَهُودِ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ: ((أَسْلِمْ))، فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَقَالَ لَهُ: أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ، فَأَسْلَمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا تو نبی ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لائے پس آپ ﷺ اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا: ''اسلام قبول کر لے۔'' اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے سر کے پاس کھڑا تھا تو باپ نے کہا: ابوالقاسم ﷺ کی بات مان لو، چنانچہ وہ لڑکا مسلمان ہو گیا، پھر آپ ﷺ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے: ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اس لڑکے کو آگ سے نجات دے دی۔''

۲۴۰۔ بَابٌ: مَا يَقُولُ لِلْمَرِيضِ

(عیادت کرنے والا) مریض سے کیا کہے؟

۵۲۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ رضی اللہ عنہما، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا، قُلْتُ: يَا أَبَتَاهُ! كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلَالُ! كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ:

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ ... وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ، فَيَقُولُ:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً ... بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مِجَنَّةٍ ... وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

۵۲۴) صحيح البخاري: ۱۳۵۶؛ سنن أبي داود: ۳۰۹۵۔

۵۲۵) صحيح البخاري: ۵۶۷۷؛ صحيح مسلم: ۱۳۷۶۔

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ، كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، وَصَحِّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو سیدنا ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما کو بخار ہو گیا۔ میں ان دونوں کے پاس آئی اور میں نے کہا: اے میرے ابا جان! آپ کا کیا حال ہے؟ اور اے بلال! آپ کا کیا حال ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بخار کی شکایت ہوتی تو وہ یہ شعر پڑھتے تھے:

ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے
اور موت اس کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو جب بخار اتر جاتا تو وہ بلند آواز سے یہ اشعار پڑھتے:

کاش مجھے معلوم ہوتا کہ میں ایک رات وادی (مکہ) میں اس طرح گزاروں گا
کہ میرے ارد گرد اذخر اور جلیل (نامی گھاس کے جنگل) ہوں گے
اور کیا پھر کبھی میں مجنہ کے پانی پر وارد ہوں گا
اور کیا کبھی میرے لیے شامہ اور طفیل پہاڑ ظاہر ہوں گے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس آئی اور آپ کو اطلاع دی تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی:
((اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ، كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، وَصَحِّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ)) ''اے اللہ! ہمارے لیے مدینہ کو مکہ کی طرح یا اس سے بھی زیادہ محبوب بنا دے اور اسے صحت بخش بنا دے اور اس کے صاع اور مد میں برکت فرما دے اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف بھیج دے۔''

(۵۲۶) حَدَّثَنَا مُعَلًّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ قَالَ: ((لَا بَأْسَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ))، قَالَ: ذَاكَ طَهُورٌ، كَلَّا بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ، أَوْ تَثُورُ، عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ، تُزِيرُهُ الْقُبُورَ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَنَعَمْ إِذًا)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک دیہاتی کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور نبی کریم ﷺ جب بھی کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو یہ دعا فرماتے تھے: ((لَا بَأْسَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) ''کوئی بات نہیں یہ بیماری تمہیں گناہوں سے پاک کر دے گی۔'' اس دیہاتی نے کہا: یہ بیماری پاک کرنے والی ہرگز نہیں ہے، بلکہ یہ تو ایسا بخار ہے جو بوڑھے پر جوش مار رہا ہے تاکہ اسے قبروں کی زیارت کرا دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر ایسا ہی ہو۔''

(۵۲۷) (ث ۱۲۵) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ حَرْمَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

---
(۵۲۶) صحیح البخاري ۵۶۵۶۔ (۵۲۷) ضعیف

علي القرشي، عن نافع قال: كان ابن عمر رضي الله عنهما إذا دخل على مريض يسأله: كيف هو؟ فإذا قام من عنده قال: خار الله لك. ولم يزده عليه.

امام نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی مریض کی عیادت کے لیے جاتے تو اس کا حال پوچھتے کہ وہ کیسا ہے؟ اور جب اس کے پاس سے کھڑے ہونے لگتے تو فرماتے: اللہ تیرے لیے بہتر کرے اور مزید کچھ نہ فرماتے۔"

۲۴۱۔ بَابٌ: مَا يُجِيبُ الْمَرِيضُ

مریض جواب میں کیا کہے؟

٥٢٨) (ث ١٢٦) حدثنا أحمد بن يعقوب قال: حدثنا إسحاق بن سعيد بن عمرو بن سعيد، عن أبيه قال: دخل الحجاج على ابن عمر رضي الله عنهما وأنا عنده، فقال: كيف هو؟ قال: صالح، قال: من أصابك؟ قال: أصابني من أمر بحمل السلاح في يوم لا يحل فيه حمله. يعني: الحجاج.

جناب اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید رحمہ اللہ کے والد (سعید بن عمرو رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ حجاج بن یوسف سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور میں ان کے پاس تھا۔ حجاج نے کہا: کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہوں۔ اس نے کہا: آپ کو کس نے تکلیف پہنچائی ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا: مجھے اس شخص نے تکلیف پہنچائی ہے جس نے اس دن ہتھیار اٹھانے کا حکم دیا جس دن ہتھیار اٹھانا حلال نہیں تھا۔ اس سے مراد حجاج ہی تھا۔

۲۴۲۔ بَابٌ: عِيَادَةُ الْفَاسِقِ

نافرمان کی عیادت کرنا (کیسا ہے؟)

٥٢٩) (ث ١٢٧) حدثنا سعيد بن أبي مريم قال: أخبرنا بكر بن مضر قال: حدثني عبيد الله بن زحر، عن حبان بن أبي جبلة، عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال: لا تعودوا شراب الخمر إذا مرضوا.

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: شراب خور جب بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو۔

۲۴۳۔ بَابٌ: عِيَادَةُ النِّسَاءِ الرَّجُلَ الْمَرِيضَ

عورتوں کا مریض مرد کی عیادت کرنا (کیسا ہے؟)

٥٣٠) (ث ١٢٨) حدثنا زكريا بن يحيى قال: حدثنا أبو أسامة عن الوليد بن المبارك قال: أخبرني الوليد هو ابن

---

٥٢٨) صحيح البخاري: ٩٦٧.   ٥٢٩) ضعيف

٥٣٠) صحيح

مُسْلِمٍ۔ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: رَأَيْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ عَلَى رِحَالِهَا أَعْوَادٌ لَيْسَ عَلَيْهَا غِشَاءٌ، عَائِدَةً لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ مِنَ الْأَنْصَارِ.

جناب حارث بن عبیداللہ انصاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کو کجاوے پر دیکھا جو لکڑی کا بنا ہوا تھا اور اس پر پردہ نہیں تھا وہ اہل مسجد میں سے ایک انصاری آدمی کی عیادت کے لیے تشریف لائی تھیں۔

۲۴۴۔ بَابٌ: مَنْ كَرِهَ لِلْعَائِدِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الْفُضُولِ مِنَ الْبَيْتِ

جسے یہ ناپسند ہو کہ عیادت کرنے والا گھر میں فضول (اِدھر اُدھر) دیکھے

۵۳۱) (ث: ۱۲۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ: دَخَلَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ، وَمَعَهُ قَوْمٌ، وَفِي الْبَيْتِ امْرَأَةٌ، فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَنْظُرُ إِلَى الْمَرْأَةِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: لَوِ انْفَقَأَتْ عَيْنُكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ.

جناب عبداللہ بن ابی ہذیل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک مریض کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور ان کے ساتھ اور لوگ بھی تھے اور گھر میں ایک عورت تھی کہ ایک آدمی اس عورت کی طرف دیکھنے لگا، سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اگر تیری آنکھ پھوٹ جاتی تو تیرے لیے بہتر تھا۔

۲۴۵۔ بَابٌ: الْعِيَادَةُ مِنَ الرَّمَدِ

آنکھ دُکھنے پر عیادت کرنا

۵۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: رَمِدَتْ عَيْنِي، فَعَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((يَا زَيْدُ! لَوْ أَنَّ عَيْنَكَ لِمَا بِهَا كَيْفَ كُنْتَ تَصْنَعُ؟)) قَالَ: كُنْتُ أَصْبِرُ وَأَحْتَسِبُ، قَالَ: ((لَوْ أَنَّ عَيْنَكَ لِمَا بِهَا، ثُمَّ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ كَانَ ثَوَابُكَ الْجَنَّةَ)).

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری آنکھ میں تکلیف ہوگئی، تو نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے پھر فرمایا: ''اے زید! اگر تمہاری آنکھ میں تکلیف رہ جاتی تو تم کیا کرتے؟'' عرض کیا: میں صبر کرتا اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہاری آنکھوں میں تکلیف رہ جاتی پھر تم صبر کرتے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتے تو تمہیں اس کے بدلے میں جنت ملتی۔''

۵۳۳) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ

۵۳۱) [صحیح] ۵۳۲) [ضعیف] سنن أبي داود: ۳۱۰۲؛ المستدرك للحاكم: ۱/ ۳۴۲۔

۵۳۳) [ضعیف] الطبقات الكبرى لابن سعد: ۲/ ۳۹ ۔

أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ذَهَبَ بَصَرُهُ، فَعَادُوهُ، فَقَالَ: كُنْتُ أُرِيدُهُمَا لِأَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَمَّا إِذْ قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَوَاللّٰهِ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَا بِهِمَا مِنَ العمى بِظَبْيٍ مِنْ ظِبَاءِ تَبَالَةَ.

جناب قاسم بن محمد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب محمد ﷺ میں سے ایک آدمی کی بینائی چلی گئی لوگوں نے اس کی عیادت کی تو اس نے کہا: میں ان (آنکھوں) کو اس لیے چاہتا تھا کہ نبی ﷺ کو دیکھتا رہوں لیکن اب جبکہ نبی ﷺ اس دنیا سے چلے گئے تو اللہ کی قسم! مجھے یہ بات بھی خوشی میں نہیں ڈالے گی کہ ان آنکھوں کے بدلے مجھے تبالہ شہر کا کوئی ہرن مل جائے۔

٥٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، وَابْنُ يُوسُفَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ، عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِذَا ابْتَلَيْتُهُ بِحَبِيبَتَيْهِ -يُرِيدُ عَيْنَيْهِ- ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهُ الْجَنَّةَ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ عزوجل نے فرمایا: ''جب میں کسی کو اس کی دو پیاری چیزوں یعنی آنکھوں کی (تکالیف میں) آزماتا ہوں پھر وہ صبر کرتا ہے تو میں اسے اس کے بدلے میں جنت دیتا ہوں۔''

٥٣٥) حَدَّثَنَا خَطَّابٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ، وَإِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَابِتٌ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقُولُ اللّٰهُ: يَا ابْنَ آدَمَ إِذَا أَخَذْتُ كَرِيمَتَيْكَ، فَصَبَرْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ وَاحْتَسَبْتَ، لَمْ أَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! جب میں تیری دو معزز چیزیں (آنکھیں) لے لوں پھر تو اس صدمہ پر صبر کرے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھے تو میں بھی تیرے لیے سوائے جنت کے اور کسی بدلے پر راضی نہ ہوں گا۔''

٢٤٦ - بَابٌ: أَيْنَ يَقْعُدُ الْعَائِدُ؟

عیادت کرنے والا کہاں بیٹھے

٥٣٦) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا عَادَ الْمَرِيضَ جَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهِ، ثُمَّ قَالَ سَبْعَ مِرَارٍ: ((أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، أَنْ يَشْفِيَكَ))، فَإِنْ كَانَ فِي أَجَلِهِ تَأْخِيرٌ عُوفِيَ مِنْ وَجَعِهِ.

---

٥٣٤) صحيح البخاري: ٥٦٥٣؛ جامع الترمذي: ٢٤٠٠۔

٥٣٥) [حسن] مسند أحمد: ٥/ ٢٥٨؛ سنن ابن ماجه: ١٥٩٧۔

٥٣٦) [صحيح] مسند أحمد: ١/ ٢٣٩؛ جامع الترمذي: ٢٠٨٣؛ سنن أبي داود: ٣١٠٦۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کسی مریض کی عیادت فرماتے تو اس کے سر کے پاس بیٹھتے تھے پھر سات مرتبہ یہ دعا کرتے: ((أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، أَنْ يَشْفِيَكَ)) ''میں عظمت والے اللہ سے سوال کرتا ہوں جو عرش عظیم کا رب ہے کہ تجھے شفا عطا فرمائے۔'' چنانچہ اگر اس کی موت آنے میں تاخیر ہوتی تو اس دعا سے وہ اپنی تکلیف سے عافیت پا تا۔

٥٢٧) (ث: ١٣١) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: ذَهَبْتُ مَعَ الْحَسَنِ إِلَى قَتَادَةَ نَعُودُهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَسَأَلَهُ ثُمَّ دَعَا لَهُ قَالَ: اللّٰهُمَّ اشْفِ قَلْبَهُ، وَاشْفِ سَقَمَهُ.

جناب ربیع بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم امام حسن بصری رحمہ اللہ کے ساتھ جناب قتادہ رحمہ اللہ کی عیادت کرنے گئے، وہ (حسن بصری رحمہ اللہ) ان کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور ان کی خیریت دریافت کی پھر ان کے لیے دعا فرمائی: ((اَللّٰهُمَّ اشْفِ قَلْبَهُ، وَاشْفِ سَقَمَهُ)) اے اللہ! اس کے دل کو شفا عطا فرما اور اسے بیماری سے شفا عطا فرما۔

٢٤٧۔ بَابٌ: مَا يَعْمَلُ الرَّجُلُ فِي بَيْتِهِ

آدمی اپنے گھر میں کیا کام کرے

٥٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: مَا كَانَ يَصْنَعُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَهْلِهِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ.

جناب اسود رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ نبی ﷺ اپنے گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ تو انھوں نے فرمایا: آپ اپنے گھر والوں کے کام کاج میں لگے رہتے جب نماز کا وقت ہوتا تو آپ ﷺ (نماز کے لیے) تشریف لے جاتے۔

٥٢٩) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: يَخْصِفُ نَعْلَهُ، وَيَعْمَلُ مَا يَعْمَلُ الرَّجُلُ فِي بَيْتِهِ.

جناب ہشام رحمہ اللہ اپنے والد (عروہ رحمہ اللہ) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: اپنا جوتا گانٹھتے اور وہ سب کام کرتے جو آدمی اپنے گھر میں کرتا ہے۔

٥٤٠) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: مَا يَصْنَعُ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ، يَخْصِفُ النَّعْلَ، وَيَرْقَعُ الثَّوْبَ، وَيَخِيطُ.

---

٥٣٧) [صحيح] ٥٣٨) صحيح البخاري: ٦٠٣٩؛ جامع الترمذي: ٢٤٨٩۔

٥٣٩) [صحيح] مسند أحمد: ٦/ ١٢١؛ صحيح ابن حبان: ٥٦٧٧۔

٥٤٠) [صحيح] مسند أحمد: ٦/ ١٦٧؛ مصنف عبد الرزاق: ٢٠٤٩٢۔

جناب ہشام رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ بھی وہی کام کرتے تھے جو تم میں سے کوئی اپنے گھر میں کرتا ہے آپ اپنے جوتے گانٹھتے تھے اور کپڑوں کو پیوند لگا لیتے تھے۔

(٥٤١) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، قِيلَ لِعَائِشَةَ رضي الله عنها: مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ، يَفْلِي ثَوْبَهُ، وَيَحْلُبُ شَاتَهُ.

جناب عمرہ رحمہا اللہ بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ بھی عام انسانوں میں سے ایک انسان تھے اپنے کپڑے جوؤں سے صاف کر لیتے تھے اور اپنی بکری کا دودھ دوہ لیتے تھے۔

٢٤٨۔ بَابٌ: إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ

اگر آدمی اپنے بھائی سے محبت کرے تو اسے بتا دے

(٥٤٢) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ ثَوْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رضي الله عنه ـ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَهُ ـ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ أَنَّهُ أَحَبَّهُ)).

سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی ہے، بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے محبت کرے تو چاہیے کہ اسے بتا دے کہ بے شک وہ اس سے محبت کرتا ہے۔“

(٥٤٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدِاللّٰهِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَقِيَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ وَرَائِي، قَالَ: أَمَا إِنِّي أُحِبُّكَ، قَالَ: أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ، فَقَالَ: لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ أَحَبَّهُ)) مَا أَخْبَرْتُكَ، قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ يَعْرِضُ عَلَيَّ الْخِطْبَةَ قَالَ: أَمَا إِنَّ عِنْدَنَا جَارِيَةً، أَمَا إِنَّهَا عَوْرَاءُ.

امام مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی ملا، اس نے پیچھے سے میرے کندھے کو پکڑ لیا اور فرمایا: بے شک میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ مجاہد رحمہ اللہ نے کہا: وہ ذات (اللہ تعالیٰ) تجھ سے محبت کرے جس کے لیے تو نے مجھ سے محبت کی ہے۔ اس صحابی نے فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان نہ ہوتا ”جب کوئی آدمی کسی آدمی سے (اللہ کی رضا کے لیے) محبت کرے تو چاہیے کہ اسے بتا دے کہ بے شک وہ اس سے محبت کرتا ہے۔“ تو میں تجھے کبھی نہ بتاتا۔

---

(٥٤١) [صحيح]: شمائل للترمذي: ٣٤٢؛ مسند أبي يعلى: ٤٨٧٣؛ دلائل النبوة للبيهقي: ١/ ٣٢٨.

(٥٤٢) [صحيح]: سنن أبي داود: ٥١٢٤؛ جامع الترمذي: ٢٣٩٢.

(٥٤٣) [حسن]: سنن أبي داود: ٥١٢٥؛ صحيح ابن حبان: ٥٧١؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٧١.

امام مجاہد رحمہ اللہ نے کہا: پھر انھوں نے مجھے منگنی کی پیشکش کی اور فرمایا: ہمارے پاس ایک لونڈی ہے (لیکن) وہ بھینگی ہے۔

٥٤٤) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا تَحَابَّا الرَّجُلَانِ إِلَّا كَانَ أَفْضَلُهُمَا أَشَدُّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ.))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب دو آدمی آپس میں (اللہ کی رضا کے لیے) محبت کرتے ہیں تو ان دونوں میں افضل وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرنے والا ہو۔''

٢٤٩۔ بَابٌ: إِذَا أَحَبَّ رَجُلًا فَلَا يُمَارِهِ، وَلَا يَسْأَلُ عَنْهُ

جب کسی سے محبت کرے تو اس سے جھگڑا نہ کرے اور نہ اس کے متعلق کچھ دریافت کرے

٥٤٥) (ث: ١٣١) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ، أَنَّ أَبَا الزَّاهِرِيَّةِ حَدَّثَهُ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا أَحْبَبْتَ أَخًا فَلَا تُمَارِهِ، وَلَا تُشَارِهِ، وَلَا تَسْأَلْ عَنْهُ، فَعَسَى أَنْ تُوَافِيَ لَهُ عَدُوًّا فَيُخْبِرَكَ بِمَا لَيْسَ فِيهِ، فَيُفَرِّقَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ.

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تو اپنے بھائی سے محبت کرے تو اس سے جھگڑا کر اور نہ اس سے برا معاملہ کر اور اس کے بارے میں کچھ دریافت نہ کر، ممکن ہے کہ اس کے کسی دشمن سے تیری ملاقات ہو جائے تو وہ تجھے ایسی بات بتادے جو اس میں نہ ہو یوں وہ تیرے اور اس کے درمیان جدائی کرا دے۔

٥٤٦) حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَخًا لِلّٰهِ فِي اللّٰهِ، قَالَ: إِنِّي أُحِبُّكَ لِلّٰهِ، فَدَخَلَا جَمِيعًا الْجَنَّةَ، كَانَ الَّذِي أَحَبَّ فِي اللّٰهِ أَرْفَعَ دَرَجَةً لِحُبِّهِ عَلَى الَّذِي أَحَبَّهُ لَهُ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے بھائی سے اللہ کی رضا کے لیے محبت کرتے ہوئے یہ کہا کہ بے شک میں تجھ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں، تو وہ دونوں اکٹھے جنت میں داخل ہوں گے، البتہ وہ شخص جس نے اللہ کے لیے محبت کی اس کا درجہ اس شخص سے بلند ہوگا جس نے اس کی محبت کی وجہ سے اس سے محبت کی۔''

٢٥٠۔ بَابٌ: الْعَقْلُ فِي الْقَلْبِ

عقل دل میں ہوتی ہے

٥٤٧) (ث: ١٣٢) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ

٥٤٤) [صحيح] صحيح ابن حبان: ٥٦٦؛ المستدرك للحاكم ٤/ ١٧١۔ ٥٤٥) [صحيح]

٥٤٦) ضعيف [الجامع لابن وهب: ٢٠٥؛ مسند عبد بن حميد: ٣٣٢۔

٥٤٧) [حسن] شعب الإيمان للبيهقي: ٤٦٦٢۔

دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ خَلِيفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ ﷺ، أَنَّهُ سَمِعَهُ بِصِفِّينَ يَقُولُ: إِنَّ الْعَقْلَ فِي الْقَلْبِ، وَالرَّحْمَةَ فِي الْكَبِدِ، وَالرَّأْفَةَ فِي الطِّحَالِ، وَالنَّفَسَ فِي الرِّئَةِ.

جناب عیاض بن خلیفہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انھوں نے جنگ صفین میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: بلاشبہ عقل دل میں، رحمت اور نرمی جگر میں اور سانس پھیپھڑوں میں ہوتا ہے۔

٢٥١۔ بَابٌ: اَلْكِبْرُ

تکبر کا بیان

٥٤٨) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الصَّقْعَبِ بْنِ زُهَيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ عَلَيْهِ جُبَّةُ سِيجَانٍ، حَتَّى قَامَ عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ وَضَعَ كُلَّ فَارِسٍ ـ أَوْ قَالَ: يُرِيدُ أَنْ يَضَعَ كُلَّ فَارِسٍ ـ وَيَرْفَعَ كُلَّ رَاعٍ ابْنَ رَاعٍ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَجَامِعِ جُبَّتِهِ فَقَالَ: ((أَلَا أَرَى عَلَيْكَ لِبَاسَ مَنْ لَا يَعْقِلُ؟)) ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ نُوحًا لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِابْنِهِ: إِنِّي قَاصٌّ عَلَيْكَ الْوَصِيَّةَ: آمُرُكَ بِاثْنَتَيْنِ، وَأَنْهَاكَ عَنِ اثْنَتَيْنِ: آمُرُكَ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَإِنَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرَضِينَ السَّبْعَ، لَوْ وُضِعْنَ فِي كِفَّةٍ وَوُضِعَتْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فِي كِفَّةٍ لَرَجَحَتْ بِهِنَّ، وَلَوْ أَنَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرَضِينَ السَّبْعَ كُنَّ حَلْقَةً مُبْهَمَةً لَقَصَمَتْهُنَّ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، فَإِنَّهَا صَلَاةُ كُلِّ شَيْءٍ، وَبِهَا يُرْزَقُ كُلُّ شَيْءٍ، وَأَنْهَاكَ عَنِ الشِّرْكِ وَالْكِبْرِ))، فَقُلْتُ ـ أَوْ قِيلَ ـ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هٰذَا الشِّرْكُ قَدْ عَرَفْنَاهُ، فَمَا الْكِبْرُ؟ هُوَ أَنْ يَكُونَ لِأَحَدِنَا حُلَّةٌ يَلْبَسُهَا؟ قَالَ: ((لَا)). قَالَ: فَهُوَ أَنْ يَكُونَ لِأَحَدِنَا نَعْلَانِ حَسَنَتَانِ، لَهُمَا شِرَاكَانِ حَسَنَانِ؟ قَالَ: ((لَا)). قَالَ: فَهُوَ أَنْ يَكُونَ لِأَحَدِنَا دَابَّةٌ يَرْكَبُهَا؟ قَالَ: ((لَا)). قَالَ: فَهُوَ أَنْ يَكُونَ لِأَحَدِنَا أَصْحَابٌ يَجْلِسُونَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: ((لَا)). قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَمَا الْكِبْرُ؟ قَالَ: ((سَفَهُ الْحَقِّ، وَغَمْصُ النَّاسِ)).

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَمِنَ الْكِبْرِ، نَحْوَهُ.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک دیہاتی آدمی آیا جس کے بدن پر سیجان کا جبہ تھا وہ نبی ﷺ کے سر کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: تمہارے صاحب (محمد ﷺ نے) ہر شہسوار کو زیر کر دیا۔ یا یہ کہا کہ ہر شہسوار کو زیر کرنا چاہتا ہے۔ اور ہر چرواہے کو اونچا کر دیا۔ نبی ﷺ نے اس کے جبے کے کنارے کو پکڑا

٥٤٨) [صحيح] تاريخ دمشق لابن عساكر: ٦٢/ ٢٨٥؛ مسند أحمد: ٢/ ١٧٠۔

اور فرمایا: ''کیا میں تیرے اوپر یہ بے وقوفوں والا لباس نہیں دیکھ رہا'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نبی نوح علیہ السلام کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا: میں تمہیں وصیت کرنے والا ہوں (وہ یہ کہ) دو باتوں کا تجھے حکم دیتا ہوں اور دو سے منع کرتا ہوں، میں تجھے لا إله إلا الله کا حکم دیتا ہوں اور دو باتوں سے منع کرتا ہوں کیونکہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اگر ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور ایک پلڑے میں لا إلـه إلا الـلـه رکھ دیا جائے تو یہ ان سب پر بھاری ہو جائے گا اور اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک بند حلقہ بن جائیں تو لا إلـه إلا الله و سبحان الله و بحمده اسے توڑ دے گا اور یہی ہر چیز کی نماز ہے اور اسی کے سبب ہر چیز کو رزق دیا جاتا ہے۔ اور میں تمہیں شرک اور تکبر سے منع کرتا ہوں۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس شرک کو تو ہم نے پہچان لیا ہے لیکن تکبر کیا ہے؟ کیا وہ یہ ہے کہ ہم میں سے کسی کے پاس کوئی جبہ ہو جسے وہ پہنا کرے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' عرض کیا: کیا وہ یہ ہے کہ ہم میں سے کسی کے پاس ایسے حسین جوتے ہوں جن کے خوبصورت تسمے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں'' پھر عرض کیا: (کیا تکبر یہ ہے) کہ ہم میں سے کسی کے پاس سواری کا جانور ہو جس پر وہ سواری کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں'' پھر عرض کیا: کیا وہ یہ ہے کہ ہم میں سے کسی کے دوست ہوں جن کے ساتھ وہ بیٹھتا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں'' پھر عرض کیا: اے رسول اللہ! پھر تکبر کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ''حق سے جہالت برتنا اور لوگوں کو حقیر جاننا۔''

دوسری سند میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ تکبر میں سے ہے؟ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

۵٤۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو عُمَرَ الْيَمَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ تَعَظَّمَ فِي نَفْسِهِ، أَوِ اخْتَالَ فِي مِشْيَتِهِ، لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ''جس نے اپنے آپ کو بڑا سمجھا اور اکڑ کر چلا وہ اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہو گا۔''

۵۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا اسْتَكْبَرَ مَنْ أَكَلَ مَعَهُ خَادِمُهُ، وَرَكِبَ الْحِمَارَ بِالْأَسْوَاقِ، وَاعْتَقَلَ الشَّاةَ فَحَلَبَهَا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے غلام کے ساتھ بیٹھ کر کھایا اور گدھے پر سوار ہو کر بازار میں گیا اور بکری کی ٹانگیں رسی سے باندھ کر اس کا دودھ نکالا، اس نے تکبر نہیں کیا۔''

---

۵٤۹) [صحيح] مسند أحمد: ۲/ ۱۱۸؛ المستدرك الحاكم: ۱/ ۶۰۔

۵۵۰) [حسن] شعب الإيمان للبيهقي: ۸۱۸۸۔

۵۵۱) (ت: ۱۴۳) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ بَحْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحٌ بَيَّاعُ الْأَكْسِيَةِ، عَنْ جَدَّتِهِ قَالَتْ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رضي الله عنه اشْتَرَى تَمْرًا بِدِرْهَمٍ، فَحَمَلَهُ فِي مِلْحَفَتِهِ، فَقُلْتُ لَهُ - أَوْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ -: أَحْمِلُ عَنْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: لَا، أَبُو الْعِيَالِ أَحَقُّ أَنْ يَحْمِلَ.

جناب صالح رحمہ اللہ جو چادر فروش تھے اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک درہم کی کھجوریں خریدیں اور ان کو اپنی چادر میں ڈال کر اٹھا لیا۔ میں نے ان سے عرض کیا۔ یا کسی آدمی نے ان سے کہا: اے امیر المومنین! میں اٹھا لیتا ہوں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، بچوں کا باپ ہی ان کو اٹھانے کا زیادہ حق دار ہے۔

۵۵۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَغَرِّ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: الْعِزُّ إِزَارِي، وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي، فَمَنْ نَازَعَنِي بِشَيْءٍ مِنْهُمَا عَذَّبْتُهُ)).

سیدنا ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے: عزت میری ازار ہے اور تکبر میری چادر ہے چنانچہ جس نے ان دونوں میں سے کوئی چیز مجھ سے چھینے کی کوشش کی میں اسے عذاب دوں گا۔''

۵۵۳) (ت: ۱۴۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو رَوَاحَةَ يَزِيدُ بْنُ أَيْهَمَ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ مَالِكٍ الطَّائِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رضي الله عنه يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ، قَالَ: إِنَّ لِلشَّيْطَانِ مَصَالِيَ وَفُخُوخًا، وَإِنَّ مَصَالِيَ الشَّيْطَانِ وَفُخُوخَهُ: الْبَطَرُ بِأَنْعُمِ اللَّهِ، وَالْفَخْرُ بِعَطَاءِ اللَّهِ، وَالْكِبْرِيَاءُ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ، وَاتِّبَاعُ الْهَوَى فِي غَيْرِ ذَاتِ اللَّهِ.

جناب ہیثم بن مالک الطائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے سنا: بلاشبہ شیطان کے جال اور شکنجے ہیں، بلاشبہ شیطان کے جال اور شکنجے (یہ) ہیں: اللہ کی نعمتوں پر مغرور ہونا، اللہ کی عطا پر فخر کرنا، اللہ کے بندوں پر بڑائی جتانا اور اللہ کو چھوڑ کر اپنی خواہشات کی اتباع کرنا۔

۵۵۴) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ)). وَقَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا: ((اخْتَصَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ. قَالَتِ النَّارُ: يَلِجُنِي الْجَبَّارُونَ، وَيَلِجُنِي الْمُتَكَبِّرُونَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: يَلِجُنِي الضُّعَفَاءُ، وَيَلِجُنِي الْفُقَرَاءُ. قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّارِ: أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا)).

---

۵۵۱) [ضعيف] فضائل الصحابة للإمام أحمد: ۹۱۶.

۵۵۲) صحيح مسلم: ۲۶۲۰، مسند أحمد: ۲/ ۲۴۸، سنن ابن ماجه: ۴۱۷۴.

۵۵۳) [حسن] شعب الإيمان للبيهقي: ۸۰۸۰.

۵۵۴) صحيح البخاري: ۴۸۵۰، ۷۴۴۹، صحيح مسلم: ۲۸۴۶.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جنت اور دوزخ کی بحث ہو گئی (راوی) سفیان رحمہ اللہ نے کہا: جنت اور دوزخ میں جھگڑا ہوا۔ دوزخ نے کہا: میرے اندر ظالم اور متکبر لوگ داخل ہوں گے اور جنت نے کہا: میرے اندر کمزور اور فقیر لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے تیرے ذریعے میں جس پر چاہوں گا رحم کروں گا، پھر دوزخ سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے تیرے ذریعے میں جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم دونوں میں سے ہر ایک کو بھر دوں گا۔"

٥٥٥) (ث: ٥٣٠) حدثنا إسحاق قال: حدثنا محمد بن الفضيل قال: حدثنا الوليد بن جميع، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن قال: لم يكن أصحاب رسول الله ﷺ متحزقين، ولا متماوتين، وكانوا يتناشدون الشعر في مجالسهم، ويذكرون أمر جاهليتهم، فإذا أريد أحد منهم على شيء من أمر دينه، دارت حماليق عينيه كأنه مجنون.

جناب ابوسلمہ بن عبدالرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام بخیل تھے نہ مردہ دل وہ اپنی مجلسوں میں شعر پڑھا کرتے تھے اور دور جاہلیت کی باتوں کو یاد کیا کرتے تھے۔ جب ان میں سے کسی کو اللہ کے حکم میں سے کسی چیز (کی نافرمانی) پر ابھارنے کی کوشش کی جاتی تو (غصے کی وجہ سے) اس کی آنکھوں کے حلقے ایسے گھومنے لگتے جیسے وہ دیوانہ ہو۔

٥٥٦) حدثنا محمد بن المثنى قال: حدثنا عبد الوهاب قال: حدثنا هشام، عن محمد، عن أبي هريرة رضي الله عنه، أن رجلا أتى النبي ﷺ، وكان جميلا، فقال: حبب إلي الجمال، وأعطيت ما ترى، حتى ما أحب أن يفوقني أحد منهم، إما قال: بشراك نعلي، أو قال: بشسع أحمر، فمن الكبر ذاك؟ قال: ((لا، ولكن الكبر من بطر الحق، وغمط الناس)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا وہ خوبصورت تھا، اس نے کہا: میں خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں اور مجھے جو کچھ عطا کیا گیا ہے آپ دیکھ رہے ہیں حتی کہ مجھے یہ بھی پسند نہیں کہ کوئی جوتے کے تسمے یا اس نے کہا کہ جوتے کے سرخ تسمے، میں مجھ سے بڑھ جائے، کیا یہ سب تکبر میں سے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں، بلکہ تکبر تو وہ ہے کہ حق کو ٹھکرائے اور لوگوں کو حقیر جانے۔"

٥٥٧) حدثنا محمد بن سلام قال: أخبرنا عبد الله بن المبارك، عن محمد بن عجلان، عن عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده رضي الله عنه، عن النبي ﷺ قال: ((**يحشر المتكبرون يوم القيامة أمثال الذر في صورة الرجال، يغشاهم الذل من كل مكان، يساقون إلى سجن في جهنم يسمى: بولس، تعلوهم نار الأنيار، يسقون من عصارة أهل النار، طينة الخبال**)).

---

٥٥٥) : حسن ; كتاب الزهد للإمام أحمد: ١١٩٩، مصنف ابن أبي شيبة: ٢٦٠٥٨۔

٥٥٦) : صحيح : سنن أبي داود: ٤٠٩٢، صحيح ابن حبان: ٥٤٦٧۔

٥٥٧) : حسن : مسند أحمد: ٢/ ١٧٩، جامع الترمذي: ٢٤٩٢۔

جناب عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا (عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تکبر کرنے والوں کو قیامت کے دن آدمیوں کی صورت میں چیونٹیوں کی مثل جمع کیا جائے گا، ہر جگہ سے ذلت انہیں ڈھانپ لے گی، انہیں جہنم میں بولس نامی جیل کی طرف ہانکا جائے گا، آگوں کی آگ انہیں گھیر لے گی اور انہیں جہنمیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔ جسے طینۃ الخبال کہا جاتا ہے۔''

٢٥٢۔ بَابٌ: مَنِ انْتَصَرَ مِنْ ظُلْمِهِ

جو اپنے اوپر ہوئے ظلم کا بدلہ لے

٥٥٨) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: ((دُونَكِ فَانْتَصِرِي)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''تم اپنا بدلہ لے لو۔''

٥٥٩) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ فَاطِمَةَ رضي الله عنها إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَاسْتَأْذَنَتْ وَالنَّبِيُّ ﷺ مَعَ عَائِشَةَ رضي الله عنها فِي مِرْطِهَا، فَأَذِنَ لَهَا فَدَخَلَتْ، فَقَالَتْ: إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ أَبِي قُحَافَةَ، قَالَ: ((أَيْ بُنَيَّةُ! أَتُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ؟)) قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: ((فَأَحِبِّي هَذِهِ))، فَقَامَتْ فَخَرَجَتْ فَحَدَّثَتْهُمْ، فَقُلْنَ: مَا أَغْنَيْتِ عَنَّا شَيْئًا، فَارْجِعِي إِلَيْهِ. قَالَتْ: وَاللَّهِ لَا أُكَلِّمُهُ فِيهَا أَبَدًا. فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ - زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ - فَاسْتَأْذَنَتْ، فَأَذِنَ لَهَا، فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ، وَوَقَعَتْ فِيَّ زَيْنَبُ تَسُبُّنِي، فَطَفِقْتُ أَنْظُرُ: هَلْ يَأْذَنُ لِي النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمْ أَزَلْ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ، فَوَقَعْتُ بِزَيْنَبَ، فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ أَثْخَنْتُهَا غَلَبَةً، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَا إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نبی ﷺ کے پاس بھیجا، انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی، اس وقت نبی ﷺ سیدہ عائشہ کے پاس ان کی چادر میں تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اندر آنے کی اجازت دی وہ اندر آئیں اور عرض کیا: مجھے آپ کی ازواج نے بھیجا ہے وہ آپ سے ابوقحافہ کی بیٹی (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) کے بارے میں برابری کا سوال کررہی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے میری بیٹی! کیا تو اس سے محبت کرتی ہے جس سے میں محبت کرتا ہوں؟'' انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو پھر تو بھی اس (عائشہ رضی اللہ عنہا) سے محبت کر۔'' اس کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا وہاں سے اٹھ گئیں اور باہر آکر ازواج النبی ﷺ کو ساری بات بتائی، انہوں نے کہا: تو ہمارے کچھ کام نہ آئی کیا، لہٰذا دوبارہ جاؤ۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! اب میں اس بارے میں آپ ﷺ سے بات نہیں

٥٥٨) [صحيح] مسند أحمد: ٦/ ٩٣، سنن ابن ماجه: ١٩٨١.

٥٥٩) صحيح البخاري: ٢٥٨١.

کروں گی۔ پھر ازواج نبی ﷺ نے آپ کی زوجہ محترمہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو آپ کے پاس بھیجا، انھوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی آپ ﷺ نے ان کو اجازت دے دی تو اس نے بھی آپ ﷺ سے وہی بات عرض کی اور وہ مجھ پر برس پڑی اور مجھے برا بھلا کہنے لگی، میں آپ ﷺ کی طرف دیکھنے لگی کہ کیا مجھے نبی کریم ﷺ (جواب دینے کی) اجازت دیتے ہیں یہاں تک کہ میں نے محسوس کر لیا کہ آپ میرے انتقام لینے پر ناراض نہ ہوں گے تو میں بھی زینب کو جواب دینے لگی اور تھوڑی ہی دیر میں اس پر غالب آ گئی، رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑے، پھر فرمایا: ”آخر یہ بھی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہے۔“

۲۵۳۔ بَابٌ: اَلْمُوَاسَاةُ فِي السَّنَةِ وَالْمَجَاعَةِ

قحط سالی اور بھوک کے زمانے میں غم خواری کرنا

۵۶۰) (ث: ۱۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ بَشِيرٍ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ الْمَعْوَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مَجَاعَةٌ، مَنْ أَدْرَكَتْهُ فَلَا يَعْدِلَنَّ بِالْأَكْبَادِ الْجَائِعَةِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آخری زمانے میں قحط ہوں گے جو شخص اس زمانے کو پا لے وہ بھوکے جگر والوں سے ہرگز تجاوز نہ کرے (یعنی ایسا نہ کرے کہ خود کھا لے اور انھیں چھوڑ دے)۔

۵۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ الْأَنْصَارَ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلَ، قَالَ: ((لَا))، فَقَالُوا: تَكْفُونَا الْمَؤُونَةَ، وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ؟ قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ ہمارے کھجور کے باغوں کو ہمارے اور ہمارے بھائیوں (مہاجرین) کے درمیان تقسیم کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں (میں تقسیم نہیں کروں گا۔)“ پھر انہوں نے کہا: تم (مہاجرین) ہمارے کاموں میں ہمارا ہاتھ بٹاؤ اور ہم تمہیں پھلوں میں شریک کریں گے۔ مہاجرین نے کہا: ہم آپ لوگوں کی رائے سن کر اسے تسلیم کرتے ہیں۔

۵۶۲) (ث: ۱۳۷) حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ عَامَ الرَّمَادَةِ ـ وَكَانَتْ سَنَةً شَدِيدَةً مُلِمَّةً ـ بَعْدَمَا اجْتَهَدَ عُمَرُ فِي إِمْدَادِ الْأَعْرَابِ بِالْإِبِلِ وَالْقَمْحِ وَالزَّيْتِ مِنَ الْأَرْيَافِ كُلِّهَا، حَتَّى بَلَّحَتِ الْأَرْيَافُ كُلُّهَا مِمَّا جَهَدَهَا ذَلِكَ فَقَامَ عُمَرُ يَدْعُو فَقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَهُمْ عَلَى رُءُوسِ الْجِبَالِ،

---

۵۶۰) [ضعيف] تهذيب الكمال للمزي ۷/ ۲۲۴۔

۵۶۱) صحيح البخاري: ۲۳۲۵۔

۵۶۲) [صحيح]

فَاسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ وَلِلْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ حِينَ نَزَلَ بِهِ الْغَيْثُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، فَوَاللَّهِ لَوْ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يُفَرِّجْهَا مَا تَرَكْتُ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَهُمْ سَعَةٌ إِلَّا أَدْخَلْتُ مَعَهُمْ أَعْدَادَهُمْ مِنَ الْفُقَرَاءِ، فَلَمْ يَكُنِ اثْنَانِ يَهْلِكَانِ مِنَ الطَّعَامِ عَلَى مَا يُقِيمُ وَاحِدًا.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عام الرمادہ، جو شدید قحط کا سال تھا، میں دیہاتی لوگوں کی اونٹ، گیہوں، تیل اور دیگر چیزوں کے ساتھ خوب مدد فرمائی یہاں تک کہ دیہاتی لوگ آپ کی توجہ سے خوش حال ہو گئے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر دعا فرمائی: اے اللہ! ان کے رزق کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر پیدا فرما تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو مسلمانوں کے حق میں قبول فرمایا، جب بارش نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا: الحمد للہ، اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ اس مصیبت کو دور نہ فرماتا تو میں مسلمانوں کے کسی امیر گھرانے کو نہ چھوڑتا مگر یہ کہ ان کے ساتھ ان کی تعداد کے بقدر فقراء کو ان کے ساتھ شامل کر دیتا تا کہ اس کھانے سے دو آدمی ہلاک نہ ہوں جو ایک آدمی کے لیے کافی ہوتا ہے۔

٥٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ضَحَايَاكُمْ، لَا يُصْبِحَنَّ أَحَدُكُمْ بَعْدَ ثَالِثَةٍ، وَفِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ)). فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ: نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ؟ قَالَ: ((كُلُوا وَادَّخِرُوا، فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانُوا فِي جَهْدٍ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا)).

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری جو قربانیاں ہیں ان میں سے کسی کے گھر تین دن کے بعد کوئی گوشت نہ بچے۔'' پھر جب اگلا سال آیا تو صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم ویسا ہی کریں جیسا پچھلے سال کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھاؤ اور ذخیرہ بھی کرو کیونکہ اس سال لوگ تنگی میں تھے اس لیے میں نے چاہا تھا کہ تم ان کی مدد کرو۔''

٢٥٤ ـ بَابٌ: اَلتَّجَارِبُ

تجربوں کا بیان

٥٦٤) (ث: ١٣٨) حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه، فَحَدَّثَ نَفْسَهُ، ثُمَّ انْتَبَهَ فَقَالَ: ((لَا حَكِيمَ إِلَّا بِتَجْرِبَةٍ))، يُعِيدُهَا ثَلَاثًا.

جناب ہشام بن عروہ رحمہ اللہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، کہ ان کے دل میں کوئی بات آئی پھر وہ چونک پڑے اور فرمایا: دانائی صرف تجربے ہی سے آتی ہے۔ اس بات کو انھوں نے تین مرتبہ دہرایا۔

---

٥٦٣) صحيح البخاري: ٥٥٦٩؛ صحيح مسلم: ١٩٧٢۔

٥٦٤) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٥٦٢٢۔

۵۶۵) (ث: ۱۳۹) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ زَحْرٍ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه قَالَ: لَا حَلِيمَ إِلَّا ذُو عَثْرَةٍ، وَلَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ۔

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بردباری ٹھوکریں کھانے ہی سے آتی ہے اور حکیم ودانا صرف تجربہ کار ہی ہے۔

۵۶۵م) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ۔

ایک دوسری روایت میں سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل نقل کیا ہے۔

۲۵۵۔ بَابٌ: مَنْ أَطْعَمَ أَخًا لَهُ فِي اللّٰهِ

جو اپنے دینی بھائی کو اللہ کے لیے کھانا کھلائے

۵۶۶) (ث: ۱۴۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ بِشْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَأَنْ أَجْمَعَ نَفَرًا مِنْ إِخْوَانِي عَلَى صَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى سُوقِكُمْ فَأُعْتِقَ رَقَبَةً۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں اپنے بھائیوں میں سے ایک جماعت کو ایک صاع (کھانے) یا دو صاع پر جمع کر لوں تو یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں تمہارے بازار میں جا کر کسی غلام کو آزاد کروں۔

۲۵۶۔ بَابٌ: حِلْفُ الْجَاهِلِيَّةِ

دور جاہلیت کے معاہدے

۵۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((شَهِدْتُ مَعَ عُمُومَتِي حِلْفَ الْمُطَيَّبِينَ، فَمَا أُحِبُّ أَنْ أَنْكُثَهُ، وَأَنَّ لِي حُمْرَ النَّعَمِ))

سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "میں اپنے چچاؤں کے ساتھ حلف المطيبين (دور جاہلیت کے ایک معاہدے) میں حاضر ہوا اور میں اب بھی اسے توڑنا پسند نہیں کرتا خواہ اس کے بدلے میں میرے لیے سرخ اونٹ ہوں۔"

---

۵۶۵) [ضعيف: ۵۶۵م) [ضعيف] مسند أحمد: ۳/ ۸؛ جامع الترمذي ۲۰۳۳؛ المستدرك للحاكم: ۴/ ۲۹۳

۵۶۶) [ضعيف: الترغيب لأصبهاني: ۴۰۵؛ شعب الإيمان للبيهقي ۹۶۲۸۔

۵۶۷) [صحيح] مسند أحمد: ۱/ ۱۹۰؛ صحيح ابن حبان: ۴۳۷۳۔

٢٥٧ - بَابٌ: الْإِخَاءُ

بھائی چارے کا بیان

٥٦٨) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَالزُّبَيْرِ رضي الله عنهما.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدنا ابن مسعود اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔

٥٦٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: حَالَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي الَّتِي بِالْمَدِينَةِ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں میرے گھر میں قریش اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔

٢٥٨ - بَابٌ: لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ

(جاہلیت کے اصول پر کیے ہوئے) کسی معاہدے کی اسلام میں کوئی حیثیت نہیں

٥٧٠) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رضي الله عنه قَالَ: جَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ عَلَى دَرَجِ الْكَعْبَةِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ كَانَ لَهُ حِلْفٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً، وَلَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ.))

جناب عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا (عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے سال خانہ کعبہ کی سیڑھیوں پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: ''جس شخص کا دور جاہلیت میں کوئی معاہدہ تھا (جو غیر شرعی نہ ہو) تو اسلام نے اس کی مضبوطی کو بڑھا دیا ہے اور فتح مکہ کے بعد کوئی ہجرت نہیں۔''

٢٥٩ - بَابٌ: مَنِ اسْتَمْطَرَ فِي أَوَّلِ الْمَطَرِ

جس نے بارش کے آغاز میں اپنے آپ کو بھگویا

٥٧١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ:

---

٥٦٨) [صحيح] المعجم الكبير للطبراني: ١٢٨١٦ـ

٥٦٩) صحيح البخاري: ٦٠٨٣، ٧٣٤٠؛ صحيح مسلم: ٢٥٢٩ـ

٥٧٠) [صحيح] مسند أحمد: ٢/ ١٨٠؛ جامع الترمذي: ١٥٨٥ـ

٥٧١) صحيح مسلم: ٨٩٨؛ سنن أبي داود: ٥١٠٠ـ

أَصَابَنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مَطَرٌ، فَحَسَرَ النَّبِيُّ ﷺ ثَوْبَهُ عَنْهُ حَتَّى أَصَابَهُ الْمَطَرُ، قُلْنَا: لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: ((لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ.))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم کو نبی ﷺ کی معیت میں (تھے کہ اسی اثنا میں) بارش برسنے لگی، نبی ﷺ نے (اپنے بدن مبارک سے) کپڑے کو ہٹا لیا حتیٰ کہ بارش نے اسے تر کر دیا۔ ہم نے عرض کیا: آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا: ''یہ اپنے رب کے پاس سے ابھی ابھی آئی ہے۔''

٢٦٠- بَابٌ: اَلْغَنَمُ بَرَكَةٌ

بکریاں باعث برکت ہیں

٥٧٢) (ت: ١٤١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ مَالِكِ بْنِ خُثَيْمٍ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ بِأَرْضِهِ بِالْعَقِيقِ، فَأَتَاهُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَلَى دَوَابَّ، فَنَزَلُوا، قَالَ حُمَيْدٌ: فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: اذْهَبْ إِلَى أُمِّي وَقُلْ لَهَا: إِنَّ ابْنَكِ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ وَيَقُولُ: أَطْعِمِينَا شَيْئًا. قَالَ: فَوَضَعَتْ ثَلَاثَةَ أَقْرَاصٍ مِنْ شَعِيرٍ، وَشَيْئًا مِنْ زَيْتٍ وَمِلْحٍ فِي صَحْفَةٍ، فَوَضَعْتُهَا عَلَى رَأْسِي، فَحَمَلْتُهَا إِلَيْهِمْ، فَلَمَّا وَضَعْتُهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، كَبَّرَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَشْبَعَنَا مِنَ الْخُبْزِ بَعْدَ أَنْ لَمْ يَكُنْ طَعَامُنَا إِلَّا الْأَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ، فَلَمْ يُصِبِ الْقَوْمُ مِنَ الطَّعَامِ شَيْئًا، فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! أَحْسِنْ إِلَى غَنَمِكَ، وَامْسَحِ الرُّغَامَ عَنْهَا، وَأَطِبْ مُرَاحَهَا، وَصَلِّ فِي نَاحِيَتِهَا، فَإِنَّهَا مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُونُ الثُّلَّةُ مِنَ الْغَنَمِ أَحَبَّ إِلَى صَاحِبِهَا مِنْ دَارِ مَرْوَانَ.

جناب حمید بن مالک بن خثیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام عقیق میں ان کی زمین میں بیٹھا ہوا تھا کہ اہل مدینہ میں سے کچھ لوگ اپنی سواریوں پر آئے اور یہاں اتر گئے، حمید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (مجھے) فرمایا: میری والدہ کے پاس جاؤ اور کہو کہ تمہارا بیٹا تجھے سلام کہتا ہے اور کہتا ہے کہ ہمیں کچھ کھانے کو دو۔ حمید کہتے ہیں: ان کی والدہ نے ایک بڑے پیالے میں ''جو'' کی تین روٹیاں کچھ زیتون کا تیل اور نمک رکھ دیا۔ میں اسے اپنے سر پر اٹھا کر ان لوگوں کے پاس لے آیا، جب میں نے کھانا ان لوگوں کے سامنے رکھا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں پیٹ بھرنے کے لیے روٹی دی (حالانکہ ایک وقت تھا) کہ ہمارے پاس دو کالی چیزوں کھجور اور پانی کے سوا کھانے کو کچھ نہ تھا۔ اس کھانے سے لوگ سیر نہ ہوئے پھر جب وہ لوگ چلے گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اپنی بکریوں سے اچھا برتاؤ کرو اور ان سے گرد و غبار کو جھاڑو اور ان کے باڑے کو صاف رکھو اور

٥٧٢) [صحيح] موطأ إمام مالك: ٢٦٩٧۔

اس کے کونے میں نماز پڑھ، بلاشبہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ بکریوں کا چھوٹا سا ریوڑ اس کے مالک کو مروان کے محل سے زیادہ محبوب ہوگا۔

۵۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْأَزْرَقُ، عَنْ أَبِي عُمَرَ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الشَّاةُ فِي الْبَيْتِ بَرَكَةٌ، وَالشَّاتَانِ بَرَكَتَانِ، وَالثَّلَاثُ بَرَكَاتٌ.))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''گھر میں ایک بکری ایک برکت، دو بکریاں دو برکتیں اور تین بکریاں بہت سی برکتیں ہیں۔''

۲۶۱ ـ بَابٌ: الْإِبِلُ عِزٌّ لِأَهْلِهَا

اونٹ اپنے مالک کے لیے باعث عزت ہیں

۵۷۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ، الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کفر کا سر مشرق کی طرف ہے اور فخر و تکبر گھوڑے اور اونٹ والوں میں ہے جو کاشتکار اور خیمہ نشین ہیں جب کہ سکون و اطمینان بکری والوں میں ہے۔''

۵۷۵) (ث: ۱۴۲) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: عَجِبْتُ لِلْكِلَابِ وَالشَّاءِ، إِنَّ الشَّاءَ يُذْبَحُ مِنْهَا فِي السَّنَةِ كَذَا وَكَذَا، وَيُهْدَى كَذَا وَكَذَا، وَالْكِلَابُ تَضَعُ الْكَلْبَةُ الْوَاحِدَةُ كَذَا وَكَذَا وَالشَّاءُ أَكْثَرُ مِنْهَا.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے کتوں اور بکریوں پر تعجب ہے۔ بلاشبہ بکریاں سال میں اتنی اتنی مقدار میں ذبح کی جاتی ہیں اور اتنی اتنی مقدار میں قربانی کی جاتی ہیں اور کتوں کا یہ حال ہے کہ ایک کتیا (ایک وقت میں) اتنے اتنے بچے جنتی ہے مگر اس کے باوجود بکریاں زیادہ ہیں۔

۵۷۶) (ث: ۱۴۳) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي هِنْدٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ: قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه: يَا أَبَا ظَبْيَانَ! كَمْ عَطَاؤُكَ؟ قُلْتُ: أَلْفَانِ وَخَمْسُمِائَةٍ، قَالَ: يَا أَبَا ظَبْيَانَ! اتَّخِذْ مِنَ الْحَرْثِ وَالسَّيَابِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَلِيَكُمْ غِلْمَةُ قُرَيْشٍ، لَا يُعَدُّ الْعَطَاءُ مَعَهُمْ مَالًا.

---

۵۷۳) [ضعيف] سنن ابن ماجه: ۲۳۰۴۔

۵۷۴) صحيح البخاري: ۳۳۰۱؛ صحيح مسلم: ۵۲؛ موطأ إمام مالك: ۲۷۸۰۔ ۵۷۵) [صحيح]

۵۷۶) [حسن] إصلاح المال لابن أبي الدنيا: ۶۶۔

جناب ابوظبیان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اے ابوظبیان! تمہاری تنخواہ کتنی ہے؟ میں نے عرض کیا: پچیس سو۔ آپ نے فرمایا: اے ابوظبیان! کھیتی باڑی اور جانور رکھ لے اس سے پہلے کہ جب قریش کے نوجوان تم پر حاکم بن جائیں، اور اس وقت تک تنخواہ کو کچھ مال نہ سمجھا جائے۔

۵۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ حَزْنٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: تَفَاخَرَ أَهْلُ الْإِبِلِ وَأَصْحَابُ الشَّاءِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بُعِثَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ رَاعِي غَنَمٍ، وَبُعِثَ دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ رَاعٍ، وَبُعِثْتُ أَنَا أَرْعَى غَنَمًا لِأَهْلِي بِالْأَجْيَادِ)).

سیدنا عبدہ بن حزن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اونٹوں والے اور بکریوں والے آپس میں فخر کرنے لگے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "موسیٰ علیہ السلام مبعوث کیے گئے تو وہ بکریوں کے چرواہے تھے اور داود علیہ السلام مبعوث کیے گئے تو وہ چرواہے تھے اور مجھے (اس حال میں) مبعوث کیا گیا کہ میں مقام اجیاد میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔

۲۶۲۔ بَابُ: الْأَعْرَابِيَّةُ

دیہاتوں میں رہنے کا بیان

۵۷۸) (ث: ۱۴۴) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: الْكَبَائِرُ سَبْعٌ: أَوَّلُهُنَّ: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَرَمْيُ الْمُحْصَنَاتِ، وَالْأَعْرَابِيَّةُ بَعْدَ الْهِجْرَةِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کبیرہ گناہ سات ہیں، ان میں سے پہلا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، کسی جان کو (ناحق) قتل کرنا، پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا اور ہجرت کے بعد بھی دیہاتوں میں جا کر رہنا۔

۲۶۳۔ بَابُ: سَاكِنُ الْقُرَى

بستیوں میں رہنے والے

۵۷۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ قَالَ: سَمِعْتُ رَاشِدَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَسْكُنِ الْكُفُورَ، فَإِنَّ سَاكِنَ الْكُفُورِ كَسَاكِنِ الْقُبُورِ)). قَالَ أَحْمَدُ: الْكُفُورُ: الْقُرَى.

۵۷۷) [صحیح] سنن أبي داود الطيالسي: ۲/ ۶۴۵، سنن الكبرى للنسائي: ۱۱۲۶۲۔

۵۷۸) [صحیح] مسند البزار: ۹۰۱۰، التفسير لابن أبي حاتم: ۵۲۰۲۔

۵۷۹) [حسن] شعب الإيمان للبيهقي: ۷۵۱۸، ۷۵۱۹

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: دیہاتوں میں سکونت اختیار نہ کرو بے شک دیہاتوں میں رہنے والے ایسے ہیں جیسے قبروں میں رہنے والے۔'' احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے کہا: اَلْکُفُوْرُ سے مراد دیہات ہیں۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ قَالَ: سَمِعْتُ رَاشِدَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا ثَوْبَانُ! لَا تَسْكُنِ الْكُفُورَ، فَإِنَّ سَاكِنَ الْكُفُورِ كَسَاكِنِ الْقُبُورِ)).

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اے ثوبان! دیہاتوں میں سکونت اختیار نہ کرنا بے شک دیہاتوں میں سکونت اختیار کرنے والے ایسے ہیں جیسے قبروں میں رہنے والے۔''

٢٦٤۔ بَابٌ: اَلْبَدْوُ إِلَى التِّلَاعِ

کبھی کبھی ٹیلوں پر جانا

۵۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ الْبَدْوِ قُلْتُ: وَهَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْدُو؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، كَانَ يَبْدُو إِلَى هَؤُلَاءِ التِّلَاعِ.

جناب مقدام بن شریح رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دیہات کی طرف جانے کے متعلق پوچھا کہ کیا نبی ﷺ دیہات کی طرف جایا کرتے تھے؟ تو انھوں نے فرمایا: ہاں، آپ ﷺ (شہر کے باہر) ان ٹیلوں کی طرف تشریف لے جایا کرتے تھے۔

۵۸۱) (ث: ١٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ قَالَ: رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُسَيْدٍ إِذَا رَكِبَ ـ وَهُوَ مُحْرِمٌ ـ وَضَعَ ثَوْبَهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ، وَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذَيْهِ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَفْعَلُ مِثْلَ هَذَا.

جناب عمرو بن وھب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن عبداللہ بن اسید رحمہ اللہ کو دیکھا جب وہ احرام کی حالت میں اپنی سواری پر سوار ہوئے تو انھوں نے اپنے کپڑوں کو اپنے کندھوں سے اتار کر اپنی رانوں پر رکھ لیا، میں نے عرض کیا: یہ آپ نے کیا کیا؟ انھوں نے کہا: میں نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

٢٦٥۔ بَابٌ: مَنْ أَحَبَّ كِتْمَانَ السِّرِّ، وَأَنْ يُجَالِسَ كُلَّ قَوْمٍ فَيَعْرِفَ أَخْلَاقَهُمْ

جو راز داری کو پسند کرے اور ہر طرح کے لوگوں میں بیٹھے تاکہ ان کے اخلاق کے بارے میں جان سکے

۵۸۲) (ث: ١٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَا

۵۸۰) [صحیح] مسند أحمد: ٦/ ١٥٨؛ سنن أبي داود: ٤٨٠٨؛ صحیح ابن حبان: ٥٥٠۔

۵۸۱) [ضعیف] ۵۸۲) [ضعیف]

جَالِسَيْنِ، فَجَاءَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِالْقَارِيِّ فَجَلَسَ إِلَيْهِمَا، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّا لَا نُحِبُّ مَنْ يَرْفَعُ حَدِيثَنَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ: لَسْتُ أُجَالِسُ أُولٰئِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَ عُمَرُ: بَلْ تُجَالِسُ هٰؤُلَاءِ وَ هٰؤُلَاءِ، وَلَا تَرْفَعُ حَدِيثَنَا، ثُمَّ قَالَ لِلْأَنْصَارِيِّ: مَنْ تَرَى النَّاسَ يَقُولُونَ يَكُونُ الْخَلِيفَةَ بَعْدِي؟ فَعَدَّدَ الْأَنْصَارِيُّ رِجَالًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، لَمْ يُسَمِّ عَلِيًّا، فَقَالَ عُمَرُ: فَمَا لَهُمْ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ؟ فَوَاللّٰهِ إِنَّهُ لَأَحْرَاهُمْ ـ إِنْ كَانَ عَلَيْهِمْ ـ أَنْ يُقِيمَهُمْ عَلٰى طَرِيقَةٍ مِنَ الْحَقِّ.

جناب محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری آدمی بیٹھے ہوئے تھے کہ عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے پاس بیٹھ گئے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم ایسے شخص کو پسند نہیں کرتے جو ہماری باتیں دوسروں تک پہنچائے۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے امیر المومنین! میں ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھتا ہی نہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں، تم ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھو، لیکن ہماری باتیں نہ پہنچانا۔ پھر انصاری سے فرمایا: تو لوگوں کو کیا دیکھتا ہے وہ میرے بعد کس کا خلیفہ ہونا بتاتے ہیں؟ اس انصاری نے مہاجرین میں سے کئی افراد کے نام لیے لیکن سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا نام نہ لیا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہیں ابوالحسن (علی رضی اللہ عنہ) کے بارے میں کیا ہو گیا ہے؟ اللہ کی قسم! وہ ان میں سب سے زیادہ مستحق ہیں اگر وہ ان پر (خلیفہ مقرر) ہو جائیں تو انہیں حق کے راستے پر قائم رکھیں گے۔

٢٦٦ ـ بَابُ: التُّؤَدَةُ فِي الْأُمُورِ

معاملات میں جلدی کرنا

٥٨٣) (ت: ١٤٧) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، أَنَّ رَجُلًا تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ابْنًا لَهُ وَمَوْلًى لَهُ، فَأَوْصَى مَوْلَاهُ بِابْنِهِ، فَلَمْ يَأْلُوهُ حَتَّى أَدْرَكَ وَزَوَّجَهُ، فَقَالَ لَهُ: جَهِّزْنِي أَطْلُبُ الْعِلْمَ، فَجَهَّزَهُ، فَأَتَى عَالِمًا فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَنْطَلِقَ فَقُلْ لِي أُعَلِّمْكَ، فَقَالَ: حَضَرَ مِنِّي الْخُرُوجُ فَعَلِّمْنِي، فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ وَاصْبِرْ، وَلَا تَسْتَعْجِلْ. قَالَ الْحَسَنُ: فِي هٰذَا الْخَيْرُ كُلُّهُ ـ فَجَاءَ وَلَا يَكَادُ يَنْسَاهُنَّ، إِنَّمَا هُنَّ ثَلَاثٌ ـ فَلَمَّا جَاءَ أَهْلَهُ نَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ، فَلَمَّا نَزَلَ الدَّارَ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ نَائِمٍ مُتَرَاخٍ عَنِ الْمَرْأَةِ، وَإِذَا امْرَأَتُهُ نَائِمَةٌ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا أُرِيدُ مَا أَنْتَظِرُ بِهٰذَا؟ فَرَجَعَ إِلَى رَاحِلَتِهِ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ السَّيْفَ قَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ وَاصْبِرْ، وَلَا تَسْتَعْجِلْ. فَرَجَعَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا قَامَ عَلَى رَأْسِهِ قَالَ: مَا أَنْتَظِرُ بِهٰذَا شَيْئًا، فَرَجَعَ إِلَى رَاحِلَتِهِ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ سَيْفَهُ ذَكَرَهُ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا قَامَ عَلَى رَأْسِهِ اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ، فَلَمَّا رَآهُ وَثَبَ إِلَيْهِ فَعَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ، وَسَاءَلَهُ قَالَ: مَا أَصَبْتَ بَعْدِي؟ قَالَ: أَصَبْتُ وَاللّٰهِ بَعْدَكَ خَيْرًا كَثِيرًا، أَصَبْتُ وَاللّٰهِ بَعْدَكَ: أَنِّي مَشَيْتُ اللَّيْلَةَ بَيْنَ السَّيْفِ وَبَيْنَ رَأْسِكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ، فَحَجَزَنِي مَا أَصَبْتُ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ قَتْلِكَ.

---

(٥٨٣) [حسن]

سیدنا حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی فوت ہو گیا اور اس نے ایک بیٹا اور ایک غلام چھوڑا، اس نے اپنے غلام کو اپنے لڑکے کے بارے میں وصیت کی، اس غلام نے لڑکے کی خدمت کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی یہاں تک وہ بچہ جوان ہو گیا اور اس کی شادی بھی کر دی، اس لڑکے نے غلام سے کہا: میرے لیے کچھ سامان تیار کرتا کہ میں علم حاصل کرنے کے لیے سفر کروں۔ اس نے سامان تیار کر دیا، یہ ایک عالم کے پاس آیا اور اس سے سوال کیا (کہ میں طلب علم کے لیے سفر کرنا چاہتا ہوں) اس نے کہا: جب تو جانے کا ارادہ کرے تو مجھے بتا دینا میں تمہیں کچھ باتیں بتاؤں گا۔ اس نے کہا: میں نکلنے والا ہوں آپ مجھے بتا دیجیے، عالم نے کہا: اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا اور کسی کام میں جلدی نہ کرنا۔ حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس میں ساری خیر آ گئی، پھر وہ لڑکا واپس آیا تو ان باتوں کو نہ بھولا وہ صرف تین نصیحتیں تھیں، جب وہ اپنے گھر آیا اپنی سواری سے اتر کر اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ ایک آدمی اس کی بیوی کے ذرا فاصلے پر سو رہا ہے اور اس کی بیوی بھی سو رہی ہے۔ کہنے لگا: میں اس حالت پر انتظار نہیں کروں گا یہ کہہ کر وہ اپنی سواری کی طرف پلٹا جب اس نے تلوار اٹھانے کا ارادہ کیا تو (نصیحت یاد کرتے ہوئے اپنے آپ سے کہا) اللہ سے ڈر، صبر کر اور جلدی نہ کر۔ یہ سوچ کر وہ واپس لوٹ آیا، جب اس آدمی کے سرہانے کھڑا ہوا تو پھر کہنے لگا: میں اس حالت میں انتظار نہیں کروں گا پھر وہ اپنی سواری کی طرف پلٹا جب اس نے تلوار اٹھانے کا ارادہ کیا پھر اسے وہ نصیحت یاد آ گئی چنانچہ وہ واپس لوٹ آیا، جب اس آدمی کے سرہانے آ کر کھڑا ہوا تو آدمی بیدار ہو گیا جب اس نے اسے دیکھا تو ایک دم کود پڑا اور اس سے معانقہ کیا اور اسے بوسہ دیا اور اس سے دریافت کیا کہ میرے بعد تمہیں کیا حاصل ہوا؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے تیرے بعد خیر کثیر حاصل کی۔ اور اللہ کی قسم! تیرے بعد آج رات تیرا سر میری تلوار کے نیچے تین بار آیا مگر جو میں نے علم حاصل کیا تھا اس نے مجھے تیرے قتل سے روک دیا۔

٢٦٧۔ بَابُ: التُّؤَدَةُ فِي الْأُمُوْرِ

معاملات میں سنجیدگی اختیار کرنا

٥٨٤) حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ، عَنْ أَشَجِّ عَبْدِالْقَيْسِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ فِيْكَ لَخُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ))، قُلْتُ: وَمَا هُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الْحِلْمُ وَالْحَيَاءُ))، قُلْتُ: قَدِيْمًا كَانَ أَوْ حَدِيْثًا؟ قَالَ: ((قَدِيْمًا))، قُلْتُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَبَلَنِيْ عَلٰى خُلُقَيْنِ أَحَبَّهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى.

سیدنا اشج بن عبدالقیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تیرے اندر دو خصلتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''بردباری اور حیا۔'' میں نے عرض کیا: یہ (خصلتیں) مجھ میں پہلے سے ہیں یا ابھی پیدا ہوئی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''پہلے سے ہیں۔'' میں نے کہا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے میرے اندر دو ایسی خصلتیں پیدا فرمائیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔

٥٨٤) صحیح [...]

٥٨٥ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْ لَقِيَ الْوَفْدَ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ، وَذَكَرَ قَتَادَةُ أَبَا نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ: **((إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ: الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ))**.

جناب قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جو نبی ﷺ کی خدمت میں آنے والے وفد عبدالقیس سے ملا ہے، ورقی دوفت نے ابونضرہ رحمہ اللہ کا ذکر کیا کہ انھوں نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اشج عبدالقیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”تیرے اندر دو خصلتیں ایسی ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے: بردباری اور وقار۔“

٥٨٦ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْأَشَجِّ - أَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ -: **((إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ: الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ))**.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اشج عبدالقیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”تیرے اندر دو ایسی خصلتیں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے: بردباری اور وقار۔“

٥٨٧ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا طَالِبُ بْنُ حُجَيْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي هُودُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، سَمِعَ جَدَّهُ مَزِيدَةَ الْعَصَرِيَّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ الْأَشَجُّ يَمْشِي حَتَّى أَخَذَ بِيَدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَبَّلَهَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمَا إِنَّ فِيكَ لَخُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ))، قَالَ: جَبْلًا جُبِلْتُ عَلَيْهِ، أَوْ خُلُقًا مَعِي؟ قَالَ: ((لَا، بَلْ جَبْلًا جُبِلْتَ عَلَيْهِ))، قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ.

سیدنا مزیدہ عبدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا اشج رضی اللہ عنہ پیدل چلتے ہوئے آئے یہاں تک کہ نبی ﷺ کے ہاتھ کو پکڑ کر اسے بوسہ دیا تو نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ”بے شک تیرے اندر دو ایسی خصلتیں ہیں جنھیں اللہ اور اس کا رسول پسند فرماتے ہیں۔“ سیدنا اشج رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ میرے اندر فطری طور پر پیدا کی گئی ہیں یا (بعد میں) میرے ساتھ پیدا کی گئی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلکہ تیرے اندر فطری طور پر پیدا کی گئی ہیں۔“ عرض کیا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے میری فطرت میں ایسی خصلتیں شامل فرمائیں جنھیں اللہ اور اس کا رسول پسند فرماتے ہیں۔

٢٦٨۔ بَابُ: الْبَغْيِ

سرکشی کرنا

٥٨٨ (ث ٤٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فِطْرٌ، عَنْ أَبِي يَحْيَى قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَوْ أَنَّ جَبَلًا بَغَى عَلَى جَبَلٍ، لَدُكَّ الْبَاغِي.

---

٥٨٥ : صحيح مسلم: ١٧، سنن ابن ماجه: ٤١٨٧. ٥٨٦ : صحيح مسلم: ١٧، جامع الترمذي: ٢٠١١۔

٥٨٧ : ضعيف: التاريخ الكبير للبخاري: ٨/ ٣١، المعجم الكبير للطبراني: ٢٠/ ٣٤٥۔

٥٨٨ : صحيح: الجامع لابن وهب: ٢٧٤، شعب الإيمان للبيهقي: ٦٦٩٣۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بے شک اگر ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ پر سرکشی کرتا تو سرکشی کرنے والا پہاڑ چورا چورا کر دیا جاتا۔

۵۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((احْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ، فَقَالَتِ النَّارُ: يَدْخُلُنِي الْمُتَكَبِّرُونَ وَالْمُتَجَبِّرُونَ. وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ. فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلنَّارِ: أَنْتِ عَذَابِي، أَنْتَقِمُ بِكِ مِمَّنْ شِئْتُ، وَقَالَ لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ شِئْتُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت اور دوزخ کی بحث ہوگئی تو دوزخ نے کہا: میرے اندر متکبر اور سرکش لوگ داخل ہوں گے اور جنت نے کہا: میرے اندر تو کمزور اور مسکین لوگ داخل ہوں گے، اللہ عزوجل نے دوزخ سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے میں جس سے چاہوں گا تیرے ذریعے انتقام لوں گا اور جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے میں جس پر چاہوں گا تیرے ذریعے رحمت کروں گا۔''

۵۹۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَانِيءٍ الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا تَسْأَلْ عَنْهُمْ: رَجُلٌ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَعَصَى إِمَامَهُ، فَمَاتَ عَاصِيًا، فَلَا تَسْأَلْ عَنْهُ، وَأَمَةٌ أَوْ عَبْدٌ أَبَقَ مِنْ سَيِّدِهِ، وَامْرَأَةٌ غَابَ زَوْجُهَا، وَكَفَاهَا مُؤْنَةَ الدُّنْيَا، فَتَبَرَّجَتْ وَتَمَرَّجَتْ بَعْدَهُ. وَثَلَاثَةٌ لَا يُسْأَلُ عَنْهُمْ: رَجُلٌ نَازَعَ اللَّهَ رِدَاءَهُ، فَإِنَّ رِدَاءَهُ الْكِبْرِيَاءُ، وَإِزَارَهُ عِزَّةٌ، وَرَجُلٌ شَكَّ فِي أَمْرِ اللَّهِ، وَالْقَانِطُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ)).

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمی ایسے ہیں جن کے بارے میں کچھ نہ پوچھا جائے: وہ آدمی جو مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہوا اور اپنے امام کی نافرمانی کی، پھر نافرمانی کی حالت ہی میں فوت ہو گیا، ایسے شخص کے بارے میں تو کچھ نہ پوچھ، وہ لونڈی یا غلام جو اپنے مالک سے بھاگ گیا اور وہ عورت جس کا خاوند غائب ہوا (سفر میں چلا جائے) اور وہ اسے دنیاوی ضرورت بھی دے گیا پھر اس کی عدم موجودگی میں اس عورت نے غیروں کے لیے زینت ظاہر کی اور بگڑ گئی۔ تین آدمی ایسے ہیں جن کے بارے میں کچھ نہ پوچھا جائے: وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ سے اس کی چادر چھیننے لگا بلاشبہ اس کی چادر کبریائی ہے اور اس کی ازار اس کی عزت ہے اور وہ آدمی جس نے اللہ کے حکم میں شک کیا اور اللہ کی رحمت سے ناامید ہونے والا۔''

۵۹۱) حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ ذُنُوبٍ يُؤَخِّرُ اللَّهُ مِنْهَا مَا شَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِلَّا الْبَغْيَ، وَعُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ، أَوْ قَطِيعَةَ الرَّحِمِ، يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهَا فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْمَوْتِ)).

---

۵۸۹) [صحيح] مسند أحمد: ٢/ ٤٥٠؛ جامع الترمذي: ٢٥٦١۔

۵۹۰) [صحيح] مسند أحمد: ٦/ ١٩؛ صحيح ابن حبان: ٤٥٥٩۔

۵۹۱) [صحيح] المستدرك للحاكم: ٤/ ١٥٦

جناب بکار بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمام گناہوں میں سے اللہ تعالیٰ جس کی چاہے سزا موخر کر دے سوائے سرکشی اور والدین کی نافرمانی یا قطع رحمی کے، ان گناہوں کے مرتکب کو اللہ تعالیٰ دنیا میں بہت جلد سزا دیتا ہے۔"

۵۹۲) (ث: ۱٤۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْكِينُ بْنُ بُكَيْرٍ الْحَذَّاءُ الْحَرَّانِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُولُ: يُبْصِرُ أَحَدُكُمُ الْقَذَاةَ فِي عَيْنِ أَخِيهِ، وَيَنْسَى الْجِذْلَ ـ أَوِ الْجِذْعَ ـ فِي عَيْنِ نَفْسِهِ. قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: الْجِذْلُ: الْخَشَبَةُ الْقَائِمَةُ الْكَبِيرَةُ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کی آنکھ میں تنکے کو دیکھ لیتا ہے اور خود اپنی آنکھ میں شہتیر یا کھجور کے تنے کے برابر لکڑی کو بھول جاتا ہے۔ ابوعبید رحمہ اللہ نے کہا: اَلْجِذْلُ بڑے شہتیر کو کہتے ہیں۔

۵۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُسْتَنِيرُ بْنُ أَخْضَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ ﷺ، فَأَمَاطَ أَذًى عَنِ الطَّرِيقِ، فَرَأَيْتُ شَيْئًا فَبَادَرْتُهُ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ يَا ابْنَ أَخِي؟ قَالَ: رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ شَيْئًا فَصَنَعْتُهُ، قَالَ: أَحْسَنْتَ يَا ابْنَ أَخِي، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَمَاطَ أَذًى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ كُتِبَ لَهُ حَسَنَةٌ، وَمَنْ تُقُبِّلَتْ لَهُ حَسَنَةٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

جناب معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا انھوں نے راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دیا، پھر میں نے بھی راستے میں ایک چیز دیکھی تو میں نے اسے جلدی سے ہٹا دیا۔ اس پر انھوں نے کہا: اے بھتیجے! ایسا کرنے پر تجھے کس نے آمادہ کیا؟ معاویہ رحمہ اللہ نے کہا: میں نے آپ کو کچھ اس طرح کرتے دیکھا تو میں نے بھی ویسے ہی کر دیا۔ انھوں نے فرمایا: اے بھتیجے! تو نے بہت اچھا کیا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جس شخص نے مسلمانوں کے راستے سے کسی تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دیا تو اس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی اور جس کی ایک نیکی بھی قبول کر لی گئی وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

۲٦۹ ـ بَابٌ: قَبُولُ الْهَدِيَّةِ

ہدیہ قبول کرنا

۵۹٤) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ضِمَامُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ وَرْدَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ: ((تَهَادَوْا تَحَابُّوا)).

---

۵۹۲) [صحيح] الصمت لابن أبي الدنيا: ۱۹۵؛ الزهد للإمام أحمد: ۹۹۲.

۵۹۳) [حسن] معجم الكبير للطبراني: ۲۰/۲۱٦.

۵۹٤) [حسن] مسند أبي يعلى: ٦۱۲۲؛ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/۱٦۹.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''آپس میں تحفے تحائف دیا کرو اس سے باہمی محبت پیدا ہوگی۔''

۵۹۵) (ث: ۱۵۰) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: يَابَنِيَّ! تَبَاذَلُوا بَيْنَكُمْ، فَإِنَّهُ أَوَدُّ لِمَا بَيْنَكُمْ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اے میرے بیٹو! آپس میں ایک دوسرے پر خرچ کیا کرو کیونکہ اس سے تمہارے درمیان محبت بڑھے گی۔''

۲۷۰۔ بَابٌ: مَنْ لَمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لَمَّا دَخَلَ النَّقْصُ فِي النَّاسِ

جو شخص اس وقت ہدیہ قبول نہ کرے جب لوگوں میں بغض آ جائے

۵۹۶) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَاقَةً، فَعَوَّضَهُ، فَتَسَخَّطَهُ، فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: ((يُهْدِي أَحَدُهُمْ فَأُعَوِّضُهُ بِقَدْرِ مَا عِنْدِي، ثُمَّ يَسْخَطُهُ، وَايْمُ اللّٰهِ! لَا أَقْبَلُ بَعْدَ عَامِي هٰذَا مِنَ الْعَرَبِ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ، أَوْ أَنْصَارِيٍّ، أَوْ ثَقَفِيٍّ، أَوْ دَوْسِيٍّ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنی فزارہ کے ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کو ایک اونٹنی بطور ہدیہ دے دی، آپ نے اس کے بدلے کچھ دے دیا تو وہ آدمی ناراض ہوگیا، میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ان میں سے ایک شخص مجھے ہدیہ دیتا ہے اور میں حسب استطاعت اسے اس کا بدلہ دیتا ہوں پھر وہ اس پر ناراض ہوتا ہے، اللہ کی قسم! اس سال کے بعد میں قریشی، انصاری، ثقفی اور دوسی کے علاوہ اہل عرب میں سے کسی کا ہدیہ قبول نہیں کروں گا۔''

۲۷۱۔ بَابٌ: الْحَيَاءُ

حیا کا بیان

۵۹۷) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِي فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ)).

سیدنا ابومسعود عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''(پہلی) نبوت کی باتوں میں سے جو کچھ لوگوں نے پایا ہے اس میں سے یہ بھی ہے کہ جب تجھ میں حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔''

---

۵۹۵) [صحيح] ۵۹۶) [صحيح] جامع الترمذي: ۳۹٤٦؛ مسند أحمد: ۲/ ۲٤۷۔

۵۹۷) صحيح البخاري: ۶۱۲۰۔

٥٩٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ - أَوْ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ - شُعْبَةً، أَفْضَلُهَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایمان کی ساٹھ یا ستر سے زیادہ شاخیں ہیں ان میں سے افضل لا إله إلا الله ہے اور ادنیٰ راستے سے تکلیف دینے والی چیز کا ہٹا دینا ہے اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔''

٥٩٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ - أَوْ عُبَيْدِ اللهِ - بْنِ أَبِي عُتْبَةَ مَوْلَى أَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنْ عَذْرَاءَ فِي خِدْرِهَا، وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ.

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پردے میں رہنے والی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے اور جب آپ کو کوئی بات ناگوار ہوتی تو ہم اسے آپ کے چہرہ مبارک سے پہچان لیتے تھے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، وَابْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ مَوْلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه، مِثْلَهُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ غُنْدَرٌ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ: مَوْلَى أَنَسٍ.

عبداللہ بن ابی عتبہ مولی انس بن مالک نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل بیان کیا ہے۔ ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے کہا: اور غندر اور ابن ابی عدی رحمہ اللہ نے مولی انس بن مالک کے بجائے صرف مولی انس رضی اللہ عنہ کہا۔

٦٠٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ رضي الله عنهما، حَدَّثَاهُ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رضي الله عنه اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ - وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِ عَائِشَةَ لَابِسًا مِرْطَ عَائِشَةَ - فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ كَذَلِكَ، فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ. ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ رضي الله عنه، فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ. قَالَ عُثْمَانُ: ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ، فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ: ((اجْمَعِي إِلَيْكِ ثِيَابَكِ))، قَالَ: فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ حَاجَتِي، ثُمَّ انْصَرَفْتُ، قَالَ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَمْ أَرَكَ فَزِعْتَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ، وَإِنِّي خَشِيتُ إِنْ أَذِنْتُ لَهُ - وَأَنَا عَلَى تِلْكَ الْحَالِ - أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ)).

---

٥٩٨) [صحيح] جامع الترمذي: ٢٦١٤؛ سنن أبي داود: ٤٦٧٦؛ سنن ابن ماجه: ٥٧.

٥٩٩) صحيح البخاري: ٦١١٩؛ صحيح مسلم: ٢٣٢٠.

٦٠٠) صحيح مسلم: ٢٤٠٢؛ مسند أحمد: ١/ ٧١.

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور آپ اس وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بستر پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کی چادر اوڑھ کر لیٹے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت دے دی اور آپ اسی طرح (لیٹے) رہے وہ جس کام کے لیے تشریف لائے تھے اسے پورے کر کے واپس چلے گئے پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی اور آپ ﷺ اسی طرح (لیٹے) رہے۔ اور وہ بھی جس کام کے لیے تشریف لائے تھے اسے پورا کر کے واپس چلے گئے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ بیٹھ گئے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''اپنے کپڑے سمیٹ لو۔'' سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جس کام کے لیے آیا تھا اسے پورا کر کے واپس ہو گیا اس کے بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کو سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے لیے تو اتنا اہتمام کرتے نہیں پایا جتنا آپ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے اہتمام فرمایا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عثمان بہت حیادار آدمی ہے اور بے شک مجھے ڈر پیدا ہوا کہ اگر میں نے اسی حال میں ان کو اندر آنے کی اجازت دے دی تو وہ مجھ سے اپنی حاجت بیان نہ کر سکیں گے۔''

(٦٠١) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس چیز میں حیا ہو گی اسے مزین کر دے گی اور جس چیز میں بے حیائی ہو گی اسے بدنما کر دے گی۔''

(٦٠٢) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ: ((دَعْهُ، فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو، بلاشبہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔''

(٦٠٢م) حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَجُلٍ يُعَاتِبُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ حَتَّى، كَأَنَّهُ يَقُولُ: أَضَرَّ بِكَ، فَقَالَ لَهُ ﷺ: ((دَعْهُ، فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں سرزنش کر رہا تھا، یہاں تک کہ جیسے وہ کہہ رہا ہو کہ میں تجھے ماروں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو، بلاشبہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔''

---

(٦٠١) [صحيح] مسند أحمد: ٣/ ١٦٥، جامع الترمذي: ١٩٧٤۔

(٦٠٢) صحيح البخاري: ٢٤، صحيح مسلم: ٣٦، موطأ إمام مالك: ٢٦٣٥۔

(٦٠٢م) صحيح البخاري: ٦١١٨۔

٦٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ عَطَاءٍ وَسُلَيْمَانَ ابْنَيْ يَسَارٍ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِي، كَاشِفًا عَنْ فَخِذِهِ ـ أَوْ سَاقَيْهِ ـ فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ، فَأَذِنَ لَهُ كَذَلِكَ، فَتَحَدَّثَ. ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ، فَأَذِنَ لَهُ كَذَلِكَ، ثُمَّ تَحَدَّثَ. ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ وَسَوَّى ثِيَابَهُ ـ قَالَ مُحَمَّدٌ: وَلَا أَقُولُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ ـ فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهَشَّ وَلَمْ تُبَالِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهَشَّ وَلَمْ تُبَالِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ؟ قَالَ ﷺ: ((أَلَا أَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے گھر میں لیٹے ہوئے تھے اور آپ کی ران یا پنڈلیاں کھلی تھیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے ان کو اسی حالت میں اندر آنے کی اجازت دے دی، انہوں نے آ کر باتیں کیں، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے ان کو بھی اسی حالت میں اندر آنے کی اجازت دے دی، انہوں نے بھی باتیں کیں، لیکن جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو نبی کریم ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے ٹھیک کر لیے۔ (راوی حدیث) محمد بن ابی حرملہ رحمہ اللہ نے کہا: میں یہ نہیں کہتا کہ یہ (سارا واقعہ) ایک ہی دن میں ہوا ہے۔ سیدنا عثمان تشریف لائے اور باتیں کیں، پھر جب وہ چلے گئے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے آپ نہ ہلے جلے اور نہ کوئی پرواہ کی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ نہ ہلے جلے اور نہ کوئی پرواہ کی لیکن جب عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑوں کو ٹھیک کر لیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں ایسے آدمی سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں؟''

٢٧٢ ـ بَابٌ: مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ

صبح کے وقت کیا دعا کرے؟

٦٠٤) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: ((أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ كُلُّهُ لِلّٰهِ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ)) وَإِذَا أَمْسَى قَالَ: ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ كُلُّهُ لِلّٰهِ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب صبح کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ((أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ كُلُّهُ لِلّٰهِ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ)) ''ہم نے اور اللہ کے ملک نے اللہ ہی کے لیے صبح کی، اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور مرنے کے بعد اٹھ کر اس کی طرف جانا ہے۔'' جب شام

٦٠٣) صحيح مسلم: ٢٤٠١ ـ ٦٠٤) ضعيف: مسند البزار: ٣١٠٥ ـ

کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ كُلُّهُ لِلّٰهِ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ)) "ہم نے اور اللہ کے ملک نے اللہ ہی کے لیے شام کی اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔"

۲۷۳۔ بَابٌ: مَنْ دَعَا فِيْ غَيْرِهِ مِنَ الدُّعَاءِ

جو شخص دوسروں کو دعاؤں میں یاد رکھے

۶۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْكَرِيمَ ابْنَ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ: يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ الرَّحْمٰنِ علیہ السلام))، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ، ثُمَّ جَاءَنِي الدَّاعِي لَأَجَبْتُ، إِذْ جَاءَهُ الرَّسُولُ فَقَالَ: ﴿ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ﴾ (۱۲/ یوسف: ۵۰)، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَى لُوطٍ، إِنْ كَانَ لَيَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ، إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ: ﴿لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ﴾ (۱۱/ هود: ۸۰)، فَمَا بَعَثَ اللّٰهُ بَعْدَهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا فِي ثَرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهِ)). قَالَ مُحَمَّدٌ: الثَّرْوَةُ: الْكَثْرَةُ وَالْمَنَعَةُ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک کریم بن کریم بن کریم بن کریم یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہم السلام تھے۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر میں اتنی مدت جیل میں رہتا جتنی مدت یوسف علیہ السلام رہے پھر میرے پاس قاصد آتا تو میں اس کی بات مان لیتا، جب ان کے پاس قاصد آیا تو انہوں نے فرمایا: ﴿ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ...﴾ "اپنے مالک کی طرف واپس لوٹ جا اور اس سے پوچھ کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھوں کو کاٹ لیا تھا۔" اور لوط علیہ السلام پر اللہ کی رحمت ہو بے شک وہ مضبوط جماعت کی طرف پناہ لینے پر مجبور ہو گئے جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا: ﴿لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ...﴾ "کاش میرے پاس مقابلے کی قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط جماعت کی طرف پناہ لیتا۔" اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد جو بھی نبی بھیجا وہ اپنی قوم کے طاقتور گھرانے سے تھا۔ محمد رحمہ اللہ (راوی حدیث) کہتے ہیں: اَلثَّرْوَةُ سے مراد کثرت اور طاقت و عزت ہے۔

۲۷۴۔ بَابٌ: اَلنَّاخِلَةُ مِنَ الدُّعَاءِ

خلوص دل سے دعا کرنا

۶۰۶) (ث ۱۵۱) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ

---

۶۰۵) [حسن] مسند أحمد: ۲/ ۳۳۲؛ جامع الترمذي: ۳۱۱۶۔

۶۰۶) [صحيح] شعب الإيمان للبيهقي: ۱۱۳۷ [illegible]

الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ الرَّبِيعُ يَأْتِي عَلْقَمَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِذَا لَمْ أَكُنْ ثَمَّةَ أَرْسَلُوا إِلَيَّ، فَجَاءَ مَرَّةً وَلَسْتُ ثَمَّةَ، فَلَقِيَنِي عَلْقَمَةُ وَقَالَ لِي: أَلَمْ تَرَ مَا جَاءَ بِهِ الرَّبِيعُ؟ قَالَ: أَلَمْ تَرَ مَا أَكْثَرَ مَا يَدْعُو بِهِ النَّاسُ، وَمَا أَقَلَّ إِجَابَتَهُمْ؟ وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ إِلَّا النَّاخِلَةَ مِنَ الدُّعَاءِ، قُلْتُ: أَوَ لَيْسَ قَدْ قَالَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ؟ قَالَ: وَمَا قَالَ؟ قُلْتُ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَا يَسْمَعُ اللَّهُ مِنْ مُسْمِعٍ، وَلَا مُرَاءٍ، وَلَا لَاعِبٍ، إِلَّا دَاعٍ دَعَا بِثَبْتٍ مِنْ قَلْبِهِ، قَالَ: فَذَكَرَ عَلْقَمَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

جناب عبدالرحمن بن یزید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جناب ربیع رحمہ اللہ جمعہ کے دن جناب علقمہ رحمہ اللہ کے پاس تشریف لایا کرتے تھے اگر وہ وہاں نہ ہوتے تو لوگ انہیں میرے پاس بھیج دیتے۔ ایک مرتبہ وہ تشریف لائے اور میں وہاں نہیں تھا پھر جناب علقمہ رحمہ اللہ مجھے ملے اور مجھے کہا: کیا تم نہیں دیکھتے کہ ربیع رحمہ اللہ کیا لائے ہیں؟ پھر کہا: کیا تم نہیں دیکھتے کہ لوگ کتنی زیادہ دعائیں کرتے ہیں اور کتنی کم قبول ہوتی ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ خلوص دل والی دعا کے علاوہ کسی دعا کو قبول نہیں فرماتا۔ میں نے عرض کیا: کیا سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں فرمایا؟ انھوں نے کہا: انھوں نے کیا فرمایا ہے؟ میں نے عرض کیا: سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کسی شہرت پسند، ریا کار اور کھیل کود کرنے والے کی دعا قبول نہیں فرماتا صرف اس کی دعا قبول فرماتا ہے جو دل کی پختگی کے ساتھ دعا کرے۔ راوی (مالک بن حارث رحمہ اللہ) نے (عبدالرحمن رحمہ اللہ) سے پوچھا: کیا پھر علقمہ رحمہ اللہ کو بھی یہ بات یاد آگئی تھی؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

٢٧٥ـ بَابٌ: لِيَعْزِمِ الدُّعَاءَ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُكْرِهَ لَهُ

پختہ ارادہ کے ساتھ دعا کرنی چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا

٦٠٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دَعَى أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُولَنَّ: إِنْ شِئْتَ، وَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ، وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَعْظُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ أَعْطَاهُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو یوں نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے (تو میری حاجت پوری فرما دے)، بلکہ مضبوطی کے ساتھ اور بڑی رغبت کے ساتھ دعا کرے بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے لیے کسی چیز کا عطا کرنا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔“

٦٠٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمْ فِي الدُّعَاءِ، وَلَا يَقُلِ: اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي، فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ)).

---

٦٠٧) صحيح البخاري: ٦٣٣٩؛ صحيح مسلم: ٢٦٧٩۔

٦٠٨) صحيح البخاري: ٦٣٣٨؛ صحيح مسلم: ٢٦٧٨۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو پورے عزم کے ساتھ دعا کرے اور یہ نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے عطا فرما دے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔"

٢٧٦۔ بَابُ رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الدُّعَاءِ

دعا میں ہاتھ اٹھانا

٦٠٩) (ت ٢٥٢) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ -وَهُوَ وَهْبٌ- قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہم يَدْعُوَانِ، يُدِيرَانِ بِالرَّاحَتَيْنِ عَلَى الْوَجْهِ.

جناب ابونعیم وہب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم دونوں کو دعا کرتے ہوئے اپنی ہتھیلیوں کو چہرے پر پھیرتے ہوئے دیکھا۔

٦١٠) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا -زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا- أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُو رَافِعًا يَدَيْهِ يَقُولُ: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، فَلَا تُعَاقِبْنِي، أَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتُهُ أَوْ شَتَمْتُهُ فَلَا تُعَاقِبْنِي فِيهِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ فرما رہے تھے: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، فَلَا تُعَاقِبْنِي، أَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتُهُ أَوْ شَتَمْتُهُ فَلَا تُعَاقِبْنِي فِيهِ)) "(اے اللہ!) میں بھی ایک بشر ہوں لہٰذا میرا مؤاخذہ نہ فرمانا، مومنین میں سے جس شخص کو میں نے تکلیف دی ہو یا اسے برا بھلا کہا ہو تو اس بارے میں مجھ سے مؤاخذہ نہ فرمانا۔"

٦١١) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ رضی اللہ عنہ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ، فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا، فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُو عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا، وَائْتِ بِهِمْ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قبیلہ دوس نے نافرمانی کی ہے اور (قبول اسلام سے) انکار کر دیا ہے لہٰذا آپ ان کے خلاف بددعا کیجیے۔ رسول اللہ ﷺ قبلہ رخ ہوئے اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے لوگوں نے گمان کیا کہ آپ ﷺ ان کے لیے بددعا کریں گے لیکن آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: ((اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا، وَائْتِ بِهِمْ)) "اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت عطا فرما اور انہیں ہمارے پاس لے آ۔"

---

(٦٠٩) ضعيف ؛ مسند أحمد: ٦/١٥٨، مسند الشهاب للقضاعي: ١١٢٤. (٦١٠) صحيح مسلم: ٢٦٠١.

(٦١١) صحيح البخاري: ٦٣٩٧؛ صحيح مسلم: [illegible].

٦١٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَحَطَ الْمَطَرُ عَامًا، فَقَامَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَحَطَ الْمَطَرُ، وَأَجْدَبَتِ الْأَرْضُ، وَهَلَكَ الْمَالُ. فَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَمَا يُرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابَةٍ، فَمَدَّ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ، يَسْتَسْقِي اللَّهَ، فَمَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ حَتَّى أَهَمَّ الشَّابَّ الْقَرِيبَ الدَّارِ الرُّجُوعُ إِلَى أَهْلِهِ، فَدَامَتْ جُمُعَةٌ، فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الَّتِي تَلِيهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ، وَاحْتَبَسَ الرُّكْبَانُ، فَتَبَسَّمَ -لِسُرْعَةِ مَلَالَةِ ابْنِ آدَمَ- وَقَالَ بِيَدِهِ: ((اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا، وَلَا عَلَيْنَا))، فَتَكَشَّطَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سال بارش بند ہو گئی کچھ مسلمان جمعہ کے دن نبی ﷺ کے سامنے کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بارش بند ہو گئی، زمین خشک ہو گئی اور مویشی ہلاک ہو گئے، آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور اس وقت آسمان پر کوئی بادل دکھائی نہ دیتا تھا، آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اس قدر دراز کیا کہ میں نے آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھ لی، آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا کی، ابھی ہم نے جمعہ کی نماز ادا نہیں کی تھی کہ (بارش کی وجہ سے) قریب گھر والے جوان آدمی کو بھی اپنے گھر پہنچنے کی فکر پڑ گئی، پھر مسلسل ایک جمعہ تک بارش ہوتی رہی، جب دوسرا جمعہ آیا تو لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! گھر گر گئے اور سوار رک گئے ہیں، آپ ﷺ ابن آدم کے جلد گھبرا جانے پر، مسکرائے اور اپنے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا: ((اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا، وَلَا عَلَيْنَا)) ''اے اللہ! ہمارے اردگرد (بارش فرما) اور ہمارے اوپر نہ (بارش نہ برسا) چنانچہ بادل مدینہ سے ہٹ گیا۔

٦١٣) حَدَّثَنَا الصَّلْتُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا، أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُو رَافِعًا يَدَيْهِ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، فَلَا تُعَاقِبْنِي، أَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتُهُ أَوْ شَتَمْتُهُ فَلَا تُعَاقِبْنِي فِيهِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ((اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، فَلَا تُعَاقِبْنِي، أَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتُهُ أَوْ شَتَمْتُهُ فَلَا تُعَاقِبْنِي فِيهِ)) ''اے اللہ! میں بھی ایک بشر ہوں لہٰذا میرا مواخذہ نہ فرمانا، مومنین میں سے جس شخص کو میں نے تکلیف دی ہو یا اسے برا بھلا کہا ہو تو اس بارے میں میرا مواخذہ نہ فرمانا۔''

٦١٤) حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: هَلْ لَكَ فِي حِصْنٍ وَمَنَعَةٍ، حِصْنِ دَوْسٍ؟ قَالَ: فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، لِمَا ذَخَرَ اللَّهُ لِلْأَنْصَارِ. فَهَاجَرَ الطُّفَيْلُ، وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ، فَمَرِضَ الرَّجُلُ

---

٦١٢) صحيح البخاري: ١٠١٥، صحيح مسلم: ٨٩٧.

٦١٣) [صحيح]

٦١٤) [ضعيف] المستدرك للحاكم: ٤/ ٧٦؛ مسند أحمد: ٣/ ٣٧٠.

فبقد جزع أو كلمة شبيهة بها فحبا إلى قرن، فأخذ مشقصا فقطع ودجيه فمات، فرآه الطفيل في المنام قال: ما فعل بك؟ قال: غفر لي بهجرتي إلى النبي ﷺ، قال: ما شأن يديك؟ قال: فقيل: إنا لا نصلح منك ما أفسدت من يديك، قال: فقصها الطفيل على النبي ﷺ، فقال: ((اللهم وليديه فاغفر)) ورفع يديه .

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: اگر آپ کو کسی قلعہ اور حفاظت کے مقام کی ضرورت ہے تو دوس کا قلعہ حاضر ہے؟ آپ ﷺ نے انکار کر دیا کیونکہ یہ سعادت اللہ تعالیٰ نے انصار کے لیے مقرر کر دی تھی، پھر سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ اور ان کی قوم میں سے ایک آدمی نے مدینہ کی طرف ہجرت کی، وہ آدمی بیمار پڑ گیا اور بیماری کی وجہ سے تنگدل ہو گیا یا اس طرح کا کوئی اور کلمہ راوی نے کہا۔ چنانچہ وہ گھسٹ کر ترکش کے پاس آیا اور اس میں سے ایک تیر نکال کر اپنی رگوں کو کاٹ لیا اور مر گیا۔ سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ نے اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ تیرے ساتھ کیا معاملہ ہوا ہے؟ اس نے کہا: نبی ﷺ کی طرف ہجرت کرنے کی وجہ سے مجھے بخش دیا گیا۔ سیدنا طفیل نے پوچھا: تیرے ہاتھوں کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: ان کے متعلق یہ کہا گیا کہ ہم تیری اس چیز کو درست نہیں کریں گے جسے تو نے خود بگاڑا ہے۔ راوی نے کہا کہ سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ نے اس قصہ کو نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا کی: ((اللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ)) اے اللہ! اس کے ہاتھوں کو بخش دے۔ اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اوپر اٹھایا۔

٦١٥) حدثنا أبو معمر قال: حدثنا عبد الوارث قال: حدثنا عبد العزيز بن صهيب، عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: كان رسول الله ﷺ يتعوذ يقول: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ)) .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پناہ مانگتے ہوئے یوں فرماتے: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ)) ''اے اللہ! بے شک میں سستی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور بخیلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

٦١٦) حدثنا خليفة بن خياط قال: حدثنا كثير بن هشام قال: حدثنا جعفر، عن يزيد بن الأصم، عن أبي هريرة رضي الله عنه، عن رسول الله ﷺ قال: ((قال الله عز وجل: أنا عند ظن عبدي، وأنا معه إذا دعاني)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔''

٦١٥) صحيح البخاري: ٦٣٧١۔

٦١٦) صحيح البخاري: ٧٤٠٥، صحيح مسلم: ٢٦٧٥۔

۲۷۷۔ بَابُ: سَيِّدُ الِاسْتِغْفَارِ

سید الاستغفار کا بیان

۶۱۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَيِّدُ الِاسْتِغْفَارِ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ. إِذَا قَالَ حِينَ يُمْسِي فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ ـ أَوْ: كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ـ وَإِذَا قَالَ حِينَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ، مِثْلَهُ.))

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سید الاستغفار یہ ہے: ((اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ)) ''اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد اور تیرے وعدے پر قائم ہوں، میں تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں لہٰذا مجھے بخش دے، بے شک تیرے علاوہ گناہوں کو کوئی بخشنے والا نہیں اور میں نے جو گناہ کیے ان کے شر سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔ جس نے شام کو یہ الفاظ کہے پھر مر جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے صبح کے وقت یہ الفاظ کہے پھر اسی دن مر گیا تو وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔''

۶۱۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنِ ابْنِ سُوقَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ فِي الْمَجْلِسِ لِلنَّبِيِّ ﷺ: ((رَبِّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ)) مِائَةَ مَرَّةٍ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کی مجلس میں اس دعا کو سو مرتبہ شمار کرلیا کرتے تھے: ((رَبِّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ)) ''اے میرے رب! میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول کر، بلاشبہ تو توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''

۶۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الضُّحَى ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ))، حَتَّى قَالَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ.

---

۶۱۷) صحيح البخاري: ۶۳۲۳

۶۱۸) [صحيح] جامع الترمذي: ۳۴۳۴؛ سنن أبي داود: ۱۵۱۶؛ سنن ابن ماجه: ۳۸۱۴؛ سنن النسائي: ۴۵۸۔

۶۱۹) [صحيح] مسند أحمد: ۵/ ۳۷۱؛ سنن النسائي: ۱۰۴۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی نماز پڑھی پھر سو مرتبہ یہ دعا فرمائی: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ)) ''اے اللہ! میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما بلاشبہ تو توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''

٦٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ الْعَدَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَيِّدُ الِاسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ))، قَالَ: ((مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.))

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سید الاستغفار یہ ہے کہ تو کہے: ((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ)) ''اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، اور میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد اور تیرے وعدے پر قائم ہوں اور میں نے جو گناہ کیے ان کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں لہٰذا مجھے معاف فرما بے شک تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس دعا کو دن کے کسی حصے میں دل کے یقین کے ساتھ پڑھا پھر وہ اسی دن شام ہونے سے پہلے فوت ہو گیا تو وہ جنتی ہے اور جس نے اسے رات کے کسی حصے میں دل کے یقین کے ساتھ پڑھا پھر صبح ہونے سے پہلے فوت ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔''

٦٢١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، سَمِعْتُ الْأَغَرَّ - رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ - يُحَدِّثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ، فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ)).

سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتے رہو، بلاشبہ میں ہر روز سو مرتبہ اللہ سے معافی طلب کرتا ہوں۔''

٦٢٢) (ث: ١٥٣) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، مِائَةَ مَرَّةٍ. رَفَعَهُ ابْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ وَعَمْرُو بْنُ قَيْسٍ.

---

٦٢٠) صحيح البخاري: ٦٣٢٣۔ ٦٢١) صحيح مسلم: ٢٧٠٢۔

٦٢٢) صحيح مسلم: ٥٩٦، جامع الترمذي: ٣٤١٢۔

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز کے پیچھے آنے والے چند کلمات ایسے ہیں جنہیں سو مرتبہ پڑھنے والا محروم نہیں ہوتا: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ))۔ ابن ابی عیسہ اور عمرو بن قیس رحمہ اللہ نے اسے مرفوعاً بیان کیا ہے۔

۲۷۸۔ بَابٌ: دُعَاءُ الْأَخِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے دعا کرنا

۶۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ لِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَسْرَعُ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دُعَاءُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سب سے جلدی قبول ہونے والی دعا غائب کی دعا غائب کے لیے ہے۔''

۶۲۴) (ت: ۱۵٤) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي شُرَحْبِيلُ ابْنُ شَرِيكٍ الْمَعَافِرِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ، سَمِعَ الصُّنَابِحِيَّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رضی اللہ عنہ: إِنَّ دَعْوَةَ الْأَخِ فِي اللّٰهِ مُسْتَجَابَةٌ.

جناب صنابحی رحمہ اللہ نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بلاشبہ دینی بھائی کی دعا (دوسرے دینی بھائی کے حق میں) قبول کی جاتی ہے۔

۶۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي غَنِيَّةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ ـ وَكَانَتْ تَحْتَهُ الدَّرْدَاءُ بِنْتُ أَبِي الدَّرْدَاءِ ـ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَيْهِمُ الشَّامَ، فَوَجَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فِي الْبَيْتِ، وَلَمْ أَجِدْ أَبَا الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ، قَالَتْ: أَتُرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((إِنَّ دَعْوَةَ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ. عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ، كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ: آمِينَ، وَلَكَ بِمِثْلٍ))، قَالَ: فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي السُّوقِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، يَأْثُرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

جناب صفوان بن عبداللہ بن صفوان رحمہ اللہ جن کے نکاح میں درداء بنت ابی درداء رضی اللہ عنہما تھیں، بیان کرتے ہیں کہ میں ملک شام میں اپنے سسرال کے پاس آیا تو مجھے ام درداء رضی اللہ عنہا گھر میں ملیں لیکن ابودرداء رضی اللہ عنہ نہ ملے، ام درداء رضی اللہ عنہا نے مجھے فرمایا: کیا تمہارا اس سال حج کرنے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: ہاں، تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے بھی دعائے خیر کرنا

---

۶۲۳) [ضعیف] جامع الترمذي: ۱۹۸۰؛ سنن أبي داود: ۱۵۳۵۔

۶۲۴) [صحیح] شعب الإیمان للبیهقي: ۹۰۵۸۔

۶۲۵) صحیح مسلم: ۲۷۳۳؛ مسند أحمد: ۵/ ۱۹۵۔

کیونکہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: "بے شک مسلمان آدمی کی دعا اپنے بھائی کے حق میں پیٹھ پیچھے قبول ہوتی ہے، اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب یہ اپنے بھائی کے لیے خیر کی دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: آمین اور تیرے لیے بھی اس کے مثل ہو۔" جناب صفوان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد بازار میں مجھے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ملے تو انہوں نے بھی اسی طرح فرمایا اور نبی ﷺ سے اس حدیث کو بیان کیا۔

٦٢٦) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَشِهَابٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِمُحَمَّدٍ وَحْدَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَقَدْ حَجَبْتَهَا عَنْ نَاسٍ كَثِيرٍ.))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے دعا کی: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِمُحَمَّدٍ وَحْدَنَا)) "اے اللہ! صرف میری اور محمد ﷺ کی مغفرت فرما۔" تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "یقیناً تو نے تو اپنی دعا کو بہت سارے لوگوں سے روک دیا۔"

٦٢٧) حَدَّثَنَا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَغْفِرُ اللهَ فِي الْمَجْلِسِ مِائَةَ مَرَّةٍ: ((رَبِّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ.))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایک ہی مجلس میں سو مرتبہ یہ استغفار کرتے ہوئے سنا: ((رَبِّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ)) "اے میرے رب! میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما اور مجھ پر رحم کر، بلاشبہ تو ہی توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔"

٢٧٩۔ بَابٌ:

(مختلف دعائیں)

٦٢٨) (ث: ١٥٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: إِنِّي لَأَدْعُو فِي كُلِّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِي، حَتَّى أَنْ يَفْسَحَ اللهُ فِي مَشْيِ دَابَّتِي، حَتَّى أَرَى مِنْ ذَلِكَ مَا يَسُرُّنِي.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بے شک میں اپنے ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں حتیٰ کہ یہ بھی (دعا کرتا ہوں) کہ اللہ تعالیٰ میری سواری کی چال میں وسعت پیدا فرما دے، یہاں تک کہ میں اس میں وہ چیز دیکھ لوں جو مجھے خوش کر دے۔

٦٢٩) (ث: ١٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِاللهِ أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُهَاجِرٌ

---

٦٢٦) [صحيح] صحيح ابن حبان: ٩٨٦؛ مسند أحمد: ٢/ ١٩٦۔

٦٢٧) [صحيح] جامع الترمذي: ٣٤٣٤؛ سنن أبي داود: ١٥١٦؛ سنن ابن ماجه: ٣٨١٤؛ سنن النسائي: ٤٥٨۔

٦٢٨) [ضعيف] ٦٢٩) [صحيح]

أَبُو الْحَسَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ، عَنْ عُمَرَ ؓ أَنَّهُ كَانَ فِيمَا يَدْعُو: اللَّهُمَّ تَوَفَّنِي مَعَ الْأَبْرَارِ، وَلَا تُخَلِّفْنِي فِي الْأَشْرَارِ، وَأَلْحِقْنِي بِالْأَخْيَارِ.

جناب عمرو بن میمون اودی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر ؓ جو دعائیں کیا کرتے تھے ان میں یہ بھی تھی: ((اللّٰهُمَّ تَوَفَّنِي مَعَ الْأَبْرَارِ، وَلَا تُخَلِّفْنِي فِي الْأَشْرَارِ، وَأَلْحِقْنِي بِالْأَخْيَارِ)) "اے اللہ! مجھے نیک لوگوں کے ساتھ موت دینا، برے لوگوں میں نہ چھوڑنا اور مجھے اچھے لوگوں کے ساتھ ملا دینا۔"

۶۳۰) (ث: ۱۵۷) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ: رَبَّنَا أَصْلِحْ بَيْنَنَا، وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ، وَاصْرِفْ عَنَّا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ، مُثْنِينَ بِهَا، قَابِلِينَ بِهَا، وَأَتِمَّهَا عَلَيْنَا.

جناب شقیق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر ؓ اکثر جو دعائیں کیا کرتے تھے ان میں یہ بھی تھی: ((رَبَّنَا أَصْلِحْ بَيْنَنَا، وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ، وَاصْرِفْ عَنَّا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ، مُثْنِينَ بِهَا، قَابِلِينَ بِهَا، وَأَتِمَّهَا عَلَيْنَا)) "اے ہمارے رب! ہماری اصلاح فرما اور اسلام کے راستے کی طرف ہماری رہنمائی کر اور ہمیں تاریکیوں سے روشنی کی طرف نجات دے اور بری باتوں سے جو ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ ہیں ہم کو دور رکھ، اور ہماری سماعت میں، ہماری بصارت میں، ہمارے دلوں میں، ہماری بیویوں میں اور ہماری اولاد میں برکت عطا فرما اور ہماری توبہ قبول فرما بلاشبہ تو ہی توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے اور ہمیں اپنی نعمت پر شکر کرنے والا، ان کی تیری تعریف کرنے والا اور ان کا اقرار کرنے والا بنا دے اور ہم پر انہیں کو پورا فرما دے۔

۶۳۱) (ث: ۱۵۸) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ أَنَسٌ ؓ إِذَا دَعَا لِأَخِيهِ يَقُولُ: جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ صَلَاةَ قَوْمٍ أَبْرَارٍ، لَيْسُوا بِظَلَمَةٍ وَلَا فُجَّارٍ، يَقُومُونَ اللَّيْلَ، وَيَصُومُونَ النَّهَارَ.

جناب ثابت رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا انس ؓ جب اپنے کسی بھائی کے لیے دعا کرتے تو یوں فرماتے: ((جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ صَلَاةَ قَوْمٍ أَبْرَارٍ، لَيْسُوا بِظَلَمَةٍ وَلَا فُجَّارٍ، يَقُومُونَ اللَّيْلَ، وَيَصُومُونَ النَّهَارَ)) اے اللہ! اس کے بارے میں نیک لوگوں کی دعائیں قبول فرما، جو ظالم ہیں اور نہ بدکار، جو راتوں کو قیام کرتے ہیں اور دن میں روزہ رکھتے ہیں۔

---

۶۳۰) [صحیح] سنن أبي داود: ۹۶۹؛ صحیح ابن حبان: ۹۹۶۔

۶۳۱) [صحیح] عمل الیوم و اللیلة لابن السني: ۲۰۲؛ مسند البزار: ۳۲۰۰۔

۶۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي أُمِّي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَمَسَحَ عَلَى رَأْسِي، وَدَعَا لِي بِالرِّزْقِ.

سیدنا عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نبی ﷺ کی خدمت میں لے گئی آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے رزق کی دعا فرمائی۔

۶۳۳) (ث: ۱۵۹) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِاللهِ الرُّومِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيلَ لَهُ: إِنَّ إِخْوَانَكَ أَتَوْكَ مِنَ الْبَصْرَةِ - وَهُوَ يَوْمَئِذٍ بِالزَّاوِيَةِ - لِتَدْعُوَ اللهَ لَهُمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا، وَارْحَمْنَا، وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، فَاسْتَزَادُوهُ، فَقَالَ مِثْلَهَا، فَقَالَ: إِنْ أُوتِيتُمْ هَذَا، فَقَدْ أُوتِيتُمْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

جناب عمر بن عبداللہ رومی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ بصرہ سے آپ کے بھائی آئے ہیں تاکہ آپ ان کے لیے دعا فرمائیں۔ (اس وقت آپ رضی اللہ عنہ زاویہ میں مقیم تھے) انس رضی اللہ عنہ نے یہ دعا فرمائی: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا، وَارْحَمْنَا، وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) ''اے اللہ! ہماری مغفرت فرما، ہم پر رحم فرما ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔'' انہوں نے آپ سے مزید دعا کرنے کی درخواست کی تو آپ نے اسی طرح دعا فرمائی اور فرمایا: اگر تمہیں یہ سب کچھ مل گیا تو یقیناً تمہیں دنیا و آخرت کی خیر مل گئی۔

۶۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا سِنَانٌ أَبُو رَبِيعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ غُصْنًا فَنَفَضَهُ فَلَمْ يَنْتَفِضْ، ثُمَّ نَفَضَهُ فَلَمْ يَنْتَفِضْ، ثُمَّ نَفَضَهُ فَانْتَفَضَ، قَالَ: ((إِنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، يَنْفُضْنَ الْخَطَايَا كَمَا تَنْفُضُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا.))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے درخت کی ایک ٹہنی کو پکڑ کر ہلایا، اس سے پتے نہ جھڑے، آپ نے پھر ہلایا مگر پتے نہیں جھڑے، آپ ﷺ نے پھر ہلایا تو پتے جھڑ گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ سبحان اللہ، الحمدللہ اور لا إله إلا الله خطاؤں کو اس طرح جھاڑ دیتے ہیں جس طرح یہ درخت اپنے پتے جھاڑ رہا ہے۔''

۶۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رضی اللہ عنہ يَقُولُ: أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ تَشْكُو إِلَيْهِ الْحَاجَةَ، أَوْ بَعْضَ الْحَاجَةِ، فَقَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكِ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ؟ تُهَلِّلِينَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ - عِنْدَ مَنَامِكِ - وَتُسَبِّحِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدِينَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَتِلْكَ مِائَةٌ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)).

۶۳۲) [صحيح] التاريخ الكبير للإمام البخاري: ۳/ ۱۹۰؛ مسند أبي يعلى: ۱۵۰۲.
۶۳۳) [صحيح] صحيح ابن حبان: ۹۳۸؛ مسند أبي يعلى: ۳۳۸۴.
۶۳۴) [حسن] جامع الترمذي: ۳۵۳۳؛ الدعاء للطبراني: ۱۶۸۹.
۶۳۵) [ضعيف]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس اپنی کسی حاجت کی شکایت لے کر آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تجھے اس سے بہتر بات نہ بتاؤں؟“ جب تو سونے لگے تو ۳۳ مرتبہ لا إلـه إلا الـلـه، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۴ مرتبہ الحمدللہ پڑھ لیا کر، یہ سو ہو گئے، جو دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سب سے بہتر ہیں۔“

۶۳۶) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ هَلَّلَ مِائَةً، وَسَبَّحَ مِائَةً، وَكَبَّرَ مِائَةً، خَيْرٌ لَهُ مِنْ عَشْرِ رِقَابٍ يُعْتِقُهَا، وَسَبْعِ بَدَنَاتٍ يَنْحَرُهَا.

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے سو مرتبہ لا إله إلا الله، سو مرتبہ سبحان الله اور سو مرتبہ الله اكبر پڑھا یہ اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے اور دس اونٹوں کی قربانی کرنے سے بہتر ہے۔“

۶۳۷) فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((سَلِ اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))، ثُمَّ أَتَاهُ الْغَدَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((سَلِ اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَقَدْ أَفْلَحْتَ)).

پھر ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت طلب کر پھر اگلے دن وہ آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے نبی! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت طلب کر، جب تجھے دنیا اور آخرت میں عافیت دے دی گئی تو یقیناً تو کامیاب ہو گیا۔“

۶۳۸) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْعَنَزِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ: سُبْحَانَ اللَّهِ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ کلام یہ ہے: ((سُبْحَانَ اللَّهِ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ)) ”اللہ پاک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہوں سے بچنے اور نیکیوں پر چلنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے، اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں۔“

۶۳۹) حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ جَبْرِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أُصَلِّي، وَلَهُ حَاجَةٌ،

۶۳۶) [ضعيف] ۶۳۷) [صحيح] سنن ابن ماجه: ۳۸۴۸؛ جامع الترمذي: ۳۵۱۲۔

۶۳۸) صحيح مسلم: ۲۱۳۷۔

۶۳۹) [صحيح] مسند أحمد: ۶/ ۱۳۴؛ سنن ابن ماجه: ۳۸۴۶؛ صحيح ابن حبان: ۸۶۹۔

فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! عَلَيْكِ بِجُمَلِ الدُّعَاءِ وَجَوَامِعِهِ))، فَلَمَّا انْصَرَفْتُ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا جُمَلُ الدُّعَاءِ وَجَوَامِعُهُ؟ قَالَ: ((قُولِي: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. وَأَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَسْأَلُكَ مِمَّا سَأَلَكَ بِهِ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَأَعُوذُ بِكَ مِمَّا تَعَوَّذَ مِنْهُ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَمَا قَضَيْتَ لِي مِنْ قَضَاءٍ فَاجْعَلْ عَاقِبَتَهُ رُشْدًا)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے آپ کو کوئی کام تھا اور میں اس وقت نماز پڑھ رہی تھی میں نے ذرا دیر لگادی آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! دعا کے مختصر اور جامع کلمات کو لازم پکڑو۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! دعا کے مختصر اور جامع کلمات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دعا کیا کرو: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَسْأَلُكَ مِمَّا سَأَلَكَ بِهِ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَأَعُوذُ بِكَ مِمَّا تَعَوَّذَ مِنْهُ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَمَا قَضَيْتَ لِي مِنْ قَضَاءٍ فَاجْعَلْ عَاقِبَتَهُ رُشْدًا))'' اے اللہ! میں تجھ سے جلد ملنے والی اور دیر سے ملنے والی ہر طرح کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو میرے علم میں ہے اور جو میرے علم میں نہیں اور میں جلد آنے والے اور دیر سے آنے والے ہر شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو میرے علم میں ہے اور جو میرے علم میں نہیں اور میں تجھ سے جنت کا اور جو قول وعمل اس کے قریب کر دیں ان کا سوال کرتا ہوں اور میں جہنم سے اور جو قول وعمل اس کے قریب کر دیں ان سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے ان بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں جن کا سوال محمد ﷺ نے کیا ہے اور میں ان تمام برائیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن سے محمد ﷺ نے تیری پناہ چاہی ہے اور تو میرے لیے جو بھی فیصلہ کرے اس کا انجام بہتر کر دے۔''

۲۸۰۔ بَابٌ: اَلصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ پر درود بھیجنے کا بیان

(٦٤٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، أَنَّ أَبَا الْهَيْثَمِ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ صَدَقَةٌ، فَلْيَقُلْ فِي دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، فَإِنَّهَا لَهُ زَكَاةٌ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان آدمی کے پاس صدقہ (کرنے کے

(٦٤٠) [ضعیف] صحیح ابن حبان: ٩٠٣؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٣٠۔

لیے کچھ) نہ ہو تو وہ یہ پڑھے: ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ)) ''اے اللہ! اپنے بندے اور اپنے رسول محمد ﷺ پر درود بھیج اور مومن مردوں، مومن عورتوں پر اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر بھی درود بھیج۔ یہ اس آدمی کی طرف سے زکوۃ ہوگی۔''

۶۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَوْلَى سَعِيْدِ ابْنِ الْعَاصِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَتَرَحَّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ، شَهِدْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالشَّهَادَةِ، وَشَفَعْتُ لَهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے یہ کلمات کہے: ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَتَرَحَّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ)) ''اے اللہ! محمد اور آل محمد ﷺ پر درود بھیج جس طرح کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا اور محمد اور آل محمد ﷺ پر برکتیں نازل فرما جس طرح کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم علیہ السلام پر برکتیں نازل فرمائیں اور محمد اور آل محمد ﷺ پر رحم فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم علیہ السلام پر رحم فرمایا۔ میں اس کے حق میں قیامت کے دن گواہی دوں گا اور اس کی سفارش کروں گا۔''

۶۴۲) حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، وَمَالِكَ بْنَ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ رضی اللہ عنہما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَتَبَرَّزُ فَلَمْ يَجِدْ أَحَدًا يَتْبَعُهُ، فَخَرَجَ عُمَرُ فَاتَّبَعَهُ بِفَخَّارَةٍ أَوْ مِطْهَرَةٍ، فَوَجَدَهُ سَاجِدًا فِيْ مَشْرَبَةٍ، فَتَنَحَّى فَجَلَسَ وَرَاءَهُ، حَتَّى رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((أَحْسَنْتَ يَا عُمَرُ! حِيْنَ وَجَدْتَنِيْ سَاجِدًا فَتَنَحَّيْتَ عَنِّيْ، إِنَّ جِبْرِيْلَ جَاءَنِيْ فَقَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ)).

سیدنا انس بن مالک اور سیدنا مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہما دونوں بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ قضائے حاجت کے لیے نکلے آپ نے کسی آدمی کو نہ پایا جو آپ ﷺ کے ساتھ جاتا، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مٹی کا چھوٹا گھڑا یا لوٹا لے کر آپ ﷺ کے پیچھے گئے اور آپ کو ایک خشک پہاڑی نالے میں سجدہ کرتے ہوئے پایا تو ذرا دور ہو کر پیچھے بیٹھ گئے، جب نبی ﷺ نے سجدے سے اپنا سر مبارک اٹھایا تو فرمایا: ''اے عمر (رضی اللہ عنہ)! تو نے بہت اچھا کیا کہ جب تو نے مجھے سجدہ کی حالت میں دیکھا تو دور جا بیٹھے، بے شک جبریل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: جو شخص آپ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس درجات بلند کرے گا۔''

۶۴۱) [ضعيف] ۶۴۲) [حسن] مسند أحمد: ۴/ ۳۰؛ صحيح ابن حبان: ۹۱۵؛ سنن النسائي: ۱۲۹۷۔

٦٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ خَطَايَا)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کی دس خطائیں معاف کرے گا۔''

٢٨١۔ بَابٌ: مَنْ ذُكِرَ عِنْدَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

جس کے پاس نبی ﷺ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ بھیجا

٦٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ، عَنْ عِصَامِ بْنِ زَيْدٍ۔ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ابْنُ شَيْبَةَ خَيْرًا۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَقِيَ الْمِنْبَرَ، فَلَمَّا رَقِيَ الدَّرَجَةَ الْأُولَى قَالَ: ((آمِينَ))، ثُمَّ رَقِيَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ: ((آمِينَ))، ثُمَّ رَقِيَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: ((آمِينَ)). فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! سَمِعْنَاكَ تَقُولُ: آمِينَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ؟ قَالَ: ((لَمَّا رَقِيتُ الدَّرَجَةَ الْأُولَى جَاءَنِي جِبْرِيلُ فَقَالَ: شَقِيَ عَبْدٌ أَدْرَكَ رَمَضَانَ، فَانْسَلَخَ مِنْهُ وَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ، فَقُلْتُ: آمِينَ. ثُمَّ قَالَ: شَقِيَ عَبْدٌ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ، فَقُلْتُ: آمِينَ. ثُمَّ قَالَ: شَقِيَ عَبْدٌ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ: آمِينَ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ منبر پر چڑھے جب آپ پہلی سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا: ''آمین'' جب دوسری سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا: ''آمین'' پھر جب تیسری سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا: ''آمین۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو تین بار آمین کہتے ہوئے سنا ہے (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا تو جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: وہ بندہ بدنصیب ہو جس نے رمضان کا مہینہ پایا پھر وہ گزر گیا اور اس کی بخشش نہ ہوئی تو میں نے کہا: آمین۔ پھر فرمایا: وہ بندہ بدنصیب ہو جس نے اپنے والدین کو یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو پایا پھر وہ (اس کی نافرمانی کی وجہ سے) اسے جنت میں نہ لے جا سکے تو میں نے کہا: آمین، پھر فرمایا: وہ بندہ بدنصیب جس کے پاس آپ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ بھیجا تو میں نے کہا: آمین۔''

٦٤٥) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔''

---

٦٤٣) [صحيح : مسند أحمد: ٣/ ١٠٢؛ صحيح ابن حبان: ٩٠٤؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٥٥٠۔

٦٤٤) [صحيح : شعب الإيمان للبيهقي: ٣٦٢٢۔

٦٤٥) [صحيح : صحيح مسلم: ٤٠٨؛ جامع الترمذي: ٤٨٥؛ سنن أبي داود: ١٥٣٠۔

٦٤٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ كَثِيرِ ابْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: ((آمِينَ، آمِينَ، آمِينَ))، قِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا كُنْتَ تَصْنَعُ هٰذَا؟ فَقَالَ: ((قَالَ لِي جِبْرِيلُ: رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ ـ أَوْ أَحَدَهُمَا ـ لَمْ يُدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: آمِينَ. ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ، فَقُلْتُ: آمِينَ. ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ امْرِئٍ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ: آمِينَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ منبر پر چڑھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''آمین، آمین، آمین۔'' آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! یہ آپ ﷺ کیا کر رہے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے جبریل نے کہا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین کو یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو پایا اور وہ (اس کی نافرمانی کی وجہ سے) اسے جنت میں نہ لے جا سکے، میں نے کہا: آمین، پھر فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس پر رمضان کا مہینہ آیا اور اس کی بخشش نہ ہوئی، میں نے کہا: آمین، پھر فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس آپ کا ذکر کیا گیا لیکن اس نے آپ ﷺ پر درود نہ بھیجا، میں نے کہا: آمین۔''

٦٤٧) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْبًا أَبَا رِشْدِينَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ رضي الله عنها، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا ـ وَكَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ، فَحَوَّلَ النَّبِيُّ ﷺ اسْمَهَا، فَسَمَّاهَا جُوَيْرِيَةَ، فَخَرَجَ وَكَرِهَ أَنْ يَدْخُلَ وَاسْمُهَا بَرَّةُ ـ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا بَعْدَمَا تَعَالَى النَّهَارُ، وَهِيَ فِي مَجْلِسِهَا، فَقَالَ: ((مَا زِلْتِ فِي مَجْلِسِكِ؟ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَتْ بِكَلِمَاتِكِ وَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ ـ أَوْ مَدَدَ ـ كَلِمَاتِهِ)).

قَالَ مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِهِ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ جُوَيْرِيَةَ، وَلَمْ يَقُلْ: عَنْ جُوَيْرِيَةَ إِلَّا مَرَّةً.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سیدہ جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ میرے ہاں سے باہر تشریف لے آئے اور ان کا نام برّہ تھا، نبی ﷺ نے ان کا نام بدل کر جویریہ رکھا تھا آپ باہر تشریف لے گئے اور اس حالت میں (گھر میں) داخل ہونا نا گوار سمجھا کہ ان کا نام ہی برہ ہو، پھر آپ دن چڑھنے کے بعد ان کے پاس واپس تشریف لائے اور وہ اپنی جگہ پر اسی طرح بیٹھی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو برابر اپنی جگہ پر بیٹھی رہی؟ یقیناً میں نے تیرے پاس سے جانے کے بعد تین مرتبہ یہ چار کلمات کہے ہیں اگر تیرے کلمات کے ساتھ ان کا وزن کیا جائے تو یہ کلمات وزن میں بڑھ جائیں گے (وہ کلمات یہ ہیں:) ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ

٦٤٦) صحيح مسلم: ٢٥٥١؛ صحيح ابن خزيمة: ١٨٨٨۔
٦٤٧) صحيح مسلم: ٢٧٢٦؛ جامع الترمذي: ٣٥٥٥؛ سنن أبي داود: ١٥٠٣۔

عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ)) ''پاکی ہے اللہ تعالیٰ کی اور اس کی تعریف، اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی ذات کی رضا مندی کے برابر اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی تعداد کے برابر۔''

ایک دوسری روایت میں ہے سیدنا ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے باہر تشریف لے گئے۔ اس روایت کو سفیان رحمہ اللہ نے کئی بار بیان کیا مگر صرف ایک بار کہا کہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

٦٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَهَنَّمَ، اسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، اسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، اسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو، دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگو، زندگی اور موت کے فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔''

٢٨٢ ـ بَابٌ: دُعَاءُ الرَّجُلِ عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ

مظلوم کا ظالم کے لیے بددعا کرنا

٦٤٩) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي سَمْعِي وَبَصَرِي، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَيْنِ مِنِّي، وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي، وَأَرِنِي مِنْهُ ثَأْرِي)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي سَمْعِي وَبَصَرِي، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَيْنِ مِنِّي، وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي، وَأَرِنِي مِنْهُ ثَأْرِي)) ''اے اللہ! میرے کانوں اور میری آنکھوں کو درست رکھ اور انہیں میری طرف سے وارث بنا (یعنی آخری دم تک انہیں صحیح رکھ) اور اس شخص کے خلاف میری مدد کر جو مجھ پر ظلم کرے اور مجھے اس سے انتقام لے کر دکھا دے۔''

٦٥٠) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي، وَانْصُرْنِي عَلَى عَدُوِّي، وَأَرِنِي مِنْهُ ثَأْرِي)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي، وَانْصُرْنِي عَلَى عَدُوِّي، وَأَرِنِي مِنْهُ ثَأْرِي)) ''اے اللہ! مجھے میرے کانوں اور میری آنکھوں سے فائدہ پہنچا اور انہیں میری طرف سے وارث بنا اور میرے دشمن کے خلاف میری مدد کر اور مجھے اس سے انتقام لے کر دکھا دے۔''

---

٦٤٨) صحيح مسلم: ٢٥٨٨، جامع الترمذي: ٣٦٠٤۔ ٦٤٩) [صحيح] مسند البزار: ٣١٩٤۔

٦٥٠) [صحيح] مسند البزار: ٣١٩٣؛ المستدرك للحاكم ١/ ٥٢٣۔

٦٥١) حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ طَارِقِ بْنِ أَشْيَمَ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نَغْدُو إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَيَجِيءُ الرَّجُلُ وَتَجِيءُ الْمَرْأَةُ فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَقُولُ إِذَا صَلَّيْتُ؟ فَيَقُولُ: ((قُلِ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي، فَقَدْ جَمَعَتْ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ)).

حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي وَلَمْ يَذْكُرْ: ((إِذَا صَلَّيْتَ)) وَتَابَعَهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ.

جناب سعد بن طارق بن اشیم اشجعی رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ہم صبح سویرے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے، کبھی کوئی آدمی آجاتا اور کبھی کوئی عورت آجاتی تو وہ کہتا: اے اللہ کے رسول! جب میں نماز پڑھوں تو کیا دعا کروں؟ آپ ﷺ فرماتے یہ کہو: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي)) "اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق عطا فرما۔ یقیناً ان کلمات نے تیری دنیا اور تیری آخرت جمع کر دی ہے۔"

دوسری سند میں جناب ابو مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے بھی یہ روایت اپنے والد سے سنی لیکن انھوں نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے کہ "جب میں نماز پڑھوں۔" جناب عبدالواحد اور یزید بن ہارون رحمہ اللہ نے اس کی متابعت کی ہے۔

٢٨٣۔ بَابٌ: مَنْ دَعَا بِطُولِ الْعُمُرِ

جس نے درازی عمر کی دعا کی

٦٥٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مَوْلَى أُمِّ قَيْسٍ ابْنَةِ مِحْصَنٍ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ رضی اللہ عنہا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: ((مَا قَالَتْ؟ طَالَ عُمْرُهَا؟))، وَلَا نَعْلَمُ امْرَأَةً عُمِّرَتْ مَا عُمِّرَتْ.

سیدہ ام قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے میرے متعلق فرمایا: "یہ عورت کیا کہتی ہے؟ اس کی عمر لمبی ہو جائے!" (ابوالحسن رحمہ اللہ کہتے ہیں) ہم کسی عورت کو نہیں جانتے جنھیں اس جیسی عمر دی گئی ہو۔"

٦٥٣) حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَدَخَلَ يَوْمًا فَدَعَا لَنَا، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا: خُوَيْدِمُكَ، أَلَا تَدْعُو لَهُ؟ قَالَ: ((اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَأَطِلْ حَيَاتَهُ، وَاغْفِرْ لَهُ)) فَدَعَا لِي بِثَلَاثٍ، فَدَفَنْتُ مِائَةً وَثَلَاثَةً، وَإِنَّ ثَمَرَتِي لَتُطْعِمُ فِي السَّنَةِ مَرَّتَيْنِ، وَطَالَتْ حَيَاتِي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنَ النَّاسِ، وَأَرْجُو الْمَغْفِرَةَ.

---

٦٥١) صحيح مسلم: ٢٦٩٧؛ سنن ابن ماجه: ٣٨٤٥.

٦٥٢) ضعيف: مسند أحمد: ٦/ ٣٦٤؛ سنن النسائي: ١٨٨٢.

٦٥٣) صحيح البخاري: ٦٣٤٤؛ صحيح مسلم: ٦٦٠.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہمارے گھر تشریف لایا کرتے تھے ایک دن تشریف لائے تو ہمارے لیے دعا فرمائی، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ کا چھوٹا سا خادم، کیا آپ اس کے لیے دعا نہیں فرماتے؟ آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! اس کے مال اور اس کی اولاد میں کثرت عطا فرما، اس کی زندگی دراز فرما اور اس کی مغفرت فرما۔'' آپ ﷺ نے میرے لئے تین چیزوں کی دعا فرمائی تھی چنانچہ میں (اپنی اولاد میں سے) ایک سو تین (بچے) تو دفن کر چکا ہوں اور میرے (باغ کے) پھل سال میں دو بار کھائے جاتے ہیں اور میری عمر اتنی لمبی ہو چکی ہے کہ میں لوگوں سے شرمانے لگا ہوں اور مجھے مغفرت کی بھی امید ہے۔

٢٨٤ـ بَابٌ: مَنْ قَالَ: يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَعْجَلْ

جس نے یہ کہا کہ بندے کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک وہ جلد بازی نہ کرے

٦٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِالرَّحْمٰنِ ـ وَكَانَ مِنَ الْقُرَّاءِ وَأَهْلِ الْفِقْهِ ـ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ، يَقُولُ: دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک وہ جلد بازی نہ کرے، (یعنی یوں نہ) کہنے لگے کہ میں نے دعا کی لیکن میری دعا قبول نہیں ہوئی۔''

٦٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ، أَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ، أَوْ يَسْتَعْجِلْ فَيَقُولُ: دَعَوْتُ فَلَا أَرَى يَسْتَجِيبُ لِي، فَيَدَعُ الدُّعَاءَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے یا جلد بازی نہ کرے کہ یوں کہنے لگے: میں نے دعا کی لیکن مجھے قبول ہوتی نظر نہیں آئی اور پھر (مایوس ہو کر) دعا کرنا چھوڑ دے۔''

٢٨٥ـ بَابٌ: مَنْ تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنَ الْكَسَلِ

جس نے کاہلی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی

٦٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

---

٦٥٤) صحيح البخاري: ٦٣٤٠؛ صحيح مسلم: ٢٧٣٥ـ ٦٥٥) [صحيح] صحيح مسلم: ٢٧٣٥ـ

٦٥٦) [حسن] مسند أحمد: ٢/ ١٨٥ـ

جَدِّهٖ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْمَغْرَمِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ)).

جناب عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا (عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْمَغْرَمِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ)) ''اے اللہ! میں سستی اور تاوان سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

٦٥٧) حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ مَيْمُوْنَةَ، عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَشَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ زندگی اور موت کے شر سے، قبر کے عذاب سے اور مسیح دجال کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔

٢٨٦۔ بَابٌ: مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ

جو اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے

٦٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيْحِ صَبِيْحٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَّمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے۔''

٦٥٨م) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ الْخُوْزِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ؓ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَّمْ يَسْأَلْهُ يَغْضَبْ عَلَيْهِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس (اللہ) سے سوال نہیں کرتا وہ (اللہ) اس پر ناراض ہوتا ہے۔''

٦٥٩) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

٦٥٧) [صحيح: صحيح البخاري: ١٣٧٧، صحيح مسلم: ٥٨٨]
٦٥٨) [حسن: سنن ابن ماجه: ٣٨٢٧، المستدرك للحاكم: ١/ ٤٩١]
٦٥٨م) [حسن: مسند أحمد: ٢/ ٤٤٢، جامع الترمذي: ٣٣٧٣]
٦٥٩) صحيح: صحيح البخاري: ٦٣٣٨، صحيح مسلم: ٢٦٧٨.

((إِذَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ فَاعْزِمُوا فِي الدُّعَاءِ، وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو پختگی کے ساتھ دعا کرو اور تم میں سے کوئی ہرگز یوں نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے دے دے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔"

٦٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ قَالَ صَبَاحَ كُلِّ يَوْمٍ، وَمَسَاءَ كُلِّ لَيْلَةٍ ثَلَاثًا ثَلَاثًا: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ)). وَكَانَ أَصَابَهُ طَرَفٌ مِنَ الْفَالِجِ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَفَطِنَ لَهُ، فَقَالَ: إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ، وَلٰكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، لِيَمْضِيَ قَدَرُ اللّٰهِ.

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جس نے ہر دن کی صبح کو اور ہر رات کی شام کو تین تین مرتبہ یہ کہا: ((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ)) "اللہ کے نام سے ابتدا کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔" تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اس (حدیث کے راوی ابان رحمہ اللہ) پر فالج کا حملہ ہوا تھا پس (ایک آدمی حیرت سے) ان کی طرف دیکھنے لگا تو وہ اس کی نظروں کو سمجھ گئے اور فرمایا: حدیث تو بلاشبہ ایسے ہی ہے جیسے میں نے تجھے بیان کی ہے لیکن بات یہ ہے کہ میں نے اس دن یہ دعائیں پڑھی تھی (جس دن مجھے فالج ہوا) تاکہ اللہ تعالیٰ کی قضا وقدر نافذ ہو جائے۔

٢٨٧۔ بَابٌ: اَلدُّعَاءُ عِنْدَ الصَّفِّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

جہاد فی سبیل اللہ میں (دشمن کے) مقابل صف بناتے وقت دعا کرنا

٦٦١) (ث: ١٦٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاعَتَانِ تُفْتَحُ لَهُمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَقَلَّ دَاعٍ تُرَدُّ عَلَيْهِ دَعْوَتُهُ: حِينَ يَحْضُرُ النِّدَاءُ، وَالصَّفُّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو گھڑیاں ایسی ہیں جن کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور بہت کم دعا کرنے والے ایسے ہوتے ہیں جن کی دعا رد کی جاتی ہے: اذان کے وقت اور جب اللہ کے رستے میں صف بندی ہو۔

---

٦٦٠) [حسن] جامع الترمذي: ٣٣٨٨، سنن ابن ماجه: ٣٨٦٩۔

٦٦١) [صحيح] موطأ إمام مالك: ١٧٨، مصنف ابن أبي شيبة: ٢٩٢٤٢۔

۲۸۸۔ بَابٌ: دَعَوَاتُ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کی دعائیں

٦٦٢) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ لُؤْلُؤَةَ، عَنْ أَبِي صِرْمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ غِنَايَ وَغِنَى مَوْلَايَ**)).

سیدنا ابو صرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ((**اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ غِنَايَ وَغِنَى مَوْلَايَ**)) ''اے اللہ! میں تجھ سے اپنے غنا کا اور اپنے غلاموں کے غنا کا سوال کرتا ہوں۔''

٦٦٢م) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مَوْلًى لَهُمْ، عَنْ أَبِي صِرْمَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

دوسری سند میں بھی سیدنا ابو صرمہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی کی مثل بیان کیا ہے۔

٦٦٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ، عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلِّمْنِي دُعَاءً أَنْتَفِعُ بِهِ، قَالَ: ((**قُلِ: اللَّهُمَّ عَافِنِي مِنْ شَرِّ سَمْعِي، وَبَصَرِي، وَلِسَانِي، وَقَلْبِي، وَشَرِّ مَنِيِّي**)). قَالَ وَكِيعٌ: مَنِيِّي، يَعْنِي الزِّنَا وَالْفُجُورَ.

جناب شتیر بن شکل بن حمید رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی دعا سکھایئے جس سے میں نفع اٹھاؤں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو یہ دعا کیا کر: ((**اَللّٰهُمَّ عَافِنِي مِنْ شَرِّ سَمْعِي، وَبَصَرِي، وَلِسَانِي، وَقَلْبِي، وَشَرِّ مَنِيِّي**)) ''اے اللہ! مجھے میرے کانوں، میری آنکھوں، میری زبان، میرے دل اور میری منی کے شر سے عافیت دے۔''

امام وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: منی سے مراد زنا اور فسق و فجور ہے۔

٦٦٤) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ طَلِيقِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((**اللَّهُمَّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَيَسِّرِ الْهُدَى لِي**)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ((**اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَيَسِّرِ الْهُدَى لِي**)) ''اے اللہ! میری اعانت فرما اور میرے مقابلہ میں کسی کی اعانت نہ فرما، میری مدد فرما اور میرے مقابلہ میں کسی کی مدد نہ فرما اور میرے لیے ہدایت کو آسان کر دے۔''

---

٦٦٢) [ضعيف: مسند أحمد: ٣/ ٤٥٣؛ المعجم الكبير للطبراني: ٢٢/ ٣٢٩۔ ٦٦٢م) [ضعيف]

٦٦٣) [صحيح] سنن أبي داود: ١٥٥١؛ جامع الترمذي: ٣٤٩٢؛ سنن النسائي: ٥٤٥٦۔

٦٦٤) [صحيح]

۶۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ: سَمِعْتُ طَلِيقَ بْنَ قَيْسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُو بِهَذَا: ((رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَيَسِّرْ لِيَ الْهُدَى، وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ. رَبِّ اجْعَلْنِي شَكَّارًا لَكَ، ذَكَّارًا رَهَّابًا لَكَ، مِطْوَاعًا لَكَ، مُخْبِتًا لَكَ، أَوَّاهًا مُنِيبًا، تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: ((رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَيَسِّرْ لِيَ الْهُدَى، وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ. رَبِّ اجْعَلْنِي شَكَّارًا لَكَ، ذَكَّارًا رَهَّابًا لَكَ، مِطْوَاعًا لَكَ، مُخْبِتًا لَكَ، أَوَّاهًا مُنِيبًا، تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي)) ''اے اللہ! میری اعانت فرما اور میرے مقابلہ میں کسی کی اعانت نہ فرما، میری مدد فرما، میرے مقابلہ میں کسی کی مدد نہ فرما، میرے لیے اچھی تدبیر فرما اور میرے مقابلہ میں کسی کی تدبیر کو کامیاب نہ فرما، میرے لیے ہدایت کو آسان فرما دے اور اس کے خلاف میری مدد فرما جو مجھ پر زیادتی کرے۔ اے میرے رب! مجھے اپنا بہت زیادہ شکر گزار، اپنا ذکر کرنے والا، تجھ سے ڈرنے والا، تیری بہت زیادہ فرمانبرداری کرنے والا، تیری طرف رجوع کرنے والا، عاجزی کرنے والا، متوجہ ہونے والا بنا دے، میری توبہ قبول فرما، میرے گناہوں کو دھو دے، میری دعا قبول فرما، میری حجت قائم فرما اور میرے دل کو ہدایت دے اور میری زبان کو درست فرما دے اور میرے دل سے میل کچیل نکال دے۔''

۶۶۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ، قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((إِنَّهُ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعَ اللّٰهُ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْهُ الْجَدُّ، وَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ)) سَمِعْتُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى هَذِهِ الْأَعْوَادِ.

جناب محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ دعا کی: ((إِنَّهُ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعَ اللّٰهُ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْهُ الْجَدُّ)) ''بے شک اے اللہ! جو کچھ تو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک دے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی بزرگی والے کو تیرے مقابلے میں اس کی بزرگی فائدہ نہیں دے سکتی اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ رکھتا ہے اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔'' (سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) میں نے یہ کلمات نبی کریم ﷺ سے (منبر کی) انہی لکڑیوں پر سنے ہیں۔

حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، نَحْوَهُ.

---

۶۶۵) [صحيح] سنن أبي داود: ۱۵۱۱؛ جامع الترمذي: ۳۵۵۱؛ سنن أبي داود: ۱۵۱۰۔

۶۶۶) [صحيح] موطأ إمام مالك: ۲۶۶۲؛ مسند أحمد: ٤/ ۹۲

دوسری سند: ہمیں موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں عبدالواحد نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں عثمان بن حکیم نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں محمد بن کعب نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ میں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سنا ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، نَحْوَهُ.

تیسری سند: ہمیں محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں یحییٰ نے بیان کیا وہ ابن عجلان سے وہ محمد بن کعب سے انھوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سنا۔

٦٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((إِنَّ أَوْفَقَ الدُّعَاءِ أَنْ يَقُولَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي، لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، رَبِّ اغْفِرْ لِي)).**

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”سب سے موافق دعا یہ ہے کہ بندہ کہے: **((اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي، لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، رَبِّ اغْفِرْ لِي))** ”اے اللہ! تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا، اے میرے رب! مجھے بخش دے۔“

٦٦٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ- يَعْنِي عَبْدَ الْعَزِيزِ- عَنْ قُدَامَةَ بْنِ مُوسَى، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو: **((اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَحْمَةً لِي مِنْ كُلِّ سُوءٍ))**، أَوْ كَمَا قَالَ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: **((اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَحْمَةً لِي مِنْ كُلِّ سُوءٍ))** ”اے اللہ! میرے لیے اس دین کو سنوار دے جو میرے معاملات کا محافظ ہے، میرے لیے میری دنیا کو سنوار دے جس میں میری معاش ہے، میری موت کو میرے لیے ہر برائی سے رحمت بنا دے۔“ یا جیسے آپ ﷺ نے فرمایا۔

٦٦٩) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُمَيٌّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ. قَالَ سُفْيَانُ: فِي الْحَدِيثِ ثَلَاثٌ، زِدْتُ أَنَا وَاحِدَةً، لَا أَدْرِي أَيَّتُهُنَّ.

---

٦٦٧) صحيح: مسند أحمد ٢/ ٥١٥
٦٦٨) صحيح مسلم: ٢٧٢٠.
٦٦٩) صحيح البخاري: ٦٣٤٧.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ آزمائش کی سختی بدبختی کے تسلط بری تقدیر اور دشمنوں کی خوشی سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ سفیان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حدیث میں تین باتیں تھیں، میں نے ایک زیادہ کر دی مجھے یاد نہیں رہا کہ وہ کون سی ہے۔

٦٧٠) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْخَمْسِ: مِنَ الْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ، وَسُوءِ الْكِبَرِ، وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ پانچ چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے: کاہلی سے، بخل اور برے بڑھاپے سے، سینے کے فتنے اور عذاب قبر سے۔

٦٧١) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) ''اے اللہ! میں بے بسی، کاہلی، بزدلی، سخت بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

٦٧٢) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ)) ''اے اللہ! میں فکر و غم، بے بسی اور کاہلی، بزدلی اور کنجوسی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

٦٧٣) حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، إِنَّكَ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی دعاؤں میں سے یہ دعا بھی تھی: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، إِنَّكَ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)) ''اے اللہ!

---

٦٧٠) [ضعيف] سنن أبي داود: ١٥٣٩؛ سنن النسائي: ٥٤٤٦۔

٦٧١) صحيح البخاري: ٦٣٦٧؛ صحيح مسلم: ٢٧٠٦۔

٦٧٢) صحيح البخاري: ٦٣٦٩؛ جامع الترمذي: ٣٤٨٤۔ ٦٧٣) صحيح، مسند أحمد: ٢/ ٢٩١۔

مجھے معاف کر دے جو (گناہ) میں نے پہلے کیے اور جو بعد میں کیے اور جو میں نے چھپ کر کیے اور جو میں نے اعلانیہ کیے، تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے بلاشبہ تو ہی مقدم (آگے بڑھانے والا) ہے اور مؤخر (پیچھے ہٹانے والا) ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔"

۶۷۴) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى، وَالْعَفَافَ، وَالْغِنَى)). وَقَالَ أَصْحَابُنَا، عَنْ عَمْرٍو: ((وَالتُّقَى)).

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى، وَالْعَفَافَ، وَالْغِنَى)) "اے اللہ! بے شک میں آپ سے ہدایت، پاک دامنی اور غنا کا سوال کرتا ہوں۔" اور ہمارے بعض ساتھیوں نے جناب عمرو رحمہ اللہ سے ((وَالتُّقَى)) "اور تقویٰ" کا لفظ بھی روایت کیا ہے۔

۶۷۵) (ث: ۱۶۱) حَدَّثَنَا بَيَانٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ شَيْخًا يُنَادِي بِأَعْلَى صَوْتِهِ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ لَا يَخْلِطُهُ شَيْءٌ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا الشَّيْخُ؟ قِيلَ: أَبُو الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ.

جناب ثمامہ بن حزن بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شیخ کو بلند آواز سے یہ فرماتے ہوئے سنا: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ لَا يَخْلِطُهُ شَيْءٌ)) "اے اللہ! بے شک میں اس شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس میں کوئی چیز مخلوط نہ ہو۔ میں نے پوچھا: یہ شیخ کون ہیں؟ جواب دیا گیا کہ یہ ابودرداء رضی اللہ عنہ ہیں۔

۶۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَجْزَأَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، كَمَا يُطَهَّرُ الثَّوْبُ الدَّنِسُ مِنَ الْوَسَخِ)). ثُمَّ يَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)).

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ((اللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، كَمَا يُطَهَّرُ الثَّوْبُ الدَّنِسُ مِنَ الْوَسَخِ)) "اے اللہ! مجھے برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی کے ذریعہ پاک صاف کر دے جیسے میلا کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ پھر فرماتے: ((اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)) "اے اللہ! اے ہمارے رب! آپ ہی کے لیے آسمان کے بھراؤ جتنی، زمین کے بھراؤ جتنی اور اس کے بعد جو تو چاہے اس کے بھراؤ جتنی تعریفیں ہیں۔"

۶۷۷) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ

---

۶۷۴) صحيح مسلم: ۲۷۲۱؛ جامع الترمذي: ۳۴۸۹۔ ۶۷۵) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۹۵۴۰۔

۶۷۶) [صحيح] جامع الترمذي: ۳۵۴۷۔

۶۷۷) [صحيح] صحيح مسلم: ۲۶۹۰؛ مسند أحمد: ۳/ ۲۰۸۔

يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ: ((اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)). قَالَ شُعْبَةُ: فَذَكَرْتُهُ لِقَتَادَةَ، فَقَالَ: كَانَ أَنَسٌ يَدْعُو بِهِ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) ''اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔'' شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ روایت قتادہ رحمہ اللہ سے ذکر کی تو انہوں نے کہا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ یہ دعا کیا کرتے تھے اور اسے مرفوع بیان نہیں کرتے تھے۔

۶۷۸) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ـ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ ـ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ)) ''اے اللہ! میں فقر، قلت اور ذلت سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔''

۶۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَدَعَا بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْهُ، فَقُلْنَا: دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ لَا نَحْفَظُهُ؟ فَقَالَ: ((سَأُنَبِّئُكُمْ بِشَيْءٍ يَجْمَعُ ذَلِكَ كُلَّهُ لَكُمْ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِمَّا سَأَلَكَ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَسْتَعِيذُكَ مِمَّا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ))، أَوْ كَمَا قَالَ.

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس تھے کہ آپ ﷺ نے بہت سی دعائیں کی جنہیں ہم یاد نہیں کر سکتے تھے ہم نے عرض کیا: آپ نے ایسی دعائیں فرمائیں ہیں جنہیں ہم یاد نہیں کر سکتے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابھی میں تمہیں ایسی دعا بتاؤں گا جو تمہارے لیے اس سب کو جمع کر دے گی (وہ یہ ہے): ((اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِمَّا سَأَلَكَ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَسْتَعِيذُكَ مِمَّا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ. اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)) ''اے اللہ! ہم بے شک تجھ سے ان چیزوں کا سوال کرتے ہیں جن کا سوال تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے کیا اور ان چیزوں سے تیری پناہ مانگتے ہیں جن سے تیرے نبی محمد نے تیری پناہ مانگی۔ اے اللہ! تجھ ہی سے مدد کی درخواست ہے اور تجھ تک ہی ہماری رسائی ہے اور گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔'' یا جیسے آپ ﷺ نے فرمایا۔

۶۷۸) [صحيح] سنن أبي داود: ۱۵۴۴؛ صحيح ابن حبان: ۱۰۳۰؛ سنن ابن ماجه: ۳۸۴۲۔

۶۷۹) [ضعيف] جامع الترمذي: ۳۵۲۱۔

۶۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ)).

جناب عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ)) ''اے اللہ! میں مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور دوزخ کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

۶۸۱) (ت: ۱۶۲) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ نُصَيْرِ بْنِ أَبِي الْأَشْعَثِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: اللَّهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي، وَبَارِكْ لِي فِيهِ، وَاخْلُفْ عَلَيَّ كُلَّ غَائِبَةٍ بِخَيْرٍ.

جناب سعید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ دعا کیا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي، وَبَارِكْ لِي فِيهِ، وَاخْلُفْ عَلَيَّ كُلَّ غَائِبَةٍ بِخَيْرٍ)) ''اے اللہ! جو رزق تو نے مجھے دے رکھا ہے اس پر مجھے قناعت نصیب فرما اور میرے لیے اس میں برکت فرما اور مجھے ہر غائب چیز کا بھلائی کے ساتھ بدلہ عطا فرما۔''

۶۸۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) ''اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔''

۶۸۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، وَيَزِيدَ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ: ((اللَّهُمَّ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ کثرت سے دعا کیا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ)) ''اے اللہ! اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔''

۶۸۴) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهُ: مَجْزَأَةُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو: ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ، وَمِلْءُ مَا

---

۶۸۰) [حسن] مسند أحمد: ۲/ ۱۸۵۔ ۶۸۱) ضعيف: المستدرك للحاكم: ۱/ ۵۱۰۔
۶۸۲) صحيح البخاري: ۶۳۸۹؛ سنن أبي داود: ۱۵۱۹۔
۶۸۳) [صحيح] مسند أحمد: ۳/ ۱۱۲؛ جامع الترمذي: ۲۱۴۰۔
۶۸۴) صحيح مسلم: ۴۵۸۹؛ سنن النسائي: ۱۰۶۶۔

شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالْبَرَدِ وَالثَّلْجِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ، وَنَقِّنِي كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ)).

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالْبَرَدِ وَالثَّلْجِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ، وَنَقِّنِي كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ)) ''اے اللہ! سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں آسمانوں کے بھراؤ جتنی اور زمین کے بھراؤ جتنی اور اس کے بعد جو تو چاہے اس کے بھراؤ جتنی۔ اے اللہ! مجھے اولوں، برف اور ٹھنڈے پانی سے پاک کر دے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے پاک کر دے اور مجھے ایسا صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔''

۶۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُالْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَمِيعِ سَخَطِكَ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَمِيعِ سَخَطِكَ)) ''اے اللہ! میں تیری نعمت کے چھن جانے سے، تیری دی ہوئی عافیت کے پھر جانے سے، تیری اچانک گرفت سے اور تیری ہر قسم کی ناراضی سے پناہ مانگتا ہوں۔''

۲۸۹۔ بَابٌ: اَلدُّعَاءُ عِنْدَ الْغَيْثِ وَالْمَطَرِ

بارش کے وقت کی دعا

۶۸۶) حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَأَى نَاشِئًا فِي أُفُقٍ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ، تَرَكَ عَمَلَهُ ـ وَإِنْ كَانَ فِي صَلَاةٍ ـ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ، فَإِنْ كَشَفَهُ اللّٰهُ حَمِدَ اللّٰهَ، وَإِنْ مُطِرَتْ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ سَيْبًا نَافِعًا)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آسمان کے کناروں میں سے کسی کنارے پر بادل دیکھتے تو اپنا کام چھوڑ دیتے اگرچہ نماز میں ہی کیوں نہ ہوتے پھر بادل کی طرف متوجہ ہو جاتے اگر بادل چلے جاتے تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے اور اگر بارش ہوتی تو یہ دعا فرماتے ((اَللّٰهُمَّ سَيْبًا نَافِعًا)) ''اے اللہ! اسے موسلا دار اور نفع والی بنا دے۔''

---

۶۸۵) صحيح مسلم: ۲۷۳۹؛ سنن أبي داود: ۱۵۴۵؛ المستدرك للحاكم: ۱/ ۵۳۱۔

۶۸۶) صحيح البخاري: ۱۰۳۲؛ سنن أبي داود: ۵۰۹۹؛ سنن النسائي: ۱۵۲۳؛ سنن ابن ماجه: ۳۸۸۹۔

٢٩٠ـ بَابٌ: اَلدُّعَاءُ بِالْمَوْتِ

موت کی دعا کرنے کے بیان میں

٦٨٧) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ: أَتَيْتُ خَبَّابًا رضي الله عنه، وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا، وَقَالَ: لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ.

جناب قیس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، انھوں نے اپنے جسم پر گرم لوہے سے سات داغ لگائے ہوئے تھے، انھوں نے کہا: اگر نبی ﷺ نے ہمیں موت کی دعا مانگنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اپنے لیے ضرور موت کی دعا کرتا۔

٢٩١ـ بَابٌ: دَعَوَاتُ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی دعائیں

٦٨٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ: ((رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي، وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَ كُلَّهُ، وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي، وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ((رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي، وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَ كُلَّهُ، وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي، وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ. أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) ''اے میرے رب! بخش دیجیے میری خطا، میری جہالت، میرے کاموں میں میری بے اعتدالی اور وہ بھی جن کا تجھے مجھ سے زیادہ علم ہے۔ اے اللہ! میری تمام خطائیں معاف کر دے جو عمداً کی ہوں، جو نادانی سے کی ہوں، جو مزاق میں کی ہوں، یہ سب مجھ (سے صادر ہوئی) ہیں۔ اے اللہ! میرے وہ گناہ بھی بخش دے جو میں نے پہلے کیے جو بعد میں کیے جو میں نے چھپ کر کیے اور جو اعلانیہ کیے تو ہی مقدم (آگے بڑھانے والا) ہے اور تو ہی موخر (پیچھے ہٹانے والا) ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔''

٦٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ،

٦٨٧) صحيح البخاري: ٥٦٧٢؛ صحيح مسلم: ٢٦٨١۔

٦٨٨) صحيح البخاري: ٦٣٩٨؛ صحيح مسلم: ٢٧١٩۔

٦٨٩) صحيح البخاري: ٦٣٩٩۔

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى، وَأَبِي بُرْدَةَ ـ أَحْسِبُهُ ـ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي هَزْلِي وَجِدِّي، وَخَطَايَ وَعَمْدِي، وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي)).

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي هَزْلِي وَجِدِّي، وَخَطَايَ وَعَمْدِي، وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي)) ”بخش دیجیے میری خطا، میری جہالت اور میرے کاموں میں میری بے اعتدالی اور وہ بھی جن کا تجھے مجھ سے زیادہ علم ہے، اے اللہ! میرا ٹھٹھا مذاق، میری بے جا سنجیدگی، میری بھول چوک اور میرے جان بوجھ کر کیے ہوئے گناہ معاف کر دے اور یہ سب مجھ (سے صادر ہوئے) ہیں۔“

٦٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ حَيْوَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَخَذَ بِيَدِي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((يَا مُعَاذُ!))، قُلْتُ: لَبَّيْكَ، قَالَ: ((إِنِّي أُحِبُّكَ))، قُلْتُ: وَأَنَا وَاللَّهِ أُحِبُّكَ، قَالَ: ((أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُولُهَا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاتِكَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((قُلِ: اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ)).

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ”اے معاذ!“ میں نے عرض کیا: لبیک! (میں حاضر ہوں) آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔“ میں نے عرض کیا: اور اللہ کی قسم! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں جنھیں تو ہر نماز کے بعد پڑھ لیا کر؟“ میں نے عرض کیا: ہاں، (ارشاد فرمایئے) آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ پڑھا کر: ((اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ)) ”اے اللہ! اپنے ذکر، اپنے شکر اور اپنی بہترین عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔“

٦٩١) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَخَلِيفَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ: الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ؟)) فَسَكَتَ، وَرَأَى أَنَّهُ هَجَمَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى شَيْءٍ كَرِهَهُ، فَقَالَ: ((مَنْ هُوَ؟ فَلَمْ يَقُلْ إِلَّا صَوَابًا)) فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا، أَرْجُو بِهَا الْخَيْرَ، فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! رَأَيْتُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَ أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس یہ کلمات کہے: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ)) ”اللہ ہی کے لیے ہیں ایسی تمام تعریفیں جو کثرت سے، پاکیزہ اور بابرکت ہوں۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟“ وہ آدمی خاموش رہا اور سمجھا کہ اس نے کوئی ایسی بات کہہ دی ہے جو رسول اللہ ﷺ کو

٦٩٠) [صحيح] سنن أبي داود: ١٥٢٢؛ صحيح ابن خزيمة: ٧٥١۔

٦٩١) [صحيح] المعجم الكبير للطبراني: ٤٠٨٨۔

ناگوار گزری ہے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: "وہ آدمی کون ہے؟ اس نے ٹھیک بات ہی کہی ہے۔" ایک آدمی نے کہا: میں ان کلمات کے بدلے خیر کی توقع رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے تیرہ فرشتوں کو دیکھا جو ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ ان میں سے کون ان کلمات کو اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہلے لے جاتا ہے۔"

٦٩٢) حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ الْخَلَاءَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب بیت الخلا جانے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)) "اے اللہ! میں خبیث جنوں اور خبیث جنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

٦٩٣) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: ((غُفْرَانَكَ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب بیت الخلا سے واپس تشریف لاتے تو کہتے: ((غُفْرَانَكَ)) "(اے اللہ!) میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔"

٦٩٤) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمٍ الصَّوَّافُ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ الْخَرَّاطُ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَلِّمُنَا هَذَا الدُّعَاءَ، كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ: ((أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہمیں یہ دعا ایسے سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے: ((أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ)) "اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں، قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں، مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور قبر کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

٦٩٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ كُرَيْبٍ،

---

٦٩٢) صحيح البخاري: ١٤٢؛ صحيح مسلم: ٣٧٥۔

٦٩٣) [صحيح] جامع الترمذي: ٧؛ سنن أبي داود: ٣٠؛ سنن ابن ماجه: ٣٠٠۔

٦٩٤) صحيح مسلم: ٥٩٠؛ سنن ابن ماجه: ٣٨٤٠. موطأ إمام مالك: ٥٧٣۔

٦٩٥) صحيح البخاري: ٦٣١٦؛ صحيح مسلم: ٧٦٣۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَى حَاجَتَهُ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ وُضُوءَيْنِ، لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ، فَصَلَّى، فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَرْقُبُهُ، فَتَوَضَّأْتُ، فَقَامَ يُصَلِّي، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَتَتَامَّتْ صَلَاتُهُ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ـ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ـ فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، وَكَانَ فِي دُعَائِهِ: ((اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ يَسَارِي نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَتَحْتِي نُورًا، وَأَمَامِي نُورًا، وَخَلْفِي نُورًا، وَأَعْظِمْ لِي نُورًا)). قَالَ كُرَيْبٌ: وَسَبْعًا فِي التَّابُوتِ. فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ، فَذَكَرَ: عَصَبِي، وَلَحْمِي، وَدَمِي، وَشَعْرِي، وَبَشَرِي، وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ ام المومنین سیدہ میمونہ کے ہاں رات گزاری نبی ﷺ (رات کو) اٹھے اور اپنی حاجت کو تشریف لے گئے پھر آپ نے اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا اور پھر سو گئے، کچھ دیر بعد پھر اٹھے اور مشکیزہ کے پاس تشریف لائے اس کا تسمہ کھولا پھر وضو کیا (اور وضو کرتے ہوئے) نہ زیادہ پانی بہایا اور نہ پانی کے استعمال میں کمی کی، پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی پھر میں بھی اٹھ گیا اور انگڑائی لی کہ کہیں آپ یہ نہ سمجھ لیں کہ میں آپ کی وجہ سے بیدار ہوا ہوں پھر میں نے بھی وضو کیا اور نماز کے لیے کھڑا ہو گیا، میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوا آپ نے میرا کان پکڑا اور گھما کر مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا، آپ کی رات کی تیرہ رکعات کی نماز پوری ہو گئی پھر آپ لیٹ گئے اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے، جب آپ سو جاتے تھے تو خراٹے لیتے تھے۔ پھر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز فجر کی اطلاع دی چنانچہ آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا، آپ کی دعا میں یہ الفاظ بھی تھے: ((اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ يَسَارِي نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَتَحْتِي نُورًا، وَأَمَامِي نُورًا، وَخَلْفِي نُورًا، وَأَعْظِمْ لِي نُورًا)) ''اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میری آنکھ میں نور کر دے، میرے کان میں نور کر دے میرے دائیں طرف نور کر دے، میرے بائیں طرف نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے اور میرے لیے بڑا نور کر دے۔'' جناب کریب رحمہ اللہ (راوی حدیث) فرماتے ہیں کہ اور سات چیزیں صندوق میں ہیں پھر میں اولادِ عباس میں سے ایک آدمی سے ملا تو انہوں نے مجھے ان کے متعلق بیان کیا کہ عَصَبِي، وَلَحْمِي، وَدَمِي، وَشَعْرِي، وَبَشَرِي (میرے پٹھوں، میرے گوشت، میرے خون، میرے چمڑے میں نور کر دے) اور اس نے دو اور چیزوں کا بھی ذکر کیا۔

۶۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِالْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ أَبِي هُبَيْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ، فَصَلَّى فَقَضَى صَلَاتَهُ، يُثْنِي عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ يَكُونُ فِي آخِرِ كَلَامِهِ:

---

۶۹۶) [صحيح]

((اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا فِي قَلْبِي، وَاجْعَلْ لِي نُورًا فِي سَمْعِي، وَاجْعَلْ لِي نُورًا فِي بَصَرِي، وَاجْعَلْ لِي نُورًا عَنْ يَمِينِي، وَنُورًا عَنْ شِمَالِي، وَاجْعَلْ لِي نُورًا مِنْ بَيْنَ يَدَيَّ، وَنُورًا مِنْ خَلْفِي، وَزِدْنِي نُورًا، وَزِدْنِي نُورًا، وَزِدْنِي نُورًا))

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب رات کو قیام کرتے تو نماز پوری کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان فرماتے ایسی ثنا جو اس کی ذات کے لائق ہے پھر آپ کے کلام کے آخر میں یہ دعا ہوتی: ((اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا فِي قَلْبِي، وَاجْعَلْ لِي نُورًا فِي سَمْعِي، وَاجْعَلْ لِي نُورًا فِي بَصَرِي، وَاجْعَلْ لِي نُورًا عَنْ يَمِينِي، وَنُورًا عَنْ شِمَالِي، وَاجْعَلْ لِي نُورًا مِنْ بَيْنَ يَدَيَّ، وَنُورًا مِنْ خَلْفِي، وَزِدْنِي نُورًا، وَزِدْنِي نُورًا، وَزِدْنِي نُورًا)) ''اے اللہ! میرے لیے میرے دل میں نور کر دے، میرے لیے میرے کان میں نور کر دے، میرے لیے میری آنکھ میں نور کر دے، میرے لیے میرے دائیں جانب نور کر دے، میرے بائیں طرف نور کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے، میرے لیے نور زیادہ کر دے، میرے لیے نور زیادہ کر دے، میرے لیے نور زیادہ کر دے۔''

٦٩٧) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُوسٍ الْيَمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيَّامُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ. اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَأَخَّرْتُ، وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلٰهِي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آدھی رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا فرماتے: ((اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيَّامُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ. اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَأَخَّرْتُ، وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلٰهِي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)) ''اے اللہ! تیرے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں تو آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے ان سب کا نور ہے، تیرے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں تو آسمان وزمین کو قائم رکھنے والا ہے، اور تیرے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں تو آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے ان کا رب ہے۔ تو حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرا فرمانبردار ہوں میں تجھ پر ایمان لایا، میں نے تجھ پر بھروسہ کیا، میں نے تیری طرف رجوع کیا، تیری قوت سے میں نے (دشمنوں سے) جھگڑا کیا اور تجھی کو میں نے حاکم بنایا لہٰذا مجھے معاف کر دے جو (گناہ) میں نے پہلے کیے اور بعد میں کیے، چھپ کر کیے اور اعلانیہ کیے تو میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

---

٦٩٧) صحيح مسلم: ٧٦٩؛ موطأ إمام مالك: ٥٧٤۔

۶۹۸) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَأَهْلِي، وَاسْتُرْ عَوْرَتِي، وَآمِنْ رَوْعَتِي، وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ يَسَارِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَأَهْلِي، وَاسْتُرْ عَوْرَتِي، وَآمِنْ رَوْعَتِي، وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ يَسَارِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي)) ''اے اللہ! میں آپ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! بے شک میں تجھ سے اپنے دین اور اپنے اہل میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، تو میرے عیوب پر پردہ ڈال دے، مجھے خوف سے امن بخش، میرے آگے سے، میرے پیچھے سے، میرے دائیں طرف سے، میرے بائیں طرف سے، میرے اوپر سے میری حفاظت فرما اور میں اس بات سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں اپنے نیچے سے ہلاک کر دیا جاؤں۔''

۶۹۹) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيُّ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَانْكَفَأَ الْمُشْرِكُونَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اسْتَوُوا حَتَّى أُثْنِيَ عَلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ))، فَصَارُوا خَلْفَهُ صُفُوفًا، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ، اللَّهُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ، وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ، وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ. اللَّهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ النَّعِيمَ الْمُقِيمَ الَّذِي لَا يَحُولُ وَلَا يَزُولُ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ النَّعِيمَ يَوْمَ الْعَيْلَةِ، وَالْأَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ. اللَّهُمَّ عَائِذًا بِكَ مِنْ سُوءِ مَا أَعْطَيْتَنَا، وَشَرِّ مَا مَنَعْتَ مِنَّا. اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيمَانَ، وَزَيِّنْهُ فِي قُلُوبِنَا، وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ. اللَّهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ، وَأَحْيِنَا مُسْلِمِينَ، وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِينَ، غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُونِينَ. اللَّهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ، وَيُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ، وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ. اللَّهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ، إِلَهَ الْحَقِّ)). قَالَ عَلِيٌّ: وَسَمِعْتُهُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، وَأَسْنَدَهُ وَلَا أَجِيءُ بِهِ.

جناب عبید بن رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ جب احد کا دن تھا اور مشرکین منتشر ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا: ''برابر ہو جاؤ تاکہ میں اپنے رب کی ثنا بیان کروں۔'' صحابہ کرام نے آپ کے پیچھے صفیں بنالیں تو آپ نے یہ دعا فرمائی: ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ، اللَّهُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ، وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا

۶۹۸) [صحیح: مسند البزار: ۳۱۹۶۔

۶۹۹) [صحیح: مسند أحمد: ۳/ ۴۲۴؛ عمل الیوم واللیلة: ۶۱۴۔

بَاعَدْتَ، وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ. اللَّهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ النَّعِيمَ الْمُقِيمَ الَّذِي لَا يَحُولُ وَلَا يَزُولُ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ النَّعِيمَ يَوْمَ الْعَيْلَةِ، وَالْأَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ، اللَّهُمَّ عَائِذًا بِكَ مِنْ سُوءِ مَا أَعْطَيْتَنَا، وَشَرِّ مَا مَنَعْتَ مِنَّا. اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيمَانَ، وَزَيِّنْهُ فِي قُلُوبِنَا، وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ. اللَّهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ، وَأَحْيِنَا مُسْلِمِينَ، وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِينَ، غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُونِينَ. اللَّهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ، وَيُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ، وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ. اللَّهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ، إِلٰهَ الْحَقِّ)) ''اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، اے اللہ! اسے کوئی سمیٹنے والا نہیں جسے تو پھیلا دے۔ اور اسے کوئی قریب کرنے والا نہیں جسے تو دور کر دے اور اسے کوئی دور کرنے والا نہیں جسے تو قریب کر دے۔ اور اسے کوئی دینے والا نہیں جسے تو نہ دے اور اس سے کوئی روکنے والا نہیں جسے تو عطا کر دے۔ اے اللہ! ہم پر اپنی برکتوں، اپنی رحمت، اپنے فضل اور اپنے رزق کو پھیلا دے۔ اے اللہ! بے شک میں تجھ سے ایسی دائمی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو نہ منتقل ہو اور نہ زائل ہو۔ اے اللہ! میں تجھ سے تنگدستی کے دن نعمت کا اور خوف کے دن امن کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس چیز کی برائی سے جو تو نے ہمیں عطا کی اور اس چیز کے شر سے جو تو نے ہم سے روک دی۔ اے اللہ! ہمارے لیے ایمان کو محبوب بنا دے اور اسے ہمارے دلوں میں مزین فرما دے اور کفر وفسق اور نافرمانی کو ہمارے نزدیک مکروہ بنا دے اور ہمیں ہدایت والوں میں سے بنا دے، اے اللہ! تو ہمیں اسلام پر موت دے اور اسلام پر زندہ رکھ اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ بغیر کسی رسوائی اور بغیر فتنے میں مبتلا ہوئے ملا دے، اے اللہ! کافروں پر لعنت کر جو تیرے راستے سے روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور ان پر سخت مصیبت اور اپنا عذاب نازل فرما۔ اے اللہ! ان کافروں پر بھی لعنت کر جنھیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی۔ اے معبود! برحق (ہماری دعا قبول فرما)۔'' علی رحمہ اللہ (راوی حدیث) نے کہا: اور میں نے اسے محمد بن بشار سے بھی سنا ہے اور انھوں نے اس کی سند بھی بیان کی ہے لیکن میں اسے ہمیشہ بیان نہیں کرتا۔

٢٩٢۔ بَابٌ: اَلدُّعَاءُ عِنْدَ الْكَرْبِ

مصیبت کے وقت دعا کرنا

٧٠٠) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مصیبت کے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ

٧٠٠) صحيح البخاري: ٦٣٤٥، صحيح مسلم: ٢٧٣٠۔

الْحَلِيْمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ)) ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظمت والا اور حلم والا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین اور عرش عظیم کا رب ہے۔''

۷۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْجَلِيلِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ لِأَبِيهِ ﷺ: يَا أَبَتِ! إِنِّي أَسْمَعُكَ تَدْعُو كُلَّ غَدَاةٍ: ((اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ))، تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي، وَحِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثًا، وَتَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ))، تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي، وَحِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثًا. فَقَالَ: نَعَمْ، يَا بُنَيَّ! سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِهِنَّ، وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ. قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((دَعَوَاتُ الْمَكْرُوبِ: اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو، فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)).

جناب عبدالرحمن بن ابی بکرہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنے والد سے عرض کیا: اے ابا جان! بے شک میں آپ کو ہر صبح یہ دعا کرتے ہوئے سنتا ہوں: ((اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)) ''اے اللہ! مجھے میرے بدن میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے۔'' آپ صبح و شام تین تین بار یہ دعا کرتے اور آپ یہ دعا بھی کرتے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)) ''اے اللہ! بے شک میں کفر اور فقر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! بے شک میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، بلاشبہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔'' آپ اسے بھی صبح و شام تین تین بار پڑھتے ہیں۔ فرمایا: ہاں، میرے بیٹے! میں نے نبی ﷺ کو یہ کلمات کہتے ہوئے سنا ہے اور میں آپ کی سنت پر عمل کرنا پسند کرتا ہوں (پھر) کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''بے چینی میں مبتلا شخص کی یہ دعا ہے: ((اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو، فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)) ''اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں لہٰذا پلک جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے تمام امور کو درست فرما دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

۷۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ الْخَطَّابِ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي رَاشِدٌ أَبُو مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ﷺ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، اللَّهُمَّ اصْرِفْ شَرَّهُ)).

۷۰۱) [حسن] سنن أبي داود: ۵۰۹۰۔

۷۰۲) صحيح البخاري: ۶۳۴۵؛ صحيح مسلم: ۲۷۳۰۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بے چینی کے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ، اللّٰهُمَّ اصْرِفْ شَرَّهُ)) ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظمت والا اور حلم والا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں کا رب ہے، زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے، اے اللہ! اس (بے چینی) کے شر کو مجھ سے پھیر دے۔''

۲۹۳۔ بَابُ: اَلدُّعَاءُ عِنْدَ الاِسْتِخَارَةِ

دعائے استخارہ کا بیان

۷۰۳) حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو الْمُصْعَبِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُوْرِ كَالسُّوْرَةِ مِنَ الْقُرْآنِ: ((إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِيْنِي، وَمَعَاشِي، وَعَاقِبَةِ أَمْرِي۔ أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي۔ وَآجِلِهِ، فَاقْدُرْهُ لِي، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِيْنِي، وَمَعَاشِي، وَعَاقِبَةِ أَمْرِي ۔أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِي۔ وَآجِلِهِ، فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِي. وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہمیں معاملات کے بارے میں استخارہ اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھاتے تھے (فرمایا کرتے): ''جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِيْنِي، وَمَعَاشِي، وَعَاقِبَةِ أَمْرِي وَآجِلِهِ، فَاقْدُرْهُ لِي، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِيْنِي، وَمَعَاشِي، وَعَاقِبَةِ أَمْرِي وَآجِلِهِ، فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِي)) ''اے اللہ! بے شک میں تیرے علم کے ذریعے تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعے تجھ سے قدرت مانگتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، بلاشبہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ اگر واقعی یہ کام میرے لیے میرے دین، میرے معاش اور میرے انجام کار'' یا فرمایا: ''میرے کام کی جلدی میں۔ اور اس کی دیر میں بہتر ہے تو اس کو میرے لیے مقدر فرما اور تو جانتا ہے کہ اگر یہ کام میرے لیے،

۷۰۳) صحيح البخاري: ٦٣٨٢؛ سنن أبي داود: ١٥٣٨۔

میرے دین، میرے معاش، میرے انجام کار" یا فرمایا: "میرے کام کے جلدی آنے اور اس کی دیر میں نقصان وشر ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور فرما اور میرے لیے خیر کو مقدر فرما جہاں کہیں بھی ہو، پھر مجھے اس پر راضی فرما دے۔ اور وہ اپنی حاجت کا نام لے۔"

۷۰۴) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ ﷺ يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ ـ مَسْجِدِ الْفَتْحِ ـ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَيَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ، فَاسْتُجِيبَ لَهُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ يَوْمِ الْأَرْبِعَاءِ. قَالَ جَابِرٌ: وَلَمْ يَنْزِلْ بِي أَمْرٌ مُهِمٌّ غَائِظٌ إِلَّا تَوَخَّيْتُ تِلْكَ السَّاعَةَ، فَدَعَوْتُ اللَّهَ فِيهِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ، إِلَّا عَرَفْتُ الْإِجَابَةَ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسجد الفتح میں رسول اللہ ﷺ نے پیر، منگل اور بدھ کے دن دعا فرمائی، آپ کی دعا بدھ کے دن دو نمازوں کے درمیان قبول ہوئی۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب بھی مجھے کوئی اہم کام پیش آیا تو میں نے (دعا کرنے کے لیے) اسی وقت کا دھیان کیا اور اسی وقت میں بدھ کے دن دو نمازوں کے درمیان میں نے دعا کی تو میں نے اپنی دعا کو قبول ہوتے پہچان لیا۔

۷۰۵) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، عَنْ خَلَفِ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي حَفْصٌ ابْنُ أَخِي أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ ﷺ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَدَعَا رَجُلٌ فَقَالَ: يَا بَدِيعَ السَّمَاوَاتِ! يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ! إِنِّي أَسْأَلُكَ. فَقَالَ ﷺ: ((أَتَدْرُونَ بِمَا دَعَا؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، دَعَا اللَّهَ بِاسْمِهِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ.))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا ایک آدمی نے دعا کرتے ہوئے یوں کہا: ((يَا بَدِيعَ السَّمَاوَاتِ! يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ! إِنِّي أَسْأَلُكَ)) "اے آسمانوں کو بے مثال پیدا کرنے والے! اے ہمیشہ رہنے والے! اے قائم رہنے والے! بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔" تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم جانتے ہو اس نے کس چیز کے ساتھ دعا کی ہے؟ مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس نے اللہ کے اس نام کے ساتھ دعا کی ہے کہ جب اس کے ذریعہ دعا کی جائے تو وہ ضرور قبول فرماتا ہے۔"

۷۰۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ. قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ لِلنَّبِيِّ ﷺ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي، قَالَ: ((قُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)).

---

۷۰۴) [حسن] شعب الإيمان للبيهقي: ۳۸۷٤۔

۷۰۵) [صحيح] مسند أحمد: ۳/ ۱۵۸؛ سنن أبي داود: ۱٤۹۵۔

۷۰۶) صحيح البخاري: ۷۳۸۸؛ صحيح مسلم: ۲۷۰۵۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے عرض کیا: آپ مجھے ایسی دعا سکھائیے جو میں اپنی نماز میں پڑھوں، آپ ﷺ نے فرمایا کہو: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)) ''اے اللہ! بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیے، ظلم بھی بہت زیادہ اور تیرے سوا گناہوں کو کوئی بخشنے والا نہیں، لہٰذا تو اپنے پاس سے میری مغفرت فرما، بلاشبہ تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''

٢٩٤ - بَابٌ: اَلدُّعَاءُ إِذَا خَافَ السُّلْطَانَ

جب بادشاہ کا ڈر ہو (تو کیا پڑھے)

٧٠٧) (ث: ١٦٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ ابْنُ عُقْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ سُوَيْدٍ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رضي الله عنه: إِذَا كَانَ عَلَى أَحَدِكُمْ إِمَامٌ يَخَافُ تَغَطْرُسَهُ أَوْ ظُلْمَهُ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، كُنْ لِي جَارًا مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ، وَأَحْزَابِهِ مِنْ خَلَائِقِكَ، أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ يَطْغَى، عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی پر کوئی ایسا حاکم مسلط ہو جائے جس کے غضب اور ظلم سے وہ ڈرتا ہو تو اسے یہ دعا کرنی چاہیے: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، كُنْ لِي جَارًا مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ، وَأَحْزَابِهِ مِنْ خَلَائِقِكَ، أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ يَطْغَى، عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)) ''اے اللہ! اے ساتوں آسمانوں کے رب اور عرش عظیم کے رب! تو فلاں بن فلاں سے اور اس کی جماعت سے جو تیری مخلوق میں سے ہے میرا رفیق بن جا اس بات سے کہ ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی کرے یا سرکشی کرے۔ تیرا رفیق قوی ہوتا ہے۔ تیری تعریف بڑی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

٧٠٨) (ث: ١٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ مِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: إِذَا أَتَيْتَ سُلْطَانًا مَهِيبًا، تَخَافُ أَنْ يَسْطُوَ بِكَ، فَقُلْ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا، اَللّٰهُ أَعَزُّ مِمَّا أَخَافُ وَأَحْذَرُ، وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ أَنْ يَقَعْنَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ، مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ، وَجُنُودِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، اَللّٰهُمَّ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّهِمْ، جَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَعَزَّ جَارُكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

---

٧٠٧) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٩١٧٦؛ المعجم الكبير للطبراني: ٩٧٩٥

٧٠٨) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٩١٧٧؛ المعجم الكبير للطبراني: ١٠٥٩٩۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تو ایسے ہیبت ناک بادشاہ کے پاس آئے جس کے حملے کا تجھے خوف ہو تو یہ دعا کر: ((اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا. اللّٰهُ أَعَزُّ مِمَّا أَخَافُ وَأَحْذَرُ، وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ. الْمُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ أَنْ يَقَعْنَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ. مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ، وَجُنُودِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، اللّٰهُمَّ كُنْ جَارًا لِي مِنْ شَرِّهِمْ، جَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَعَزَّ جَارُكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ)) ”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ اپنی ساری مخلوق سے زیادہ قوی ہے، اللہ اس سے بھی زیادہ قوی ہے جس سے میں ڈرتا ہوں اور بچتا ہوں اور میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو ساتوں آسمانوں کو اس بات سے روکے ہوئے ہے کہ وہ اس کی اجازت کے بغیر ہی زمین پر گر پڑیں۔ تیرے فلاں بندے اور اس کے لشکروں اور اس کی پیروی کرنے والوں اور اس کے گروہوں کے شر سے خواہ جنات میں سے ہوں یا انسانوں میں سے، اے اللہ! تو ان کے شر سے میرا رفیق ہو جا، تیری تعریف بڑی ہے اور تیرا رفیق قوی ہے اور تیرا نام بابرکت ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“ تین مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

۷۰۹) (ت: ۱٦٥) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُكَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ قَيْسٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُ قَالَ: مَنْ نَزَلَ بِهِ هَمٌّ أَوْ غَمٌّ أَوْ كَرْبٌ أَوْ خَافَ مِنْ سُلْطَانٍ، فَدَعَا بِهَؤُلَاءِ اسْتُجِيبَ لَهُ: أَسْأَلُكَ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَأَسْأَلُكَ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، وَأَسْأَلُكَ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَالْأَرَضِينَ السَّبْعِ وَمَا فِيهِنَّ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، ثُمَّ سَلِ اللّٰهَ حَاجَتَكَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس شخص کو کوئی رنج، غم، یا کوئی تکلیف پہنچے یا وہ کسی بادشاہ سے خائف ہو تو وہ ان کلمات کے ساتھ دعا کرے اس کی یہ دعا قبول کی جائے گی: ((أَسْأَلُكَ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَأَسْأَلُكَ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، وَأَسْأَلُكَ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَالْأَرَضِينَ السَّبْعِ وَمَا فِيهِنَّ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) ”(اے اللہ!) میں لا إله إلا أنت کے ذریعہ تجھ سے سوال کرتا ہوں (تو) ساتوں آسمانوں کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب ہے اور لا إله إلا أنت کے ذریعہ تجھ سے سوال کرتا ہوں (تو) ساتوں آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے اور میں لا إله إلا أنت کے ذریعہ تجھ سے سوال کرتا ہوں تو ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کا اور جو کچھ ان میں ہے، ان سب کا رب ہے بلاشبہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔“ پھر اپنی حاجت کا سوال کرے۔

۲۹۵۔ بَابٌ: مَا يُدَّخَرُ لِلدَّاعِي مِنَ الْأَجْرِ وَالثَّوَابِ

دعا مانگنے والے کے لیے جو اجر و ثواب ذخیرہ کیا جاتا ہے

۷۱۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ

۷۰۹) [صحيح: مسند أحمد ۱/ ... المستدرك للحاكم ۱/ ٤٩٣]

النَّاجِيُّ قَالَ: قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ رضي الله عنه ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ لَيْسَ بِإِثْمٍ وَلَا بِقَطِيعَةِ رَحِمٍ، إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ يُعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ، وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يَدْفَعَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا))، قَالَ: إِذًا نُكْثِرُ، قَالَ: ((اَللّٰهُ أَكْثَرُ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں: "جب کوئی مسلمان ایسی دعا کرتا ہے جس میں نہ گناہ کی بات ہو اور نہ قطع رحمی کی تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور عطا فرماتا ہے: یا تو اس کی دعا جلدی قبول فرمالیتا ہے یا اس دعا کو اس کے لیے آخرت میں ذخیرہ بنالیتا ہے اور یا اس سے اس دعا کے برابر کوئی برائی دور فرمادیتا ہے۔" ایک صحابی نے کہا: پھر تو ہم زیادہ دعائیں کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ بھی بہت زیادہ دینے والا ہے۔"

۷۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ شَيْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَوْهَبٍ، عَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِاللّٰهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَنْصِبُ وَجْهَهُ إِلَى اللّٰهِ يَسْأَلُهُ مَسْأَلَةً، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهَا، إِمَّا عَجَّلَهَا لَهُ فِي الدُّنْيَا، وَإِمَّا ذَخَرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مَا لَمْ يَعْجَلْ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا عَجَلَتُهُ؟ قَالَ: ((يَقُوْلُ: دَعَوْتُ، وَدَعَوْتُ، وَلَا أُرَاهُ يُسْتَجَابُ لِي)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی مومن اللہ کی طرف چہرہ پھیر کر اس سے سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے وہی چیز عطا فرمادیتا ہے یا تو وہ دنیا میں ہی اسے وہ چیز جلد عطا فرمادیتا ہے یا آخرت میں اس کے لیے ذخیرہ کرلیتا ہے جب تک وہ جلد بازی نہ کرے۔" صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جلد بازی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ یہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی، میں نے دعا کی لیکن میں اسے اپنے حق میں قبول ہوتا ہوا نہیں دیکھ رہا۔"

۲۹۶۔ بَابٌ: فَضْلُ الدُّعَاءِ

دعا کی فضیلت کا بیان

۷۱۲) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دعا سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز مکرم نہیں۔"

۷۱۳) حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَشْرَفُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "سب سے زیادہ شرف والی عبادت، دعا ہے۔"

---

۷۱۱) صحیح البخاري: ٦٣٤٠؛ مسند أحمد: ٢/ ٤٤٨؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٩٧۔

۷۱۲) [حسن] صحیح ابن حبان: ٨٧٠؛ جامع الترمذي: ٣٣٧٠؛ سنن ابن ماجه: ٣٨٢٩۔

۷۱۳) [ضعیف]

۷۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ يُسَيْعٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ))، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (٤٠/ غافر: ٦٠).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "بے شک دعا ہی عبادت ہے۔" پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: "تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔"

۷۱۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ الْعِبَادَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((دُعَاءُ الْمَرْءِ لِنَفْسِهِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سی عبادت افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "آدمی کا اپنے لیے دعا کرنا۔"

۷۱٦) حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ النَّرْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ! لَلشِّرْكُ فِيكُمْ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ))، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَلِ الشِّرْكُ إِلَّا مَنْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَلشِّرْكُ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ، أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى شَيْءٍ إِذَا قُلْتَهُ ذَهَبَ عَنْكَ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ؟)) قَالَ: ((قُلِ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ)).

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: "اے ابوبکر! شرک تم لوگوں میں چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے۔" ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے کے علاوہ بھی کوئی شرک ہوتا ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: "مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، شرک چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسے پڑھ لوگے تو تھوڑا یا زیادہ (شرک) تم سے جاتا رہے گا۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "کہو: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ)) "اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تیرے ساتھ شرک کروں اور مجھے علم ہو اور میں اس بات کی تجھ سے معافی چاہتا ہوں جو میرے علم میں نہ ہو۔"

۲۹۷: بَابُ: الدُّعَاءُ عِنْدَ الرِّيحِ

ہوا (آندھی) کے وقت کی دعا

۷۱۷) حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى ـ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ ـ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ

---

۷۱٤) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٩١٦٧؛ سنن أبي داود: ١٤٧٩۔

۷۱۵) [ضعيف] مسند البزار: ٣١٧٤؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٥٤٣۔

۷۱٦) [صحيح] مسند أبي يعلى: ٥٥؛ عمل اليوم والليلة لابن السني: ٢٨٧۔

۷۱۷) [صحيح] مسند أبي يعلى: ٢٨٩٨؛ الدعاء للطبراني: ٩٦٩۔

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا هَاجَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ قَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تیز ہوا چلتی تھی تو نبی ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ)) "اے اللہ! میں تجھ سے اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس چیز کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے اور اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس شر کے ساتھ اسے بھی بھیجا گیا ہے۔"

۷۱۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اشْتَدَّتِ الرِّيحُ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ لَاقِحًا، لَا عَقِيمًا.))

سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تیز ہوا چلتی تو نبی ﷺ فرماتے: ((اللَّهُمَّ لَاقِحًا، لَا عَقِيمًا.)) "اے اللہ! بارش برسانے والی ہو، بانجھ نہ ہو۔"

۲۹۸۔ بَابُ: لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ

ہوا کو برا نہ کہو

۷۱۹) (ت: ۱۶۶) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُبَيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا: اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ الرِّيحِ، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ.

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہوا کو برا بھلا مت کہو جب تم ایسی چیز دیکھو جسے تم ناپسند کرتے ہو تو یہ دعا کیا کرو: ((اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ الرِّيحِ، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ)) "اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور اس بھلائی کا جو اس کے اندر ہے اور اس بھلائی کا جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے اور ہم اس ہوا کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور اس شر سے جو اس کے اندر ہے اور اس شر سے جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے۔"

۷۲۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَابِتٌ الزُّرَقِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ، تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَالْعَذَابِ، فَلَا تَسُبُّوهَا، وَلَكِنْ سَلُوا اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا)).

۷۱۸) [صحیح] المعجم الكبير للطبراني: ٦٢٩٦۔
۷۱۹) [صحیح] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٩٢١٩، جامع الترمذي: ٢٢٥٢۔
۷۲۰) [صحیح] مسند أحمد: ٢/ ٢٥٠، سنن ابن ماجه: ٣٧٢٧۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہوا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے، یہ رحمت اور عذاب کے ساتھ آتی ہے لہٰذا اسے برا نہ کہو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی کا سوال کرو اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔“

٢٩٩ ـ بَابٌ: اَلدُّعَاءُ عِنْدَ الصَّوَاعِقِ

بجلی کے کڑکنے پر دعا

٧٢١) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَطَرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ، وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ، وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ)).

سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب بادل گرجنے یا بجلی کڑکنے کی آواز سنتے تو یہ دعا فرماتے: ((اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ، وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ، وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ)) ”اے اللہ! ہمیں اپنے غصے سے قتل نہ کرنا اور نہ اپنے عذاب کے ذریعے ہمیں ہلاک کرنا اور اس سے پہلے ہی ہمیں عافیت دینا۔“

٣٠٠ ـ بَابٌ: إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ

جب بادل کی گرج سنے

٧٢٢) (ت: ١٦٧) حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ قَالَ: حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ قَالَ: سُبْحَانَ الَّذِي سَبَّحْتَ لَهُ. قَالَ: إِنَّ الرَّعْدَ مَلَكٌ يَنْعِقُ بِالْغَيْثِ، كَمَا يَنْعِقُ الرَّاعِي بِغَنَمِهِ.

جناب عکرمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما جب بادل گرجنے کی آواز سنتے تو یہ دعا فرماتے: ((سُبْحَانَ الَّذِي سَبَّحْتَ لَهُ)) ”پاک ہے وہ ذات جس کی اس نے تسبیح کی۔ (اور) فرمایا: بے شک رعد ایک فرشتہ ہے جو بارش کو اس طرح ہانکتا ہے جیسے چرواہا اپنی بکریوں کو ہانکتا ہے۔“

٧٢٣) (ت: ١٦٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيثَ وَقَالَ: سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: إِنَّ هٰذَا لَوَعِيدٌ شَدِيدٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ.

جناب عامر بن عبداللہ بن زبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب بادل گرجنے کی آواز سنتے تو

٧٢١) [ضعيف] جامع الترمذي: ٣٤٥٠، سنن النسائي: ٩٣٤۔

٧٢٢) [حسن] جامع البيان للطبري: ٣٦/٤۔

٧٢٣) [صحيح] الزهد للإمام أحمد: ١٠٠٣، مصنف ابن أبي شيبة: ٢٩٢١٤۔

بات کرنا چھوڑ دیتے تھے اور زبان سے یہ الفاظ کہتے: ((سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ)) ”پاک ہے وہ ذات جس کی حمد کے ساتھ رعد تسبیح کرتا ہے اور تمام فرشتے بھی اس کے ڈر سے (تسبیح کرتے ہیں)۔“ پھر فرماتے: بے شک یہ گرج زمین والوں کے لیے سخت وعید ہے۔

٣٠١۔ بَابٌ: مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ

جس نے اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگی

٧٢٤) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ، عَنْ أَوْسَطَ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رضی اللہ عنہ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ أَوَّلَ مَقَامِي هَذَا۔ ثُمَّ بَكَى أَبُو بَكْرٍ۔ ثُمَّ قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ، وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُورِ، وَهُمَا فِي النَّارِ، وَسَلُوا اللّٰهَ الْمُعَافَاةَ، فَإِنَّهُ لَمْ يُؤْتَ ـ بَعْدَ الْيَقِينِ ـ خَيْرٌ مِنَ الْمُعَافَاةِ، وَلَا تَقَاطَعُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا))

جناب اوسط بن اسماعیل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کی وفات کے بعد یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ پچھلے سال اسی جگہ پر کھڑے تھے جہاں میں کھڑا ہوں پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے پھر فرمایا: ”سچائی کو لازم پکڑو، بلاشبہ یہ نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں (لے جانے والے) ہیں، جھوٹ سے بچو، بلاشبہ یہ گناہ کے ساتھ ہے اور یہ دونوں دوزخ میں (لے جانے والے) ہیں، اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو کیونکہ کسی کو یقین کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں مل سکتی، آپس میں قطع تعلقی نہ کرو، ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو، آپس میں حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔“

٧٢٥) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ، عَنِ اللَّجْلَاجِ، عَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَجُلٍ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ، قَالَ: ((هَلْ تَدْرِي مَا تَمَامُ النِّعْمَةِ؟)) قَالَ: ((تَمَامُ النِّعْمَةِ دُخُولُ الْجَنَّةِ، وَالْفَوْزُ مِنَ النَّارِ)). ثُمَّ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ، قَالَ: ((قَدْ سَأَلْتَ رَبَّكَ الْبَلَاءَ، فَسَلْهُ الْعَافِيَةَ)). وَمَرَّ عَلَى رَجُلٍ يَقُولُ: يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ! فَقَالَ: ((سَلْ)).

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو یہ کہہ رہا تھا: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ)) ”اے اللہ! میں آپ سے پوری نعمت کا سوال کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تو جانتا ہے پوری نعمت کیا ہے؟“ اس نے کہا: جنت میں داخل ہو جانا اور دوزخ سے بچ جانا پوری نعمت ہے۔ پھر آپ ایک اور آدمی کے پاس سے گزرے وہ کہہ رہا تھا: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ)) اے اللہ! میں تجھ سے صبر کا سوال کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”تو نے اپنے رب سے

---

٧٢٤) [صحيح] سنن ابن ماجه: ٣٨٤٩؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٥٢٩۔

٧٢٥) [ضعيف] مسند أحمد: ٥/ ٢٣٥؛ جامع الترمذي: ٣٥٢٧۔

آزمائش کا سوال کیا ہے۔ لہٰذا اب عافیت کا بھی سوال کرو۔" پھر آپ کا گزر ایک اور آدمی کے پاس سے ہوا جو یہ کہہ رہا تھا: ((يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)) اے بزرگی اور اکرام والے! ۔ آپ نے فرمایا: "تو سوال کر (کیونکہ تو نے اللہ تعالیٰ کو اس کے بڑے نام سے پکارا ہے)۔"

۷۲۶) حَدَّثَنَا فَرْوَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُ اللّٰهَ بِهِ، فَقَالَ: ((يَا عَبَّاسُ! اسْأَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ))، ثُمَّ مَكَثْتُ ثَلَاثًا، ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ: عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُ اللّٰهَ بِهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ((يَا عَبَّاسُ! يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ! سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)).

سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جس کے ذریعے میں اللہ سے سوال کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے عباس! اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کر۔" میں تین دن تک ٹھہرا رہا پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے عباس! اے رسول اللہ ﷺ کے چچا! اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرو۔"

۳۰۲۔ بَابٌ: مَنْ كَرِهَ الدُّعَاءَ بِالْبَلَاءِ
جس نے آزمائش میں مبتلا ہونے کی دعا کو ناپسند سمجھا

۷۲۷) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ: اللّٰهُمَّ! لَمْ تُعْطِنِي مَالًا فَأَتَصَدَّقَ بِهِ، فَابْتَلِنِي بِبَلَاءٍ يَكُوْنُ ـ أَوْ قَالَ ـ فِيهِ أَجْرٌ، فَقَالَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ، لَا تُطِيقُهُ، أَلَا قُلْتَ: اللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس یہ الفاظ کہے: اے اللہ! تو نے مجھے مال نہیں دیا جس کا میں صدقہ کرتا لہٰذا مجھے کسی مصیبت میں ہی مبتلا کر دے تاکہ مجھے اس کا ثواب ملے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "سبحان اللہ! تو اس (مصیبت کو برداشت کرنے) کی طاقت نہیں رکھتا، تو نے یہ کیوں نہ کہا: ((اللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) "اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی (عطا فرما) اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔"

۷۲۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ ـ قُلْتُ لِحُمَيْدٍ: النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ ـ عَلَى رَجُلٍ قَدْ جُهِدَ مِنَ الْمَرَضِ، فَكَأَنَّهُ فَرْخٌ مَنْتُوفٌ، قَالَ: ((ادْعُ اللّٰهَ بِشَيْءٍ أَوْ

۷۲۶) [صحيح] جامع الترمذي: ٣٥١٤۔ ۷۲۷) [حسن]
۷۲۸) صحيح مسلم: ٢٦٨٨؛ جامع الترمذي: ٣٤٨٧۔

سَلْهُ))، فَجَعَلَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ مَا أَنْتَ مُعَذِّبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ، فَعَجِّلْهُ فِي الدُّنْيَا، قَالَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ! لَا تَسْتَطِيعُهُ ـ أَوْ لَا تَسْتَطِيعُوا ـ أَلَا قُلْتَ: اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ))، وَدَعَا لَهُ، فَشَفَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک آدمی کے پاس تشریف لائے جو بیماری کی وجہ سے اتنا لاغر ہو چکا تھا جیسے پرندے کا بے نوچا ہوا بچہ ہوتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ سے کچھ دعا کر یا اس سے سوال کر۔'' اس نے کہنا شروع کر دیا: اے اللہ! جو تو مجھے آخرت میں عذاب دینے والا ہے وہ جلد دنیا میں ہی دے دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ'' تو اس کی طاقت نہیں رکھتا یا فرمایا: تم طاقت نہیں رکھ سکتے۔'' تو نے یہ کیوں نہ کہا: ((اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) ''اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی (عطا فرما) اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔'' پھر آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی تو اللہ عزوجل نے اسے شفا دے دی۔

۳۰۳۔ بَابٌ: مَنْ تَعَوَّذَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ

جس نے سخت آزمائش سے پناہ مانگی

۷۲۹) (ت: ۱۶۹) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: يَقُولُ الرَّجُلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، ثُمَّ يَسْكُتُ، فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ فَلْيَقُلْ: إِلَّا بَلَاءً فِيهِ عَلَاءٌ.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک آدمی کہتا ہے: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ)) اے اللہ! میں سخت آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ پھر وہ خاموش ہو جاتا ہے لہٰذا جب وہ یہ کہے تو اسے چاہیے کہ یہ بھی کہا کرے: ((إِلَّا بَلَاءً فِيهِ عَلَاءٌ)) سوائے اس آزمائش کے جس میں بلندی (مرتبہ) ہو۔

۷۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سخت آزمائش، بدبختی کے تسلط، دشمنوں کی خوشی اور بری تقدیر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

۳۰۴۔ بَابٌ: مَنْ حَكَى كَلَامَ الرَّجُلِ عِنْدَ الْعِتَابِ

جس نے غصے کے وقت کسی شخص کی بات بیان کی

۷۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَمُسْلِمٌ نَحْوَهُ قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، عَنْ أَبِي نَوْفَلِ بْنِ أَبِي

۷۲۹) [صحيح] ۷۳۰) صحيح البخاري: ۶۳۴۷

۷۳۱) [صحيح] مسند أحمد: ۴/ ۳۴۷؛ سنن النسائي: ۲۴۳۳.

عـقـرب، أَنَّ أَبَاهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ، فَقَالَ: ((صُمْ يَوْمًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ))، قُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي! زِدْنِي، قَالَ: ((زِدْنِي، زِدْنِي، صُمْ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ))، قُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي! زِدْنِي، فَإِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا، فَقَالَ: ((إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا، إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا))، فَأَفْحَمَ، حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَنْ يَزِيدَنِي، ثُمَّ قَالَ: ((صُمْ ثَلَاثًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.))

جناب ابونوفل بن ابوعقرب رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ان کے والد نے نبی ﷺ سے روزے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر مہینے میں ایک دن کا روزہ رکھ لو۔'' میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، زیادہ کی اجازت دیجیے آپ ﷺ نے (بطور ناراضگی ان کی بات کو دوہراتے ہوئے) فرمایا: ''زیادہ کی اجازت دیجیے، زیادہ کی اجازت دیجیے ہر مہینے میں دو دن کا روزہ رکھ لیا کرو۔'' میں نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اور زیادہ کی اجازت دیجیے کیونکہ میں اپنے آپ کو قوی پاتا ہوں۔ آپ نے ﷺ (بطور ناراضگی پھر) فرمایا: ''میں اپنے آپ کو قوی پاتا ہوں، میں اپنے آپ کو قوی پاتا ہوں۔'' آپ ﷺ نے خاموش کرا دیا یہاں تک کہ میں سمجھ گیا کہ آپ مزید اجازت نہیں دیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''ہر مہینے تین روزے رکھ لیا کرو۔''

۳۰۵۔ بَابٌ:

(گزشتہ باب کی مزید وضاحت)

۷۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ، عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ عُرْفُطَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَارْتَفَعَتْ رِيحٌ خَبِيثَةٌ مُنْتِنَةٌ، فَقَالَ ﷺ: ((أَتَدْرُونَ مَا هَذِهِ؟ هَذِهِ رِيحُ الَّذِينَ يَغْتَابُونَ الْمُؤْمِنِينَ.))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک بہت بدبودار ہوا اٹھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ یہ ان لوگوں کی (بدبودار) ہوا ہے جو ایمان والوں کی غیبت کرتے ہیں۔''

۷۳۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: هَاجَتْ رِيحٌ مُنْتِنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُنَافِقِينَ اغْتَابُوا أُنَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَبُعِثَتْ هَذِهِ الرِّيحُ لِذَلِكَ.))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک بدبودار ہوا چلی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک منافقوں میں سے کچھ لوگوں نے کچھ مسلمانوں کی غیبت کی ہے اسی لیے یہ بدبودار ہوا بھیجی گئی۔''

---

۷۳۲) [حسن: مسند أحمد: ۳/ ۳۵۱.

۷۳۳) [حسن: الترغيب للأصبهاني: ۲۲۳۶؛ مسند عبد بن حميد: ۱۰۲۸.]

۷۳٤) (ت ۱۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشَّامِيِّ، سَمِعْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: مَنِ اغْتِيبَ عِنْدَهُ مُؤْمِنٌ فَنَصَرَهُ جَزَاهُ اللَّهُ بِهَا خَيْرًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنِ اغْتِيبَ عِنْدَهُ مُؤْمِنٌ فَلَمْ يَنْصُرْهُ، جَزَاهُ اللَّهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ شَرًّا، وَمَا الْتَقَمَ أَحَدٌ لُقْمَةً شَرًّا مِنِ اغْتِيَابِ مُؤْمِنٍ، إِنْ قَالَ فِيهِ مَا يَعْلَمُ، فَقَدِ اغْتَابَهُ، وَإِنْ قَالَ فِيهِ بِمَا لَا يَعْلَمُ فَقَدْ بَهَتَهُ.

جناب قاسم بن عبدالرحمن شامی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن ام عبد رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کے پاس کسی مومن کی غیبت کی جائے وہ اس مومن کی مدد کرے (یعنی اس کی غیبت کو رد کر دے) تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا وآخرت میں اچھا بدلہ دے گا لیکن جس شخص کے پاس کسی مومن کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا وآخرت میں برا بدلہ دے گا، کسی آدمی نے مومن کی غیبت سے بڑھ کر کوئی برا لقمہ نہیں کھایا اگر اس نے اس کے بارے میں وہ بات کہی جو وہ جانتا ہے تو یقیناً اس نے اس کی غیبت کی اور اگر اس نے اس کے بارے میں وہ بات کہی جس کو وہ نہیں جانتا تو یقیناً اس نے بہتان لگایا۔

۳۰۶۔ بَابُ الْغِيبَةِ، وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾ (٤٩/ الحجرات:۱۲)

غیبت کے متعلق اللہ عزوجل کا فرمان: ”کوئی کسی کی غیبت نہ کرے“

۷۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُبَيْعٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ مُحَمَّدٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَتَى عَلَى قَبْرَيْنِ يُعَذَّبُ صَاحِبَاهُمَا، فَقَالَ: ((إِنَّهُمَا لَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، وَبَلَى، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَغْتَابُ النَّاسَ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَتَأَذَّى مِنَ الْبَوْلِ))، فَدَعَا بِجَرِيدَةٍ رَطْبَةٍ، أَوْ بِجَرِيدَتَيْنِ، فَكَسَرَهُمَا، ثُمَّ أَمَرَ بِكُلِّ كِسْرَةٍ فَغُرِسَتْ عَلَى قَبْرٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَمَا إِنَّهُ سَيُهَوَّنُ مِنْ عَذَابِهِمَا، مَا كَانَتَا رَطْبَتَيْنِ، أَوْ لَمْ تَيْبَسَا)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ دو قبروں پر تشریف لائے ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک ان دونوں کو کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا، ہاں لیکن ان میں سے ایک لوگوں کی غیبت کیا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے نہیں بچتا تھا“ پھر آپ نے کھجور کی ایک یا دو تازہ ٹہنیاں منگوائیں انہیں توڑا پھر ہر ایک ٹکڑے کے متعلق حکم فرمایا چنانچہ انہیں قبر پر گاڑ دیا گیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ ان دونوں سے عذاب کو ہلکا کر دیا جائے گا جب تک یہ دونوں ٹہنیاں تازہ رہیں گی۔“ یا (یوں فرمایا) کہ ”جب تک خشک نہ ہوں گی۔“

---

۷۳٤) صحیح: مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۵۵۳۹، مصنف عبدالرزاق: ۲۰۲۵۸۔

۷۳۵) صحیح: مسند ابی یعلی: ۲۰٤٦۔

۷۳٦) (ث: ۱۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: كَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رضي الله عنه يَسِيرُ مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَمَرَّ عَلَى بَغْلٍ مَيِّتٍ قَدِ انْتَفَخَ، فَقَالَ: وَاللَّهِ! لَأَنْ يَأْكُلَ أَحَدُكُمْ هَذَا حَتَّى يَمْلَأَ بَطْنَهُ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ مُسْلِمٍ.

جناب قیس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اپنے چند دوستوں کے ہمراہ جا رہے تھے کہ ان کا گزر ایک خچر کے پاس سے ہوا جو مر کر پھول چکا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اگر تم میں سے کوئی اس (مردہ خچر) سے پیٹ بھر کر کھا لے تو یہ اس کے لیے اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ کسی مسلمان کا گوشت کھائے۔''

۳۰۷۔ بَابٌ: الْغِيبَةُ لِلْمَيِّتِ

میت کی غیبت کرنا (کیسا ہے؟)

۷۳۷) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْهَضْهَاضِ الدَّوْسِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ الْأَسْلَمِيُّ رضي الله عنه، فَرَجَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ الرَّابِعَةِ، فَمَرَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ رَجُلَانِ مِنْهُمْ: إِنَّ هَذَا الْخَائِنَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ مِرَارًا، كُلَّ ذَلِكَ يَرُدُّهُ، حَتَّى قُتِلَ كَمَا يُقْتَلُ الْكَلْبُ، فَسَكَتَ عَنْهُمُ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى مَرَّ بِجِيفَةِ حِمَارٍ شَائِلَةٍ رِجْلُهُ، فَقَالَ: ((كُلَا مِنْ هَذَا))، قَالَا: مِنْ جِيفَةِ حِمَارٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((فَالَّذِي نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ أَخِيكُمَا آنِفًا أَكْثَرُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! إِنَّهُ لَفِي نَهْرٍ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَتَقَمَّصُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ (بار بار نبی ﷺ کے پاس) آئے تو نبی ﷺ نے اسے چوتھی مرتبہ (اقرار کرنے پر) رجم کر دیا، پھر رسول اللہ ﷺ اپنے چند اصحاب کے ساتھ اس کے پاس سے گزرے، ان اصحاب میں سے دو آدمیوں نے کہا: یہ خائن کئی مرتبہ نبی ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ اسے ہر مرتبہ لوٹاتے رہے یہاں تک کہ کتے کی طرح مار ڈالا گیا۔ نبی کریم ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ ایک مردہ گدھے کے پاس سے آپ ﷺ کا گزر ہوا جس کی ٹانگ اوپر اٹھی ہوئی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس مردار میں سے کھاؤ'' انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا اس مردہ گدھے سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو تم نے ابھی اپنے بھائی کی غیبت کی ہے وہ اس مردار کو کھانے سے بھی زیادہ سخت ہے، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ بلاشبہ وہ (ماعز رضی اللہ عنہ) جنت کی نہروں میں سے ایک نہر میں غوطہ مار رہا ہے۔''

---

۷۳٦) [صحیح]: مسند ابن أبي شيبة: ۲۵۵۳۷۔

۷۳۷) [ضعیف]: صحیح ابن حبان: ۴۴۰۰؛ سنن أبي داود: ۴۴۲۸۔

٣٠٨۔ بَابٌ: مَنْ مَسَّ رَأْسَ صَبِيٍّ مَعَ أَبِيهِ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ

جس نے بچے کے سر پر اس کے باپ کی موجودگی میں ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی

۷۲۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ عَمْرٍو الزُّرَقِيُّ الْمَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَزْرَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ أَبِي وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ، فَتَلَقَّى شَيْخًا، قُلْتُ: أَيْ عَمِّ! مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُعْطِيَ غُلَامَكَ هٰذِهِ النَّمِرَةَ، وَتَأْخُذَ الْبُرْدَةَ، فَيَكُونُ عَلَيْكَ بُرْدَتَيْنِ، وَعَلَيْهِ نَمِرَةٌ؟ فَأَقْبَلَ عَلَى أَبِي فَقَالَ: ابْنُكَ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَسَحَ عَلَى رَأْسِي وَقَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ، أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ، وَاكْسُوهُمْ مِمَّا تَكْتَسُونَ))۔ يَا ابْنَ أَخِي! ذَهَابُ مَتَاعِ الدُّنْيَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ مَتَاعِ الْآخِرَةِ، قُلْتُ: أَيْ أَبَتَاهُ! مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ؟ قَالَ: أَبُو الْيَسَرِ بْنُ عَمْرٍو۔

جناب عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے (والد ولید بن عبادہ بن صامت رحمہ اللہ) کے ساتھ باہر نکلا اور میں اس وقت نوجوان لڑکا تھا، ہم ایک بزرگ سے ملے (ان پر ایک چادر تھی اور معافری کپڑے تھے اور ان کے غلام پر بھی ایک چادر اور اسی طرح کے معافری کپڑے تھے) میں نے عرض کیا: اے چچا جان! آپ کو کس چیز نے منع کیا کہ آپ اپنے غلام کو یہ دھاری دار چادر دے دیتے اور اس سے دوسری چادر لے لیتے۔ اس طرح آپ کے پاس دو اچھی ایک طرح کی چادریں ہو جاتیں اور اس پر ایک دھاری دار چادر ہو جاتی؟ اس بات پر وہ میرے والد کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ تیرا بیٹا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، عبادہ بن ولید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بزرگ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''ان غلاموں کو وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو۔'' اے میرے بھتیجے! دنیا کے سامان کا میرے ہاتھوں سے چلا جانا مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ آخرت کے سامان سے کچھ جاتا رہے۔ میں نے عرض کیا: اے ابا جان! یہ بزرگ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ابو الیسر بن عمرو رضی اللہ عنہ ہیں۔

٣٠٩۔ بَابٌ: دَالَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ

اہل اسلام کی باہمی بے تکلفی

۷۲۹) (ث: ۱۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: أَدْرَكْتُ السَّلَفَ، وَإِنَّهُمْ لَيَكُونُونَ فِي الْمَنْزِلِ الْوَاحِدِ بِأَهَالِيهِمْ، فَرُبَّمَا نَزَلَ عَلَى بَعْضِهِمُ الضَّيْفُ، وَقِدْرُ أَحَدِهِمْ عَلَى النَّارِ، فَيَأْخُذُهَا صَاحِبُ الضَّيْفِ لِضَيْفِهِ، فَيَفْقِدُ الْقِدْرَ صَاحِبُهَا، فَيَقُولُ: مَنْ أَخَذَ الْقِدْرَ؟ فَيَقُولُ صَاحِبُ الضَّيْفِ: نَحْنُ

---

۷۲۸) صحيح مسلم: ۳۰۰۷۔

۷۲۹) [صحيح] شعب الإيمان للبيهقي: ۱۰۸۷۸۔

أخذناها لضيفنا، فيقول صاحب القدر: بارك الله لكم فيها ـ أو كلمة نحوها ـ قال بقية: وقال محمد: والخبز إذا خبزوا مثل ذلك، وليس بينهم إلا جدر القصب. قال بقية: وأدركت أنا ذلك: محمد بن زياد وأصحابه.

جناب محمد بن زیاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سلف صالحین کا زمانہ پایا وہ لوگ ایک ہی حویلی میں اپنے اہل وعیال کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ جب ان میں سے کسی کے ہاں مہمان آ جاتا اور ان میں سے کسی کی ہانڈی آگ پر ہوتی تو میزبان اسے اپنے مہمان کے لیے لے جاتا۔ اب جو ہانڈی والا تلاش کرتا تو اپنی ہانڈی کو غائب پاتا وہ دریافت کرتا کہ ہانڈی کس نے لی ہے؟ تو میزبان (مہمان والا) کہتا: ہم نے اپنے مہمان کے لیے لی ہے تو اس پر ہانڈی والا کہتا: اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اس میں برکت دے یا اسی طرح کا کوئی اور کلمہ کہہ دیتا۔ محمد بن زیاد رحمہ اللہ نے بیان فرمایا: جب روٹی پکاتے تو بھی اسی طرح ہوتا اور ان کے گھروں کے درمیان صرف بانس کی دیواریں ہوتی تھیں۔ (راوی حدیث) بقیہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن زیاد رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب کو بھی اسی طریقے پر پایا ہے۔

٣١٠ـ بَابٌ: إِكْرَامُ الضَّيْفِ وَخِدْمَتِهِ إِيَّاهُ بِنَفْسِهِ

مہمان کی عزت اور خدمت خود کرنا

٧٤٠) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ، فَقُلْنَ: مَا مَعَنَا إِلَّا الْمَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ يَضُمُّ ـ أَوْ يُضِيفُ ـ هَذَا؟)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَا، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ: أَكْرِمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَتْ: مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوتُ الصِّبْيَانِ. فَقَالَ: هَيِّئِي طَعَامَكِ، وَأَصْبِحِي سِرَاجَكِ، وَنَوِّمِي صِبْيَانَكِ إِذَا أَرَادُوا عَشَاءً. فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا، وَأَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا، وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا، ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَأَطْفَأَتْهُ، وَجَعَلَا يُرِيَانِهِ أَنَّهُمَا يَأْكُلَانِ، وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ. فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ ﷺ: ((لَقَدْ ضَحِكَ اللهُ ـ أَوْ: عَجِبَ ـ مِنْ فَعَالِكُمَا))، وَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (٥٩/ الحشر: ٩).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے (اسے کھانا کھلانے کے لیے) اپنی ازواج کی طرف پیغام بھیجا تو انھوں نے کہلا بھیجا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں۔ نبی ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: ''کون اس کی ضیافت کرے گا؟'' تو انصار میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: میں (ضیافت کروں گا) چنانچہ وہ اسے لے کر اپنی اہلیہ کے پاس آیا اور کہا کہ رسول اللہ کے مہمان کا اکرام کرو۔ اس نے جواب دیا کہ بچوں کے کھانے کے علاوہ ہمارے پاس

٧٤٠) صحيح البخاري: ٣٧٩٨، صحيح مسلم: ٢٠٥٤.

کچھ نہیں ہے۔ اس صحابی نے کہا: کھانا تیار کر اور چراغ درست کر اور جب بچے رات کا کھانا مانگیں تو انھیں سلا دینا، چنانچہ اس نے کھانا تیار کیا اور چراغ کو درست کیا اور بچوں کو سلا دیا پھر چراغ ٹھیک کرنے کے بہانے کھڑی ہوئی اور اسے بجھا دیا اور مہمان کو ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے وہ دونوں بھی کھا رہے ہیں یوں دونوں نے بھوکے رات گزار دی جب صبح ہوئی تو وہ صحابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم دونوں کے عمل سے ہنس پڑا'' یا فرمایا کہ ''تم دونوں کے عمل کو پسند فرمایا۔'' اور اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ ''اور وہ اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگر چہ اسے فاقہ ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ اور جو شخص اپنے نفس کی کنجوسی سے بچا لیا گیا سو یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔''

۳۱۱۔ بَابٌ: جَائِزَةُ الضَّيْفِ

مہمان کا پر تکلف کھانا

۷۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنَايَ، وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ، حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ))، قَالَ: وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ)).

سیدنا ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جب نبی ﷺ نے یہ فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، تو اسے چاہیے کہ اپنے ہمسائے کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور اس کے لیے خصوصی اہتمام کرے۔'' راوی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کے لیے خصوصی اہتمام کب تک کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دن اور ایک رات جبکہ مہمان نوازی تین دن ہے اور جو اس کے بعد ہے (یعنی تین دن سے زائد ہے) وہ اس پر صدقہ ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ خیر کی بات کہے یا خاموش رہے۔''

۳۱۲۔ بَابٌ: اَلضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ

مہمان نوازی تین دن ہے

۷۴۲) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ـ هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ ـ عَنْ أَبِي

---

۷۴۱) صحيح البخاري: ۶۰۱۸، ۶۰۱۹، ۶۰۱۹؛ صحيح مسلم: ۴۸.

۷۴۲) [صحيح] سنن أبي داود: ۳۷۴۹؛ صحيح ابن حبان: ۵۲۸۴.

سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مہمان نوازی تین دن ہے اور جو اس کے بعد ہے وہ صدقہ ہے۔''

۳۱۳۔ بَابٌ: لَا يُقِيمُ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ

میزبان کے پاس اتنا نہ ٹھہرے کہ (اس کا ٹھہرنا) اسے تنگی میں ڈال دے

۷۴۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ)).

سیدنا ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے، ایک دن اور رات اس کے لیے خصوصی اہتمام کرے اور مہمان نوازی تین دن ہے اور جو اس کے بعد ہے وہ صدقہ ہے، مہمان کے لیے جائز نہیں کہ اتنا قیام کرے کہ میزبان کو تنگی میں ڈال دے۔''

۳۱۴۔ بَابٌ: إِذَا أَصْبَحَ بِفِنَائِهِ

جب مہمان میزبان کے آنگن میں صبح کرے

۷۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْمِقْدَامِ أَبِي كَرِيمَةَ الشَّامِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَيْلَةُ الضَّيْفِ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَمَنْ أَصْبَحَ بِفِنَائِهِ فَهُوَ دَيْنٌ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ، فَإِنْ شَاءَ اقْتَضَاهُ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ)).

سیدنا مقدام ابوکریمہ شامی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مہمان کی ایک رات مہمان نوازی مسلمان پر واجب ہے، اور جس مہمان نے میزبان کے آنگن میں (بھوکا رہ کر) صبح کی تو وہ اس (میزبان) پر قرض ہے، بشرطیکہ مہمان چاہے چنانچہ اگر وہ چاہے تو قرض وصول کرے اور اگر چاہے تو اسے چھوڑ دے۔''

---

۷۴۳) صحيح البخاري: ۶۱۳۵؛ موطأ إمام مالك: ۲۶۸۷۔

۷۴۴) [صحيح] سنن أبي داود: ۳۷۵۰؛ سنن ابن ماجه: ۳۶۷۷۔

۳۱۵۔ بَابٌ: إِذَا أَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا

جب مہمان میزبانی سے محروم رہ جائے (تو کیا کرے؟)

۷۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا، فَمَا تَرَى فِي ذَلِكَ؟ فَقَالَ لَنَا: ((إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرَ لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ.))

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بے شک آپ ہمیں بھیجتے ہیں ہم کسی قوم کے پاس جا کر ٹھہرتے ہیں اور وہ ہماری میزبانی نہیں کرتے تو آپ اس معاملے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم کسی قوم کے پاس جا کر ٹھہرو اور وہ تمہارے لیے ان چیزوں کا حکم دیں جو مہمان کے لیے ہوتی ہیں تو تم اس کو قبول کرلو اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو تم ان سے مہمان کا حق وصول کرلو جو ان کے لیے ضروری تھا۔''

۳۱۶۔ بَابٌ: خِدْمَةُ الرَّجُلِ الضَّيْفَ بِنَفْسِهِ

مہمان کی بذات خود خدمت کرنا

۷۴۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رضي الله عنه، أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ رضي الله عنه دَعَا النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فِي عُرْسِهِ، وَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ، وَهِيَ الْعَرُوسُ، فَقَالَتْ: أَتَدْرُونَ مَا أَنْقَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم؟ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ.

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو اپنی شادی میں مدعو کیا اور اس دن اس کی دلہن ہی ان (مہمانوں) کی خادمہ تھی جبکہ وہ نئی دلہن تھی وہ کہنے لگی: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے کیا بھگو رکھا تھا؟ میں نے آپ ﷺ کے لیے رات کو ایک برتن میں کھجوریں بھگو رکھی تھیں۔

۳۱۷۔ بَابٌ: مَنْ قَدَّمَ إِلَى ضَيْفِهِ طَعَامًا وَقَامَ يُصَلِّي

جو شخص مہمان کو کھانا پیش کر کے خود نماز پڑھنے لگ گیا

۷۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْجُرَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ رضي الله عنه فَلَمْ أُوَافِقْهُ، فَقُلْتُ لِامْرَأَتِهِ: أَيْنَ أَبُو ذَرٍّ؟ قَالَتْ: يَمْتَهِنُ.

---

۷۴۵) صحيح البخاري: ۶۱۳۷، صحيح مسلم: ۱۷۲۷. ۷۴۶) صحيح البخاري: ۵۱۸۳، صحيح مسلم: ۲۰۰۶.

۷۴۷) [حسن] مسند أحمد: ۵/ ۱۵۰، سنن الدارمي: ۲۲۶۷.

سَيَأْتِيكَ الْآنَ، فَجَلَسْتُ لَهُ، فَجَاءَ وَمَعَهُ بَعِيرَانِ، قَدْ قَطَرَ أَحَدَهُمَا فِي عَجُزِ الْآخَرِ، وَفِي عُنُقِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا قِرْبَةٌ، فَوَضَعَهُمَا، ثُمَّ جَاءَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا ذَرٍّ! مَا مِنْ رَجُلٍ كُنْتُ أَلْقَاهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ لُقِيًّا مِنْكَ، وَلَا أَبْغَضَ إِلَيَّ لُقِيًّا مِنْكَ، قَالَ: لِلَّهِ أَبُوكَ، وَمَا جَمَعَ هَذَا؟ قُلْتُ: إِنِّي كُنْتُ وَأَدْتُ مَوْءُودَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ، أَرْهَبُ إِنْ لَقِيتُكَ أَنْ تَقُولَ: لَا تَوْبَةَ لَكَ، وَلَا مَخْرَجَ، وَكُنْتُ أَرْجُو أَنْ تَقُولَ: لَكَ تَوْبَةٌ وَمَخْرَجٌ، قَالَ: أَفِي الْجَاهِلِيَّةِ أَصَبْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ. وَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: آتِينَا بِطَعَامٍ، فَأَبَتْ، ثُمَّ أَمَرَهَا فَأَبَتْ، حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، قَالَ: إِيهٍ، فَإِنَّكُنَّ لَا تَعْدُوْنَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قُلْتُ: وَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِنَّ؟ قَالَ: ((إِنَّ الْمَرْأَةَ ضِلَعٌ، وَإِنَّكَ إِنْ تُرِدْ أَنْ تُقِيمَهَا تَكْسِرْهَا، وَإِنْ تُدَارِهَا فَإِنَّ فِيهَا أَوَدًا وَبُلْغَةً))، فَوَلَّتْ فَجَاءَتْ بِثَرِيدَةٍ كَأَنَّهَا قَطَاةٌ، فَقَالَ: كُلْ وَلَا أَهُولَنَّكَ فَإِنِّي صَائِمٌ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَجَعَلَ يُهَذِّبُ الرُّكُوعَ، ثُمَّ انْفَتَلَ فَأَكَلَ، فَقُلْتُ: إِنَّا لِلَّهِ، مَا كُنْتُ أَخَافُ أَنْ تَكْذِبَنِي، قَالَ: لِلَّهِ أَبُوكَ، مَا كَذَبْتُ مُنْذُ لَقِيتَنِي، قُلْتُ: أَلَمْ تُخْبِرْنِي أَنَّكَ صَائِمٌ؟ قَالَ: بَلَى، إِنِّي صُمْتُ مِنْ هَذَا الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَكُتِبَ لِي أَجْرُهُ، وَحَلَّ لِيَ الطَّعَامُ.

جناب نعیم بن قعنب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں گھر میں نہ پایا، چنانچہ میں نے ان کی بیوی سے پوچھا: ابوذر رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا: وہ گھر کے کام کاج میں مشغول ہیں، ابھی آپ کے پاس آجائیں گے چنانچہ میں ان کے انتظار میں بیٹھ گیا، وہ تشریف لائے اور ان کے ساتھ دو اونٹ تھے، انھوں نے ایک اونٹ کو دوسرے کی دم کے ساتھ باندھا ہوا تھا اور دونوں کی گردن میں ایک ایک مشکیزہ تھا جنہیں اتار کر انہوں نے نیچے رکھ دیا پھر میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: اے ابوذر! مجھے کوئی آدمی آپ سے زیادہ محبوب نہیں جس سے میں ملاقات کروں اور مجھے کوئی آدمی آپ سے زیادہ مبغوض نہیں جس سے میں ملاقات کروں، انہوں نے فرمایا: اللہ تیرا بھلا کرے، یہ دو باتیں ایک ساتھ کیسے ہو سکتی ہیں؟ میں نے کہا: زمانہ جاہلیت میں میں نے ایک لڑکی کو زندہ دفن کر دیا تھا۔ اب میں ڈر رہا تھا کہ اگر آپ سے ملاقات کروں تو آپ فرما دیں گے کہ تیری توبہ قبول نہیں ہوگی اور گناہ سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں، لیکن ساتھ ہی میں یہ امید رکھتا تھا کہ آپ فرما دیں گے تیری توبہ قبول ہو سکتی ہے اور گناہ سے نکلنے کا راستہ بھی ہے۔ انہوں نے فرمایا: کیا تو نے جاہلیت میں یہ کام کیا تھا؟ میں نے کہا: ہاں، انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے پہلے گناہوں کو معاف کر دیا ہے (جو اسلام سے پہلے ہو چکے ہیں)، پھر انھوں نے اپنی بیوی سے فرمایا کہ ہمارے لیے کھانا لاؤ۔ اس نے انکار کیا، پھر اسے حکم دیا، اس نے پھر انکار کیا یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں، ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو نبی ﷺ نے فرمایا ہے تم اس سے آگے نہیں بڑھو گی میں نے عرض کیا: ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''عورت ٹیڑھی پسلی ہے۔ اگر تو اسے سیدھا کرنے کا ارادہ کرے گا تو اسے توڑ بیٹھے گا اور اگر تو اس سے رواداری کرے گا تو اس طرح گزارہ ہو سکتا ہے کہ اس میں ٹیڑھ پن بھی رہے اور فائدہ بھی ہوتا رہے۔'' اس کے بعد ان کی اہلیہ پیٹھ پھیر کر چلی گئیں اور دبے پاؤں ثرید لے آئیں گویا کہ وہ کونج ہے، پھر ابوذر نے مجھے فرمایا: تم کھا لو اور میرا خیال نہ کرو کیونکہ میرا روزہ ہے، اس کے بعد وہ نماز

پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور جلدی جلدی رکوع کرنے لگے فارغ ہو گئے تو کھانا کھانے لگ گئے میں نے کہا: إنا لله، میرا خیال نہیں تھا کہ آپ مجھ سے جھوٹی بات کریں گے، انھوں نے فرمایا: اللہ تیرا بھلا کرے، جب سے میری تم سے ملاقات ہوئی ہے، میں نے جھوٹ نہیں بولا، میں نے عرض کیا: کیا آپ نے مجھے یہ نہیں بتایا تھا کہ میں روزے سے ہوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، بے شک میں نے اس مہینے میں تین روزے رکھے ہیں سو میرے لیے اس کا اجر لکھ دیا گیا اور میرے لیے کھانا بھی حلال ہو گیا۔

٣١٨ـ بَابٌ: نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ

آدمی کا اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا

٧٤٨) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ دِينَارٍ أَنْفَقَهُ الرَّجُلُ دِينَارٌ أَنْفَقَهُ عَلَى عِيَالِهِ، وَدِينَارٌ أَنْفَقَهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَدِينَارٌ أَنْفَقَهُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)).

قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: وَبَدَأَ بِالْعِيَالِ، وَأَيُّ رَجُلٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ لَهُ صِغَارٍ حَتَّى يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ؟.

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک افضل دینار وہ ہے جو آدمی اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے، اسی طرح وہ دینار ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے اصحاب پر خرچ کرتا ہے، پھر وہ دینار ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے۔'' ابوقلابہ رحمہ اللہ نے کہا: آپ ﷺ نے عیال سے ابتدا کی ہے اور اس آدمی سے کون زیادہ بڑے اجر والا ہو سکتا ہے جو اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں غنی کر دے۔

٧٤٩) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ -وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا- كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً)).

سیدنا ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا اور وہ ثواب کی امید رکھتا ہو تو یہ اس کے لیے صدقہ ہوگا۔''

٧٥٠) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عِنْدِي دِينَارٌ؟ قَالَ: ((أَنْفِقْهُ عَلَى نَفْسِكَ))، قَالَ: عِنْدِي آخَرُ، فَقَالَ: ((أَنْفِقْهُ عَلَى خَادِمِكَ -أَوْ قَالَ-: عَلَى وَلَدِكَ))، قَالَ- عِنْدِي آخَرُ، قَالَ: ((ضَعْهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَهُوَ أَخَسُّهَا)).

٧٤٨) صحيح مسلم: ٩٩٤؛ جامع الترمذي: ١٩٦٦۔ ٧٤٩) صحيح البخاري: ٥٥؛ صحيح مسلم: ١٠٠٢۔

٧٥٠) صحيح مسلم: ٩٩٧؛ مسند أحمد: ٢/ ٢٥١؛ سنن أبي داود: ١٦٩١؛ سنن النسائي: ٢٥٣٥۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک دینار ہے آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے اپنی ذات پر خرچ کر۔" اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار بھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے اپنے خادم پر" یا فرمایا کہ "اپنی اولاد پر خرچ کر۔" اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار بھی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے اللہ کے راستے میں خرچ کر اور یہ (ان کے مقابلے میں) کمتر ہے۔"

۷۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ زُفَرَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَرْبَعَةُ دَنَانِيرَ: دِينَارًا أَعْطَيْتَهُ مِسْكِينًا، وَدِينَارًا أَعْطَيْتَهُ فِي رَقَبَةٍ، وَدِينَارًا أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَدِينَارًا أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ، أَفْضَلُهَا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "چار دینار ہیں: ایک وہ دینار جو تو نے مسکین کو دیا، ایک وہ دینار جو تو نے کسی غلام کو آزاد کرانے میں دیا، ایک وہ دینار جو تو نے اللہ کے راستے میں خرچ کیا اور ایک وہ دینار جو تو نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا، ان سب میں سے افضل دینار وہ ہے جو تو نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا۔"

۳۱۹۔ بَابٌ: يُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى اللُّقْمَةَ يَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِهِ

ہر چیز میں اجر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ اس لقمہ میں بھی جو وہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے

۷۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِسَعْدٍ: ((إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا، حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ)).

جناب عامر بن سعد رحمہ اللہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اسے خبر دی کہ نبی ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "بے شک جو کچھ تو اللہ عز وجل کی خوشنودی کے لیے خرچ کرے گا اس پر تجھے ثواب ملے گا یہاں تک کہ اس لقمے کا بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے گا۔"

۳۲۰۔ بَابٌ: اَلدُّعَاءُ إِذَا بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ

جب ایک تہائی رات رہ جائے تو اس وقت دعا کرنا

۷۵۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كُلِّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟)).

۷۵۱) صحيح مسلم: ۹۹۵۔ ۷۵۲) صحيح البخاري: ۵٦؛ صحيح مسلم: ۱٦۲۸۔

۷۵۳) صحيح البخاري: ۱۱٤۵؛ صحيح مسلم: ۷۵۸؛ موطأ امام مالك: ۵۷۰۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالی ہر رات آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے، جس وقت رات کی آخری تہائی باقی رہ جاتی ہے چنانچہ وہ فرماتا ہے: کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اسے بخش دوں؟''

۳۲۱۔ بَابٌ: قَوْلُ الرَّجُلِ: فُلَانٌ جَعْدٌ، أَسْوَدُ، أَوْ طَوِيلٌ، قَصِيرٌ، يُرِيدُ الصِّفَةَ وَلَا يُرِيدُ الْغِيبَةَ

آدمی کا یہ کہنا کہ فلاں گھنگریالے بالوں والا، سیاہ رنگت والا یا دراز قد یا پست قد والا ہے جبکہ ارادہ اس کی صفت بیان کرنے کا ہو، غیبت کا ارادہ نہ ہو

۷۵٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَخِي أَبِي رُهْمٍ كُلْثُومُ بْنُ الْحُصَيْنِ الْغِفَارِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا رُهْمٍ رضی اللہ عنہ ـ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِينَ بَايَعُوهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ـ يَقُولُ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ، فَقُمْتُ لَيْلَةً بِالْأَخْضَرِ، فَصِرْتُ قَرِيبًا مِنْهُ، فَأُلْقِيَ عَلَيْنَا النُّعَاسُ، فَطَفِقْتُ أَسْتَيْقِظُ، وَقَدْ دَنَتْ رَاحِلَتِي مِنْ رَاحِلَتِهِ، فَيُفْزِعُنِي دُنُوُّهَا، خَشْيَةَ أَنْ أُصِيبَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ، فَطَفِقْتُ أُؤَخِّرُ رَاحِلَتِي، حَتَّى غَلَبَتْنِي عَيْنِي بَعْضَ اللَّيْلِ، فَزَاحَمَتْ رَاحِلَتِي رَاحِلَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَرِجْلُهُ فِي الْغَرْزِ، فَأَصَبْتُ رِجْلَهُ، فَلَمْ أَسْتَيْقِظْ إِلَّا بِقَوْلِهِ: ((حَسِّ))، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اسْتَغْفِرْ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سِرْ)). فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْأَلُنِي عَنْ مَنْ تَخَلَّفَ مِنْ بَنِي غِفَارٍ، فَقَالَ ـ وَهُوَ يَسْأَلُنِي ـ: ((مَا فَعَلَ النَّفَرُ الْحُمْرُ الطِّوَالُ الثُّطُّ؟)) قَالَ: فَحَدَّثْتُهُ بِتَخَلُّفِهِمْ، قَالَ: ((فَمَا فَعَلَ السُّودُ الْجِعَادُ الْقِصَارُ، الَّذِينَ لَهُمْ نَعَمٌ بِشَبَكَةِ شَدَخٍ؟)) فَتَذَكَّرْتُهُمْ فِي بَنِي غِفَارٍ، فَلَمْ أَذْكُرْهُمْ، حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّهُمْ رَهْطٌ مِنْ أَسْلَمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أُولَئِكَ مِنْ أَسْلَمَ، قَالَ: ((فَمَا يَمْنَعُ أَحَدَ أُولَئِكَ، حِينَ يَتَخَلَّفُ، أَنْ يَحْمِلَ عَلَى بَعِيرٍ مِنْ إِبِلِهِ امْرَءًا نَشِيطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ فَإِنَّ أَعَزَّ أَهْلِي عَلَيَّ أَنْ يَتَخَلَّفَ عَنِ الْمُهَاجِرِينَ مِنْ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ، غِفَارٍ وَأَسْلَمَ.))

ابورہم رضی اللہ عنہ جو کہ رسول کریم ﷺ کے ان صحابہ میں سے تھے جنہوں نے مقام حدیبیہ پر درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک کے لیے گیا، میں ایک رات اخضر مقام میں کھڑا ہوا اور آپ ﷺ کے قریب ہو گیا، اس وقت ہمیں نیند کے جھونکے آنے لگے، میں مسلسل اپنے نفس کو بیدار کرتا رہا اور میری سواری آپ کی سواری کے قریب چلتی رہی اور میں اس سے گھبراتا رہا کہ آپ سے کہیں اس طرح قریب نہ ہو جائے کہ آپ کا قدم مبارک جو رکاب میں ہے۔ اس سے کہیں میری سواری کا کوئی حصہ نہ لگ جائے میں برابر اپنی سواری کو پیچھے کرتا رہا یہاں تک کہ رات کے ایک حصے میں مجھ پر نیند غالب آ گئی اور میری سواری رسول اللہ ﷺ کی سواری سے بھڑ گئی، آپ کا قدم

۷۵٤) [ضعيف] مصنف عبد الرزاق: ۱۹۸۸۲؛ مسند أحمد: ٤/ ٣٤٩۔

رکاب میں تھا آپ کے قدم کو میری سواری کا کچھ حصہ لگ گیا مجھ پر نیند کا غلبہ تھا۔ میری آنکھ تب کھلی جب میں نے آپ سے لفظ "حس" سنا (یہ کلمہ تکلیف پہنچنے پر بولا جاتا تھا) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے لیے مغفرت کی دعا کیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا: "چلتے رہو" چنانچہ ہم چلتے رہے اور آپ نے قبیلہ بنی غفار کے ان لوگوں کے بارے میں مجھ سے دریافت کرنا شروع کر دیا جو پیچھے رہ گئے تھے اور غزوہ تبوک میں شریک نہیں ہوئے تھے، آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت کرتے ہوئے پوچھا: "وہ سرخ رنگ کے لمبے لمبے لوگ جن کے چہروں پر صرف ٹھوڑیوں کے نیچے چند بال ہیں، ان کا کیا بنا؟" ابورہم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کو ان کے پیچھے رہ جانے کے بارے میں بتلایا، آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ کالے رنگ والے گھنگریالے بالوں والے پست قد والے، جن کے جانور مقام شبکہ شدخ میں رہتے ہیں ان کا کیا بنا؟" میں نے انھیں بنی غفار میں یاد کیا مگر یاد نہ آیا بالآخر یاد آیا کہ یہ لوگ قبیلہ بنی اسلم میں سے ہیں، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ لوگ قبیلہ بنی اسلم میں سے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "انھیں اس سے کس نے روکا تھا کہ کسی چست آدمی کو اپنے اونٹ پر سوار کر کے اللہ کی راہ میں بھیج دیتے کیونکہ قریش اور انصار کے مہاجرین میں سے غفار اور اسلم کا پیچھے رہ جانا مجھ پر زیادہ دشوار ہے۔"

۷۵۵) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ))، فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطَ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ شخص اپنے قبیلے کا برا آدمی ہے۔" جب وہ داخل ہوا تو آپ اسے خندہ پیشانی سے ملے، میں نے آپ سے عرض کیا (آپ نے پہلے اسے برا آدمی کہا پھر اسے خندہ پیشانی سے ملے) آپ ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ فحش گو اور فحش گو بننے والے کو پسند نہیں کرتا۔"

۷۵٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَوْدَةُ لَيْلَةَ جَمْعٍ ـ وَكَانَتِ امْرَأَةً ثَقِيلَةً ثَبِطَةً ـ فَأَذِنَ لَهَا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے مزدلفہ کی رات رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی (کہ وہ چلی جائیں) وہ بھاری جسم والی آہستہ رفتار والی عورت تھی تو آپ نے اسے اجازت دے دی۔

۳۲۲ـ بَابٌ: مَنْ لَمْ يَرَ بِحِكَايَةِ الْخَبَرِ بَأْسًا
جو شخص پرانا واقعہ بیان کرنے میں حرج محسوس نہ کرے

۷۵۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ بِالْجِعِرَّانَةِ، ازْدَحَمُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ عَبْدًا

۷۵۵) [صحيح] مسند أحمد: ٦/ ١٥٨، مسند الشهاب للقضاعي: ١١٢٤.
۷۵٦) صحيح البخاري: ١٦٨٠، صحيح مسلم: ١٢٩٠.
۷۵۷) صحيح البخاري: ٣٤٧٧، صحيح مسلم: ١٧٩٢.

مِنْ عِبَادِ اللَّهِ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى قَوْمٍ، فَكَذَّبُوهُ وَشَجُّوهُ، فَكَانَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ جَبْهَتِهِ وَيَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي، فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ)). قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَحْكِي الرَّجُلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبْهَتِهِ.

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حنین کے غنائم کو جعرانہ میں تقسیم فرمایا تو لوگوں نے آپ ﷺ کے پاس رش ڈال دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی طرف بھیجا، انہوں نے اسے جھٹلایا اور اس کا سر پھاڑ دیا وہ اپنی پیشانی سے خون پونچھ رہا تھا اور کہہ رہا تھا: اے اللہ! میری قوم کو معاف کر دے کیونکہ یہ جانتے نہیں۔'' سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا میں رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں آپ اس آدمی کی حکایت بیان کرتے ہوئے اپنی پیشانی پر ہاتھ پھیر رہے ہیں۔

۳۲۳۔ بَابٌ: مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا

جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی

۷۵۸) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَشِيطٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ قَالَ: جَاءَ قَوْمٌ إِلَى عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه فَقَالُوا: إِنَّ لَنَا جِيرَانًا يَشْرَبُونَ وَيَفْعَلُونَ، أَفَنَرْفَعُهُمْ إِلَى الْإِمَامِ؟ قَالَ: لَا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ رَأَى مِنْ مُسْلِمٍ عَوْرَةً فَسَتَرَهَا، كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْءُودَةً مِنْ قَبْرِهَا)).

جناب ابوالہیثم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک قوم سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی انہوں نے کہا: ہمارے کچھ ہمسائے ہیں جو شراب پیتے ہیں اور (غیر شرعی) کام کرتے ہیں کیا ہم امام تک ان کی شکایت پہنچا دیں؟ سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جس نے کسی مسلمان میں کوئی عیب دیکھا پھر اس پر پردہ ڈال دیا تو اس نے گویا زندہ درگور کی ہوئی لڑکی کو قبر سے نکال کر زندہ کر دیا۔''

۳۲۴۔ بَابٌ: قَوْلُ الرَّجُلِ: هَلَكَ النَّاسُ

آدمی کا یہ کہنا کہ لوگ ہلاک ہو گئے

۷۵۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا سَمِعْتَ الرَّجُلَ يَقُولُ: هَلَكَ النَّاسُ، فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تو کسی آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنے کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ ان میں سے سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔''

---

۷۵۸) [ضعيف] سنن أبي داود: ۴۸۹۱، مسند أحمد: ۴/ ۱۴۷، المستدرك للحاكم: ۴/ ۳۸۴.

۷۵۹) موطأ إمام مالك: ۲۸۱۵، صحيح مسلم: ۲۶۲۳.

٣٢٥۔ بَابٌ: لَا يَقُلْ لِلْمُنَافِقِ: سَيِّدٌ

منافق کو سردار نہ کہو

٧٦٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ: سَيِّدٌ، فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدَكُمْ فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ))**.

جناب عبداللہ بن بریدہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”منافق کو سردار نہ کہو، کیونکہ اگر وہ تمہارا سردار ہے تو گویا تم نے اپنے رب عز وجل کو ناراض کر دیا۔“

٣٢٦۔ بَابٌ: مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا زُكِّيَ

جب کسی آدمی کی تعریف کی جائے تو وہ کیا کہے؟

٧٦١) (ث: ١٧٣) حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا زُكِّيَ قَالَ: **((اللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا يَقُولُونَ، وَاغْفِرْ لِي مَا لَا يَعْلَمُونَ))**

جناب عدی بن ارطاۃ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے جب کسی آدمی کی تعریف کی جاتی تو وہ کہتا: **((اللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا يَقُولُونَ، وَاغْفِرْ لِي مَا لَا يَعْلَمُونَ))** اے اللہ! جو میرے بارے میں لوگ کہتے ہیں اس میں میرا مؤاخذہ نہ فرمانا اور مجھے معاف فرما دینا جو یہ لوگ نہیں جانتے۔

٧٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، أَنَّ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لِأَبِي مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ۔ أَوْ أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ۔: مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ فِي (زَعَمَ)؟ قَالَ: **((بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ))**.

جناب ابوقلابہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابوعبداللہ نے ابومسعود سے یا ابومسعود نے ابوعبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا کہ تو نے نبی کریم ﷺ سے ”زعم“ (گمان) کے بارے میں کیا سنا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ آدمی کی بری سواری ہے۔“

٧٦٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَامِرٍ قَالَ: يَا أَبَا مَسْعُودٍ! مَا سَمِعْتَ

---

٧٦٠) [صحيح] سنن أبي داود: ٤٩٧٧، سنن النسائي: ٢٤٥۔ ٧٦١) [صحيح]

٧٦٢) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٥٧٩١؛ الزهد لابن المبارك: ٣٧٧؛ سنن أبي داود: ٤٩٧٢۔

٧٦٣) صحيح البخاري: ٦٠٤٧، صحيح مسلم: ١١٠۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ زَعَمُوْا؟ قَالَ ﷺ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ)). وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ)).

جناب ابو مہلب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عامر رحمہ اللہ نے کہا: اے ابو مسعود! آپ نے نبی ﷺ سے "زَعَمُوْا" (لوگوں کا اپنے خیال سے بات بیان کرنے) کے متعلق کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "یہ آدمی کی بری سواری ہے۔" اور آپ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: "کسی مومن پر لعنت کرنا ایسا ہے جیسے اسے قتل کرنا۔"

۳۲۷۔ بَابٌ: لَا يَقُوْلُ لِشَيْءٍ لَا يَعْلَمُهُ: اَللّٰهُ يَعْلَمُهُ

جس چیز کا علم نہ ہو اس کے متعلق یوں نہ کہے: اسے اللہ جانتا ہے

۷۶۴) (ث: ۱۷۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ عَمْرٌو: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ لِشَيْءٍ لَا يَعْلَمُهُ: اَللّٰهُ يَعْلَمُهُ؛ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ غَيْرَ ذٰلِكَ، فَيُعَلِّمَ اللّٰهَ مَا لَا يَعْلَمُ، فَذَاكَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کے بارے میں جسے وہ نہ جانتا ہو یوں نہ کہے کہ اسے اللہ جانتا ہے حالانکہ اللہ تو اس کے علاوہ بھی جانتا ہے، گویا وہ اللہ کو اس چیز کے بارے میں بتا رہا ہے جو وہ نہیں جانتا اور یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑی بات ہے۔

۳۲۸۔ بَابٌ: قَوْسُ قُزَحٍ

قوس قزح کا بیان

۷۶۵) (ث: ۱۷۵) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ، عَنْ عَلِيِّ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ ابْنُ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَلْمَجَرَّةُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ، وَأَمَّا قَوْسُ قُزَحٍ: فَأَمَانٌ مِنَ الْغَرَقِ بَعْدَ قَوْمِ نُوْحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجرہ آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور قوس قزح قوم نوح کے بعد غرق ہونے سے امان (کی نشانی) ہے۔

۳۲۹۔ بَابٌ: اَلْمَجَرَّةُ

مجرۃ کیا ہے؟

۷۶۶) (ث: ۱۷۶) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ حُسَيْنٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ

---

۷۶۴) [صحیح] ۷۶۵) [ضعیف] المعجم الكبير للطبراني ۱۱۴۷۹۔

۷۶۶) [صحیح] العظمة لابي الشيخ: ۷۹۴۔

سَأَلَ ابْنُ الْكَوَّاءِ عَلِيًّا رضي الله عنه عَنِ الْمَجَرَّةِ، قَالَ: هُوَ شَرَجُ السَّمَاءِ، وَمِنْهَا فُتِحَتِ السَّمَاءُ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ.

جناب ابوطفیل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابن کواء رحمہ اللہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مجرّہ کے بارے میں پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ آسمان کا شگاف ہے اور اسی سے (قوم نوح کو غرق کرنے کے لیے) موسلا دھار پانی برسایا گیا تھا۔

۷۶۷) (ث: ۱۷۷) حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: الْقَوْسُ: أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنَ الْغَرَقِ، وَالْمَجَرَّةُ: بَابُ السَّمَاءِ الَّذِي تَنْشَقُّ مِنْهُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قوس قزح اہل زمین کے لیے غرق ہونے سے امان ہے اور مجرّہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جہاں سے وہ (آسمان) پھٹے گا۔

۳۳۰۔ بَابٌ: مَنْ كَرِهَ أَنْ يُقَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِي مُسْتَقَرِّ رَحْمَتِكَ

جس نے اس قول کو ناپسند کیا: اے اللہ! مجھے اپنی مستقر رحمت میں کر دے

۷۶۸) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْحَارِثِ الْكَرْمَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِأَبِي رَجَاءٍ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَأَسْأَلُ اللّٰهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي مُسْتَقَرِّ رَحْمَتِهِ، قَالَ: وَهَلْ يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَمَا مُسْتَقَرُّ رَحْمَتِهِ؟ قَالَ: الْجَنَّةُ، قَالَ: لَمْ تُصِبْ، قَالَ: فَمَا مُسْتَقَرُّ رَحْمَتِهِ؟ قَالَ: رَبُّ الْعَالَمِينَ.

جناب ابوحارث کرمانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو سنا جس نے ابورجاء رحمہ اللہ سے کہا: میں تجھے سلام کرتا ہوں اور اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اپنی مستقر رحمت میں مجھے اور تجھے جمع کر دے، ابورجاء رحمہ اللہ نے کہا: کیا اس کی کوئی طاقت رکھتا ہے، بتاؤ مستقر رحمت کیا ہے؟ اس آدمی نے کہا: جنت۔ ابورجاء رحمہ اللہ نے کہا: تو نے ٹھیک نہیں کہا۔ اس نے کہا: پھر مستقر رحمت کیا ہے؟ ابورجاء رحمہ اللہ نے کہا: وہ رب العالمین ہے۔

۳۳۱۔ بَابٌ: لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ

زمانے کو برا نہ کہو

۷۶۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ، فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی ہرگز یہ نہ کہے: ہائے زمانے کی خرابی کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے۔“

۷۶۷) [صحیح] المعجم الكبير للطبراني: ۱۰۵۹۱؛ حلية الأولياء لأبي نعيم: ۱/ ۳۲۰۔

۷۶۸) [صحیح] الصمت لابن ابی الدنیا: ۳۴۷۔

۷۶۹) صحيح مسلم: ۲۲۴۶؛ موطأ إمام مالك: ۲۸۱۶۔

۷۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ يَحْيَى الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ! قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا الدَّهْرُ، أُرْسِلُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، فَإِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا. وَلَا يَقُولَنَّ لِلْعِنَبِ: الْكَرْمَ، إِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ)).

سیدنا ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی یہ نہ کہے: ''ہائے زمانے کی خرابی، اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں زمانہ ہوں، میں ہی رات اور دن کو بھیجتا ہوں پھر جب چاہوں گا انہیں روک لوں گا اور انگور کو: کرم، ہرگز نہ کہو کیونکہ ''کرم'' تو مسلمان آدمی ہوتا ہے۔''

۲۳۲۔ بَابٌ: لَا يُحِدُّ الرَّجُلُ إِلَى أَخِيهِ النَّظَرَ إِذَا وَلَّى

کوئی آدمی اپنے بھائی کی طرف تیز نگاہ سے نہ دیکھے جب وہ لوٹ کر جانے لگے

۷۷۱) (ث: ۱۷۹) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: يُكْرَهُ أَنْ يُحِدَّ الرَّجُلُ إِلَى أَخِيهِ النَّظَرَ، أَوْ يُتْبِعَهُ بَصَرَهُ إِذَا وَلَّى، أَوْ يَسْأَلَهُ: مِنْ أَيْنَ جِئْتَ، وَأَيْنَ تَذْهَبُ؟.

جناب مجاہد ؒ فرماتے ہیں یہ ناپسندیدہ بات ہے کہ آدمی اپنے بھائی کی طرف تیز نگاہ سے دیکھے، یا اپنی نظر کو اس کے پیچھے لگائے جب وہ لوٹ کر جانے لگے، یا اس سے پوچھنے لگے کہ تو کہاں سے آیا ہے اور کہاں جائے گا۔

۲۳۳۔ بَابٌ: قَوْلُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ: وَيْلَكَ

آدمی کسی کو کہے: تیرے لیے ہلاکت ہو

۷۷۲) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ ؓ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: ((ارْكَبْهَا))، فَقَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: ((ارْكَبْهَا))، قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: ((ارْكَبْهَا))، قَالَ: فَإِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: ((ارْكَبْهَا، وَيْلَكَ)).

سیدنا انس ؓ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لے جا رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جا۔'' اس نے کہا: یہ قربانی کا جانور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جا۔'' اس نے کہا: یہ قربانی کا جانور ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جا۔'' تو اس نے کہا: یہ قربانی کا جانور ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جا، تیرے لیے ہلاکت ہو۔''

---

۷۷۰) صحيح البخاري: ٦١٨٢؛ صحيح مسلم: ٢٢٤٦.

۷۷۱) [ضعيف] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٦٦٤٠؛ شعب الإيمان للبيهقي: ٩٥٨٠.

۷۷۲) صحيح البخاري: ٦١٥٩؛ صحيح مسلم: ١٣٢٢.

۷۷۳) (ت: ۱۸۰) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلْقَمَةَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، حَدَّثَنِي الْمِسْوَرُ بْنُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما ـ وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ ـ فَقَالَ: إِنِّي أَكَلْتُ خُبْزًا وَلَحْمًا، فَقَالَ: وَيْحَكَ، أَتَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ؟.

جناب مسور بن رفاعہ قرظی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا جبکہ ایک آدمی ان سے پوچھ رہا تھا کہ میں نے روٹی اور گوشت کھایا ہے (کیا میں دوبارہ وضو کروں؟) آپ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے، کیا پاکیزہ چیزیں کھانے سے بھی وضو کرے گا؟

۷۷۴) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ بِالْجِعِرَّانَةِ، وَالتِّبْرُ فِي حِجْرِ بِلَالٍ، وَهُوَ يَقْسِمُ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اعْدِلْ، فَإِنَّكَ لَا تَعْدِلُ، فَقَالَ: ((وَيْلَكَ، فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟)) قَالَ عُمَرُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ: ((إِنَّ هَذَا مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ ـ أَوْ: فِي أَصْحَابٍ لَهُ ـ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ)). ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: سَمِعْتُهُ مِنْ جَابِرٍ. قُلْتُ لِسُفْيَانَ: رَوَاهُ قُرَّةُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَا أَحْفَظُهُ مِنْ عَمْرٍو، وَإِنَّمَا حَدَّثَنَاهُ أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ حنین کے دن مقام جعرانہ میں تشریف فرما تھے اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی گود میں سونے کے ٹکڑے تھے (جو مال غنیمت میں حاصل ہوئے تھے) آپ ﷺ انہیں تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: عدل کریں بے شک آپ عدل نہیں کر رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ویلك (تیرے لیے ہلاکت ہو) اگر میں عدل نہیں کروں گا تو پھر کون عدل کرے گا۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجیے میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک یہ اپنے ایسے ساتھیوں کے ساتھ ہے۔'' یا فرمایا: ''اپنے ایسے ساتھیوں میں ہے جو قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کی ہنسلی کی ہڈی سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ لوگ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔'' پھر جناب سفیان رحمہ اللہ نے کہا کہ ابوزبیر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔ راوی حدیث رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان سے کہا: اس حدیث کو قرہ نے بھی عمرو سے انھوں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے تو انھوں نے کہا: میں اسے عمرو رحمہ اللہ سے یاد نہیں کرتا ہمیں تو ابوزبیر ی نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۷۷۵) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ مَعْبَدٍ السَّدُوسِيِّ رضی اللہ عنہ ـ وَكَانَ اسْمُهُ زَحْمَ بْنَ مَعْبَدٍ، فَهَاجَرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ: زَحْمٌ، قَالَ: ((بَلْ أَنْتَ بَشِيرٌ)). قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ مَرَّ بِقُبُورِ

---

۷۷۳) [صحيح]

۷۷۴) صحيح البخاري: ۳۶۱۰؛ صحيح مسلم: ۱۰۶٤؛ سنن ابن ماجه: ۱۷۲۔

۷۷۵) [صحيح] مسند أحمد: ٥/ ۸۳؛ سنن أبي داود: ۳۲۳۰؛ سنن ابن ماجه: ۱٥٦۸۔

الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: ((لَقَدْ سَبَقَ هَؤُلَاءِ خَيْرٌ كَثِيرٌ)) ثَلَاثًا، فَمَرَّ بِقُبُورِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: ((لَقَدْ أَدْرَكَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا)) ثَلَاثًا، فَحَانَتْ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ نَظْرَةٌ، فَرَأَى رَجُلًا يَمْشِي فِي الْقُبُورِ، وَعَلَيْهِ نَعْلَانِ، فَقَالَ: ((يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ أَلْقِ سِبْتِيَّتَيْكَ))، فَنَظَرَ الرَّجُلُ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَرَمَى بِهِمَا.

سیدنا بشیر بن معبد سدوسی رضی اللہ عنہ جن کا نام زحم بن معبد رضی اللہ عنہ تھا، یہ نبی ﷺ کی طرف ہجرت کر کے آئے تو آپ نے پوچھا: ''تیرا نام کیا ہے۔'' عرض کیا: زحم، آپ نے فرمایا: ''نہیں بلکہ تو بشیر ہے'' وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ کے ساتھ جا رہا تھا کہ آپ کا گزر مشرکین کی قبروں کے پاس سے ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً یہ لوگ خیر کثیر سے پہلے ہی گزر گئے۔'' آپ ﷺ نے یہ بات تین بار فرمائی، پھر آپ کا گزر مسلمانوں کی قبروں کے پاس سے ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً ان لوگوں نے خیر کثیر کو پالیا۔'' آپ نے یہ بات تین بار فرمائی، پھر اچانک نبی ﷺ کی نظر ایک آدمی پر پڑی جو جوتے پہنے ہوئے قبروں کے درمیان چل رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے جوتوں والے! تجھ پر افسوس ہے، اپنے جوتوں کو اتار دے۔'' اس آدمی نے جب نبی ﷺ کو دیکھا تو اپنے جوتے اتار کر پھینک دیے۔

٣٣٤۔ بَابٌ: الْبِنَاءُ

گھر بنانا

٧٧٦) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ، أَنَّهُ رَأَى حُجَرَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ جَرِيدٍ مَسْتُورَةً بِمُسُوحِ الشَّعْرِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ بَيْتِ عَائِشَةَ رضي الله عنها، فَقَالَ: كَانَ بَابُهُ مِنْ جِهَةِ الشَّامِ، فَقُلْتُ: مِصْرَاعًا كَانَ أَوْ مِصْرَاعَيْنِ؟ قَالَ: كَانَ بَابًا وَاحِدًا، قُلْتُ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ كَانَ؟ قَالَ: مِنْ عَرْعَرٍ أَوْ سَاجٍ.

جناب محمد بن ہلال رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے حجروں کو دیکھا جو کھجور کی شاخوں کے تھے جن کو بالوں کے ٹاٹوں سے ڈھانکا گیا تھا پھر میں نے ان سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: اس کا دروازہ ملک شام کی طرف تھا، میں نے کہا: کیا ایک کواڑ تھا یا دو کواڑ تھے؟ انہوں نے کہا: ایک ہی دروازہ تھا، میں نے کہا: یہ دروازہ کس چیز کا تھا؟ انہوں نے بتایا: عرعر (سرو کے درخت کی لکڑی) یا ساگوان کی لکڑی کا تھا۔

٧٧٧) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَحْيَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَبْنِيَ النَّاسُ بُيُوتًا يُوَشُّونَهَا وَشْيَ الْمَرَاحِيلِ)). قَالَ إِبْرَاهِيمُ: يَعْنِي الثِّيَابَ الْمُخَطَّطَةَ.

---

٧٧٦) [صحيح]

٧٧٧) صحيح البخاري: ٧١٢١.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ لوگ ایسے گھر نہ بنالیں جسے وہ منقش کپڑوں کی طرح مزین کریں گے۔'' ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مَــرَاحِیل سے مراد: دھاری دار چادریں ہیں۔

۳۳۵۔ بَابٌ: قَوْلُ الرَّجُلِ: لَا وَأَبِيكَ

آدمی کا یہ کہنا کہ ''لا وأبيك'' تیرے باپ کے رب کی قسم

۷۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ أَجْرًا؟ قَالَ: ((أَمَا وَأَبِيكَ لَتُنَبَّأَنَّهُ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ، تَخْشَى الْفَقْرَ، وَتَأْمُلُ الْغِنَى، وَلَا تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا، وَلِفُلَانٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کون سا صدقہ اجر کے لحاظ سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے باپ (کے رب) کی قسم! میں تجھے ضرور بتاؤں گا (وہ یہ ہے) کہ تو اس حال میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو؟ تنگدستی سے ڈرتا ہو اور دولت کی امید رکھتا ہو اور تو (صدقہ کو) اتنا موخر نہ کرنا کہ جب روح حلق تک پہنچ جائے تو تو کہے: فلاں کو اتنا دے دینا، فلاں کو اتنا دے دینا، اب تو وہ فلاں ہی کا ہو چکا ہے۔''

۳۳۶۔ بَابٌ: إِذَا طَلَبَ فَلْيَطْلُبْ طَلَبًا يَسِيرًا وَلَا يَمْدَحُهُ

جب کسی سے کچھ مانگے تو بغیر اصرار کے مانگے اور اس کی مدح سرائی نہ کرے

۷۷۹) (ث: ۱۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ رضي الله عنه قَالَ: إِذَا طَلَبَ أَحَدُكُمُ الْحَاجَةَ فَلْيَطْلُبْهَا طَلَبًا يَسِيرًا، فَإِنَّمَا لَهُ مَا قُدِّرَ لَهُ، وَلَا يَأْتِي أَحَدُكُمْ صَاحِبَهُ فَيَمْدَحَهُ، فَيَقْطَعَ ظَهْرَهُ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم میں سے کوئی کسی سے اپنی ضرورت پر کچھ مانگے تو آسانی سے بغیر اصرار کے مانگے، کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے مقدر میں ہے اور کسی کے پاس جا کر اس کی مدح سرائی نہ کرے کہ اس کی کمر ہی توڑ ڈالے۔

۷۸۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي عَزَّةَ يَسَارِ

---

۷۷۸) صحيح البخاري: ۱٤۱۹، ۲۷٤۸؛ صحيح مسلم: ۱۰۳۲۔

۷۷۹) [صحيح] شعب الإيمان للبيهقي: ۲۱۰؛ مصنف ابن أبي شيبة: ۲٦۲٦٤۔

۷۸۰) [صحيح] مسند أحمد: ۳/ ٤۲۹ ... [illegible]

ابْـنِ عَبْدِاللّٰهِ الْهُذَلِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَرَادَ قَبْضَ عَبْدٍ بِأَرْضٍ، جَعَلَ لَهُ بِهَا ـ أَوْ: فِيهَا ـ حَاجَةً)).

سیدنا ابوعزہ یسار بن عبداللہ ہذلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو کسی زمین پر وفات دینا چاہتا ہے تو اس کے لیے وہاں کوئی حاجت پیدا فرما دیتا ہے۔''

٣٣٧۔ بَابٌ: قَوْلُ الرَّجُلِ: لَا بُلَّ شَانِئُكَ

آدمی کا یہ کہنا کہ ''لابل شانئك'' اللہ تیرے دشمن کو غلبہ نہ دے

٧٨١) (ت: ١٨٢) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّعْقُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: أَمْسَى عِنْدَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ ﷺ، فَنَظَرَ إِلَى نَجْمٍ عَلَى حِيَالِهِ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ! لَيَوَدَّنَّ أَقْوَامٌ وَلُوا إِمَارَاتٍ فِي الدُّنْيَا وَأَعْمَالًا، أَنَّهُمْ كَانُوا مُتَعَلِّقِينَ عِنْدَ ذٰلِكَ النَّجْمِ، وَلَمْ يَلُوا تِلْكَ الْإِمَارَاتِ، وَلَا تِلْكَ الْأَعْمَالَ. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: لَا بُلَّ شَانِئُكَ! أَكُلُّ هٰذَا سَاغَ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ فِي مَشْرِقِهِمْ؟ قُلْتُ: نَعَمْ وَاللّٰهِ، قَالَ: لَقَدْ فَتَحَ اللّٰهُ وَمَكَّنَ، فَوَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ! لَيَسُوقُنَّهُمْ حُمْرًا غِضَابًا، كَأَنَّمَا وُجُوهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، حَتّٰى يُلْحِقُوا ذَا الزَّرْعِ بِزَرْعِهِ، وَذَا الضَّرْعِ بِضَرْعِهِ.

جناب ابوعبدالعزیز رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ شام کے وقت ہمارے پاس آئے انہوں نے اپنے سامنے ایک ستارہ دیکھا تو فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ کی جان ہے بعض قومیں اگرچہ وہ دنیا میں حکومتوں اور عہدے والی ہوں گی لیکن یہ پسند کریں گی کہ کاش اس ستارے کے پاس جا لٹکیں اور یہ حکومتیں اور عہدے ان کو نہ ملیں، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''لَا بُلَّ شَانِئُكَ!'' (اللہ تیرے دشمن کو غلبہ نہ دے) میں نے کہا: ہاں، اللہ کی قسم! آپ نے فرمایا: اللہ انہیں فتح کرے اور انہیں قبضہ میں دے، قسم ہے اس ذات کی! جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے، انہیں ایسے لوگ ضرور ہانکیں گے جن کے چہرے سرخ اور غضب ناک ہوں گے گویا کہ ان کے چہرے چمڑے کی ڈھال ہیں۔ یہاں تک کہ وہ کھیتی والے کو اس کی کھیتی میں پہنچا دیں گے اور مویشی پالنے والے کو اس کے دودھ کے مویشیوں کے پاس پہنچا دیں گے۔

٣٣٨۔ بَابٌ: لَا يَقُولُ الرَّجُلُ: اللّٰهُ وَفُلَانٌ

آدمی یوں نہ کہے کہ اللہ اور فلاں

٧٨٢) (ت: ١٨٣) حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: سَمِعْتُ مُغِيثًا يَزْعُمُ، أَنَّ

٧٨١) [ضعيف] مسند أحمد: ٢/ ٣٥٢؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٩١۔

٧٨٢) [ضعيف]

ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما سَأَلَهُ: عَنْ مَوْلَاهُ؟ فَقَالَ: اللّٰهُ وَفُلَانٌ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: لَا تَقُلْ كَذٰلِكَ، لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ أَحَدًا، وَلٰكِنْ قُلْ: فُلَانٌ بَعْدَ اللّٰهِ.

جناب ابن جریج رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مغیث سے سنا وہ بتا رہے تھے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے میرے آقا کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا: اللہ ہے اور فلاں ہے، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس طرح نہ کہو، اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ بناؤ بلکہ یوں کہو: اللہ کے بعد فلاں ہے۔

٣٣٩- بَابٌ: قَوْلُ الرَّجُلِ: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ

آدمی کا یہ کہنا کہ جو اللہ چاہے اور تو چاہے

٧٨٣) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ، قَالَ ﷺ: ((جَعَلْتَ لِلّٰهِ نِدًّا، مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهُ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے کہا: جو اللہ تعالیٰ چاہے اور آپ چاہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرا دیا (بلکہ یوں کہہ) جو اکیلے اللہ نے چاہا۔''

٣٤٠- بَابٌ: اَلْغِنَاءُ وَاللَّهْوُ

گانا بجانا اور کھیل کود کرنے کا بیان

٧٨٤) (ث: ١٨٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما إِلَى السُّوقِ، فَمَرَّ عَلَى جَارِيَةٍ صَغِيرَةٍ تُغَنِّي، فَقَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَوْ تَرَكَ أَحَدًا لَتَرَكَ هٰذِهِ.

جناب عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بازار کی طرف نکلا، ایک چھوٹی سی لڑکی کے پاس سے گزر ہوا جو گا رہی تھی تو آپ نے فرمایا: اگر شیطان کسی کو (اپنے کام میں لگانے سے) چھوڑ دیتا تو ضرور اس لڑکی کو چھوڑ دیتا۔

٧٨٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرًا مَوْلَى الْمُطَّلِبِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَسْتُ مِنْ دَدٍ، وَلَا الدَّدُ مِنِّي بِشَيْءٍ)). يَعْنِي: لَيْسَ الْبَاطِلُ مِنِّي بِشَيْءٍ.

---

٧٨٣) [صحيح] مسند أحمد: ١/ ٢١٤؛ مصنف ابن أبي شيبة: ٢٦٦٩١؛ سنن ابن ماجه: ٢١١٧۔

٧٨٤) [حسن] السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٢٢٣۔

٧٨٥) [صحيح] مسند البزار: ٢٤٠٢؛ المعجم الأوسط للطبراني: ٤١٦

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہ میں لہو ولعب والا ہوں اور نہ لہو ولعب کا مجھ سے کوئی تعلق ہے۔“ یعنی باطل کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں۔

۷۸۶) (ث: ۱۸۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ﴾ (۳۱/ لقمان: ٦)، قَالَ: الْغِنَاءُ وَأَشْبَاهُهُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ﴾“ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے مراد گانا بجانا اور اس سے ملتی جلتی چیزیں ہیں۔

۷۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَا: أَخْبَرَنَا قِنَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ النَّهْمِيُّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوا، وَالْأَشَرَةُ شَرٌّ)). قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: وَالْأَشَرُ: الْعَبَثُ.

سیدنا براء بن عازب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سلام کو عام کرو تم سلامت رہو گے اور فضول حرکت بری چیز ہے۔“ ابومعاویہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اَلْأَشَرَةُ سے مراد عبث (بے فائدہ قول وفعل) ہے۔

۷۸۸) (ث: ۱۸٦) حَدَّثَنَا عِصَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرِيزٌ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ سُمَيْرٍ الْأَلْهَانِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ، وَكَانَ بِمَجْمَعٍ مِنَ الْمَجَامِعِ، فَبَلَغَهُ أَنَّ أَقْوَامًا يَلْعَبُونَ بِالْكُوبَةِ، فَقَامَ غَضْبَانًا يَنْهَى عَنْهَا أَشَدَّ النَّهْيِ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا إِنَّ اللَّاعِبَ بِهَا لَيَأْكُلُ ثَمَرَهَا، كَآكِلِ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ، وَمُتَوَضِّئٍ بِالدَّمِ. يَعْنِي بِالْكُوبَةِ: النَّرْدَ.

جناب سلمان بن سمیر الالہانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ ایک مجمع میں تھے کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ کچھ لوگ شطرنج کھیل رہے ہیں اس پر وہ غصے میں اٹھے اور سختی کے ساتھ اس سے منع کرنے لگے، پھر فرمایا: خبردار! بلاشبہ اس کے ساتھ کھیلنے والا (اس نیت سے) کہ اس کا پھل کھائے ایسا ہے جیسے سور کا گوشت کھانے والا اور اس کے خون سے وضو کرنے والا۔ یعنی شطرنج کے ساتھ کھیلنے والا۔

۳٤۱۔ بَابٌ: اَلْهَدْيُ وَالسَّمْتُ الْحَسَنُ

اچھی عادتیں اور اچھے اخلاق کے بیان میں

۷۸۹) (ث: ۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ

---

۷۸٦) [صحیح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۱۱۳۷؛ جامع البيان للطبري: ۲۸۰٤٤۔

۷۸۷) [حسن] مسند أحمد: ٤/ ۲۸٦؛ صحيح ابن حبان: ٤٩١۔ ۷۸۸) [ضعيف]

۷۸۹) [حسن] مصنف عبد الرزاق: ۳۷۸۷؛ المعجم الكبير للطبراني: ۸٥٦۷۔

ابْنُ حُصَيْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ: كَثِيرٌ فُقَهَاؤُهُ، قَلِيلٌ خُطَبَاؤُهُ، قَلِيلٌ سُؤَّالُهُ، كَثِيرٌ مُعْطُوهُ، الْعَمَلُ فِيهِ قَائِدٌ لِلْهَوَى. وَسَيَأْتِي مِنْ بَعْدِكُمْ زَمَانٌ: قَلِيلٌ فُقَهَاؤُهُ، كَثِيرٌ خُطَبَاؤُهُ، كَثِيرٌ سُؤَّالُهُ، قَلِيلٌ مُعْطُوهُ، الْهَوَى فِيهِ قَائِدٌ لِلْعَمَلِ، اعْلَمُوا أَنَّ حُسْنَ الْهَدْيِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَيْرٌ مِنْ بَعْضِ الْعَمَلِ.

جناب زید رحمہ اللہ نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بے شک تم ایسے زمانے میں ہو جس میں فقہاء زیادہ اور خطباء تھوڑے ہیں، سوال کرنے والے کم اور دینے والے زیادہ ہیں، اس زمانے میں عمل قائد ہے اور خواہشات نفس اس کے تابع ہیں اور تمہارے بعد ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں فقہاء تھوڑے اور خطباء زیادہ ہوں گے، سوال کرنے والے زیادہ اور دینے والے کم ہوں گے، اس زمانے میں خواہشات قائد (حکمران) اور عمل اس کے تابع (پابند) ہوگا۔ تم یہ جان لو! آخری زمانے میں حسن سیرت بعض اعمال سے بہتر ہوگی۔

۷۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قُلْتُ: أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَا أَعْلَمُ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ رَجُلًا حَيًّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ غَيْرِي، قُلْتُ: أَرَأَيْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: كَيْفَ كَانَ؟ قَالَ: كَانَ أَبْيَضَ، مَلِيحَ الْوَجْهِ.

وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَبُو الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ الْكِنَانِيُّ نَطُوفُ بِالْبَيْتِ، قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ: مَا بَقِيَ أَحَدٌ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ غَيْرِي، قُلْتُ: أَرَأَيْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: كَيْفَ كَانَ؟ قَالَ: كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقْصِدًا.

جناب جریری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! اور میرے علم میں اس وقت روئے زمین پر میرے سوا کوئی آدمی زندہ نہیں ہے جس نے نبی کریم ﷺ کا دیدار کیا ہو، میں نے کہا: کیا آپ نے آپ ﷺ کا دیدار کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: آپ ﷺ کیسے تھے؟ انھوں نے فرمایا: آپ ﷺ سفید رنگ، خوبصورت چہرے والے تھے۔

(دوسری) سند میں یوں ہے، جناب جریری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور ابوطفیل عامر بن واثلہ کنانی رضی اللہ عنہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے ابوطفیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب میرے سوا کوئی باقی نہیں رہا جس نے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی ہو، میں نے عرض کیا: کیا آپ نے ان کو دیکھا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا. آپ ﷺ کیسے تھے؟ فرمایا: آپ سفید رنگ، خوبصورت چہرے اور میانہ قد والے تھے۔

۷۹۱) حَدَّثَنَا فَرْوَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ قَابُوسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْهَدْيُ الصَّالِحُ، وَالسَّمْتُ الصَّالِحُ، وَالِاقْتِصَادُ، جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)).

---

۷۹۰) صحيح مسلم: ۲۳۴۰، سنن أبي داود: ٤٨٦٤۔

۷۹۱) حسن | شعب الإيمان للبيهقي: ٦٥٥٥، سنن أبي داود: ٤٧٧٦۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "بے شک حسن سیرت، اچھی عادت اور میانہ روی نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔"

۷۹۱م) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَابُوسُ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ، وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ، وَالِاقْتِصَادَ، جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "بے شک حسن سیرت، اچھی عادت اور میانہ روی نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔"

۳٤۲۔ بَابٌ: وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

وہ شخص تجھے خبریں پہنچائے گا جسے تو نے زادِ راہ نہیں دیا ہوگا

۷۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها: هَلْ سَمِعْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَمَثَّلُ شِعْرًا قَطُّ؟ فَقَالَتْ: أَحْيَانًا، إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ يَقُولُ: ((وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ)).

جناب عکرمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کوئی شعر پڑھتے ہوئے سنا ہے؟ انھوں نے فرمایا: کبھی کبھی ایسا ہوتا تھا کہ جب آپ گھر میں داخل ہوتے تو یہ شعر پڑھتے تھے: ((وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ)) "تیرے پاس وہ شخص خبریں لائے گا جسے تو نے توشہ نہیں دیا ہوگا۔"

۷۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّهَا كَلِمَةُ نَبِيٍّ: وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ یہ الفاظ نبی ﷺ کی زبان پر آیا کرتے تھے: ((وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ)) "تیرے پاس وہ شخص خبریں لائے گا جسے تو نے توشہ نہیں دیا ہوگا۔"

۳٤۳۔ بَابٌ: مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَنِّي

ناپسندیدہ آرزوئیں

۷۹٤) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَمَنَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَنْظُرْ مَا يَتَمَنَّى، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا يُعْطَى)).

۷۹۱م) [ضعيف]   ۷۹۲) [صحيح] طبقات لابن سعد: ۱/ ۳۹۰۔

۷۹۳) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲٦۰۱٤؛ مسند عبد بن حميد: ٦۱٤۔

۷۹٤) [ضعيف] مسند أحمد: ۲/ ۳٥۷؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۷۲۷٤۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص آرزو کرے تو اسے دیکھ لینا چاہیے کہ وہ کس چیز کی آرزو کر رہا ہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اسے کیا دیا جائے گا۔“

٣٤٤ ـ بَابٌ: لَا تُسَمُّوْا الْعِنَبَ الْكَرْمَ

انگور کو ”کرم“ کا نام نہ دو

٧٩٥) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ: الْكَرْمَ، وَقُولُوا الْحَبَلَةَ))، يَعْنِي: الْعِنَبَ.

جناب علقمہ بن وائل رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی (انگور کو) ”کرم“ ہرگز نہ کہے بلکہ تم ”حَبَلَة“ کہو۔“ یعنی انگور۔

٣٤٥ ـ بَابٌ: قَوْلُ الرَّجُلِ: وَيْحَكَ

آدمی کا کسی کو یہ کہنا: تجھ پر افسوس ہے

٧٩٦) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمِّهِ مُوسَى ابْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: ((ارْكَبْهَا))، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ، فَقَالَ: ((ارْكَبْهَا))، قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ: ((وَيْحَكَ! ارْكَبْهَا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کا ایک آدمی کے پاس سے گزر ہوا جو قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لے جا رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جا۔“ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بے شک یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جا۔“ اس نے پھر کہا: بے شک یہ قربانی کا اونٹ ہے آپ ﷺ نے تیسری یا چوتھی بار فرمایا: ”تجھ پر افسوس ہے، اس پر سوار ہو جا۔“

٣٤٦ ـ بَابٌ: قَوْلُ الرَّجُلِ: يَا هَنْتَاهُ!

آدمی کا کسی کو یہ کہنا: یاھنتاہ (اے بھولے انسان!)

٧٩٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَرِيكٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا هِيَ؟ يَا هَنْتَاهُ)).

---

٧٩٥) صحيح مسلم: ٢٢٤٨۔

٧٩٦) صحيح البخاري: ١٦٨٩، ٢٧٥٥؛ صحيح مسلم: ١٣٢٢؛ موطأ إمام مالك: ١١٠٦۔

٧٩٧) [ضعيف] سنن ابن ماجه: ٦٢٢۔

سیدہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے بھولی خاتون! اس کا کیا حال ہے؟''

۷۹۸) (ث: ۱۸۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ صُهْبَانَ الْأَسَدِيِّ: رَأَيْتُ عَمَّارًا رضی اللہ عنہ صَلَّى الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ قَالَ لِرَجُلٍ إِلَى جَنْبِهِ: يَا هَنْتَاهُ! ثُمَّ قَامَ.

جناب حبیب بن صہبان سدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے فرض نماز پڑھی پھر اپنے پہلو میں کھڑے آدمی سے فرمایا: یا هنتاه! (اے بھولے انسان!) پھر آپ کھڑے ہوگئے۔

۷۹۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ، عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَرْدَفَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا، فَقَالَ: ((هِيْهِ))، حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ.

جناب عمرو بن شرید رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا اور فرمایا: ''کیا تجھے امیہ بن ابی الصلت کے اشعار میں سے کچھ یاد ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! پھر میں نے آپ کو ایک شعر سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور سناؤ'' یہاں تک کہ میں نے آپ کو سو اشعار سنا دیے۔

۳۴۷۔ بَابٌ: قَوْلُ الرَّجُلِ: إِنِّي كَسْلَانُ

آدمی کا یہ کہنا کہ میں ''سست'' ہوں

۸۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أَبِي مُوْسَى قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: لَا تَدَعْ قِيَامَ اللَّيْلِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَدَرُهُ، وَكَانَ إِذَا مَرِضَ أَوْ كَسِلَ صَلَّى قَاعِدًا.

جناب عبداللہ بن موسیٰ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تہجد کو نہ چھوڑو کیونکہ نبی ﷺ اسے نہیں چھوڑتے تھے اور جب آپ بیمار ہوتے یا سستی ہوتی تو بیٹھ کر پڑھ لیتے تھے۔

۳۴۸۔ بَابٌ: مَنْ تَعَوَّذَ مِنَ الْكَسَلِ

جس نے کاہلی سے پناہ مانگی

۸۰۱) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ،

---

۷۹۸) [صحیح] ۷۹۹) صحيح مسلم: ۲۲۵۵۔

۸۰۰) [صحیح] مسند أبي داود الطيالسي: ۱۵۱۹؛ سنن أبي داود: ۱۳۰۷۔

۸۰۱) صحيح البخاري: ۶۳۶۹۔

وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ)) ''اے اللہ! میں رنج و غم، بے بسی اور کاہلی، بزدلی اور کنجوسی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

٣٤٩۔ بَابٌ: قَوْلُ الرَّجُلِ: نَفْسِي لَكَ الْفِدَاءُ

آدمی کا یہ کہنا: میری جان تجھ پر فدا ہو

٨٠٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ يَجْثُوْ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَيَنْثُرُ كِنَانَتَهُ وَيَقُوْلُ: وَجْهِي لِوَجْهِكَ الْوِقَاءُ، وَنَفْسِي لِنَفْسِكَ الْفِدَاءُ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھ جاتے اور اپنے ترکش (کے تیر) بکھیر کر یوں عرض کرتے تھے: ''میرا چہرہ آپ کے چہرے کی ڈھال ہے اور میری جان آپ پر فدا ہے۔''

٨٠٣) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ نَحْوَ الْبَقِيعِ، وَانْطَلَقْتُ أَتْلُوْهُ، فَالْتَفَتَ فَرَآنِي فَقَالَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ!))، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، وَأَنَا فِدَاؤُكَ، فَقَالَ: ((إِنَّ الْمُكْثِرِيْنَ هُمُ الْمُقِلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فِي حَقٍّ))، قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ: ((هٰكَذَا)) ثَلَاثًا. ثُمَّ عَرَضَ لَنَا أُحُدٌ فَقَالَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ!))، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، وَأَنَا فِدَاؤُكَ، قَالَ: ((مَا يَسُرُّنِي أَنَّ أُحُدًا لِآلِ مُحَمَّدٍ ذَهَبًا، فَيُمْسِي عِنْدَهُمْ دِيْنَارٌ ـ أَوْ قَالَ: ـ مِثْقَالٌ)). ثُمَّ عَرَضَ لَنَا وَادٍ، فَاسْتَنْقَلَ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ حَاجَةً، فَجَلَسْتُ عَلَى شَفِيرٍ، وَأَبْطَأَ عَلَيَّ. قَالَ: فَخَشِيْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ كَأَنَّهُ يُنَاجِي رَجُلًا، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ وَحْدَهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي كُنْتَ تُنَاجِي؟ فَقَالَ: ((أَوَ سَمِعْتَهُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَإِنَّهُ جِبْرِيْلُ أَتَانِي، فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ))، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بقیع کی طرف روانہ ہوئے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلتا رہا، آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے دیکھ کر فرمایا: ''اے ابوذر (رضی اللہ عنہ)!'' میں نے عرض کیا: میں حاضر ہوں، اے اللہ کے رسول! آپ کے حکم کی تعمیل کے لیے موجود ہوں اور میں آپ پر فدا ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ زیادہ مال والے ہی قیامت کے دن کم نعمتیں پانے والے ہوں گے مگر جس نے حق کے بارے میں اس طرح اور اس طرح کہا۔'' میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جاننے والے ہیں پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا: ''اس طرح۔''

٨٠٢) [ضعيف] مسند أحمد: ٣/٢٦١۔ ٨٠٣) صحيح البخاري: ٦٤٤٣؛ صحيح مسلم: ٩٤۔

پھر ہمارے سامنے احد پہاڑ آ گیا۔ آپ نے فرمایا: ''اے ابوذر!'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں، آپ کے حکم کی تعمیل کے لیے موجود ہوں اور میں آپ پر فدا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس بات سے خوشی نہیں کہ آل محمد کے لیے احد پہاڑ سونا بن جائے اور شام کے وقت ان کے پاس ایک دینار'' یا فرمایا: ''ایک مثقال بھی باقی ہو۔'' پھر ہمارے سامنے ایک وادی آ گئی آپ آگے بڑھ گئے، میں نے سمجھا کہ آپ کو کوئی حاجت ہو گی چنانچہ میں ایک کنارے پر بیٹھ گیا۔ آپ نے واپس آنے میں دیر کر دی، ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے آپ کے بارے میں خطرہ محسوس ہوا پھر میں نے آپ کی آواز سنی جیسے آپ کسی سے سرگوشی کر رہے ہیں، لیکن آپ اکیلے ہی میرے پاس واپس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کس آدمی کے ساتھ سرگوشی فرما رہے تھے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو نے اس کو سن لیا؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ جبریل علیہ السلام تھے میرے پاس یہ خوشخبری دینے کے لیے آئے تھے کہ میری امت میں سے جو شخص اس حال میں مرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔'' میں نے عرض کیا: اگر اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو (تب بھی وہ جنت میں داخل ہو گا)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔''

۳۵۰۔ بَابٌ: قَوْلُ الرَّجُلِ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

آدمی کا یہ کہنا: تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں

۸۰۴) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُفَدِّي رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((ارْمِ، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے بعد نبی ﷺ کو کسی پر فدا کا کلمہ کہتے ہوئے نہیں دیکھا، میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تیر پھینکو، میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں۔''

۸۰۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ وَأَبُو مُوسَى يَقْرَأُ، فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) فَقُلْتُ: أَنَا بُرَيْدَةُ جُعِلْتُ فِدَاكَ، قَالَ: ((قَدْ أُعْطِيَ هَذَا مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ)).

جناب عبداللہ بن بریدہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مسجد کی طرف نکلے اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ قرآن پڑھ رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے کہا: میں بریدہ رضی اللہ عنہ ہوں، میں آپ پر فدا ہوں، (پھر ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے ہوئے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اسے تو آل داود کی خوش الحانیوں میں سے خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔''

---

۸۰۴) صحيح البخاري: ۲۹۰۵؛ صحيح مسلم: ۲٤۱۱۔

۸۰۵) صحيح مسلم: ۷۹۳؛ سنن النسائي: ۱۰۱۹۔

۳۵۱۔ بَابٌ: قَوْلُ الرَّجُلِ: يَا بُنَيَّ، لِمَنْ أَبُوهُ لَمْ يُدْرِكِ الْإِسْلَامَ

آدمی کا کسی ایسے شخص کو جس کے باپ نے اسلام نہ پایا ہو، اے میرے بیٹے کہنا

۸۰۶) (ث: ۱۸۹) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُحْرِزٍ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّعْبُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، فَجَعَلَ يَقُولُ: يَا ابْنَ أَخِي! ثُمَّ سَأَلَنِي؟ فَانْتَسَبْتُ لَهُ، فَعَرَفَ أَنَّ أَبِي لَمْ يُدْرِكِ الْإِسْلَامَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: يَا بُنَيَّ! يَا بُنَيَّ!.

صعب بن حکیم رحمہ اللہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو وہ کہنے لگے: "اے میرے بھائی کے بیٹے" پھر مجھ سے پوچھا (کہ تمہارا نسب کیا ہے) میں نے انہیں اپنا نسب بتا یا تو وہ سمجھ گئے کہ میرے والد نے اسلام کا زمانہ نہیں پایا۔ لہٰذا اب وہ مجھے کہنے لگے: اے میرے بیٹے! اے میرے بیٹے!۔

۸۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ سَلْمٍ الْعَلَوِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رضی اللہ عنہ يَقُولُ: كُنْتُ خَادِمًا لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَكُنْتُ أَدْخُلُ بِغَيْرِ اسْتِئْذَانٍ، فَجِئْتُ يَوْمًا، فَقَالَ: ((كَمَا أَنْتَ يَا بُنَيَّ! فَإِنَّهُ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ: لَا تَدْخُلَنَّ إِلَّا بِإِذْنٍ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کا خادم تھا لہٰذا بغیر اجازت کے گھر میں داخل ہو جاتا تھا، چنانچہ ایک دن میں آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ٹھہر جا اے میرے بیٹے! تیرے بعد ایک نیا حکم نازل ہوا ہے: بغیر اجازت کے اندر مت آنا۔"

۸۰۸) (ث: ۱۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رضی اللہ عنہ قَالَ لَهُ: يَا بُنَيَّ!.

جناب ابن ابی صعصعہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: اے میرے بیٹے!

۳۵۲۔ بَابُ لَا يَقُلْ: خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِي

کوئی یوں نہ کہے: میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ یوں کہے: میری طبیعت پریشان ہے

۸۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِي، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِي)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی ہرگز یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ یوں کہے کہ میرا نفس پریشان ہو گیا۔"

---

۸۰۶) [ضعیف] مصنف ابن أبي شيبة: ۲٦٥٥٤؛ التاريخ الكبير للبخاري: ٤/ ۳۲۳۔

۸۰۷) صحيح مسلم: ۲۱۰۱؛ مسند أحمد: ۳/ ۲۲۷۔

۸۰۸) [صحيح] ۸۰۹) صحيح البخاري: ٦۱۷۹؛ صحيح مسلم: ۲۲۵۰۔

۸۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِي، وَلْيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِي)). قَالَ مُحَمَّدٌ: أَسْنَدَهُ عُقَيْلٌ.

جناب ابوامامہ رحمہ اللہ اپنے والد (سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ہرگز یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ یوں کہے کہ میری طبیعت پریشان ہے۔'' امام محمد رحمہ اللہ کہتے کہ عقیل رحمہ اللہ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۳۵۳۔ بَابٌ: كُنْيَةُ أَبِي الْحَكَمِ

ابوالحکم کنیت رکھنا (کیسا ہے؟)

۸۱۱) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ الْحَارِثِيُّ، عَنْ أَبِيهِ الْمِقْدَامِ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هَانِئُ بْنُ يَزِيدَ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَعَ قَوْمِهِ، فَسَمِعَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ وَهُمْ يُكَنُّونَهُ بِأَبِي الْحَكَمِ، فَدَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ، وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ، فَلِمَ تَكَنَّيْتَ بِأَبِي الْحَكَمِ؟)) قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَتَوْنِي فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ، فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيقَيْنِ، قَالَ: ((مَا أَحْسَنَ هٰذَا))، ثُمَّ قَالَ: ((مَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ؟)) قُلْتُ: لِي شُرَيْحٌ، وَعَبْدُاللّٰهِ، وَمُسْلِمٌ، بَنُو هَانِئٍ، قَالَ: ((فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ؟)) قُلْتُ: شُرَيْحٌ، قَالَ: ((فَأَنْتَ أَبُو شُرَيْحٍ))، وَدَعَا لَهُ وَوَلَدِهِ. وَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ قَوْمًا يُسَمُّونَ رَجُلًا مِنْهُمْ: عَبْدَ الْحَجَرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ: عَبْدُ الْحَجَرِ، قَالَ: ((لَا، أَنْتَ عَبْدُاللّٰهِ)). قَالَ شُرَيْحٌ: وَإِنَّ هَانِئًا لَمَّا حَضَرَ رُجُوعُهُ إِلَى بِلَادِهِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَخْبِرْنِي بِأَيِّ شَيْءٍ يُوجِبُ لِيَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: ((عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْكَلَامِ، وَبَذْلِ الطَّعَامِ)).

سیدنا ہانی بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب وہ اپنی قوم کے ساتھ وفد کی صورت میں نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے ان کو سنا کہ وہ ہانی بن یزید رضی اللہ عنہ کو ابوالحکم کہہ کر پکارتے ہیں، نبی ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ ہی ''حَکَم'' ہے اور اسی کی طرف حکم لوٹتا ہے، تو نے ابوالحکم کنیت کیوں رکھی؟'' اس نے کہا: نہیں لیکن میری قوم میں جب کسی چیز کے بارے میں اختلاف ہو جاتا تو وہ میرے پاس آتے تو میں ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا اس پر دونوں فریق راضی ہو جاتے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بہت اچھی بات ہے۔ پھر فرمایا: ''تیرے کتنے بیٹے ہیں؟'' میں نے عرض کیا: شریح، عبداللہ، مسلم اور بنو ہانی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان میں سے بڑا کون ہے؟'' میں نے عرض کیا: شریح، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بس تو ابوشریح

۸۱۰) صحيح البخاري: ٦١٨٠؛ صحيح مسلم: ٢٢٥٠۔
۸۱۱) [صحيح] سنن أبي داود: ٤٩٥٥؛ سنن النسائي: ٥٣٨٧۔

ہے۔'' آپ نے اس کے لیے اور اس کے بیٹوں کے لیے دعا فرمائی، اسی طرح نبی ﷺ نے کچھ لوگوں کو سنا جو اپنے میں سے ایک شخص کو عبدالحجر کے نام سے پکارتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا نام کیا ہے؟'' اس نے عرض کیا: عبدالحجر، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں بلکہ تو عبداللہ ہے۔'' شریح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہانی رضی اللہ عنہ اپنے وطن کی طرف واپس آنے لگے تو نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: مجھے ایسا عمل بتلائیے جو میرے لیے جنت واجب کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''حسن کلام اور تقسیم طعام کو لازم پکڑو۔''

٣٥٤۔ بَابٌ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الِاسْمُ الْحَسَنُ

نبی ﷺ کو اچھے نام پسند تھے

٨١٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَلُ بْنُ بَشِيرِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي، عَنْ أَبِي حَدْرَدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ يَسُوقُ إِبِلَنَا هَذِهِ؟)) أَوْ قَالَ: ((مَنْ يُبَلِّغُ إِبِلَنَا هَذِهِ؟)) قَالَ رَجُلٌ: أَنَا، فَقَالَ: ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ: فُلَانٌ، قَالَ: ((اجْلِسْ))، ثُمَّ قَامَ آخَرُ، فَقَالَ: ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ: فُلَانٌ، فَقَالَ: ((اجْلِسْ))، ثُمَّ قَامَ آخَرُ، فَقَالَ: ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ: نَاجِيَةُ، قَالَ: ((أَنْتَ لَهَا، فَسُقْهَا)).

سیدنا ابوحدرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے اونٹوں کو کون لے جائے گا؟'' یا فرمایا: ''ہمارے ان اونٹوں کو کون پہنچائے گا؟'' ایک شخص نے کہا: میں، آپ نے فرمایا: ''تیرا نام کیا ہے؟'' اس نے عرض کیا: فلاں، آپ نے فرمایا: ''بیٹھ جاؤ'' پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا آپ نے فرمایا: ''تیرا نام کیا ہے؟'' اس نے عرض کیا: فلاں، آپ نے فرمایا: ''بیٹھ جاؤ۔'' پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا آپ نے فرمایا: ''تیرا نام کیا ہے؟'' اس نے کہا: ناجیہ (نجات پانے والا)، آپ نے فرمایا: ''تم اس کام کے اہل ہو، لہٰذا انہیں ہانک لے جاؤ۔''

٣٥٥۔ بَابٌ: اَلسُّرْعَةُ فِي الْمَشْيِ

تیز تیز چلنے کا بیان

٨١٣) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ قَابُوسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مُسْرِعًا وَنَحْنُ قُعُودٌ، حَتَّى أَفْزَعَنَا سُرْعَتُهُ إِلَيْنَا، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَيْنَا سَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: ((قَدْ أَقْبَلْتُ إِلَيْكُمْ مُسْرِعًا، لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَنَسِيتُهَا فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ)).

٨١٢) [ضعيف] المعجم الكبير للطبراني: ٢٢/ ٣٥٣۔

٨١٣) [صحيح] المعجم الكبير للطبراني: ١٢٦٦٢؛ مسند أحمد: ١/ ٢٥٩۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جلدی جلدی تشریف لائے اور ہم بیٹھے ہوئے تھے یہاں تک کہ ہم آپ کے جلدی تشریف لانے کی وجہ سے گھبرا گئے، جب آپ ﷺ ہمارے پاس پہنچے تو سلام کیا پھر فرمایا: "میں تمہارے پاس جلدی جلدی اس لیے آیا تاکہ تمہیں شب قدر کے متعلق بتاؤں لیکن میں تمہارے پاس آتے آتے اسے بھول گیا لہٰذا اب اسے رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔"

٣٥٦۔ بَابٌ: أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ عز وجل کے نزدیک محبوب ترین نام

۸۱٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ شَبِيبٍ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ رضی اللہ عنہ -وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ- عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: عَبْدُ اللّٰهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَأَصْدَقُهَا: حَارِثٌ، وَهَمَّامٌ، وَأَقْبَحُهَا: حَرْبٌ، وَمُرَّةُ)).

سیدنا ابو وہب جشمی رضی اللہ عنہ جنہیں شرف صحابیت حاصل ہے، بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "انبیاء والے نام رکھا کرو، اللہ عز وجل کے ہاں محبوب ترین نام: عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے اور سب سے سچا نام: حارث اور ہمام ہے اور سب سے برا نام: حرب اور مرہ ہے۔"

۸۱٥) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ: الْقَاسِمَ، فَقُلْنَا: لَا نُكَنِّيكَ أَبَا الْقَاسِمِ، وَلَا كَرَامَةَ، فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا، ہم نے کہا: ہم تجھے ابوالقاسم کی کنیت سے نہیں پکاریں گے اور نہ (اس وجہ سے تیری) تعظیم کریں گے، پھر نبی کریم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا: "اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھ دو۔"

٣٥٧۔ بَابٌ: تَحْوِيلُ الْاِسْمِ إِلَى الْاِسْمِ

نام تبدیل کرنے کا بیان

۸۱٦) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُتِيَ

۸۱٤) [صحيح] سنن أبي داود: ٤٩٥٠؛ سنن النسائي: ٣٥٦٥.

۸۱٥) صحيح البخاري: ٦١٨٦؛ صحيح مسلم: ٢١٣٣.

۸۱٦) صحيح البخاري: ٦١٩١؛ صحيح مسلم: ٢١٤٩.

بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِينَ وُلِدَ، فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ، وَأَبُو أُسَيْدٍ ﷺ جَالِسٌ. فَلَهِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ فَخِذِ النَّبِيِّ ﷺ، فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَيْنَ الصَّبِيُّ؟)) فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: قَلَبْنَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ((مَا اسْمُهُ؟)) قَالَ: فُلَانٌ، قَالَ: ((لَا، لَكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ))، فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ بِالْمُنْذِرِ.

سیدنا سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا منذر بن ابی اسید رضی اللہ عنہ جب پیدا ہوئے تو انہیں نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا آپ ﷺ نے ان کو اپنی ران پر بٹھا لیا اور ابواسید رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے پھر نبی ﷺ اپنے سامنے کسی چیز کے ساتھ مشغول ہو گئے، ابواسید رضی اللہ عنہ نے اپنی کسی بچی کو حکم دیا، چنانچہ بچے کو نبی ﷺ کی ران مبارک سے اٹھا لیا گیا پھر جب نبی ﷺ اپنے شغل سے فارغ ہوئے تو فرمایا: "بچہ کہاں ہے؟" ابواسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے اسے گھر بھیج دیا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: "اس کا نام کیا ہے؟" عرض کیا: فلاں۔ آپ نے فرمایا: "نہیں بلکہ اس کا نام منذر ہے۔" چنانچہ اسی دن سے ان کا نام منذر رکھ دیا گیا۔

۳۵۸۔ بَابٌ: أَبْغَضُ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ عزوجل کے نزدیک بدترین نام

۸۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَخْنَى الْأَسْمَاءِ عِنْدَ اللَّهِ: رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برے نام والا وہ شخص ہے جو اپنا نام "ملك الأملاك" (بادشاہوں کا بادشاہ) رکھے۔"

۳۵۹۔ بَابٌ: مَنْ دَعَا آخَرَ بِتَصْغِيرِ اسْمِهِ

جس نے کسی کو اس کے نام کی تصغیر سے بلایا

۸۱۸) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُهَلَّبِ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: كُنْتُ أَشَدَّ النَّاسِ تَكْذِيبًا بِالشَّفَاعَةِ، فَسَأَلْتُ جَابِرًا ﷺ، فَقَالَ: يَا طُلَيْقُ! سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ دُخُولٍ))، وَنَحْنُ نَقْرَأُ الَّذِي تَقْرَأُ.

جناب طلق بن حبیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں لوگوں میں سب سے زیادہ شفاعت کا انکار کرنے والا تھا، میں نے

---

۸۱۷) صحيح البخاري: ٦٢٠٥، صحيح مسلم: ٢١٤٣.

۸۱۸) (صحيح) مسند أحمد: ٣/ ٣٣٠، صحيح مسلم: ١٩٠.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: اے طلیق! میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''لوگ جہنم میں داخل ہونے کے بعد نکلیں گے۔'' اور ہم بھی وہی قرآن پڑھتے ہیں جو تم پڑھتے ہو۔

٣٦٠۔ بَابٌ: يُدْعَى الرَّجُلُ بِأَحَبِّ الْأَسْمَاءِ إِلَيْهِ

آدمی کو اس کے پسندیدہ نام سے بلایا جائے

٨١٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ذَيَّالُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي حَنْظَلَةُ بْنُ حِذْيَمٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ أَنْ يُدْعَى الرَّجُلُ بِأَحَبِّ أَسْمَائِهِ إِلَيْهِ، وَأَحَبِّ كُنَاهُ.

سیدنا حنظلہ بن حذیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ آدمی کو اس کے پسندیدہ نام اور اس کی پسندیدہ کنیت کے ساتھ بلایا جائے۔

٣٦١۔ بَابٌ: تَحْوِيلُ اسْمِ عَاصِيَةَ

عاصیہ نام کو تبدیل کرنے کا بیان

٨٢٠) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ: ((أَنْتِ جَمِيلَةُ.))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ''عاصیہ'' نام کو تبدیل کر دیا اور فرمایا: ''تو جمیلہ ہے۔''

٨٢١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَسَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ رضي الله عنها، فَسَأَلَتْهُ عَنِ اسْمِ أُخْتٍ لَهُ عِنْدَهُ؟ قَالَ فَقُلْتُ: اسْمُهَا بَرَّةُ، قَالَتْ: غَيِّرِ اسْمَهَا، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَكَحَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ رضي الله عنها وَاسْمُهَا بَرَّةُ، فَغَيَّرَ اسْمَهَا إِلَى زَيْنَبَ، فَدَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها حِينَ تَزَوَّجَهَا - وَاسْمِي بَرَّةُ - فَسَمِعَهَا تَدْعُونِي: بَرَّةَ، فَقَالَ: ((لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْبَرَّةِ مِنْكُنَّ وَالْفَاجِرَةِ، سَمِّيهَا زَيْنَبَ))، فَقَالَتْ: فَهِيَ زَيْنَبُ، فَقُلْتُ لَهَا: أَسْمِي، فَقَالَتْ: غَيِّرْ إِلَى مَا غَيَّرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَسَمِّهَا زَيْنَبَ.

جناب محمد بن عمرو بن عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدہ زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تو انھوں نے ان (محمد بن عمرو رحمہ اللہ) سے ان کی بہن کا نام پوچھا جو ان کے پاس رہتی تھی۔ میں نے عرض کیا کہ اس کا نام برہ ہے، انہوں نے فرمایا:

٨١٩) [ضعيف] المعجم الكبير للطبراني: ٣٤٩٩۔

٨٢٠) صحيح مسلم: ٢١٣٩؛ جامع الترمذي: ٢٨٣٨۔

٨٢١) صحيح مسلم: ٢١٤٢؛ سنن أبي داود: ٤٩٥٣۔

اس کا نام بدل دو کیونکہ نبی ﷺ نے زینب بنت جحش سے نکاح کیا، جبکہ ان کا نام برہ تھا تو آپ نے ان کا نام بدل کر زینب رکھ دیا تھا۔ (ایک واقعہ یہ ہے) کہ آپ ﷺ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے جب آپ نے ان سے نکاح کیا چونکہ میرا نام برہ تھا آپ نے سنا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا مجھے برہ کہہ کر بلا رہی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے نفسوں کو پاکیزہ مت کہلواؤ بلا شبہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ تم میں کون نیک ہے اور کون بد ہے، اس کا نام زینب رکھو۔'' چنانچہ سیدہ ام سلمہ نے کہا کہ یہ زینب ہے۔ میں (محمد بن عمرو رحمہ اللہ) نے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ (میری بہن کا) نام تجویز کر دیجئے تو انہوں نے کہا: تم بھی بدل کر وہی نام رکھ دو جو رسول اللہ ﷺ نے رکھا تھا، تم اس کا نام زینب رکھ دو۔

۳۶۲۔ بَابٌ: اَلصَّرْمُ

''صرم'' (نام رکھنے کی ممانعت)

۸۲۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَخْزُومِيُّ ـ وَكَانَ اسْمُهُ الصَّرْمَ، فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ سَعِيدًا ـ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ رضي الله عنه مُتَّكِئًا فِي الْمَسْجِدِ.

جناب ابن عبدالرحمن بن سعید مخزومی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں اور ان (سعید مخزومی رضی اللہ عنہ) کا نام صرم تھا تو نبی ﷺ نے ان کا نام سعید رکھ دیا، انہوں نے کہا کہ مجھے میرے دادا نے بیان کیا وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ مسجد میں ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔

۸۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ رضي الله عنه سَمَّيْتُهُ: حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَرُونِي ابْنِي، مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟)) قُلْنَا: حَرْبًا، قَالَ: ((بَلْ هُوَ حَسَنٌ)). فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ رضي الله عنه سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَرُونِي ابْنِي، مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟)) قُلْنَا: حَرْبًا، قَالَ: ((بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ)). فَلَمَّا وُلِدَ الثَّالِثُ سَمَّيْتُهُ: حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَرُونِي ابْنِي، مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟)) قُلْنَا: حَرْبًا، قَالَ: ((بَلْ هُوَ مُحَسِّنٌ))، ثُمَّ قَالَ: ((إِنِّي سَمَّيْتُهُمْ بِأَسْمَاءِ وَلَدِ هَارُونَ: شَبَّرٌ، وَشَبِيرٌ، وَمُشَبِّرٌ)).

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام حرب رکھ دیا، نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ''میرا بیٹا دکھاؤ، اس کا نام کیا رکھا ہے؟'' ہم نے عرض کیا: حرب، آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ اس کا نام حسن ہے۔ پھر جب حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام حرب رکھ دیا۔ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ''میرا بیٹا دکھاؤ اس کا نام کیا رکھا ہے؟ ہم نے عرض کیا حرب، آپ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ اس کا نام حسین ہے۔'' پھر جب تیسرا بیٹا پیدا ہوا تو

۸۲۲) [ضعيف] مسند البزار: ۱۹۹٤۔

۸۲۳) [ضعيف] مسند أحمد: ۱/ ۹۸؛ المستدرك للحاكم: ۳/ ۱٦۸۔

میں نے اس کا نام بھی حرب رکھ دیا۔ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: "مجھے اپنا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟" ہم نے عرض کیا: حرب، آپ نے فرمایا: "اس کا نام محسن ہے۔" پھر فرمایا: "میں نے ان کے نام ہارون علیہ السلام کے بیٹوں شبر، شبیر اور مشبر کے نام پر رکھے ہیں۔"

٣٦٣۔ بَابٌ: غُرَابٌ

غراب نام (رکھنا کیسا ہے؟)

٨٢٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ أَبْزَى قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمِّي رَائِطَةُ بِنْتُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِيهَا ﷺ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حُنَيْنًا، فَقَالَ لِي: ((مَا اسْمُكَ؟)) قُلْتُ: غُرَابٌ، فَقَالَ: ((لَا، بَلِ اسْمُكَ مُسْلِمٌ.))

رائطہ بنت مسلم رحمہا اللہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں شریک ہوا تو آپ نے مجھ سے پوچھا: "تیرا کیا نام ہے؟" میں نے عرض کیا غراب، آپ نے فرمایا: "نہیں، بلکہ تمہارا نام مسلم ہے۔"

٣٦٤۔ بَابٌ: شِهَابٌ

شہاب نام رکھنے کا بیان

٨٢٥) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ ﷞ قَالَتْ، ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: شِهَابٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بَلْ أَنْتَ هِشَامٌ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا جسے "شہاب" کہا جاتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نہیں، بلکہ تو ہشام ہے۔"

٣٦٥۔ بَابٌ: الْعَاصُ

عاص (گناہگار) نام رکھنا

٨٢٦) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ

---

٨٢٤) [ضعيف] المعجم الكبير للطبراني ١٩/ ٤٣٣، مسند أبي يعلى ٦٨٩٥، المستدرك للحاكم ٤/ ٢٧٥

٨٢٥) [حسن] شعب الإيمان للبيهقي ٥٢٢٧، المستدرك للحاكم ٤/ ٢٧٦۔

٨٢٦) صحيح مسلم ١٧٨٢۔

قَالَ: سَمِعْتُ مُطِيعًا رضی اللہ عنہ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ، يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))، فَلَمْ يُدْرِكِ الْإِسْلَامَ أَحَدٌ مِنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرُ مُطِيعٍ، كَانَ اسْمُهُ الْعَاصِ، فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ مُطِيعًا.

سیدنا مطیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فتح مکہ کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا: ''آج کے بعد قیامت تک کسی قریشی کو زبردستی باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا۔'' قریش کے نافرمانوں میں سے مطیع کے سوا کسی نے بھی اسلام قبول نہیں کیا۔ ان کا نام عاص تھا، نبی ﷺ نے ان کا نام مطیع رکھ دیا۔

٣٦٦ـ بَابٌ: مَنْ دَعَا صَاحِبَهُ فَيَخْتَصِرُ وَيَنْقُصُ مِنَ اسْمِهِ شَيْئًا

جس نے اپنے ساتھی کو مختصر نام سے بلایا، یعنی نام سے کچھ (حروف) کم کر دیے

٨٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا عَائِشُ، هَذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ))، قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، قَالَتْ: وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے عائش! یہ جبریل علیہ السلام ہیں جو تجھے سلام کہتے ہیں۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: وعلیہ السلام ورحمة الله۔ نیز فرماتی ہیں: آپ ﷺ وہ دیکھتے تھے جو میں نہیں دیکھ سکتی تھی (یعنی جبریل علیہ السلام آپ کو نظر آتے تھے جو مجھے نظر نہیں آتے تھے)۔

٨٢٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْيَشْكُرِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ ثُمَامَةَ، أَنَّهَا قَدِمَتْ حَاجَّةً، وَإِنَّ أَخَاهَا الْمُخَارِقَ بْنَ ثُمَامَةَ قَالَ: ادْخُلِي عَلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، وَسَلِيهَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ أَكْثَرُوا فِيهِ عِنْدَنَا، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَقُلْتُ: بَعْضُ بَنِيكِ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ، وَيَسْأَلُكِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، قَالَتْ: أَمَّا أَنَا فَأَشْهَدُ عَلَى أَنِّي رَأَيْتُ عُثْمَانَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي لَيْلَةٍ قَائِظَةٍ، وَنَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَجِبْرِيلُ يُوحِي إِلَيْهِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَضْرِبُ كَفَّ -أَوْ كَتِفَ- ابْنِ عَفَّانَ بِيَدِهِ: ((اكْتُبْ، عُثْمُ))، فَمَا كَانَ اللَّهُ يُنْزِلُ تِلْكَ الْمَنْزِلَةَ مِنْ نَبِيِّهِ ﷺ إِلَّا رَجُلًا عَلَيْهِ كَرِيمًا، فَمَنْ سَبَّ ابْنَ عَفَّانَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ.

جناب محمد بن ابراہیم یشکری بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میری دادی ام کلثوم بنت ثمامہ نے بتایا کہ وہ حج کے لیے آئیں تو ان کے بھائی مخارق بن ثمامہ نے کہا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھو کیونکہ ہمارے ہاں اکثر لوگ ان سے متعلق باتیں کرتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی

---

٨٢٧) صحيح البخاري: ٦٢٠١؛ صحيح مسلم: ٢٤٤٧.

٨٢٨) صحيح: [illegible] ٣٩/ [illegible] ٢٦١

اور عرض کیا کہ آپ کے بعض بیٹے آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ سے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ، پھر فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو سخت گرمی کی رات میں اسی گھر میں دیکھا اور نبی ﷺ تشریف فرما تھے جبریل علیہ السلام آپ کے پاس وحی لا رہے تھے اور نبی ﷺ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی ہتھیلی یا کندھے کو تھپ تھپا رہے تھے اور فرما رہے تھے: "اے عثم! لکھو" اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کے نزدیک اتنا بڑا مرتبہ صرف اسے ہی عطا کرتا ہے جو اس کے ہاں معزز ہوتا ہے۔ جو شخص عفان کے بیٹے کو برا کہے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

٣٦٧۔ بَابٌ: زَحْمٌ

"زحم" نام رکھنا

٨٢٩) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي بَشِيرُ بْنُ نَهِيكٍ قَالَ: أَتَى بَشِيرٌ رضی اللہ عنہ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ: زَحْمٌ، قَالَ: ((بَلْ أَنْتَ بَشِيرٌ))، فَبَيْنَمَا أَنَا أُمَاشِي النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((يَا ابْنَ الْخَصَاصِيَةِ! مَا أَصْبَحْتَ تَنْقِمُ عَلَى اللَّهِ؟ أَصْبَحْتَ تُمَاشِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ))، فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، مَا أَنْقِمُ عَلَى اللَّهِ شَيْئًا، كُلَّ خَيْرٍ قَدْ أَصَبْتُ. فَأَتَى عَلَى قُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: ((لَقَدْ سَبَقَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا))، ثُمَّ أَتَى عَلَى قُبُورِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: ((لَقَدْ أَدْرَكَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا))، فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ سِبْتِيَّتَانِ يَمْشِي بَيْنَ الْقُبُورِ، فَقَالَ: ((يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ! أَلْقِ سِبْتِيَّتَيْكَ))، فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ.

سیدنا بشیر بن نہیک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ بشیر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے پوچھا: "تیرا نام کیا ہے؟" انہوں نے عرض کیا: زحم، آپ نے فرمایا: "نہیں، بلکہ تیرا نام بشیر ہے۔" (کہتے ہیں:) میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا تو آپ نے فرمایا: "اے ابن خصاصیہ! کیا تجھے اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر ناگواری ہوتی ہے حالانکہ تو اللہ کے رسول کے ساتھ ساتھ چل رہا ہے۔" میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے اللہ کے کسی فیصلے پر ناگواری نہیں، میں نے ہر خیر کو پالیا، پھر آپ مشرکین کی قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: "ان لوگوں سے خیر کثیر سبقت لے گئی۔" پھر آپ مسلمانوں کی قبروں کے پاس آئے تو فرمایا: "ان لوگوں نے کثیر خیر کو پالیا۔" پھر اچانک آپ نے ایک آدمی کو دیکھا جو جوتیاں پہنے ہوئے قبروں کے درمیان چل رہا تھا تو آپ نے (اسے) فرمایا: "اے جوتے پہننے والے! اپنے جوتے اتار دے۔" چنانچہ اس نے اپنے جوتے اتار دیے۔

٨٣٠) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِيَادٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ لَيْلَى امْرَأَةَ بَشِيرٍ تُحَدِّثُ، عَنْ بَشِيرٍ ابْنِ الْخَصَاصِيَةِ رضی اللہ عنہ، وَكَانَ اسْمُهُ زَحْمًا، فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ بَشِيرًا.

٨٢٩) [صحيح] مسند أحمد: ٥/ ٨٣؛ سنن أبي داود: ٣٢٣٠؛ سنن ابن ماجه: ١٥٦٨.

٨٣٠) [صحيح] طبقات لابن سعد: ٦/ ١٢٠.

جناب عبداللہ بن ایاد رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے بشیر رضی اللہ عنہ کی بیوی لیلیٰ سے سنا انھوں نے بشیر ابن خصاصیہ سے نقل کیا کہ ان کا نام ''زحم'' تھا، نبی ﷺ نے ان کا نام بشیر رکھ دیا۔

٣٦٨۔ بَابٌ: بَرَّةٌ

برہ (نیکوکار) نام رکھنا

٨٣١) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، أَنَّ اسْمَ جُوَيْرِيَةَ كَانَ بَرَّةَ، فَسَمَّاهَا النَّبِيُّ ﷺ جُوَيْرِيَةَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام برہ تھا تو نبی ﷺ نے ان کا نام جویریہ رکھ دیا۔

٨٣٢) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ اسْمُ مَيْمُونَةَ بَرَّةَ، فَسَمَّاهَا النَّبِيُّ ﷺ مَيْمُونَةَ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا نام برہ تھا تو نبی ﷺ نے ان کا نام میمونہ رکھ دیا۔

٣٦٩۔ بَابٌ: أَفْلَحُ

افلح نام رکھنا

٨٣٣) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنْ عِشْتُ نَهَيْتُ أُمَّتِي -إِنْ شَاءَ اللَّهُ- أَنْ يُسَمِّيَ أَحَدُهُمْ بَرَكَةَ، وَنَافِعًا، وَأَفْلَحَ)) -وَلَا أَدْرِي قَالَ: ((رَافِعًا)) أَمْ لَا؟- ((فَيُقَالُ: هَا هُنَا بَرَكَةُ؟ فَيُقَالُ: لَيْسَ هَا هُنَا))، فَقُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذَلِكَ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں زندہ رہا تو ان شاء اللہ اپنی امت کو برکت، نافع اور افلح نام رکھنے سے منع کر دوں گا'' راوی نے کہا: میں نہیں جانتا کہ آپ نے رافع کے متعلق بھی فرمایا تھا یا نہیں۔ ''کہا جاتا ہے کہ یہاں، برکت ہے؟ اور جواب دیا جائے گا کہ یہاں وہ (برکت) نہیں ہے۔'' پھر نبی ﷺ فوت ہو گئے اور آپ نے اس سے منع نہیں فرمایا۔

٨٣٤) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ رضي الله عنه يَقُولُ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْهَى أَنْ يُسَمَّى بِيَعْلَى، وَبِبَرَكَةَ، وَنَافِعٍ، وَبِيَسَارٍ، وَأَفْلَحَ، وَنَحْوِ ذَلِكَ، ثُمَّ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا، فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا.

---

٨٣١) صحيح مسلم: ٢١٤٠؛ سنن أبي داود: ١٥٠٣۔ ٨٣٢) [شاذ]

٨٣٣) [صحيح] سنن أبي داود: ٤٩٦٠؛ مسند أحمد: ٢/٣٣٦۔ ٨٣٤) صحيح مسلم: ٢١٣٨۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یعلیٰ، برکت، نافع، یسار، افلح اور اس طرح کے نام رکھنے سے منع کرنے کا ارادہ فرمایا تھا پھر آپ اس کے بعد خاموش ہو گئے اور کچھ نہیں فرمایا۔

۳۷۰۔ بَابٌ: رَبَاحٌ

رباح نام رکھنا

۸۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنْ سِمَاكٍ أَبِي زُمَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا اعْتَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَاءَهُ، فَإِذَا أَنَا بِرَبَاحٍ غُلَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَنَادَيْتُ: يَا رَبَاحُ! اسْتَأْذِنْ لِي عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ''جب نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج سے کنارہ کشی اختیار فرمائی تو اچانک مجھے رسول اللہ ﷺ کا غلام رباح رضی اللہ عنہ مل گیا، میں نے آواز دی: اے رباح! میرے لیے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کرو۔

۳۷۱۔ بَابٌ: أَسْمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

انبیا علیہم السلام کے نام (پر نام رکھنا)

۸۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَسَارٍ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي. فَإِنِّي أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام جیسا اپنا نام رکھو اور میری کنیت جیسی اپنی کنیت نہ رکھو یقیناً میں ابوالقاسم ہوں۔''

۸۳۷) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّوقِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا دَعَوْتُ هَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی ﷺ بازار میں تھے کہ ایک آدمی نے آواز دی: اے ابوالقاسم! نبی ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے تو اس (دوسرے شخص) کو بلایا ہے۔ تو نبی ﷺ

---

۸۳۵) صحیح البخاري: ۲۴۶۸؛ صحیح مسلم: ۱۴۷۹۔

۸۳۶) صحیح البخاري: ۶۱۸۸؛ صحیح مسلم: ۲۱۳۴۔

۸۳۷) صحیح البخاري: ۲۱۲۰؛ صحیح مسلم: ۲۱۳۱۔

نے فرمایا: ”میرے نام جیسا اپنا نام اور میری کنیت جیسی اپنی کنیت نہ رکھو۔“

۸۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ الْعَطَّارِ قَالَ: حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمَّانِي النَّبِيُّ ﷺ يُوسُفَ، وَأَقْعَدَنِي فِي حِجْرِهِ وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِي.

سیدنا یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے میرا نام یوسف رکھا مجھے اپنی گود میں بٹھایا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔

۸۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، وَمَنْصُورٍ، وَفُلَانٍ، سَمِعُوا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رضي الله عنهما، قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا -مِنَ الْأَنْصَارِ- غُلَامٌ، فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا قَالَ شُعْبَةُ فِي حَدِيثِ مَنْصُورٍ: إِنَّ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ: حَمَلْتُهُ عَلَى عُنُقِي، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، وَفِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ: وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا. فَقَالَ ﷺ: ((تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي، فَإِنِّي إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا، أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)). وَقَالَ حُصَيْنٌ: ((بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ.))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے چاہا کہ اس بچے کا نام محمد رکھوں، امام شعبہ رحمہ اللہ نے منصور رحمہ اللہ والی حدیث بیان کرتے ہوئے کہا: اس انصاری نے کہا کہ میں اپنے بچے کو اپنی گردن پر اٹھا کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، سلیمان کی حدیث میں ہے کہ اس کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا تو انھوں نے چاہا کہ اس کا نام محمد رکھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت کے مطابق کسی کی کنیت نہ رکھو بلاشبہ مجھے قاسم بنایا گیا ہے، میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔“ حصین رحمہ اللہ راوی حدیث نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا ہے اور میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔“

۸۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه قَالَ: وُلِدَ لِي غُلَامٌ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ، فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ، وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ، وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى.

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور چبا کر بچے کے منہ میں دی اور اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی اور بچہ مجھے تھما دیا، یہ بچہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سب سے بڑا تھا۔

---

۸۳۸) [صحیح] المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۲/ ۷۲۹؛ جامع ترمذی: ۳۳۸۔

۸۳۹) صحیح البخاري: ۳۱۱۴؛ صحیح مسلم: ۲۱۳۳۔

۸۴۰) صحیح البخاري: ۶۱۹۸؛ صحیح مسلم: ۲۱۴۵۔

٣٧٢ـ بَابٌ: حَزْنٌ

حزن نام رکھنا

۸٤۱) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ: حَزْنٌ، قَالَ: ((أَنْتَ سَهْلٌ))، قَالَ: لَا أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي. قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَمَا زَالَتِ الْحُزُونَةُ فِينَا بَعْدُ.

جناب سعید بن مسیب رحمہ اللہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا: ''تیرا نام کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: حزن، آپ نے فرمایا: ''تم سہل (نرم) ہو۔'' انہوں نے کہا: میں اس نام کو نہیں بدلوں گا جو میرے والد نے رکھا ہے۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کہتے ہیں: پھر اس کے بعد ہمارے اندر ہمیشہ غم ہی رہا۔

۸٤۱م) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِي، أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا رضی اللہ عنہ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ: اسْمِي حَزْنٌ، قَالَ: ((بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ))، قَالَ: مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي. قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَمَا زَالَتْ فِينَا الْحُزُونَةُ بَعْدُ.

جناب عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں جناب سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی طرف گیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ان کا دادا حزن نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''تیرا نام کیا ہے؟'' اس نے کہا: حزن (غم)، آپ نے فرمایا: ''نہیں بلکہ تو سہل (نرم) ہے۔'' اس نے کہا: میں اس نام کو کبھی نہیں بدلوں گا جو میرے والد نے رکھا ہے۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کہتے ہیں: پھر اس کے بعد ہمارے اندر ہمیشہ غم ہی رہا۔

٣٧٣ـ بَابٌ: اسْمُ النَّبِيِّ ﷺ وَكُنْيَتُهُ

نبی ﷺ کا اسم گرامی اور کنیت

۸٤۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ، وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: مَا قَالَتِ الْأَنْصَارُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ، تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي، فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ)).

---

۸٤۱) صحيح البخاري: ٦١٩٠، ٦١٩٠، سنن أبي داود ٤٩٥٦۔

۸٤۱م) صحيح البخاري: ٦١٩٣۔

۸٤۲) [صحيح] مسند أحمد: ٣/ ٣١٣، سنن ابن ماجه: ٣٧٣٦۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم انصار میں ایک آدمی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا۔ انصار نے کہا: ہم تجھے ابو القاسم کی کنیت سے نہیں پکاریں گے اور تیری آنکھیں ٹھنڈی نہیں کریں گے۔ وہ آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انصار کی بات آپ ﷺ کو بتائی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''انصار نے اچھی بات کہی، میرے نام کے ساتھ نام رکھو اور میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ رکھو بلاشبہ میں ہی قاسم ہوں۔''

۸٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فِطْرٌ، عَنْ مُنْذِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَقُولُ: كَانَتْ رُخْصَةً لِعَلِيٍّ رضي الله عنه، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنْ وُلِدَ لِي بَعْدَكَ، أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ، وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)).

جناب منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن حنفیہ رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے اجازت تھی، ایک مرتبہ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ کے بعد میرے ہاں بیٹا پیدا ہو تو کیا میں اس کا نام آپ کے نام پر اور اس کی کنیت آپ کی کنیت پر رکھ سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔''

۸٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ اسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ، وَقَالَ: ((أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ، وَاللّٰهُ يُعْطِي، وَأَنَا أَقْسِمُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ آپ کے نام اور آپ کی کنیت کو جمع کیا جائے اور فرمایا: ''میں ابو القاسم ہوں اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔''

۸٤۵) حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّوقِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ الرَّجُلُ: دَعَوْتُ هٰذَا. فَقَالَ ﷺ: ((سَمُّوا بِاسْمِي، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی ﷺ بازار میں تھے کہ ایک آدمی نے کہا: اے ابو القاسم! نبی ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس آدمی نے کہا: میں نے اس (دوسرے شخص) کو بلایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام کے ساتھ نام رکھو اور میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ رکھو۔''

۳۷٤۔ بَابٌ: هَلْ يُكَنَّى الْمُشْرِكُ
کیا مشرک کو کنیت سے پکارا جا سکتا ہے؟

۸٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ

۸٤۳) صحيح: سنن أبي داود: ٤٩٦٧؛ جامع الترمذي: ٢٨٤٣.
۸٤٤) حسن: مسند أحمد: ٢/ ٤٣٣؛ جامع الترمذي: ٢٨٤١.
۸٤۵) صحيح البخاري: ٢١٢٠؛ صحيح مسلم: ٢١٣١.
۸٤٦) صحيح البخاري: ٦٢٠٧؛ صحيح مسلم: ١٧٩٨.

ابن الزبير ، أن أسامة بن زيد رضي الله عنهما أخبره ، أن رسول الله ﷺ بلغ مجلسا فيه عبد الله بن أبي بن سلول ـ وذلك قبل أن يسلم عبد الله بن أبي ـ فقال: لا تؤذينا في مجلسنا ، فدخل النبي ﷺ على سعد ابن عبادة رضي الله عنه ، فقال: ((أي سعد، ألا تسمع ما يقول أبو حباب؟)) ، يريد عبد الله بن أبي ابن سلول .

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مجلس میں تشریف لے گئے جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول بھی موجود تھا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب عبداللہ بن ابی نے (ظاہر طور پر) اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ اس نے کہا: ہمیں ہماری مجلس میں آ کر تکلیف نہ پہنچاؤ، پھر نبی کریم ﷺ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: ''اے سعد! کیا تم نے سنا جو ابو حباب نے کہا ہے؟'' (ابو حباب سے) آپ کی مراد عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔

٣٧٥ـ بَابُ: الْكُنْيَةُ لِلصَّبِيِّ

بچے کی کنیت رکھنے کا بیان

٨٤٧) حدثنا موسى بن إسماعيل قال: حدثنا حماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس رضي الله عنه قال: كان النبي ﷺ يدخل علينا ، ولي أخ صغير يكنى: أبا عمير ، وكان له نغر يلعب به فمات ، فدخل النبي ﷺ فرآه حزينا ، فقال: ((ما شأنه؟)) قيل له: مات نغره. فقال: ((يا أبا عمير! ما فعل النغير؟)) .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لایا کرتے تھے اور میرا ایک چھوٹا بھائی تھا جس کی کنیت ابو عمیر تھی اور اس کے پاس ایک بلبل تھا جس سے وہ کھیلا کرتا تھا پس وہ (بلبل) مر گیا پھر (ایک دن) نبی ﷺ تشریف لائے تو ابو عمیر کو غمگین پایا، آپ نے پوچھا: ''اسے کیا ہوا؟'' عرض کیا گیا کہ اس کا بلبل مر گیا ہے تو آپ نے فرمایا: ''اے ابو عمیر! (تمہارا) بلبل کیا کر گیا؟''

٣٧٦ـ بَابُ: الْكُنْيَةُ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لَهُ

اولاد پیدا ہونے سے پہلے ہی کنیت رکھنا

٨٤٨) (ت: ١٩١) حدثنا أبو نعيم قال: حدثنا سفيان، عن مغيرة، عن إبراهيم، أن عبد الله رضي الله عنه كنى علقمة: أبا شبل، ولم يولد له .

جناب ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے علقمہ رحمہ اللہ کی کنیت ابو شبل رکھ دی تھی اور ابھی ان کے ہاں اولاد بھی نہیں ہوئی تھی۔

٨٤٧) صحيح : سنن أبي داود ٤٩٦٩ ـ مسند أحمد ٣/ ٢٨٨ .

٨٤٨) صحيح : طبقات لابن سعد ٦/ ١٢٧ ـ المستدرك للحاكم ٣/ ٣١٣ .

۸۴۹) (ث: ۱۹۲) حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كَنَّانِي عَبْدُاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لِي.

جناب علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے میرے ہاں اولاد پیدا ہونے سے پہلے ہی میری کنیت رکھ دی تھی۔

۳۷۷۔ بَابٌ: كُنْيَةُ النِّسَاءِ

عورتوں کی کنیت رکھنا

۸۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَنَّيْتَ نِسَاءَكَ، فَاكْنِنِي، فَقَالَ: ((تَكَنَّيْ بِابْنِ أُخْتِكِ عَبْدِاللّٰهِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اپنی بیویوں کی کنیت رکھی ہے لہٰذا میری بھی کنیت رکھ دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی بہن کے بیٹے، عبداللہ کے نام پر اپنی کنیت رکھ لو۔''

۸۵۱) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! أَلَا تُكَنِّينِي؟ فَقَالَ: ((تَكَنَّيْ بِابْنِكِ))، يَعْنِي: عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، فَكَانَتْ تُكَنَّى: أُمَّ عَبْدِاللّٰهِ.

عباد بن حمزہ بن عبداللہ بن زبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کیا آپ میری کنیت نہیں رکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے بیٹے کے نام پر اپنی کنیت رکھ لو۔'' یعنی (اپنے بھانجے) عبداللہ بن زبیر (کے نام پر)، چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ام عبداللہ کی کنیت سے پکارا جاتا تھا۔

۳۷۸۔ بَابٌ: مَنْ كَنَّى رَجُلًا بِشَيْءٍ هُوَ فِيهِ أَوْ بِأَحَدِهِمْ

کسی آدمی کی کسی صفت یا جزوِ صفت کی بنا پر اس کی کنیت رکھنا

۸۵۲) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ، أَنْ كَانَتْ أَحَبَّ أَسْمَاءِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ إِلَيْهِ، لَأَبُو تُرَابٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ أَنْ يُدْعَى بِهَا، وَمَا سَمَّاهُ أَبَا تُرَابٍ إِلَّا

۸۴۹) [صحيح: مصنف ابن أبي شيبة: ۲۶۲۸۸.]

۸۵۰) [صحيح: مسند أحمد: ۶/ ۲۱۳، سنن أبي داود: ۴۹۷۰.]

۸۵۱) [صحيح]

۸۵۲) صحيح بخاري: ۶۲۰۴، صحيح مسلم: ۲۴۰۹.

النَّبِيُّ ﷺ، غَاضَبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ، فَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ إِلَى الْجِدَارِ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَجَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ يَتْبَعُهُ، فَقَالَ: هُوَ ذَا مُضْطَجِعٌ فِي الْجِدَارِ، فَجَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدِ امْتَلَأَ ظَهْرُهُ تُرَابًا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ: ((اجْلِسْ أَبَا تُرَابٍ)).

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ناموں میں سے ابوتراب سب سے زیادہ پسند تھا اور وہ اس بات سے خوش بھی ہوتے تھے کہ انہیں اس نام کے ساتھ پکارا جائے، ان کا نام ابوتراب نبی ﷺ ہی نے رکھا تھا، ایک دفعہ وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کسی بات پر ناراض ہو گئے اور مسجد کی دیوار کے ساتھ آ کر لیٹ گئے، نبی ﷺ ان کے پیچھے آئے بتایا گیا کہ وہ دیوار کے پاس لیٹے ہوئے ہیں۔ پھر نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اس وقت ان کی پیٹھ مٹی سے بھری ہوئی تھی۔ آپ ﷺ ان کی پیٹھ سے مٹی صاف کرنے لگے اور فرما رہے تھے: ''اے ابوتراب! بیٹھ جاؤ۔''

٣٧٩۔ بَابٌ: كَيْفَ الْمَشْيُ مَعَ الْكُبَرَاءِ وَأَهْلِ الْفَضْلِ؟

بڑوں اور اہل فضیلت کے ساتھ کیسے چلنا چاہیے

٨٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ فِي نَخْلٍ لَنَا ـ نَخْلٍ لِأَبِي طَلْحَةَ ـ تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهِ، وَبِلَالٌ رضی اللہ عنہ يَمْشِي وَرَاءَهُ، يُكْرِمُ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى جَنْبِهِ، فَمَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرٍ فَقَامَ، حَتَّى تَمَّ إِلَيْهِ بِلَالٌ، فَقَالَ: ((وَيْحَكَ يَا بِلَالُ! هَلْ تَسْمَعُ مَا أَسْمَعُ؟)) قَالَ: مَا أَسْمَعُ شَيْئًا، فَقَالَ: ((صَاحِبُ هَذَا الْقَبْرِ يُعَذَّبُ))، فَوُجِدَ يَهُودِيًّا.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی ﷺ ہمارے کھجوروں کے باغ میں، جو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا تھا، تشریف فرما تھے کہ آپ اپنی کسی حاجت کے لیے نکلے اور بلال رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے برابر چلنے کی بجائے بطور تعظیم پیچھے چل رہے تھے، نبی کریم ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے تو کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ آپ تک پہنچ گئے تو آپ نے فرمایا: ''افسوس ہے تجھ پر، اے بلال! کیا تو سن رہا ہے جو میں سن رہا ہوں؟'' سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں تو کچھ نہیں سن رہا، آپ نے فرمایا: ''اس قبر والے کو عذاب دیا جا رہا ہے۔'' پھر پتہ چلا کہ وہ یہودی کی قبر تھی۔

٣٨٠۔ بَابٌ:

(گزشتہ باب کی مزید وضاحت)

٨٥٤) (ت: ١٩٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ لِأَخٍ لَهُ صَغِيرٍ: أَرْدِفِ الْغُلَامَ، فَأَبَى، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: بِئْسَ مَا أُدِّبْتَ، قَالَ قَيْسٌ: فَسَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَقُولُ: دَعْ عَنْكَ أَخَاكَ.

---

٨٥٣) [صحيح] مسند أحمد: ٣/ ١٥١۔ ٨٥٤) [صحيح]

جناب قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان کے چھوٹے بھائی سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس غلام کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھا لو تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: تجھے برا ادب سکھایا گیا ہے۔ قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اپنے بھائی کو اس کے حال پر چھوڑ دے۔

۸۵۵) (ث: ۱۹٤) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: إِذَا كَثُرَ الْأَخِلَّاءُ كَثُرَ الْغُرَمَاءُ. قُلْتُ لِمُوسَى: وَمَا الْغُرَمَاءُ؟ قَالَ: الْحُقُوقُ.

جناب موسیٰ بن علی رحمہ اللہ اپنے والد سے وہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب دوست زیادہ ہو جائیں تو غرماء بھی بہت ہو جاتے ہیں۔ میں (یحییٰ بن ایوب رحمہ اللہ) نے موسیٰ رحمہ اللہ سے پوچھا کہ غرماء کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا: حقوق۔

۳۸۱۔ بَابٌ: مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةٌ

بعض اشعار حکمت بھرے ہوتے ہیں

۸۵٦) (ث: ۱۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ خَالِدٍ ـ هُوَ ابْنُ كَيْسَانَ ـ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، فَوَقَفَ عَلَيْهِ إِيَاسُ بْنُ خَيْثَمَةَ قَالَ: أَلَا أُنْشِدُكَ مِنْ شِعْرِي يَا ابْنَ الْفَارُوقِ؟ قَالَ: بَلَى، وَلٰكِنْ لَا تُنْشِدْنِي إِلَّا حَسَنًا. فَأَنْشَدَهُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ شَيْئًا كَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ، قَالَ لَهُ: أَمْسِكْ.

جناب خالد بن کیسان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ ان کے پاس ایاس بن خیثمہ رحمہ اللہ آ کر کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: اے فاروق کے بیٹے! میں تمہیں اپنے اشعار میں سے کچھ شعر سنا دوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں سناؤ، مگر مجھے صرف اچھے اشعار ہی سنانا۔ اس نے شعر سنانے شروع کیے، یہاں تک کہ جب ایک ایسے شعر پر پہنچے جسے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اچھا نہ سمجھا تو اسے فرمایا: رک جاؤ۔

۸۵۷) (ث: ۱۹٦) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، سَمِعَ مُطَرِّفًا قَالَ: صَحِبْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْبَصْرَةِ، فَقَلَّ مَنْزِلٌ يَنْزِلُهُ إِلَّا وَيُنْشِدُنِي شِعْرًا، وَقَالَ: إِنَّ فِي الْمَعَارِيضِ لَمَنْدُوحَةً عَنِ الْكَذِبِ.

جناب مطرف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ سے بصرہ تک سفر کیا، بہت ہی کم منزلیں ایسی ہوں گی جہاں ہم اترے ہوں اور انہوں نے شعر نہ سنائے ہوں، انہوں نے یہ بھی فرمایا: بے شک اشارے کنائے سے بات کرنے میں جھوٹ سے بچاؤ ہے۔

---

۸۵۵) [صحیح] ۸۵٦) [ضعیف]

۸۵۷) [صحیح] مصنف ابن أبي شيبة ۲٦٠٦٣، شعب الإيمان للبيهقي ٤٧٩٤۔

۸۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رضي الله عنه أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً)).

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک بعض اشعار حکمت بھرے ہوتے ہیں۔''

۸۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّامٍ مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ رضي الله عنه: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي مَدَحْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِمَحَامِدَ، قَالَ: ((أَمَا إِنَّ رَبَّكَ يُحِبُّ الْحَمْدَ))، وَلَمْ يَزِدْهُ عَلَى ذَلِكَ.

سیدنا اسود بن سریع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے رب عزوجل کی (اشعار میں) بڑی مدح کی ہے، آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ تیرا رب حمد کو پسند کرتا ہے۔'' اور آپ ﷺ نے اس سے زیادہ کچھ نہ فرمایا۔

۸۶۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَأَنْ يَمْتَلِيَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيهِ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَ شِعْرًا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کسی آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے جس سے وہ بیمار ہو جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھر لے۔''

۸۶۱) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ شَاعِرًا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: أَلَا أُنْشِدُكَ مَحَامِدَ حَمِدْتُ بِهَا رَبِّي؟ قَالَ: ((إِنَّ رَبَّكَ يُحِبُّ الْمَحَامِدَ))، وَلَمْ يَزِدْنِي عَلَيْهِ.

سیدنا اسود بن سریع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں شاعر تھا، میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: کیا میں آپ کو وہ اشعار سناؤں جن میں میں نے اپنے رب کی تعریف کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ تیرا رب حمد کو پسند کرتا ہے۔'' اس سے زیادہ آپ ﷺ نے مجھے کوئی بات نہ کی۔

۸۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَكَيْفَ بِنَسَبِي)) فَقَالَ: لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ.

---

۸۵۸) صحيح البخاري: ٦١٤٥؛ سنن أبي داود: ٥٠١٠؛ سنن ابن ماجه: ٣٧٥٥۔
۸۵۹) [حسن] السنن الكبرى للنسائي: ٧٧٤٥؛ شعب الإيمان للبيهقي: ٤٣٦٦۔
۸۶۰) صحيح البخاري: ٦١٥٥؛ صحيح مسلم: ٢٢٥٧.
۸۶۱) [حسن] المعجم الكبير للطبراني: ٨٢٠۔
۸۶۲) صحيح البخاري: ٦١٥٠؛ صحيح مسلم: ٢٤٩٠۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مشرکین کی ہجو کرنے کی رسول اللہ سے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: "میرے نسب کا کیا ہوگا؟" تو اس نے کہا: میں آپ کو ان سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح بال کو گوندھے ہوئے آٹے سے نکالا جاتا ہے۔"

٨٦٣) وَعَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: لَا تَسُبَّهُ، فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

جناب ہشام رحمہ اللہ اپنے والد (عروہ رحمہ اللہ) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا تو انھوں نے فرمایا: اسے برا نہ ہو کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مدافعت کیا کرتا تھا۔

٣٨٢۔ بَابٌ: اَلشِّعْرُ حَسَنٌ كَحَسَنِ الْكَلَامِ وَمِنْهُ قَبِيحٌ

عام گفتگو کی طرح شعر بھی اچھے، برے ہوتے ہیں

٨٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زِيَادٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةٌ))

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "بعض اشعار حکمت بھرے ہوتے ہیں۔"

٨٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلشِّعْرُ بِمَنْزِلَةِ الْكَلَامِ، حَسَنُهُ كَحَسَنِ الْكَلَامِ، وَقَبِيحُهُ كَقَبِيحِ الْكَلَامِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "شعر بھی کلام کی طرح ہے، اچھا شعر اچھے کلام کی طرح ہے اور برا شعر برے کلام کی طرح ہے۔"

٨٦٦) (ث: ١٩٧) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَغَيْرُهُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: الشِّعْرُ مِنْهُ حَسَنٌ وَمِنْهُ قَبِيحٌ، خُذْ بِالْحَسَنِ، وَدَعِ الْقَبِيحَ، وَلَقَدْ رَوَيْتُ مِنْ شِعْرِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَشْعَارًا، مِنْهَا الْقَصِيدَةُ فِيهَا أَرْبَعُونَ بَيْتًا، وَدُونَ ذٰلِكَ.

---

٨٦٣) صحيح البخاري: ٦١٥٠۔

٨٦٤) صحيح البخاري: ٥٨٠٨۔

٨٦٥) [صحيح] سنن دارقطني: ٤/ ١٥٥، المعجم الأوسط للطبراني: ٧٦٩٦۔

٨٦٦) [صحيح] مسند أبي يعلى: ٤٧٦٠، السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٢٣٩۔

جناب عروہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: شعر اچھا بھی ہوتا ہے اور برا بھی ہوتا ہے اچھا شعر لے لو اور برا چھوڑ دو۔ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے کچھ شعر نقل کیے ہیں جن میں سے ایک قصیدہ بھی ہے جو چالیس یا اس سے کم وبیش اشعار پر مشتمل ہے۔

٨٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رضي الله عنها: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشِّعْرِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنْ شِعْرِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ رَوَاحَةَ: وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ.

جناب مقدام بن شریح رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: کیا رسول اللہ ﷺ کسی شعر سے بھی مثال دیا کرتے تھے؟ تو انھوں نے فرمایا: آپ ﷺ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اس شعر سے مثال دیا کرتے تھے: اور تیرے پاس وہ شخص خبریں لائے گا جسے تو نے زادِ راہ نہیں دیا۔

٨٦٨) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، أَنَّ الْأَسْوَدَ بْنَ سَرِيعٍ رضي الله عنه حَدَّثَهُ قَالَ: كُنْتُ شَاعِرًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، امْتَدَحْتُ رَبِّي، فَقَالَ: ((أَمَا إِنَّ رَبَّكَ يُحِبُّ الْمَدْحَ))، وَمَا اسْتَزَادَنِي عَلَى ذَلِكَ.

سیدنا اسود بن سریع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک شاعر تھا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے رب کی مدح کی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک تیرا رب مدح کو پسند کرتا ہے۔“ مجھے اس سے زیادہ کچھ نہ فرمایا۔

٣٨٣۔ بَابُ: مَنِ اسْتَنْشَدَ الشِّعْرَ

جس نے شعر سننے کا مطالبہ کیا

٨٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيدِ، عَنِ الشَّرِيدِ رضي الله عنه قَالَ: اسْتَنْشَدَنِي النَّبِيُّ ﷺ شِعْرَ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ، فَأَنْشَدْتُهُ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((هِيهِ، هِيهِ)) حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ قَافِيَةٍ، فَقَالَ: ((إِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ)).

سیدنا شرید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے امیہ بن ابی صلت کے اشعار سنانے کو کہا تو میں نے آپ کو اشعار سنائے۔ آپ ﷺ فرماتے رہے: ”مزید پڑھو، مزید پڑھو“ یہاں تک کہ میں نے آپ کو سو قافیے سنا دیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”قریب تھا کہ یہ مسلمان ہو جاتا۔“

---

٨٦٧) [صحيح: مسند أحمد: ٦/ ١٣٨، جامع الترمذي: ٢٨٤٨.

٨٦٨) [حسن: السنن الكبرى للنسائي: ٧٧٤٥، شعب الإيمان للبيهقي: ٤٣٦٦، المعجم الكبير للطبراني: ٨٢٠.

٨٦٩) صحيح مسلم: ٢٢٥٥، مسند أحمد: ٤/ ٣٨٨.

٣٨٤۔ بَابٌ: مَنْ كَرِهَ الْغَالِبَ عَلَيْهِ الشِّعْرُ

جس نے اس شخص کو برا سمجھا جس پر شعر و شاعری غالب ہو

٨٧٠) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرے۔''

٣٨٤م۔ بَابٌ: قَوْلُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُنَ﴾ (٢٦/ الشعراء: ٢٢٤)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ''اور شاعروں کی پیروی گمراہ (لوگ) ہی کرتے ہیں''

٨٧١) (ث: ١٩٨) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ: ﴿وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ﴾ (٢٦/ الشعراء: ٢٢٤) إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَأَنَّهُمْ يَقُولُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ﴾ (٢٦/ الشعراء: ٢٢٦)، فَنَسَخَ مِنْ ذَلِكَ وَاسْتَثْنَى فَقَالَ: ﴿إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿يَنْقَلِبُوْنَ﴾ (٢٦/ الشعراء: ٢٢٧)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت: ﴿وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ﴾ ''اور شاعروں کے پیچھے تو گمراہ لوگ ہی لگتے ہیں'' ﴿وَأَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَالَا يَفْعَلُوْنَ﴾ ''اور بے شک وہ باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے عموم کو منسوخ کر کے (ایمان والوں کو) مستثنیٰ کر دیا ہے چنانچہ فرمایا: ﴿إِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۔۔۔۔ يَنْقَلِبُوْنَ﴾ ''سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور کثرت سے اللہ کا ذکر کیا، اور جب ان پر ظلم ہوا تو اس کے بعد انھوں نے بدلہ لیا، اور ظالم لوگ جلد جان لیں گے کہ کون سی پلٹنے کی (خوفناک) جگہ وہ پلٹیں گے۔''

٣٨٥۔ بَابٌ: مَنْ قَالَ: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

جس نے کہا: بے شک بعض بیان جادو ہوتے ہیں

٨٧٢) حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، أَنَّ رَجُلًا۔ أَوْ أَعْرَابِيًّا۔ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَتَكَلَّمَ بِكَلَامٍ بَيِّنٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا، وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً)).

---

٨٧٠) صحيح البخاري: ٦١٥٤؛ مسند أحمد: ٢/ ٩٦۔

٨٧١) [صحيح] سنن أبي داود: ٥٠١٦۔

٨٧٢) [صحيح] جامع الترمذي: ٢٨٤٥؛ سنن أبي داود: ٥٠١١۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی یا ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بہت واضح گفتگو کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: "بے شک بعض بیان جادو ہوتے ہیں اور بے شک بعض شعر پر حکمت ہوتے ہیں۔"

۸۷۳) (ث: ۱۹۹) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سَلَّامٍ، أَنَّ عَبْدَالْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ دَفَعَ وَلَدَهُ إِلَى الشَّعْبِيِّ يُؤَدِّبُهُمْ، فَقَالَ: عَلِّمْهُمُ الشِّعْرَ يَمْجُدُوا وَيَنْجُدُوا، وَأَطْعِمْهُمُ اللَّحْمَ تَشْتَدَّ قُلُوبُهُمْ، وَجُزَّ شُعُورَهُمْ تَشْتَدَّ رِقَابُهُمْ، وَجَالِسْ بِهِمْ عِلْيَةَ الرِّجَالِ يُنَاقِضُوهُمُ الْكَلَامَ.

جناب عمر بن سلام رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان رحمہ اللہ نے اپنے بیٹوں کو امام شعبی رحمہ اللہ کے سپرد کیا تاکہ وہ انہیں ادب سکھائیں اور ان سے کہا: ان کو شعر سکھاؤ تاکہ یہ بزرگی والے اور بلندی والے ہو جائیں اور ان کو گوشت کھلاؤ تاکہ ان کے دل مضبوط ہو جائیں اور ان کے بال کاٹتے رہنا تاکہ ان کی گردن موٹی ہو جائے اور ان کو اشراف لوگوں میں بٹھانا تاکہ یہ ان سے بات کرنے میں مناقضہ کریں (یعنی سوال جواب کریں جس سے ان کا علم اور حوصلہ بڑھے)۔

۳۸۶۔ بَابٌ: مَا يُكْرَهُ مِنَ الشِّعْرِ

ناپسندیدہ شعر کا بیان

۸۷۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ فِرْيَةً إِنْسَانٌ شَاعِرٌ يَهْجُو الْقَبِيلَةَ مِنْ أَسْرِهَا، وَرَجُلٌ تَنَفَّى مِنْ أَبِيهِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "لوگوں میں سب سے بڑا مجرم وہ شاعر ہے جو کسی پورے قبیلے کی ہجو کرے، اور دوسرا وہ شخص جو اپنے باپ کا انکار کرے۔"

۳۸۷۔ بَابٌ: كَثْرَةُ الْكَلَامِ

زیادہ بولنے کے بیان میں

۸۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ خَطِيبَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَامَا فَتَكَلَّمَا ثُمَّ قَعَدَا، وَقَامَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ۔ خَطِيبُ رَسُولِ اللهِ ﷺ۔ فَتَكَلَّمَ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمَا، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَخَطَبَ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! قُولُوا قَوْلَكُمْ، فَإِنَّمَا تَشْقِيقُ الْكَلَامِ مِنَ الشَّيْطَانِ)). ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا)).

---

۸۷۳) [ضعيف : مقاوم الأخلاق للخرائطي: ۷۳۷ - تاريخ دمشق لابن عساكر: ۳۸/۱٤۸۔

۸۷٤) [صحيح] سنن ابن ماجه: ۳۷٦۱ - صحيح ابن حبان: ۵۷۸۵۔

۸۷۵) صحيح بخاري: ۵۱٤٦ - مسند أحمد: ۲/ ۹٤ - صحيح ابن حبان: ۵۷۱۸ - جامع الترمذي: ۲۰۲۹۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مشرق سے دو آدمی آئے جو خطیب تھے، دونوں نے کھڑے ہو کر بیان کیا پھر بیٹھ گئے، ان کے بعد رسول اللہ ﷺ کے خطیب ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر بیان کیا لیکن لوگوں کو ان (مشرق سے آئے ہوئے آدمیوں) کے اسلوب بیان اور خطاب پر بڑا تعجب ہوا، پھر رسول اللہ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: ''اے لوگو! تم اپنے طریقے پر بات کرو کیونکہ بات سے بات نکالتے چلے جانا شیطان کی طرف سے ہے۔'' پھر رسول اللہ نے فرمایا: ''بے شک بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔''

۸۷۶) (ث: ۲۰۰) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رضي الله عنه يَقُولُ: خَطَبَ رَجُلٌ عِنْدَ عُمَرَ رضي الله عنه فَأَكْثَرَ الْكَلَامَ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ فِي الْخُطَبِ مِنْ شَقَاشِقِ الشَّيْطَانِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے خطبہ دیا اور بڑی لمبی باتیں کیں تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ خطبوں میں لمبی لمبی باتیں کرنا شیطان کی جھاگ سے ہے۔

۸۷۷) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ ذِرَاعٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا يَزِيدَ ـ أَوْ مَعْنَ بْنَ يَزِيدَ ـ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اجْتَمِعُوا فِي مَسَاجِدِكُمْ، وَكُلَّمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فَلْيُؤْذِنُونِي))، فَأَتَانَا أَوَّلَ مَنْ أَتَى، فَجَلَسَ، فَتَكَلَّمَ مُتَكَلِّمٌ مِنَّا، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ الَّذِي لَيْسَ لِلْحَمْدِ دُونَهُ مَقْصَدٌ، وَلَا وَرَاءَهُ مَنْفَذٌ. فَغَضِبَ فَقَامَ، فَتَلَاوَمْنَا بَيْنَنَا، فَقُلْنَا: أَتَانَا أَوَّلَ مَنْ أَتَى، فَذَهَبَ إِلَى مَسْجِدٍ آخَرَ فَجَلَسَ فِيهِ، فَأَتَيْنَاهُ فَكَلَّمْنَاهُ، فَجَاءَ مَعَنَا فَقَعَدَ فِي مَجْلِسِهِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ مَجْلِسِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَا شَاءَ جَعَلَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَمَا شَاءَ جَعَلَ خَلْفَهُ، وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا))، ثُمَّ أَمَرَنَا وَعَلَّمَنَا.

جناب سہیل بن ذراع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو یزید یا معن بن یزید رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اپنی مسجدوں میں اکٹھے ہو جاؤ جب ایک قوم اکٹھی ہو جائے تو مجھے اطلاع کر دو'' پھر سب سے پہلے آپ ہمارے پاس تشریف لائے ہم میں سے ایک شخص نے بات کی اور کہا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس کی حمد کے سوا کوئی مقصد نہیں اور نہ اس کے علاوہ کوئی راستہ ہے۔ اس پر آپ ﷺ غصے سے کھڑے ہو گئے، ہم نے ایک دوسرے کو ملامت کی کہ سب سے پہلے آپ ہی ہمارے پاس تشریف لائے (اور یہاں سے خفا ہو گئے) پھر آپ کسی دوسری مسجد میں چلے گئے اور اس میں بیٹھ گئے ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے بات کی تو آپ ہمارے ساتھ واپس آ گئے اور اپنی جگہ پر یا اپنی جگہ کے قریب بیٹھ گئے پھر فرمایا: ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اپنے سامنے جو چاہا بنا دیا اور اپنے پیچھے جو چاہا بنا دیا اور بلاشبہ بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔'' پھر آپ نے ہمیں حکم فرمایا اور تعلیم دی۔

---

۸۷۶) [صحيح] الصمت لابن أبي الدنيا: ۱۶۲، الجامع لابن وهب: ۳۲۲.

۸۷۷) [حسن] مسند أحمد: ۳/ ۴۷۰، المعجم الكبير للطبراني: ۱۹/ ۴۴۲.

۳۸۸۔ بَابٌ: اَلتَّمَنِّيْ

تمنا کرنا (کیسا ہے؟)

۸۷۸) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ ﷺ: أَرِقَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقَالَ: ((لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَجِيئُنِي فَيَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ))، إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ، فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) قَالَ: سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! جِئْتُ أَحْرُسُكَ، فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى سَمِعْنَا غَطِيطَهُ.

سیدہ عائشہ ﷺ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات نبی ﷺ کو نیند نہیں آ رہی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کاش! میرے اصحاب میں سے کوئی نیک آدمی آج رات میرے پاس آ کر پہرہ دے۔'' اچانک ہم نے اسلحہ کی آواز سنی تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''کون ہے؟'' اس نے کہا: سعد ہوں، اے اللہ کے رسول! آپ کا پہرہ دینے آیا ہوں، پھر نبی ﷺ سو گئے یہاں تک کہ ہم نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔

۳۸۹۔ بَابٌ: يُقَالُ لِلرَّجُلِ وَالشَّيْءِ وَالْفَرَسِ: هُوَ بَحْرٌ

کسی آدمی، چیز یا گھوڑے کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ سمندر ہے

۸۷۹) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ﷺ يَقُولُ: كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ، فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ، يُقَالُ لَهُ: الْمَنْدُوبُ، فَرَكِبَهُ، فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: ((مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ، وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا)).

سیدنا انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدینہ میں وحشت پھیل گئی تو نبی ﷺ نے سیدنا ابوطلحہ ﷺ سے عاریۃً گھوڑا لیا جسے مندوب کہا جاتا تھا، آپ اس پر سوار ہوئے اور (مدینہ کے گرد چکر لگایا) جب آپ واپس لوٹے تو فرمایا: ''ہم نے کوئی چیز نہیں دیکھی اور ہم نے اس گھوڑے کو سمندر (کی طرح تیز رفتار) پایا۔''

۳۹۰۔ بَابٌ: اَلضَّرْبُ عَلَى اللَّحْنِ

لہجے کی غلطی پر پٹائی کرنے کا بیان

۸۸۰) (ث: ۲۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ ﷺ يَضْرِبُ وَلَدَهُ عَلَى اللَّحْنِ.

۸۷۸) صحيح البخاري: ۷۲۳۱؛ صحيح مسلم: ۲٤۱۰۔

۸۷۹) صحيح البخاري: ۲٦۲۷؛ صحيح مسلم: ۲۳۰۷۔

۸۸۰) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲٥٦۰؛ الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع للخطيب: ۱۰۸٤۔

جناب نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بچوں کو لہجے کی غلطی پر مارا کرتے تھے۔

۸۸۱) (ث: ۲۰۲) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ كَثِيرٍ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ بِرَجُلَيْنِ يَرْمِيَانِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: أَسَبْتَ، فَقَالَ عُمَرُ: سُوءُ اللَّحْنِ أَشَدُّ مِنْ سُوءِ الرَّمْيِ.

جناب عبدالرحمٰن بن عجلان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دو آدمیوں کے پاس سے گزرے جو تیر اندازی کر رہے تھے ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا "أسبت" (یعنی أَصَبْتَ کی بجائے أَسَبْتَ کہا) تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لہجے کی غلطی نشانے کی غلطی سے زیادہ بری ہے۔

۳۹۱۔ بَابٌ: الرَّجُلُ يَقُولُ: لَيْسَ بِشَيْءٍ، وَهُوَ يُرِيدُ أَنَّهُ لَيْسَ بِحَقٍّ

کوئی آدمی "لیس بشیء" (وہ کچھ نہیں ہے) کہہ کر "لیس بحق" (وہ صحیح نہیں ہے) مراد لے

۸۸۲) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ: سَأَلَ نَاسٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْكُهَّانِ، فَقَالَ لَهُمْ: ((لَيْسُوا بِشَيْءٍ))، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تِلْكَ الْكَلِمَةُ يَخْطَفُهَا الشَّيْطَانُ، فَيُقَرْقِرُهَا بِأُذُنِي وَلِيِّهِ كَقَرْقَرَةِ الدَّجَاجَةِ، فَيَخْلِطُونَ فِيهَا بِأَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ)).

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے نبی ﷺ سے کاہنوں (غیب کی خبر بتانے والوں) کے بارے میں پوچھا آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: ((لَيْسُوا بِشَيْءٍ)) "وہ کچھ نہیں ہیں" انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کچھ ایسی باتیں بتاتے ہیں جو سچی ہو جاتی ہیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: "اس ایک بات کو شیطان، اُچک لیتا ہے پھر اسے اپنے دوست کے کانوں میں اس طرح ڈال دیتا ہے جیسے مرغی کُڑکُڑاتی ہے۔ پھر وہ کاہن اس ایک بات میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتے ہیں۔"

۳۹۲۔ بَابٌ: الْمَعَارِيضُ

اشارے کنائے سے بات کرنا

۸۸۳) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَسِيرٍ لَهُ، فَحَدَا الْحَادِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ارْفُقْ يَا أَنْجَشَةُ وَيْحَكَ بِالْقَوَارِيرِ)).

۸۸۱) [ضعيف] طبقات لابن سعد: ۳/ ۲۱۵۔

۸۸۲) صحيح البخاري: ۷۵۶۱؛ صحيح مسلم: ۲۲۲۸۔

۸۸۳) صحيح البخاري: ۶۲۰۹؛ صحيح مسلم: ۲۳۲۳

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ سفر میں تھے کہ ایک حدی خواں نے حدی[1] پڑھی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے انجشہ! تجھ پر افسوس ہے، شیشوں کو آہستہ آہستہ لے کر چل۔''

۸۸۴) (ث: ۲۰۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ ـ فِيمَا أَرَى شَكَّ أَبِي ـ أَنَّهُ قَالَ: حَسْبُ امْرِئٍ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ. قَالَ: وَفِيمَا أَرَى قَالَ: قَالَ عُمَرُ: أَمَا فِي الْمَعَارِيضِ مَا يَكْفِي الْمُسْلِمَ مِنَ الْكَذِبِ.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات بیان کر دے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ اشارے کنائے سے بات کرنے میں وہ چیز ہے جو مسلمان کو جھوٹ سے کفایت کرتی ہے۔

۸۸۵) (ث: ۲۰۴) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ: صَحِبْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ إِلَى الْبَصْرَةِ، فَمَا أَتَى عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا أَنْشَدَنَا فِيهِ الشِّعْرَ، وَقَالَ: إِنَّ فِي مَعَارِيضِ الْكَلَامِ لَمَنْدُوحَةً عَنِ الْكَذِبِ.

جناب مطرف بن عبداللہ بن شخیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی رفاقت میں بصرہ تک سفر کیا، ہم پر کوئی دن بھی ایسا نہیں آیا جس میں انہوں نے ہمیں اشعار نہ سنائے ہوں اور انھوں نے یہ بھی فرمایا: اشارے کنائے سے بات کرنے میں جھوٹ سے بچاؤ ہے۔

۳۹۳۔ بَابٌ: إِفْشَاءُ السِّرِّ

راز فاش کرنا

۸۸۶) (ث: ۲۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَجِبْتُ مِنَ الرَّجُلِ يَفِرُّ مِنَ الْقَدَرِ وَهُوَ مُوَاقِعُهُ، وَيَرَى الْقَذَاةَ فِي عَيْنِ أَخِيهِ وَيَدَعُ الْجِذْعَ فِي عَيْنِهِ، وَيُخْرِجُ الضِّغْنَ مِنْ نَفْسِ أَخِيهِ وَيَدَعُ الضِّغْنَ فِي نَفْسِهِ، وَمَا وَضَعْتُ سِرِّي عِنْدَ أَحَدٍ فَلُمْتُهُ عَلَى إِفْشَائِهِ، وَكَيْفَ أَلُومُهُ وَقَدْ ضِقْتُ بِهِ ذَرْعًا؟.

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو تقدیر سے بھاگتا ہے حالانکہ وہ اس میں پڑنے والا ہے اور اپنے بھائی کی آنکھ میں تنکا تو دیکھ لیتا ہے جبکہ اپنی آنکھ میں پڑے ہوئے شہتیر کو چھوڑ دیتا ہے، اپنے بھائی کے دل سے کینہ نکالتا ہے جبکہ اپنے دل میں کینہ چھوڑے رکھتا ہے، میں نے جب بھی اپنا راز کسی کے پاس رکھا تو پھر اس کے افشاء پر ملامت نہیں کی، میں اسے کیونکر ملامت کروں جبکہ میں خود تو اسے چھپا نہ سکا۔

---

[1] حدی: ان اشعار کو کہتے ہیں کہ جنہیں اونٹ چلانے والے ایک خاص انداز میں گاتے ہیں اور ان اشعار کے سننے سے اونٹ مست ہو کر تیز دوڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ ۸۸۴) صحیح مسلم: ۵؛ مصنف ابن أبي شيبة: ۲٦٦۱۸۔

۸۸۵) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲٦۰٦۳؛ شعب الإيمان للبيهقي: ٤۷۹٤۔

۸۸٦) [صحيح] روضة العقلاء لابن حبان: ص ۱۸۸؛ الصمت لابن أبي الدنيا: ٤۰۸۔

۳۹۴۔ بَابٌ: اَلسُّخْرِيَةُ، وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ﴾

(۴۹/ الحجرات: ۱۱)

مذاق اڑانا اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ''کوئی کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے''

۸۸۷) (ث: ۲۰۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَرَّ رَجُلٌ مُصَابٌ عَلَى نِسْوَةٍ، فَتَضَاحَكْنَ بِهِ يَسْخَرْنَ، فَأُصِيبَ بَعْضُهُنَّ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک مصیبت زدہ آدمی عورتوں کے پاس سے گزرا تو وہ اس کا مذاق اڑاتے ہوئے آپس میں ہنسنے لگیں، پھر ان میں سے بعض عورتیں اسی مصیبت میں مبتلا ہو گئیں۔

۳۹۵۔ بَابٌ: اَلتُّؤَدَةُ فِي الْأُمُورِ

معاملات میں سنجیدگی اور میانہ روی اختیار کرنا

۸۸۸) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلِيٍّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَعَ أَبِي، فَنَاجَى أَبِي دُونِي، قَالَ: فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ: ((إِذَا أَرَدْتَ أَمْرًا فَعَلَيْكَ بِالتُّؤَدَةِ حَتَّى يُرِيَكَ اللّٰهُ مِنْهُ الْمَخْرَجَ، أَوْ حَتَّى يَجْعَلَ اللّٰهُ لَكَ مَخْرَجًا)).

امام زہری بلی رحمہ اللہ قبیلے کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں اس نے کہا کہ میں اپنے والد کے ہمراہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے مجھے چھوڑ کر میرے والد کے ساتھ سرگوشی فرمائی، کہتا ہے کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا فرمایا؟ انہوں نے بتایا (کہ نبی ﷺ نے فرمایا): ''جب تو کسی کام کا ارادہ کرے تو سنجیدگی اور میانہ روی کو لازم پکڑ یہاں تک اللہ تعالیٰ تجھے اس کام سے نکلنے کا راستہ دے یا اللہ تعالیٰ تیرے لیے نکلنے کی کوئی صورت پیدا کر دے۔''

۸۸۹) (ث: ۲۰۷) وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: لَيْسَ بِحَكِيمٍ مَنْ لَا يُعَاشِرُ بِالْمَعْرُوفِ مَنْ لَا يَجِدُ مِنْ مُعَاشَرَتِهِ بُدًّا، حَتَّى يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُ فَرَجًا أَوْ مَخْرَجًا.

جناب محمد بن حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ شخص دانا نہیں جو ان لوگوں کے ساتھ میل جول نہیں رکھتا جن کے ساتھ میل جول رکھنا ضروری ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے کشادگی یا نکلنے کی کوئی صورت پیدا کر دے۔

---

۸۸۷) [ضعیف]

۸۸۸) [ضعیف: مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵۳۱۲؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۱۱۸۷۔

۸۸۹) [صحیح: حلية الأولياء لأبي نعيم: ۳/ ۱۷۵؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۸۱۰۵۔

٣٩٦۔ بَابٌ: مَنْ هَدَى زُقَاقًا أَوْ طَرِيقًا

جس نے (کسی کو) گلی یا راستہ بتایا

۸۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قِنَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةً أَوْ هَدَى زُقَاقًا ـ أَوْ قَالَ: طَرِيقًا ـ كَانَ لَهُ عَدْلُ عِتَاقِ نَسَمَةٍ)).

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی کو دودھ پینے کے لیے جانور دیا یا کسی (پوچھنے والے کو) گلی بتادی یا راستہ بتا دیا تو اسے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر اجر ملے گا۔''

۸۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي زُمَيْلٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ، يَرْفَعُهُ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَهُ. قَالَ: ((إِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَتَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُكَ الْأَذَى وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَهِدَايَتُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّالَّةِ صَدَقَةٌ)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''تیرا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے اور تیرا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا بھی صدقہ ہے اور اپنے بھائی کے چہرے کو دیکھ کر مسکرانا بھی صدقہ ہے اور تکلیف دہ چیز، کانٹا یا ہڈی کو لوگوں کے راستے سے ہٹا دینا بھی تیرے لیے صدقہ ہے اور کسی بھولے ہوئے آدمی کی رہنمائی کرنا بھی صدقہ ہے۔

٣٩٧۔ بَابٌ: مَنْ كَمَّهَ أَعْمَى

جس نے کسی اندھے کو راستے سے بھٹکا دیا

۸۹۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَعَنَ اللَّهُ مَنْ كَمَّهَ أَعْمَى عَنِ السَّبِيلِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جس نے کسی اندھے کو رستے سے بھٹکا دیا۔''

---

۸۹۰) : صحیح | مسند أحمد: ٤/ ٢٨٧؛ جامع الترمذي: ١٩٥٧

۸۹۱) : صحیح : شعب الإيمان للبيهقي: ٣٣٧٧؛ جامع الترمذي: ١٩٥٦

۸۹۲) : حسن | مسند أحمد: ١/ ٢١٧؛ صحيح ابن حبان: ٤٤١٧.

۳۹۸۔ بَابٌ: اَلْبَغْيِ

سرکشی (گناہ ہے)

۸۹۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ قَالَ: شَهْرٌ، حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ بِفِنَاءِ بَيْتِهِ بِمَكَّةَ جَالِسٌ، إِذْ مَرَّ بِهِ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ رضي الله عنه، فَكَشَرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَلَا تَجْلِسُ؟)) قَالَ: بَلَى، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ مُسْتَقْبِلَهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُهُ إِذْ شَخَصَ النَّبِيُّ ﷺ بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ، فَنَظَرَ سَاعَةً إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: ((أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ آنِفًا، وَأَنْتَ جَالِسٌ))، قَالَ: فَمَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾ (١٦/ النحل: ٩٠) قَالَ عُثْمَانُ: فَذَلِكَ حِينَ اسْتَقَرَّ الْإِيمَانُ فِي قَلْبِي وَأَحْبَبْتُ مُحَمَّدًا ﷺ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں اپنے گھر کے صحن میں تشریف فرما تھے کہ اچانک عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے اور نبی ﷺ کو دیکھ کر ہنس پڑے تو نبی ﷺ نے انہیں فرمایا: "کیا تم (ہمارے پاس) نہیں بیٹھو گے؟" انہوں نے عرض کیا: جی، کیوں نہیں، پھر نبی ﷺ بھی ان کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ ان سے باتیں کر رہے تھے کہ اچانک نبی ﷺ نے ٹکٹکی باندھ کر آسمان کی طرف دیکھا پھر فرمایا: "ابھی ابھی جبکہ تم بیٹھے ہوئے ہو میرے پاس اللہ کا قاصد آیا۔" سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اس نے آپ سے کیا کہا؟ آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ ......﴾ "بلاشبہ اللہ تعالیٰ انصاف، احسان اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔"

سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ اس وقت کی بات ہے جب میرے دل میں ایمان پختہ ہو گیا تھا اور میں محمد ﷺ سے محبت رکھتا تھا۔

۳۹۹۔ بَابٌ: عُقُوبَةُ الْبَغْيِ

سرکشی کی سزا

۸۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تُدْرِكَا، دَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ))، وَأَشَارَ مُحَمَّدٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى.

۸۹۳) [ضعيف] مسند أحمد: ١/ ٣١٨۔ ۸۹۴) صحيح مسلم: ٢٦٣١؛ جامع الترمذي: ١٩١٤۔

جناب ابوبکر بن عبیداللہ بن انس اپنے والد سے وہ ان کے دادا (انس رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے دو لڑکیوں کی کفالت کی یہاں تک وہ بالغ ہو گئیں، میں اور وہ جنت میں اس طرح اکٹھے داخل ہوں گے جیسا کہ یہ دو انگلیاں ہیں۔“ محمد (راوی حدیث) نے شہادت والی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا کر اشارہ کیا۔

٨٩٥) ((وَبَابَانِ يُعَجَّلَانِ فِي الدُّنْيَا: الْبَغْيُ، وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ)).

”اور دو دروازے جن کی سزا جلد ہی دنیا میں دی جاتی ہے وہ سرکشی اور قطع رحمی ہیں۔“

٤٠٠۔ بَابٌ: اَلْحَسَبُ

حسب ونسب کا بیان

٨٩٦) حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ مَعْمَرٍ الْعَوْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْكَرِيمَ ابْنَ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ، يُوسُفُ ابْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عليهم السلام)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک کریم بن کریم بن کریم بن کریم، یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم علیہم السلام ہیں۔“

٨٩٧) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَوْلِيَائِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُتَّقُونَ، وَإِنْ كَانَ نَسَبٌ أَقْرَبَ مِنْ نَسَبٍ، فَلَا يَأْتِينِي النَّاسُ بِالْأَعْمَالِ وَتَأْتُونَ بِالدُّنْيَا تَحْمِلُونَهَا عَلَى رِقَابِكُمْ، فَتَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ! فَأَقُولُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا: لَا))، وَأَعْرَضَ فِي كِلَا عِطْفَيْهِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک قیامت کے دن میرے دوست متقی لوگ ہیں، اگرچہ نسب، نسب سے زیادہ قریب ہے، لوگ میرے پاس قیامت کے دن اعمال لے کر آئیں گے اور تم دنیا کو اپنی گردنوں پر اٹھائے آؤ گے اور کہو گے: اے محمد (ﷺ)! (ہماری مدد کیجیے) تو میں اس طرح اس طرح کہوں گا: نہیں۔“ اور آپ نے دونوں جانب منہ پھیر کر بتایا۔

٨٩٨) (ث: ٢٠٨) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَا أَرَى أَحَدًا يَعْمَلُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ

---

٨٩٥) [صحيح] المستدرك للحاكم: ٤/ ١٧٧۔
٨٩٦) صحيح مسلم: ٢٣٧٨؛ مسند أحمد: ٢/ ٤١٦۔
٨٩٧) [حسن] السنة لابن أبي عاصم: ٢١٣۔
٨٩٨) [صحيح] جامع البيان للطبري: ٣١٧٧٤۔

ذَكَرٍ وَّأُنْثَى﴾ (٤٩/ الحجرات: ١٣) حَتَّى بَلَغَ ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ﴾ (٤٩/ الحجرات: ١٣)، فَيَقُولُ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: أَنَا أَكْرَمُ مِنْكَ، فَلَيْسَ أَحَدٌ أَكْرَمَ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِتَقْوَى اللّٰهِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں کسی کو اس آیت پر عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھ رہا: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثَى ... عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ﴾ "اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا فرمایا اور تمہارے خاندان اور قبیلے بنا دیے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔" پس ایک آدمی دوسرے آدمی سے کہتا ہے: میں تجھ سے زیادہ عزت والا ہوں حالانکہ تقویٰ کے بغیر کوئی بھی کسی سے زیادہ عزت والا نہیں۔

۸۹۹) (ث: ٢٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ ابْنِ الْأَصَمِّ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ: مَا تَعُدُّونَ الْكَرَمَ؟ وَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ الْكَرَمَ، فَأَكْرَمُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ، مَا تَعُدُّونَ الْحَسَبَ؟ أَفْضَلُكُمْ حَسَبًا أَحْسَنُكُمْ خُلُقًا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم عزت والا کس کو سمجھتے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے عزت والا واضح کر دیا کہ تم میں سے اللہ کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔ تم حسب کس چیز کو سمجھتے ہو؟ تم میں حسب کے اعتبار سے افضل وہ ہے جو تم میں اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھا ہے۔

٤٠١۔ بَابٌ: اَلْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ

روحیں جمع شدہ لشکر ہیں

۹۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "روحیں جمع شدہ لشکر ہیں چنانچہ جن کا وہاں (عالم ارواح میں) باہمی تعارف ہو گیا وہ (یہاں دنیا میں) ایک دوسرے سے الفت رکھتی ہیں اور جو وہاں ایک دوسرے سے ناواقف تھیں وہ یہاں بھی خلاف رہتی ہیں۔"

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

ایک دوسری سند میں بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

---

۸۹۹) صحيح.

۹۰۰) صحيح: شعب الإيمان للبيهقي: ۹۰۳۹.

۹۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''روحیں جمع شدہ لشکر ہیں چنانچہ جن کا وہاں تعارف ہو گیا وہ یہاں ایک دوسرے سے الفت رکھتے ہیں اور جو وہاں ناواقف رہیں وہ یہاں بھی خلاف رہتی ہیں۔''

٤٠٢ ـ بَابٌ: قَوْلُ الرَّجُلِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ: سُبْحَانَ اللَّهِ

آدمی کا تعجب کے موقع پر سبحان اللہ کہنا

۹۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْجُمَعِيُّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى الْكَلْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ، عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهُ شَاةً، فَطَلَبَهُ الرَّاعِي، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ؟ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي))، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَإِنِّي أُؤْمِنُ بِذَلِكَ، أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا کہ ایک بھیڑیا جھپٹا اور ایک بکری کو لے گیا۔ چرواہے نے (پیچھا کر کے) بکری اس سے چھڑا لی تو بھیڑیا اس کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا درندوں کے دن ان بکریوں کا نگہبان کون ہوگا جس دن میرے علاوہ ان کا کوئی نگہبان نہ ہوگا۔'' لوگوں نے (تعجب کرتے ہوئے) کہا: سبحان اللہ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں، ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) اس پر ایمان رکھتے ہیں۔''

۹۰۳) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي جَنَازَةٍ، فَأَخَذَ شَيْئًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ، فَقَالَ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ، وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا، وَنَدَعُ الْعَمَلَ؟ قَالَ: ((اعْمَلُوا، فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ))، قَالَ: ((أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ))، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى﴾ (۹۲/ اللیل: ۵۔۷)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک جنازے میں تھے، آپ نے ایک چیز پکڑی اور اس کے ساتھ زمین پر نقطے لگانے لگے اور فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص کے متعلق اس کا دوزخ میں ٹھکانا اور جنت میں ٹھکانا لکھ دیا گیا ہے۔''

---

۹۰۱) صحیح مسلم: ۲٦۳۸۔

۹۰۲) صحیح البخاري: ۳٤۷۱، صحیح مسلم: ۲۳۸۸۔

۹۰۳) صحیح البخاري: ٤۹٤۹، ٦۲۱۷، صحیح مسلم: ۲٦٤۷۔

صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنی تقدیر پر بھروسہ نہ کر لیں اور عمل چھوڑ دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "عمل کرتے رہو، ہر شخص کے لیے وہ عمل آسان کر دیا گیا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہو۔" پھر فرمایا: "جو خوش بخت ہیں ان کے لیے خوش بختی والے کام آسان کر دیے جائیں گے اور جو بدبخت ہیں ان کے لیے بدبختی والے کام آسان کر دیے جائیں گے۔" پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى﴾ "جس نے (مال) دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھی بات کی تصدیق کی تو ہم بھی اسے آسان راستے کی سہولت دیں گے۔"

٤٠٣ ـ بَابٌ: مَسْحُ الْأَرْضِ بِالْيَدِ

زمین پر ہاتھ پھیرنے کا بیان

٩٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: قُلْتُ لِأَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ: مَا لَكَ لَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَمَا يُحَدِّثُ عَنْهُ النَّاسُ؟ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيُسَهِّلْ لِجَنْبِهِ مَضْجَعًا مِنَ النَّارِ))، وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ وَيَمْسَحُ الْأَرْضَ بِيَدِهِ.

جناب اسید بن ابو اسید رحمہ اللہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتی ہیں کہ میں نے سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے حدیثیں کیوں نہیں بیان کرتے جیسے دوسرے لوگ بیان کرتے ہیں؟ تو ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: "جس شخص نے مجھ پر جھوٹ بولا اسے چاہیے کہ اپنے پہلو کی جگہ آگ میں بنا لے۔" رسول کریم ﷺ یہ فرماتے ہوئے اپنے ہاتھ مبارک کو زمین پر پھیر رہے تھے۔

٤٠٤ ـ بَابٌ: الْخَذْفُ

کنکریاں پھینکنا

٩٠٥) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ الْأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ، وَقَالَ: ((إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ، وَلَا يَنْكِي الْعَدُوَّ، وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ، وَيَكْسِرُ السِّنَّ)).

سیدنا عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکریاں پھینکنے سے منع کیا اور فرمایا: "بے شک یہ (کنکری) نہ تو شکار کو قتل کرتی ہے اور نہ دشمن کو زخمی کرتی ہے اور بے شک وہ آنکھ پھوڑ دیتی ہے اور دانت توڑ دیتی ہے۔"

---

٩٠٤) [ضعيف] مسند أحمد: ٥/ ٢٩٧؛ سنن ابن ماجه: ٣٥۔

٩٠٥) صحيح البخاري: ٦٢٢٠؛ صحيح مسلم: ١٩٥٤۔

٤٠٥۔ بَابٌ: لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ

ہوا کو گالی نہ دو

۹۰٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَخَذَتِ النَّاسَ الرِّيحُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ ـ وَعُمَرُ حَاجٌّ ـ فَاشْتَدَّتْ، فَقَالَ عُمَرُ لِمَنْ حَوْلَهُ: مَا الرِّيحُ؟ فَلَمْ يَرْجِعُوا بِشَيْءٍ، فَاسْتَحْثَثْتُ رَاحِلَتِي فَأَدْرَكْتُهُ، فَقُلْتُ: بَلَغَنِي أَنَّكَ سَأَلْتَ عَنِ الرِّيحِ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ، تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ، وَتَأْتِي بِالْعَذَابِ، فَلَا تَسُبُّوهَا، وَسَلُوا اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَعُوذُوا مِنْ شَرِّهَا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ معظمہ کے راستے میں لوگوں کو تیز ہوا نے گھیر لیا، اس وقت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ حج کے لیے تشریف لے جا رہے تھے کہ ہوا سخت ہوگئی، اس پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا: ہوا کیا چیز ہے؟ کسی نے بھی کوئی جواب نہ دیا، میں (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) جلدی اپنی سواری کو آگے بڑھا کر ان کے پاس پہنچ گیا، میں نے کہا: مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ہوا کے بارے میں سوال کیا ہے؟ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''ہوا اللہ کی رحمت ہے، رحمت لے کر آتی ہے اور عذاب بھی لے کر آتی ہے، لہٰذا تم اسے گالی نہ دو اور اللہ تعالیٰ سے اس کی خیر کا سوال کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔''

٤٠٦۔ بَابٌ: قَوْلُ الرَّجُلِ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا

آدمی کا یہ کہنا کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی

۹۰۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلَى أَثَرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟)) قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي، مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ)).

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیبیہ کے مقام پر صبح کی نماز پڑھائی اس وقت ابھی رات کی بارش کے آثار آسمان پر موجود تھے، جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

---

۹۰٦) [حسن] كتاب الدعاء للطبراني: ۹۷۲؛ كتاب الأم للإمام الشافعي: ۱/ ۲۲٤۔

۹۰۷) صحيح البخاري: ۸٤٦، ۱۰۳۸؛ صحيح مسلم ۷۱

”کیا تم جانتے ہو تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”(اللہ نے فرمایا ہے کہ) میرے بعض بندوں نے ایمان کی حالت میں صبح کی اور بعض نے کفر کی حالت میں صبح کی، جس نے یوں کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی وہ مجھ پر ایمان رکھنے والا اور ستارے کا انکار کرنے والا ہے اور جس نے یوں کہا کہ ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی وہ میرا انکار کرنے والا اور ستارے پر ایمان رکھنے والا ہے۔“

٤٠٧ ـ بَابٌ: مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ إِذَا رَأَى غَيْمًا

جب آدمی بادل دیکھے تو کیا کہے؟

۹۰۸) حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَأَى مَخِيْلَةً دَخَلَ وَخَرَجَ، وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ، وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ، فَإِذَا مَطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ، فَعَرَّفَتْهُ عَائِشَةُ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَمَا أَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ﴾)) (٤٦/ الأحقاف: ٢٤)

سیدہ عائشہ ﷞ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بادل کا کوئی ٹکڑا دیکھتے تو کبھی اندر تشریف لاتے اور کبھی باہر چلے جاتے، کبھی آگے جاتے، کبھی پیچھے جاتے، آپ کا چہرہ متغیر ہو جاتا، پھر جب بارش ہو جاتی تو یہ کیفیت جاتی رہتی، سیدہ عائشہ ﷞ نے جب اس کیفیت کے بارے میں پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نہیں جانتا شاید یہ بادل بھی اسی جیسا ہو جس کے متعلق اللہ عزوجل نے فرمایا ہے: ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ﴾ ”پھر جب انھوں نے اسے ایک بادل کی صورت میں ان کی وادیوں کا رخ کیے ہوئے دیکھا۔“

۹۰۹) حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عِيْسَى بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷜، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الطِّيَرَةُ شِرْكٌ، وَمَا مِنَّا، وَلَكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ)).

سیدنا عبداللہ ﷜ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بدشگونی شرک ہے، اور ہم میں سے ہر ایک کو کوئی نہ کوئی وہم ہو ہی جاتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ اسے توکل کے ذریعہ دور فرما دیتا ہے۔“

٤٠٨ ـ بَابٌ: الطِّيَرَةُ

بدشگونی کا بیان

۹۱۰) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، يَعْنِي: عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

۹۰۸) صحيح البخاري: ٣٢٠٦؛ صحيح مسلم: ٨٩٩۔

۹۰۹) [صحيح] سنن أبي داود: ٣٩١٠؛ سنن ابن ماجه: ٣٥٣٨؛ جامع الترمذي: ١٦١٤۔

۹۱۰) صحيح البخاري: ٥٧٥٤؛ صحيح مسلم: ٢٢٢٣۔

ابنِ عُتبة، أنّ أبا هريرة رضی اللہ عنہ قال: سمعتُ النبي ﷺ يقول: ((الطِّيَرَةُ، وخيرُها الفألُ))، قالوا: وما الفألُ؟ قال: ((كلمةٌ صالحةٌ يسمعُها أحدُكم)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بدشگونی کی کوئی حیثیت نہیں، اور اس میں بہترین چیز فال ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا: فال سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا کلمہ جو تم میں سے کوئی شخص سن لے (پھر اچھی حالت پیش آنے کا گمان کرے)۔''

٤٠٩۔ بابٌ: فضلُ مَن لم يتطيّر

اس شخص کی فضیلت جس نے بدشگونی نہ لی

911) حدّثنا حجّاجٌ، وآدمُ، قالا: حدّثنا حمّادُ بنُ سلمةَ، عن عاصمٍ، عن زِرٍّ، عن عبدِاللهِ رضی اللہ عنہ، عن النبيِّ ﷺ قال: ((عُرِضَتْ عليَّ الأممُ بالموسمِ أيّامَ الحجِّ، فأعجبتني كثرةُ أمّتي، قد ملؤوا السّهلَ والجبلَ، قال: يا محمّدُ! أرضيتَ؟ قال: نعم، أي ربِّ. قال: فإنّ مع هؤلاءِ سبعينَ ألفًا يدخلون الجنّةَ بغيرِ حسابٍ، وهم الذين لا يسترقون ولا يكتوون، ولا يتطيّرون، وعلى ربِّهم يتوكّلون))، قال عكّاشةُ: فادعُ اللهَ أن يجعلَني منهم، قال: ((اللّهمّ اجعلْه منهم))، فقال رجلٌ آخرُ: ادعُ اللهَ أن يجعلَني منهم، قال: ((سبقك بها عكّاشةُ)).

حدّثنا موسى قال: حدّثنا حمّادٌ، وهمّامٌ، عن عاصمٍ، عن زِرٍّ، عن عبدِاللهِ، عن النبيِّ ﷺ، وساق الحديثَ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ایام حج کے موسم میں مجھ پر امتیں پیش کی گئیں، مجھے اپنی امت کی کثرت پر خوشی ہوئی جنھوں نے میدان اور پہاڑوں کو بھر دیا تھا۔ ارشاد ہوا: اے محمد (ﷺ!) کیا آپ راضی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، میرے رب (میں راضی ہوں) پھر ارشاد ہوا: ان لوگوں کے ساتھ ستر ہزار ایسے لوگ ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ دم کرواتے ہیں، نہ داغ لگواتے ہیں اور نہ بدشگون لیتے ہیں اور اپنے رب پر ہی توکل کرتے ہیں۔'' سیدنا عکاشہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اسے بھی ان لوگوں میں شامل فرما دے۔'' پھر ایک اور آدمی نے عرض کیا کہ میرے لیے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عکاشہ تجھ سے سبقت لے گیا۔''

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند سے بھی ایسے ہی مروی ہے۔

---

911) [حسن: مسند أحمد: ١/ ٤٠٤؛ مسند أبي يعلى: ٥٣١٩].

٤١٠۔ بَابٌ: اَلطِّيَرَةُ مِنَ الْجِنِّ

جن سے بدشگونی لینا

٩١٢) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ إِذَا وُلِدُوا، فَتَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ، فَأُتِيَتْ بِصَبِيٍّ، فَذَهَبَتْ تَضَعُ وِسَادَتَهُ، فَإِذَا تَحْتَ رَأْسِهِ مُوسَى، فَسَأَلَتْهُمْ عَنِ الْمُوسَى؟ فَقَالُوا: نَجْعَلُهَا مِنَ الْجِنِّ. فَأَخَذَتِ الْمُوسَى فَرَمَتْ بِهَا، وَنَهَتْهُمْ عَنْهَا، وَقَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ الطِّيَرَةَ وَيُبْغِضُهَا، وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَنْهَى عَنْهَا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب (لوگوں کے ہاں) بچے پیدا ہوتے تو ان کے پاس لائے جاتے، آپ رضی اللہ عنہا ان کے لیے دعا فرماتیں چنانچہ ایک بچہ لایا گیا آپ اس کا تکیہ رکھنے گئیں تو دیکھا کہ اس کے سر کے نیچے استرا پڑا ہے، آپ نے ان سے استرے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: ہم اسے جن سے بچنے کے لیے رکھتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہا نے استرا پکڑا اور اسے پھینک دیا، انہیں ایسا کرنے سے منع کیا اور فرمایا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ برا شگون لینے کو ناپسند فرماتے تھے اور اس سے بغض رکھتے تھے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خود بھی اس سے منع فرماتی تھیں۔

٤١١۔ بَابٌ: اَلْفَأْلُ

نیک فال لینا

٩١٣) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوَى، وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ الصَّالِحُ: الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بیماری متعدی (پھیلنے والی) نہیں اور نہ بدشگونی ہے، مجھے نیک فال یعنی اچھا کلمہ پسند ہے۔''

٩١٤) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَيَّةُ التَّمِيمِيُّ، أَنَّ أَبَاهُ رضي الله عنه أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا شَيْءَ فِي الْهَوَامِّ، وَأَصْدَقُ الطِّيَرَةِ الْفَأْلُ، وَالْعَيْنُ حَقٌّ)).

جناب حیہ تمیمی رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''الو میں کوئی (نحوست والی) چیز نہیں اور سب سے سچا شگون نیک فال ہے اور نظر لگ جانا حق ہے۔''

٩١٢) [ضعيف] معاني الآثار للطحاوي: ٤/ ٣١٢۔

٩١٣) صحيح البخاري: ٥٧٥٦؛ صحيح مسلم: ٢٢٢٣۔

٩١٤) [صحيح] جامع الترمذي: ٢٠٦١؛ المعجم الكبير للطبراني: ٣٥٦٢۔

٤١٢۔ بَابٌ: اَلتَّبَرُّكُ بِالاسْمِ الْحَسَنِ

اچھے نام سے برکت حاصل کرنا

۹۱۵) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُؤَمَّلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ السَّائِبِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ، حِيْنَ ذَكَرَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ أَنَّ سُهَيْلًا قَدْ أَرْسَلَهُ إِلَيْهِ قَوْمُهُ، فَصَالَحُوْهُ عَلَى أَنْ يَرْجِعَ عَنْهُمْ هَذَا الْعَامَ، وَيُخَلُّوْهَا لَهُمْ قَابِلَ ثَلَاثَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ -حِيْنَ أَتَى فَقِيْلَ: أَتَى سُهَيْلٌ: ((سَهَّلَ اللّٰهُ أَمْرَكُمْ))، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ.

سیدنا عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال جب سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اس بات کا ذکر کیا کہ سہیل کو ان کی قوم نے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ ان سے اس شرط پر صلح کرلیں کہ اس سال آپ واپس لوٹ جائیں اور وہ (قریش) آئندہ سال تین دن کے لیے بیت اللہ خالی کر دیں گے، نبی ﷺ نے سہیل کے آنے پر، جب کہا گیا کہ سہیل آیا ہے، فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمہارا کام آسان کر دیا ہے۔'' عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا ہے۔

٤١٣۔ بَابٌ: اَلشُّؤْمُ فِي الْفَرَسِ

گھوڑے میں نحوست

۹۱۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ، وَالْمَرْأَةِ، وَالْفَرَسِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''نحوست گھر، عورت اور گھوڑے میں ہے۔''

۹۱۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ، فَفِي الْمَرْأَةِ، وَالْفَرَسِ، وَالْمَسْكَنِ)).

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو عورت، گھوڑے اور مکان میں ہوتی۔''

۹۱۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ يَعْنِي أَبَا قُدَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا كُنَّا فِي دَارٍ كَثُرَ

---

۹۱۵) صحيح البخاري: ۲۷۳۱؛ مصنف عبد الرزاق: ۹۷۲۰۔

۹۱۶) صحيح البخاري: ۲۸۵۸؛ صحيح مسلم: ۲۲۲۵؛ موطأ إمام مالك: ۲۷۸۷۔

۹۱۷) صحيح البخاري: ۲۸۵۹؛ صحيح مسلم: ۲۲۲۵؛ موطأ إمام مالك: ۲۷۸۶۔

۹۱۸) [حسن] سنن أبي داود: ۳۹۲٤؛ موطأ إمام مالك: ۲۷۸۸۔

فِيهَا عَدَدُنَا، وَكَثُرَتْ فِيهَا أَمْوَالُنَا، فَتَحَوَّلْنَا إِلَى دَارٍ أُخْرَى، فَقَلَّ فِيهَا عَدَدُنَا، وَقَلَّتْ فِيهَا أَمْوَالُنَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ذَرُوهَا، أَوْ دَعُوهَا، وَهِيَ ذَمِيمَةٌ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: فِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم ایک گھر میں تھے، اس میں ہماری تعداد بھی زیادہ تھی اور ہمارے مال بھی اس میں زیادہ تھے، پھر ہم دوسرے گھر میں منتقل ہو گئے تو ہماری تعداد اس میں کم ہو گئی اور ہمارے مال بھی اس میں کم ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس (گھر) کو چھوڑ دو۔'' امام ابوعبداللہ (بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: اس کی سند میں نظر ہے۔

٤١٤ ـ بَابٌ: الْعُطَاسُ

چھینک کے بیان میں

۹۱۹) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ، فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ، وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِذَا قَالَ: هَاهْ، ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے، لہٰذا جب کسی کو چھینک آئے پھر وہ الحمدللہ کہے تو ہر مسلمان پر لازم ہے جو اس سے (الحمدللہ) سنے کہ وہ اس کا جواب دے اور رہی جمائی تو وہ شیطان کی طرف سے ہے اور جتنا ہو سکے اس کو روکنا چاہیے، جب کوئی جمائی لیتے وقت ''ہاہ'' کہتا ہے تو شیطان اس سے ہنستا ہے۔''

٤١٥ ـ بَابٌ: مَا يَقُولُ إِذَا عَطَسَ

جب چھینک آئے تو کیا کہے؟

۹۲۰) (ث: ۲۱۰) حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، قَالَ الْمَلَكُ: رَبِّ الْعَالَمِينَ، فَإِذَا قَالَ: رَبِّ الْعَالَمِينَ، قَالَ الْمَلَكُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے پھر وہ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کہے تو فرشتہ (اضافہ کرتے ہوئے) رَبِّ الْعَالَمِينَ کہتا ہے اور جب آدمی رَبِّ الْعَالَمِينَ بھی کہہ دے تو فرشتہ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ (اللہ تجھ پر رحم کرے) کہتا ہے۔

---

۹۱۹) صحيح البخاري: ٦٢٢٣؛ صحيح مسلم: ٢٩٩٤ـ ٩٢٠) ضعيف | المعجم الكبير للطبراني: ١٢٢٨٤ـ

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، فَإِذَا قَالَ، فَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكَ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكَ)). قَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ: أَثْبَتُ مَا يُرْوَى فِي هَذَا الْبَابِ هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي يُرْوَى عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کو چھینک آئے تو اس کو چاہیے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے پھر جب وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ دے تو اس کے بھائی یا اس کے ساتھی کو چاہیے کہ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہے پھر جب وہ اسے یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہے تو چھینک لینے والا يَهْدِيكَ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكَ ”اللہ تیری راہنمائی کرے اور تیرا حال درست کرے“ کہے۔“

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چھینک کے سلسلے میں جو احادیث مروی ہیں ان میں وہ حدیث زیادہ ثابت ہے جو ابوصالح سمان رحمہ اللہ سے مروی ہے۔

٤١٦۔ بَابٌ: تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ

چھینکنے والے کو جواب دینا

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ الْإِفْرِيقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّهُمْ كَانُوا غُزَاةً فِي الْبَحْرِ زَمَنَ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ، فَانْضَمَّ مَرْكَبُنَا إِلَى مَرْكَبِ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ، فَلَمَّا حَضَرَ غَدَاؤُنَا أَرْسَلْنَا إِلَيْهِ، فَأَتَانَا، فَقَالَ: دَعَوْتُمُونِي وَأَنَا صَائِمٌ، فَلَمْ يَكُنْ لِي بُدٌّ مِنْ أَنْ أُجِيبَكُمْ، لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ سِتَّ خِصَالٍ وَاجِبَةٍ، إِنْ تَرَكَ مِنْهَا شَيْئًا فَقَدْ تَرَكَ حَقًّا وَاجِبًا لِأَخِيهِ عَلَيْهِ: يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ، وَيَحْضُرُهُ إِذَا مَاتَ، وَيَنْصَحُهُ إِذَا اسْتَنْصَحَهُ))، قَالَ: وَكَانَ مَعَنَا رَجُلٌ مَزَّاحٌ يَقُولُ لِصَاحِبِ طَعَامِنَا: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا وَبِرًّا، فَغَضِبَ عَلَيْهِ حِينَ أَكْثَرَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لِأَبِي أَيُّوبَ: مَا تَرَى فِي رَجُلٍ إِذَا قُلْتُ لَهُ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا وَبِرًّا، غَضِبَ وَشَتَمَنِي؟ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ: إِنَّا كُنَّا نَقُولُ: إِنَّ مَنْ لَمْ يُصْلِحْهُ الْخَيْرُ أَصْلَحَهُ الشَّرُّ، فَاقْلِبْ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ حِينَ أَتَاهُ: جَزَاكَ اللَّهُ شَرًّا وَعَرًّا، فَضَحِكَ وَرَضِيَ وَقَالَ: مَا تَدَعُ مُزَاحَكَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: جَزَى اللَّهُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ خَيْرًا.

جناب عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ وہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بحری جہاد پر تھے، ہماری سواریاں سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی سواری کے ساتھ مل گئیں۔ جب دوپہر کا کھانا حاضر ہوا تو ہم نے ان کو بلوا بھیجا وہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم نے مجھے دعوت دی حالانکہ میں روزے سے ہوں مگر

۹۲۱۔ صحيح البخاري: ٦٢٢٤؛ سنن أبي داود: ٥٠٣٣.

۹۲۲۔ [ضعيف] تاريخ دمشق لابن عساكر: ١٦/ ٥٢؛ المعجم الكبير للطبراني: ٤٠٧٦.

میرے لیے تمہاری دعوت قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کیونکہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: "ہر مسلمان پر اس کے بھائی کے چھ حقوق واجب ہیں اگر اس نے ان میں سے کسی کو چھوڑ دیا تو یقیناً اس نے اپنے اوپر اپنے بھائی کے ایک واجب حق کو چھوڑ دیا (اور وہ حق یہ ہیں): جب اس سے ملاقات ہو تو سلام کرے، اور جب وہ اسے دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کرے اور جب اسے چھینک آئے تو اس کا جواب دیا کرے، جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے اور جب وہ فوت ہو تو اس کے جنازے میں شرکت کرے اور جب وہ خیر خواہی کا طالب ہو تو اس کی خیر خواہی کرے۔"

راوی کہتا ہے: ہمارے ساتھ ایک بڑا مزاحیہ آدمی تھا وہ ہمارے صاحب طعام کو کہنے لگا: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا وَبِرًّا (اللہ تجھے اچھا اور بہتر بدلہ دے) جب اس نے اسے کثرت سے ساتھ یہ الفاظ کہے تو وہ (صاحب طعام) غصہ میں آ گیا، اس پر مزاحیہ آدمی نے سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کی ایسے آدمی کے بارے میں کیا رائے ہے کہ جب میں نے اس کو جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا وَبِرًّا کہا تو وہ غصے ہو گیا اور مجھے برا بھلا کہنے لگا تو سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کہا کرتے تھے۔ بے شک خیر جس کی اصلاح نہ کرے شر اس کی اصلاح کرتی ہے لہٰذا تو اس پر یہ بات الٹ دے چنانچہ جب وہ شخص ان کے پاس آیا تو اس نے اسے کہا: جَزَاكَ اللّٰهُ شَرًّا وَعَرًّا (اللہ تجھے برا اور سخت بدلہ دے) یہ سن کر وہ آدمی ہنس پڑا اور وہ راضی ہو گیا، کہنے لگا: تو اپنا مذاق نہیں چھوڑتا۔ اس پر مذاق کرنے والے نے کہا: اللہ تعالیٰ سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو بہتر بدلہ عطا فرمائے۔

۹۲۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَرْبَعٌ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ: يَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ، وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ)).

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چار حق ہیں: وہ جب بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے، جب وہ فوت ہو تو اس کے جنازے میں شرکت کرے، جب وہ اسے دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کرے اور جب اسے چھینک آئے تو اس کا جواب دے۔"

۹۲۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ، وَعَنِ الْمَيَاثِرِ، وَالْقَسِّيَّةِ، وَالْإِسْتَبْرَقِ، وَالدِّيبَاجِ، وَالْحَرِيرِ.

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات کاموں کا حکم دیا اور سات سے منع کیا آپ نے ہمیں مریض کی عیادت کرنے، جنازے میں شرکت کرنے، چھینکنے والے کا جواب دینے، قسم کو پورا کرنے، مظلوم کی مدد،

۹۲۳) [صحيح: سنن ابن ماجه: ۱٤۳٤۔

۹۲٤) صحيح البخاري: ۱۲۳۹؛ صحيح مسلم: ۲۰٦٦

سلام کو عام کرنے اور دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کرنے کا حکم دیا اور ہمیں سونے کی انگوٹھیوں سے، چاندی کے برتنوں سے، ریشمی چادروں سے (جو بستر پر بچھاتے ہیں یا سواری میں زین پر رکھتے ہیں)، ریشم کی تمام اقسام قسی، دیباج اور خالص ریشم سے منع کیا۔

٩٢٥) حدثنا محمد بن سلام، عن إسماعيل بن جعفر، عن العلاء بن عبد الرحمن، عن أبيه، عن أبي هريرة رضي الله عنه، أن رسول الله ﷺ قال: ((حق المسلم على المسلم ست))، قيل: ما هي يا رسول الله؟ قال: ((إذا لقيته فسلم عليه، وإذا دعاك فأجبه، وإذا استنصحك فانصح له، وإذا عطس فحمد الله فشمته، وإذا مرض فعده، وإذا مات فاتبعه))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔'' عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو ملاقات کرے تو اس کو سلام کر، جب تجھے دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کر، جب تجھ سے خیر خواہی طلب کرے تو اس کی خیر خواہی کر، جب اسے چھینک آئے اور وہ الحمدللہ کہے تو اس کا جواب دے، جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کر اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے پیچھے جائے۔''

٤١٧ـ بَابٌ: مَنْ سَمِعَ الْعَطْسَةَ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ

جس نے چھینک سن کر الحمدللہ کہا

٩٢٦) (ت ٢٠١) حدثنا طلق بن غنام قال: حدثنا شيبان، عن أبي إسحاق، عن خيثمة، عن علي رضي الله عنه قال: من قال عند عطسة سمعها: الحمد لله رب العالمين على كل حال ما كان، لم يجد وجع الضرس ولا الأذن أبدا.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے چھینک سن کر "الحمد لله رب العالمين على كل حال ما كان" ''ہر حالت میں تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں۔'' کہا، اسے داڑھ کا درد نہیں ہوگا اور نہ ہی کبھی کان میں درد ہوگا۔

٤١٨ـ بَابٌ: كَيْفَ تَشْمِيتُ مَنْ سَمِعَ الْعَطْسَةَ

جو چھینک سنے وہ کس طرح جواب دے؟

٩٢٧) حدثنا مالك بن إسماعيل قال: حدثنا عبد العزيز بن أبي سلمة قال: أخبرنا عبد الله بن دينار، عن

---

٩٢٥) صحيح مسلم: ٢١٦٢.

٩٢٦) ضعيف: مصنف ابن أبي شيبة: ٢٩٨١١، المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٦٤.

٩٢٧) صحيح البخاري: ٦٢٢٤.

أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، فَإِذَا قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، فَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَلْيَقُلْ هُوَ: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے چاہیے کہ الحمد للہ کہے پھر جب اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ دیا تو اس کے بھائی یا اس کے ساتھی کو چاہیے کہ (جواباً) یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہے اور اس (چھینک مارنے والے) کو چاہیے کہ یَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ (اللہ تیری راہنمائی کرے اور تیرے حالات درست کرے) کہے۔''

۹۲۸) حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللَّهَ، كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ. فَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو اس کو سننے والے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اس کے جواب میں یرحمك الله کہے، اور رہی جمائی تو وہ شیطان کی طرف سے ہے لہٰذا جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے اُسے روکے کیونکہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان اس سے ہنستا ہے۔''

۹۲۹) (ت: ۲۱۲) حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُولُ إِذَا شُمِّتَ: عَافَانَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ مِنَ النَّارِ، يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ.

جناب ابو جمرہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''عَافَانَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ مِنَ النَّارِ، يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ'' اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں آگ سے عافیت دے اور اللہ تم پر رحم فرمائے۔

۹۳۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَعْلَى قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُنَيْبٍ - وَهُوَ يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ - عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَعَطَسَ رَجُلٌ فَحَمِدَ اللَّهَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَرْحَمُكَ اللَّهُ))، ثُمَّ عَطَسَ آخَرُ، فَلَمْ يَقُلْ لَهُ شَيْئًا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَدَدْتَ عَلَى الْآخَرِ، وَلَمْ تَقُلْ لِي شَيْئًا؟ قَالَ: ((إِنَّهُ حَمِدَ اللَّهَ، وَسَكَتَّ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی کو چھینک آئی اس نے الحمد للہ کہا تو نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ((يَرْحَمُكَ اللّٰهُ)) ''اللہ تجھ پر رحم فرمائے'' پھر ایک دوسرے آدمی کو چھینک آئی تو آپ نے کچھ نہ فرمایا، اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اسے چھینک کا جواب دیا اور میرے لیے کچھ بھی نہیں فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے الحمد للہ کہا تھا اور تو خاموش رہا۔''

۹۲۸) صحيح البخاري: ٦٢٢٦۔ ۹۲۹) صحيح ۹۳۰) صحيح - مصنف ابن أبي شيبة: ٢٥٩٧٦۔

٤١٩۔ بَابٌ: إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ لَا يُشَمَّتُ

جب الحمدللہ نہ کہے تو چھینک کا جواب نہ دیا جائے

٩٣١) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رضی اللہ عنہ يَقُولُ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا، وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ، فَقَالَ: شَمَّتَّ هَذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي؟ قَالَ: ((إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَلَمْ تَحْمَدْهُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی آپ ﷺ نے ان میں سے ایک کو جواب دیا اور دوسرے کو جواب نہ دیا، تو اس نے عرض کیا: آپ نے اسے جواب دیا اور مجھے جواب نہیں دیا؟ آپ نے فرمایا: ''اس نے الحمدللہ کہا تھا اور تو نے الحمد للہ نہیں کہا۔''

٩٣٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ- هُوَ أَخُو ابْنِ عُلَيَّةَ- قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَلَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدُهُمَا أَشْرَفُ مِنَ الْآخَرِ، فَعَطَسَ الشَّرِيفُ مِنْهُمَا فَلَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ، وَلَمْ يُشَمِّتْهُ، وَعَطَسَ الْآخَرُ فَحَمِدَ اللّٰهَ، فَشَمَّتَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ الشَّرِيفُ: عَطَسْتُ عِنْدَكَ فَلَمْ تُشَمِّتْنِي، وَعَطَسَ هَذَا الْآخَرُ فَشَمَّتَّهُ، فَقَالَ ﷺ: ((إِنَّ هَذَا ذَكَرَ اللّٰهَ فَذَكَرْتُهُ، وَأَنْتَ نَسِيتَ اللّٰهَ فَنَسِيتُكَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک دوسرے کی بہ نسبت زیادہ معزز تھا، اس معزز کو چھینک آئی تو اس نے الحمد للہ نہ کہا اور آپ ﷺ نے بھی اسے چھینک کا جواب نہ دیا اور دوسرے آدمی کو چھینک آئی اس نے الحمد للہ کہا تو آپ ﷺ نے اسے چھینک کا جواب دیا، اس پر اس معزز آدمی نے کہا: مجھے آپ کے پاس چھینک آئی تو آپ نے مجھے اس کا جواب نہ دیا اور اس دوسرے کو چھینک آئی تو اسے آپ نے جواب دیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے اللہ کو یاد کیا (الحمد للہ کہا) تو میں نے بھی اسے یاد کیا اور تو نے اللہ کو بھلا دیا تو میں نے بھی تجھے بھلا دیا۔''

٤٢٠۔ بَابٌ: كَيْفَ يَبْدَأُ الْعَاطِسُ

چھینکنے والا شروع میں کیا کہے؟

٩٣٣) (ث: ٢١٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّهُ كَانَ إِذَا عَطَسَ فَقِيلَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَقَالَ: يَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ، وَيَغْفِرُ لَنَا وَلَكُمْ.

---

٩٣١) صحيح البخاري: ٦٢٢٥؛ صحيح مسلم: ٢٩٩١۔

٩٣٢) [حسن] مسند أحمد: ٢/ ٣٢٨؛ الدعاء للطبراني: ١٩٩٥۔

٩٣٣) [صحيح] موطأ إمام مالك: ٢٧٧٠۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ان کو چھینک آتی اور انہیں کہا جاتا: "یرحمك الله" تو وہ کہتے: "یَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَإِیَّاکُمْ، وَیَغْفِرُ لَنَا وَلَکُمْ." "اللہ تعالیٰ ہم پر اور تم پر رحم کرے اور ہمیں اور تمہیں بخش دے۔"

٩٣٤ـ (ث: ٤٠٤) حدثنا أبو نعيم قال: حدثنا سفيان، عن عطاء، عن أبي عبد الرحمن، عن عبد الله رضي الله عنه قال: إذا عطس أحدكم فليقل: الحمد لله رب العالمين، وليقل من يرد: يرحمك الله، وليقل هو: يغفر الله لي ولكم.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے چاہیے کہ وہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" کہے اور جو شخص جواب دے اسے چاہیے کہ "یَرْحَمُكَ اللّٰہُ" کہے، اور چھینکنے والے کو چاہیے کہ "یَغْفِرُ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ" کہے۔

٩٢٥ـ حدثنا عاصم بن علي قال: حدثنا عكرمة قال: حدثنا إياس بن سلمة، عن أبيه قال: عطس رجل عند النبي ﷺ فقال: «يَرْحَمُكَ اللَّهُ»، ثم عطس أخرى، فقال النبي ﷺ: «هَذَا مَزْكُومٌ».

جناب ایاس بن سلمہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ایک آدمی کو نبی ﷺ کے پاس چھینک آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: «یَرْحَمُكَ اللّٰہُ» اسے پھر چھینک آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے زکام ہے۔"

٤٢١ ـ بَابٌ: مَنْ قَالَ: يَرْحَمُكَ إِنْ كُنْتَ حَمِدْتَ اللَّهَ

جس نے کہا: اگر تو نے الحمد للہ کہا ہے تو یرحمك الله

٩٣٦ـ (ث: ٤٠٥) حدثنا عارم قال: حدثنا عمر بن زربي قال: حدثني مكحول الأزدي قال: كنت إلى جنب ابن عمر رضي الله عنهما، فعطس رجل من ناحية المسجد، فقال ابن عمر: يرحمك الله إن كنت حمدت الله.

جناب مکحول ازدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا کہ مسجد کے کونے سے ایک آدمی کو چھینک آئی، تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تو نے الحمد للہ کہا ہے تو یرحمك الله۔

٤٢٢ ـ بَابٌ: لَا يَقُولُ: آبْ

"آب" نہ کہے

٩٣٧ـ (ث: ٤٠٦) حدثنا محمد بن سلام قال: أخبرنا مخلد قال: أخبرنا ابن جريج، أخبرني ابن أبي نجيح، عن مجاهد، أنه سمعه يقول: عطس ابن لعبد الله بن عمر رضي الله عنهما، إما أبو بكر، وإما عمر، فقال: آب، فقال ابن عمر رضي الله عنهما: وما آب؟ إن آب اسم شيطان من الشياطين جعلها بين العطسة والحمد.

٩٣٤ـ صحيح ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٦٦.

٩٢٥ـ صحيح مسلم، ٢٩٩٣ ـ سنن أبي داود، ٥٠٣٧ ـ جامع الترمذي، ٢٧٤٣.

٩٣٦ـ ضعيف ٩٣٧ـ صحيح ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٣٣٧

امام مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے ابوبکر یا عمر رحمہ اللہ کو چھینک آئی اس نے کہا: "آب" سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا آب کیا ہے؟ بے شک آب شیاطین میں سے ایک شیطان کا نام ہے۔ جسے اس نے چھینک اور الحمدللہ کے درمیان رکھ دیا ہے (تاکہ آدمی چھینک آنے کے بعد الحمدللہ کہنے سے پہلے شیطان کا نام لے لے)۔

٤٢٣ ـ بَابٌ: إِذَا عَطَسَ مِرَارًا

جب کئی بار چھینک آئے

۹۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَعَطَسَ رَجُلٌ، فَقَالَ: ((يَرْحَمُكَ اللّٰهُ))، ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هٰذَا مَزْكُومٌ)).

جناب ایاس بن سلمہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا کہ ایک آدمی کو چھینک آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یرحمك الله" پھر اسے دوسری بار چھینک آئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اسے زکام ہے۔"

۹۳۹) (ث: ۲۱۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَمِّتْهُ وَاحِدَةً وَثِنْتَيْنِ وَثَلَاثًا، فَمَا كَانَ بَعْدَ هٰذَا فَهُوَ زُكَامٌ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تو اس (چھینکنے والے) کو ایک بار، دو بار اور تین بار چھینک کا جواب دے پھر اس کے بعد جو ہوگا وہ زکام ہے۔

٤٢٤ ـ بَابٌ: إِذَا عَطَسَ الْيَهُودِيُّ

جب یہودی کو چھینک آئے (تو کیا کہا جائے؟)

۹۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجَاءَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ: يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ، فَكَانَ يَقُولُ: ((يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ، وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس آکر چھینکا کرتے تھے یہ امید لگاتے ہوئے کہ آپ ﷺ ان کے لیے یرحمکم اللہ فرمائیں گے، مگر آپ ﷺ فرماتے: ((يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ، وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ)) "اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حال کو درست کرے۔"

---

۹۳۸) صحيح مسلم: ۲۹۹۳؛ سنن أبي داود: ۵۰۳۷؛ جامع الترمذي: ۲۷۴۳۔

۹۳۹) [صحيح] سنن أبي داود: ۵۰۳۴، ۵۰۳۵۔

۹۴۰) [صحيح] سنن أبي داود: ۵۰۳۸؛ جامع الترمذي: ۲۷۳۹۔

حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي حَكِيمُ بْنُ الدَّيْلَمِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ.

ایک دوسری سند میں بھی جناب ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٤٢٥۔ بَابٌ: تَشْمِيتُ الرَّجُلِ الْمَرْأَةَ

عورت کی چھینک پر مرد کا جواب دینا

۹۴۱) حَدَّثَنَا فَرْوَةُ، وَأَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابَ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى، وَهُوَ فِي بَيْتِ بِنْتِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ، فَعَطَسْتُ فَلَمْ يُشَمِّتْنِي، وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَهَا، فَأَخْبَرْتُ أُمِّي، فَلَمَّا أَتَاهَا وَقَعَتْ بِهِ وَقَالَتْ: عَطَسَ ابْنِي فَلَمْ تُشَمِّتْهُ، وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَّهَا، فَقَالَ لَهَا: إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ، فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمِّتُوهُ، وَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلَا تُشَمِّتُوهُ))، وَإِنَّ ابْنَكِ عَطَسَ، فَلَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ، فَلَمْ أُشَمِّتْهُ، وَعَطَسَتْ فَحَمِدَتِ اللَّهَ فَشَمَّتُّهَا، فَقَالَتْ: أَحْسَنْتَ.

جناب ابو بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں (اپنے والد) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور وہ اس وقت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی بیٹی کے گھر میں تھے، مجھے چھینک آئی تو انہوں نے مجھے چھینک کا جواب نہ دیا اور فضل کی بیٹی کو چھینک آئی تو انہوں نے اسے چھینک کا جواب دیا، میں نے اپنی ماں کو اس بارے میں بتایا، جب ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ میری والدہ کے پاس تشریف لائے تو وہ (والدہ) ان پر بگڑ گئیں اور انہیں ملامت کرتے ہوئے کہنے لگیں: میرے بیٹے کو چھینک آئی لیکن آپ نے اس کا جواب نہیں دیا اور اس (فضل رضی اللہ عنہ کی بیٹی) کو چھینک آئی تو آپ نے اسے جواب دیا اس پر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: بے شک میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے پھر وہ الحمدللہ کہے تو اسے جواب دو اور اگر وہ الحمدللہ نہ کہے تو اسے جواب مت دو۔'' اور بے شک تیرے بیٹے کو چھینک آئی لیکن اس نے الحمدللہ نہیں کہا لہٰذا میں نے اسے جواب نہیں دیا اور اس (فضل رضی اللہ عنہ کی بیٹی) کو چھینک آئی تو اس نے الحمدللہ کہا لہٰذا میں نے اسے جواب دیا، کہنے لگی: آپ نے اچھا کیا۔

٤٢٦۔ بَابٌ: التَّثَاؤُبُ

جمائی لینے کے بیان میں

۹۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ)).

۹۴۱) صحیح مسلم: ۲۹۹۲۔ ۹۴۲) صحیح مسلم: ۲۹۹۴؛ جامع الترمذي: ۳۷۰۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے چاہیے کہ جتنا ہو سکے اسے روکے۔''

٤٢٧۔ بَابٌ: مَنْ يَقُوْلُ: لَبَّيْكَ، عِنْدَ الْجَوَابِ

جو شخص جواب دیتے ہوئے ''لبیك'' (میں حاضر ہوں) کہے

۹۴۳) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، عَنْ مُعَاذٍ رضي الله عنه قَالَ: أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((يَا مُعَاذُ))، قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ قَالَ مِثْلَهُ ثَلَاثًا: ((هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ؟ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا))، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ: ((يَا مُعَاذُ!))، قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: ((هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ؟ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا: میں سواری پر نبی ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے معاذ!'' میں نے عرض کیا: لبیك وسعدیك (میں حاضر ہوں اور حکم کی تعمیل کے لیے موجود ہوں) پھر اسی طرح آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا (پھر فرمایا:) ''کیا تو جانتا ہے کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔'' پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد فرمایا: ''اے معاذ!'' میں نے عرض کیا: لبیك وسعدیك، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو جانتا ہے کہ اللہ عزوجل پر بندوں کا کیا حق ہے، جب وہ یہ کام کر لیں؟ یہ ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔''

٤٢٨۔ بَابٌ: قِيَامُ الرَّجُلِ لِأَخِيهِ

آدمی کا اپنے بھائی کی خاطر کھڑا ہونا

۹۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ كَعْبٍ -وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ- قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَتَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَآذَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا، يُهَنِّئُونِي بِالتَّوْبَةِ يَقُولُونَ: لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ، حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَوْلَهُ النَّاسُ، فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِاللَّهِ يُهَرْوِلُ، حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي، وَاللَّهِ مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ، لَا أَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ.

---

۹۴۳) صحيح البخاري: ٦٢٦٧؛ صحيح مسلم: ٣٠۔

۹۴۴) صحيح البخاري: ٤٤١٨۔

جناب عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن کعب رحمہ اللہ جو کہ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کے بیٹوں میں سے ہیں، جس وقت سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے تھے تو یہ ان کے قائد تھے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو ان کا غزوہ تبوک میں رسول اللہ سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے حدیث بیان کی کہ جب اللہ تعالیٰ نے میری توبہ قبول فرمائی اور رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز کے وقت اللہ کے توبہ قبول فرمانے کا اعلان کیا تو لوگ فوج درفوج مجھ سے ملنے آئے اور مجھے توبہ قبول ہو جانے پر مبارکباد دینے لگے، وہ کہہ رہے تھے: تجھے مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تیری توبہ قبول کر لی ہے یہاں تک کہ میں مسجد میں داخل ہوا، رسول اللہ ﷺ کے گرد لوگ بیٹھے ہوئے تھے، طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور میری طرف دوڑتے ہوئے آئے، مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی، اللہ کی قسم! ان کے علاوہ مہاجرین میں سے کوئی شخص بھی میرے لیے کھڑا نہیں ہوا، میں طلحہ رضی اللہ عنہ کی اس محبت کو نہ بھولوں گا۔

۹٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، أَنَّ نَاسًا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ائْتُوا خَيْرَكُمْ، أَوْ سَيِّدَكُمْ))، فَقَالَ: ((يَا سَعْدُ! إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ))، فَقَالَ سَعْدٌ: أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ، وَتُسْبَى ذُرِّيَّتُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللَّهِ))، أَوْ قَالَ: ((حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک (یہودی قبیلہ بنوقریظہ کے) لوگ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حکم (کو ماننے) پر اتر آئے تو آپ ﷺ نے اس کی طرف پیغام بھیجا تو وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر تشریف لائے، جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بہترین۔'' یا فرمایا: ''اپنے سردار کی طرف جاؤ۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے سعد! یہ لوگ تیرے فیصلے پر اترے ہیں۔'' سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کے بارے میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے جنگجوؤں کو قتل کر دیا جائے اور ان کی اولاد کو قیدی بنا لیا جائے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔'' یا فرمایا: ''تم نے بادشاہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔''

۹٤٦) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا كَانَ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ رُؤْيَةً مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا إِلَيْهِ، لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذَلِكَ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی زیارت سے بڑھ کر کوئی شخص بھی صحابہ کے ہاں زیادہ محبوب نہ تھا، اس کے باوجود وہ آپ ﷺ کے تشریف لانے پر کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آپ ﷺ اسے ناپسند فرماتے ہیں۔

---

۹٤٥) صحيح البخاري: ٣٨٠٤؛ صحيح مسلم ١٧٦٨۔

۹٤٦) [صحيح] مسند أحمد: ٣/ ١٣٢؛ جامع الترمذي ٢٧٥٤

۹۴۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَيْسَرَةُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ كَانَ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ ﷺ كَلَامًا وَلَا حَدِيثًا وَلَا جِلْسَةً مِنْ فَاطِمَةَ رضي الله عنها. قَالَتْ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَآهَا قَدْ أَقْبَلَتْ رَحَّبَ بِهَا، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهَا حَتَّى يُجْلِسَهَا فِي مَكَانِهِ، وَكَانَتْ إِذَا أَتَاهَا النَّبِيُّ ﷺ رَحَّبَتْ بِهِ، ثُمَّ قَامَتْ إِلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ، وَإِنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ، فَرَحَّبَ بِهَا وَقَبَّلَهَا، وَأَسَرَّ إِلَيْهَا، فَبَكَتْ، ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا، فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ لِلنِّسَاءِ: إِنْ كُنْتُ لَأَرَى أَنَّ لِهَذِهِ الْمَرْأَةِ فَضْلًا عَلَى النِّسَاءِ، فَإِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ، بَيْنَمَا هِيَ تَبْكِي إِذَا هِيَ تَضْحَكُ. فَسَأَلْتُهَا: مَا قَالَ لَكِ؟ قَالَتْ: إِنِّي إِذًا لَبَذِرَةٌ، فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَتْ: أَسَرَّ إِلَيَّ فَقَالَ: ((إِنِّي مَيِّتٌ))، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيَّ فَقَالَ: ((إِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي بِي لُحُوقًا))، فَسُرِرْتُ بِذَلِكَ وَأَعْجَبَنِي.

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے کلام میں، بات چیت میں اور بیٹھنے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا، نبی ﷺ انہیں آتا ہوا دیکھتے تو خوش آمدید کہتے ان کی طرف کھڑے ہوتے اور ان کا بوسہ لیتے، پھر ہاتھ پکڑ کر انہیں لے آتے اور اپنی جگہ پر بٹھا دیتے، اسی طرح جب نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ بھی آپ کو خوش آمدید کہتیں پھر آپ ﷺ کی طرف کھڑی ہوتیں آپ کا بوسہ لیتیں، ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کے پاس اس مرض کے دوران تشریف لائیں جس میں آپ نے وفات پائی تو آپ ﷺ نے انہیں خوش آمدید کہا ان کا بوسہ لیا اور ان سے سرگوشی کی تو وہ رونے لگیں، آپ ﷺ نے پھر ان سے سرگوشی کی تو وہ ہنسنے لگیں، میں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے عورتوں سے کہا: یقین جانو میں دیکھ رہی ہوں کہ اس خاتون کو تمام عورتوں پر فضیلت ہے، یہ خاتون ہمارے درمیان ابھی رو رہی ہے پھر اچانک یہ ہنس رہی ہے، میں نے ان سے پوچھا: آپ ﷺ نے تجھے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا: بے شک ابھی تو میں اس راز کو افشا نہیں کروں گی، پھر جب نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ نے پہلے تو یہ فرمایا تھا: ''بے شک میں فوت ہونے والا ہوں۔'' تو میں رو پڑی، پھر آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ یہ فرمایا: ''میرے اہل وعیال میں سے تم ہی سب سے پہلے مجھے ملوگی۔'' تو اس سے مجھے خوشی ہوئی اور مجھے بات پسند آئی۔

۴۲۹۔ بَابُ: قِيَامُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ الْقَاعِدِ

کسی کا بیٹھے ہوئے آدمی کے لیے کھڑا ہونا

۹۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: اشْتَكَى النَّبِيُّ ﷺ، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ، فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا، فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ قُعُودًا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: ((إِنْ كِدْتُمْ لَتَفْعَلُوا فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّومِ، يَقُومُونَ عَلَى

۹۴۷) [صحیح] السنن الکبری للنسائی: ۸۳۶۵۔ ۹۴۸) صحیح مسلم: ۴۱۱۔

مُلُوكِهِم وَهُم قُعُودٌ، فَلَا تَفْعَلُوا، ائتَمُّوا بِأَئِمَّتِكُم، إِن صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِن صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا.))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بیمار ہو گئے تو ہم نے آپ کے پیچھے اس حال میں نماز پڑھی کہ آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو آپ کی تکبیریں سنا رہے تھے آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے تو ہمیں کھڑے ہوئے دیکھا، آپ نے ہمیں اشارہ فرمایا تو ہم بیٹھ گئے اور ہم نے آپ کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھی جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا: "تم بھی فارسیوں اور رومیوں کی طرح عمل کرنے لگے تھے ان کے بادشاہ بیٹھے ہوتے ہیں اور وہ ان کے سامنے کھڑے رہتے ہیں تم اس طرح نہ کرو، اپنے اماموں کی اتباع کرو، اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔"

٤٣٠ ـ بَابٌ: إِذَا تَثَاءَبَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ

جب جمائی آئے تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے

٩٤٩) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُم فَلْيَضَعْ يَدَهُ بِفِيهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيهِ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے کیونکہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔"

٩٥٠) (ت: ٢١٨) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: إِذَا تَثَاءَبَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ، فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب جمائی آئے تو اپنے ہاتھ کو اپنے منہ پر رکھ لینا چاہیے کیونکہ جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

٩٥١) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنًا لِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يُحَدِّثُ أَبِي، عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُم فَلْيُمْسِكْ عَلَى فِيهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُهُ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے چاہیے کہ اپنے منہ کو بند کر لے کیونکہ شیطان اس میں داخل ہو جاتا ہے۔"

٩٤٩) صحيح مسلم: ٢٩٩٥؛ سنن أبي داود: ٥٠٢٦.

٩٥٠) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ٧٩٨٣؛ مصنف عبد الرزاق: ٣٣٢٣.

٩٥١) صحيح مسلم: ٢٩٩٥؛ سنن أبي داود: ٥٠٢٦.

۹۵۱م) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فِيهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُهُ**)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کو بند کرلے کیونکہ شیطان اس میں داخل ہو جاتا ہے۔''

٤٣١۔ بَابٌ: هَلْ يَفْلِي أَحَدٌ رَأْسَ غَيْرِهِ؟
کیا کوئی دوسرے کے سر سے جوئیں نکال سکتا ہے؟

۹۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ ابْنَةِ مِلْحَانَ، فَتُطْعِمُهُ، وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَأَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ، فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لایا کرتے تھے اور وہ آپ کو کھانا کھلایا کرتی تھیں، ام حرام رضی اللہ عنہا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، ایک دفعہ انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا پھر آپ کے سر مبارک سے جوئیں نکالنے لگیں کہ آپ کو نیند آ گئی، پھر آپ ﷺ ہنستے ہوئے اٹھ بیٹھے۔

۹۵۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ - وَكَانَ ثِقَةً - قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّعْقُ بْنُ حَزْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُطَيَّبٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ السَّعْدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((**هٰذَا سَيِّدُ أَهْلِ الْوَبَرِ**))، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا الْمَالُ الَّذِي لَيْسَ عَلَيَّ فِيهِ تَبِعَةٌ مِنْ طَالِبٍ، وَلَا مِنْ ضَيْفٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**نِعْمَ الْمَالُ أَرْبَعُونَ، وَالْكَثْرَةُ سِتُّونَ، وَوَيْلٌ لِأَصْحَابِ الْمِئِينَ إِلَّا مَنْ أَعْطَى الْكَرِيمَةَ، وَمَنَحَ الْغَزِيرَةَ، وَنَحَرَ السَّمِينَةَ، فَأَكَلَ وَأَطْعَمَ الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ**))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا أَكْرَمُ هٰذِهِ الْأَخْلَاقِ، لَا يُحَلُّ بِوَادٍ أَنَا فِيهِ، مِنْ كَثْرَةِ نَعَمِي؟ فَقَالَ: ((**كَيْفَ تَصْنَعُ بِالْعَطِيَّةِ؟**)) قُلْتُ: أُعْطِي الْبِكْرَ، وَأُعْطِي النَّابَ، قَالَ: ((**كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَنِيحَةِ؟**)) قَالَ: إِنِّي لَأَمْنَحُ النَّاقَةَ، قَالَ: ((**كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الطَّرُوقَةِ؟**)) قَالَ: يَغْدُو النَّاسُ بِحِبَالِهِمْ، وَلَا يُوزَعُ رَجُلٌ مِنْ جَمَلٍ يَخْتَطِمُهُ، فَيُمْسِكُ مَا بَدَا لَهُ، حَتَّى يَكُونَ هُوَ يَرُدُّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**فَمَالُكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ مَالُ مَوَالِيكَ؟**)) قَالَ: ((**فَإِنَّمَا لَكَ مِنْ مَالِكَ مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ، أَوْ أَعْطَيْتَ فَأَمْضَيْتَ، وَسَائِرُهُ لِمَوَالِيكَ**))، فَقُلْتُ: لَا جَرَمَ، لَئِنْ

۹۵۱م) صحيح مسلم: ۲۹۹۵؛ سنن أبي داود: ۵۰۲۶۔

۹۵۲) صحيح البخاري: ۲۷۸۸؛ صحيح مسلم: ۱۹۱۲؛ موطأ إمام مالك: ۱۳۳٦۔

۹۵۳) [حسن] شعب الإيمان للبيهقي: ۳۳۳٦؛ مسند البزار: ۲۷٤٤۔

رَجَعْتُ لَأُقِلَّنَّ عَدَدَهَا . فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ جَمَعَ بَنِيهِ فَقَالَ: يَا بَنِيَّ! خُذُوا عَنِّي ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْخُذُوا عَنْ أَحَدٍ هُوَ أَنْصَحُ لَكُمْ مِنِّي: لَا تَنُوحُوا عَلَيَّ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يُنَحْ عَلَيْهِ ، وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنِ النِّيَاحَةِ ، وَكَفِّنُونِي فِي ثِيَابِي الَّتِي كُنْتُ أُصَلِّي فِيهَا ، وَسَوِّدُوا أَكَابِرَكُمْ ، فَإِنَّكُمْ إِذَا سَوَّدْتُمْ أَكَابِرَكُمْ ، لَمْ يَزَلْ لِأَبِيكُمْ فِيكُمْ خَلِيفَةٌ ، وَإِذَا سَوَّدْتُمْ أَصَاغِرَكُمْ ، هَانَ أَكَابِرُكُمْ عَلَى النَّاسِ ، وَزَاهِدُوا فِيكُمْ ، وَأَصْلِحُوا عَيْشَكُمْ ، فَإِنَّ فِيهِ غِنًى عَنْ طَلَبِ النَّاسِ ، وَإِيَّاكُمْ وَالْمَسْأَلَةَ ، فَإِنَّهَا آخِرُ كَسْبِ الْمَرْءِ ، وَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَسَوُّوا عَلَيَّ قَبْرِي ، فَإِنَّهُ كَانَ يَكُونُ شَيْءٌ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ: خُمَاشَاتٌ ، فَلَا آمَنُ سَفِيهًا أَنْ يَأْتِيَ أَمْرًا يُدْخِلُ عَلَيْكُمْ عَيْبًا فِي دِينِكُمْ . قَالَ عَلِيٌّ: فَذَاكَرْتُ أَبَا النُّعْمَانِ مُحَمَّدَ بْنَ الْفَضْلِ ، فَقَالَ: أَتَيْتُ الصَّعْقَ بْنَ حَزْنٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ ، فَحَدَّثَنَا عَنِ الْحَسَنِ ، فَقِيلَ لَهُ: عَنِ الْحَسَنِ؟ قَالَ: لَا ، يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قِيلَ لَهُ: سَمِعْتَهُ مِنْ يُونُسَ؟ قَالَ: لَا: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُطَيَّبٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ قَيْسٍ ، فَقُلْتُ لِأَبِي النُّعْمَانِ: فَلِمَ تَحْمِلُهُ؟ قَالَ: لَا ، ضَيَّعْنَاهُ .

سیدنا قیس بن عاصم سعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ خیمہ نشینوں کا سردار ہے۔" میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون سا مال ہے جس میں میرے ذمے کسی مانگنے والے یا مہمان کا کوئی تاوان نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "بہتر مال چالیس (بکریاں یا گائے وغیرہ) ہے اور اگر ساٹھ ہو جائے تو زیادہ ہے اور سینکڑوں کی تعداد میں مال رکھنے سینکڑوں والوں کے لیے تباہی ہے بجز اس کے جس نے اچھا مال عطیہ کیا اور دودھ دینے والی اونٹنی (کسی کو) دودھ کے لیے دی اور فربہ جانور ذبح کیا پھر خود بھی کھایا اور عاجز وفقیر کو بھی کھلایا۔" میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تو بہت اچھے اخلاق ہیں، میں جس وادی میں رہتا ہوں وہاں تو میرے جانوروں کی کثرت کی وجہ سے کوئی بھی اس میں نہیں آتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم عطیہ کس طرح کرتے ہو؟" میں نے عرض کیا: جوان اونٹ اور اونٹنی دیتا ہوں، آپ نے فرمایا: "دودھ دینے والے جانور کے بارے میں کیا کرتے ہو۔" میں نے عرض کیا: اونٹنی دیتا ہوں، آپ نے پوچھا: "حمل والے جانوروں کے بارے میں کرتے ہو؟" میں نے عرض کیا: لوگ اپنی رسیاں لاتے ہیں اور جو جس اونٹ کو نکیل ڈال لے اور جب تک چاہے اپنے پاس رکھے اسے کوئی روک ٹوک نہیں یہاں تک کہ وہ خود ہی اسے واپس کر دے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: "تمہارا مال تمہیں زیادہ محبوب ہے یا تمہارے رشتہ داروں کا؟" فرمایا: "تمہارا مال صرف وہ ہے جو تم نے کھالیا اور فنا کر دیا یا کسی کو دے دیا اور صدقہ کر دیا اور اس کے علاوہ جسے تم اپنا مال کہتے ہو وہ تمہارے رشتہ داروں کا مال ہے۔" میں نے عرض کیا: بس اب تو یہی کروں گا کہ واپس ہو کر اپنے جانوروں کی تعداد کم کر دوں گا (یعنی اکثر جانور صدقہ کر دوں گا)۔ پھر جب قیس رضی اللہ عنہ کو موت آنے لگی تو اس نے اپنے بیٹوں کو جمع کیا اور کہا: اے بیٹو! میری نصیحت قبول کر لو، مجھ سے بڑھ کر تمہارا کوئی خیر خواہ نہیں ہو سکتا، میں جب مر جاؤں تو مجھ پر نوحہ نہ کرنا کیونکہ رسول اللہ پر نوحہ نہیں کیا گیا اور میں نے نبی ﷺ کو نوحہ

کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے، اور مجھے انہیں کپڑوں میں کفن کر دینا جن میں میں نماز پڑھتا ہوں، اور اپنے بڑوں کو سردار بنانا، اگر تم بڑوں کو سردار بناؤ گے تو تم اپنے اندر تمہارے باپ کا کوئی نہ کوئی خلیفہ رہے گا اور اگر چھوٹوں کو سردار بناؤ گے تو تم اپنے بڑے لوگوں کی نظروں میں حقیر ہو جاؤ گے اور وہ تم سے بے رغبت ہو جائیں گے، اپنی روزی کو درست رکھنا کیونکہ اس میں لوگوں سے مانگنے میں غنا ہے، لوگوں سے سوال کرنے سے بچنا کیونکہ سوال کرنا انسان کا سب سے آخری پیشہ ہے۔ جب تم مجھے دفن کرو تو میری قبر کو برابر کر دینا کیونکہ میرے اور قبیلہ بکر بن وائل کے درمیان کچھ جھڑپیں رہی ہیں۔ لہٰذا میں اس سے مطمئن نہیں ہوں کہ ان میں سے کوئی بیوقوف ایسا کام کر گزرے جو تمہارے دین میں کوئی عیب کی بات داخل کر دے۔ علی بن عبداللہ رحمہ اللہ نے کہا: میں نے ابو نعمان محمد بن فضل رحمہ اللہ سے مذاکرہ کیا تو اس نے کہا: میں صعق بن حزن رحمہ اللہ کو اس حدیث میں لایا ہوں اس نے ہمیں حسن رحمہ اللہ سے (یہ حدیث) بیان کی تو اسے کہا گیا: حسن رحمہ اللہ ہے؟ اس نے کہا نہیں، بلکہ یونس بن عبید عن حسن، صعق رحمہ اللہ سے کہا گیا: کیا آپ نے اسے یونس رحمہ اللہ سے سنا ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں، مجھے تو قاسم بن مطیب رحمہ اللہ نے یونس بن عبید رحمہ اللہ سے اس نے حسن رحمہ اللہ سے اس نے سیدنا قیس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔ علی بن عبداللہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو نعمان رحمہ اللہ سے کہا: آپ نے اسے یوں اظہار رکھا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، بلکہ ہم نے اس (سند) کو ضائع کر دیا ہے۔

٤٣٢۔ بَابٌ: تَحْرِيكُ الرَّأْسِ وَعَضُّ الشَّفَتَيْنِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ

تعجب کرتے ہوئے سر ہلانا اور ہونٹوں کو دانتوں میں دبانا

٩٥٤) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ: سَأَلْتُ خَلِيلِي أَبَا ذَرٍّ رضي الله عنه، فَقَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِوَضُوءٍ، فَحَرَّكَ رَأْسَهُ، وَعَضَّ عَلَى شَفَتَيْهِ، قُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي آذَيْتُكَ؟ قَالَ: ((لَا، وَلَكِنَّكَ تُدْرِكُ أُمَرَاءَ، أَوْ أَئِمَّةً، يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا))، قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: ((صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَإِنْ أَدْرَكْتَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُولَنَّ: صَلَّيْتُ، فَلَا أُصَلِّي))

جناب ابو العالیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن صامت رحمہ اللہ سے پوچھا، انھوں نے کہا: میں نے اپنے دوست سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کے پاس وضو کا پانی لے کر آیا، آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک ہلایا اور اپنے ہونٹوں کو دانتوں میں دبایا، میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا میں نے آپ کو کوئی تکلیف پہنچائی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں، لیکن تم ایسے امیروں یا اماموں کو پاؤ گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کریں گے۔" میں نے عرض کیا: پھر میرے لیے کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا "نماز کو اس کے وقت پر پڑھ لینا اور اگر ان کے ساتھ بھی نماز کو پا لو تو ان کے ساتھ بھی پڑھ لینا اور یہ ہرگز نہ کہنا کہ میں نے تو نماز پڑھ لی ہے، اس لیے اب نہیں پڑھوں گا۔"

---

٩٥٤) صحيح مسلم: ٦٤٨۔

٤٣٣ ـ بَابٌ: ضَرْبُ الرَّجُلِ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ أَوِ الشَّيْءِ

تعجب کرتے ہوئے اپنی ران یا کسی چیز پر ہاتھ مارنا

٩٥٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ، عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((أَلَا تُصَلُّونَ؟)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا أَنْفُسُنَا عِنْدَ اللَّهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا، فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ، وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعْتُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ يَقُولُ: ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾. (١٨/ الكهف: ٥٤)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات رسول کریم ﷺ میرے اور اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نماز (تہجد) نہیں پڑھتے۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہماری جانیں اللہ کے قبضہ میں ہیں جب وہ اٹھانا چاہتا ہے تو ہمیں اٹھا دیتا ہے، یہ سن کر نبی ﷺ واپس تشریف لے گئے اور مجھے کوئی جواب نہ دیا، پھر میں نے سنا آپ ﷺ واپس جاتے وقت اپنی ران مبارک پر ہاتھ مار رہے تھے اور یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے: ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ ''انسان جھگڑے میں سب سے بڑھ کر ہے۔''

٩٥٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُهُ يَضْرِبُ جَبْهَتَهُ بِيَدِهِ وَيَقُولُ: يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ! أَتَزْعُمُونَ أَنِّي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَيَكُونُ لَكُمُ الْمَهْنَأُ وَعَلَيَّ الْمَأْثَمُ؟ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ، فَلَا يَمْشِي فِي نَعْلِهِ الْأُخْرَى حَتَّى يُصْلِحَهُ.))

جناب ابورزین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اپنی پیشانی پر ہاتھ مار رہے تھے اور فرما رہے تھے: اے عراق والو! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھتا ہوں؟ کیا تمہارے لیے تو لذت و راحت ہو اور مجھ پر گناہ؟ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ اسے درست کیے بغیر دوسرے جوتے میں مت چلے۔''

٤٣٤ ـ بَابٌ: إِذَا ضَرَبَ الرَّجُلُ فَخِذَ أَخِيهِ وَلَمْ يُرِدْ بِهِ سُوءًا

جو کوئی اپنے بھائی کی ران پر ہاتھ مارے اور اسے تکلیف دینا مقصود نہ ہو

٩٥٧) (ث: ٢١٩) حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ أَبِي

---

٩٥٥) صحيح البخاري: ١١٢٧، ٤٧٢٤، ٧٣٤٧، صحيح مسلم: ٧٧٥.

٩٥٦) صحيح مسلم: ٢٠٩٩؛ مسند أحمد: ٢/ ٤٢٤. **٩٥٧)** صحيح مسلم: ٦٤٨.

الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ قَالَ: مَرَّ بِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ فَأَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا، فَجَلَسَ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ ابْنَ زِيَادٍ قَدْ أَخَّرَ الصَّلَاةَ، فَمَا تَأْمُرُ؟ فَضَرَبَ فَخِذِي ضَرْبَةً ـ أَحْسِبُهُ قَالَ: أَثَّرَ فِيهَا ـ ثُمَّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتَنِي، فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ، فَقَالَ: صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَإِنْ أَدْرَكْتَ مَعَهُمْ فَصَلِّ، وَلَا تَقُلْ: قَدْ صَلَّيْتُ، فَلَا أُصَلِّي.

جناب ابوالعالیہ براء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس سے عبداللہ بن صامت رحمہ اللہ گزرے تو میں نے ان کے لیے کرسی رکھ دی، وہ اس پر بیٹھ گئے پھر میں نے ان سے عرض کیا: کہ ابن زیاد رحمہ اللہ نے نماز کے وقت کو مؤخر کر دیا ہے تو آپ رحمہ اللہ اس بارے میں کیا حکم دیتے ہیں۔ انہوں نے میری ران پر زور سے ہاتھ مارا، میرا خیال ہے کہ اس میں نشان بھی پڑ گیا تھا، پھر فرمایا: میں نے بھی ابوذر رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی پوچھا جیسے تو نے مجھ سے پوچھا ہے تو انہوں نے بھی میری ران پر مارا تھا جیسا میں نے تیری ران پر مارا ہے، چنانچہ انھوں نے فرمایا تھا کہ نماز کو اس کے وقت پر پڑھ لینا، پھر اگر تو ان کے ساتھ بھی نماز پالے تو ان کے ساتھ بھی پڑھ لینا اور یہ نہ کہنا کہ میں نے نماز پڑھ لی ہے، لہٰذا اب میں نہیں پڑھوں گا۔''

۹۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ، حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فِي أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ، فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟)) فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَرَضَّهُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((آمَنْتُ بِاللَّهِ وَبِرُسُلِهِ))، ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ: ((مَاذَا تَرَى؟)) فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ))، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنِّي خَبَّأْتُ لَكَ خَبِيئًا))، فَقَالَ: هُوَ الدُّخُّ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اخْسَأْ، فَلَمْ تَعْدُ قَدْرَكَ))، قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَأْذَنُ لِي فِيهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ)). قَالَ سَالِمٌ: وَسَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ هُوَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يَوْمًا إِلَى النَّخْلِ، الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ طَفِقَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، وَهُوَ يَسْمَعُ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ، وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ، فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: أَيْ صَافِ ـ وَهُوَ اسْمُهُ ـ هَذَا مُحَمَّدٌ، فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ)). قَالَ سَالِمٌ: قَالَ عَبْدُاللَّهِ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِي النَّاسِ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: ((إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ، لَقَدْ أَنْذَرَ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلَكِنْ سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ: تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ، وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ)).

---

۹۵۸) صحيح البخاري: ١٣٥٤، ٢٦٣٨، ٣٠٥٥؛ صحيح مسلم: ٢٩٣٠۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے چند صحابہ کے ہمراہ ابن صیاد کی طرف گئے۔ یہاں تک اسے بنو مغالہ کے ٹیلوں پر لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پایا، اس وقت ابن صیاد بلوغت کے قریب تھا اسے کسی کے آنے کی خبر نہ ہوئی یہاں تک کہ نبی ﷺ نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارا پھر فرمایا: ”کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟“ اس نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھوں کے رسول ہیں، پھر ابن صیاد نے کہا: کیا آپ ﷺ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو نبی ﷺ نے اسے جھٹک کر فرمایا: ”میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔“ پھر آپ ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا: ”تو کیا دیکھتا ہے؟“ ابن صیاد نے کہا: میرے پاس سچا اور جھوٹا دونوں آتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”تجھ پر معاملہ مشتبہ ہو گیا ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تیرے لیے اپنے دل میں ایک بات چھپائی ہے۔“ اس نے کہا: وہ ”دخ“ (دھواں) ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”دفع ہو جا تو اپنی اوقات سے آگے نہ بڑھ سکے گا۔“ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کے بارے میں مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن تن سے جدا کر دوں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر مسلط نہیں ہو سکتے اور اگر یہ وہ نہیں تو تیرے لیے اس کے قتل کرنے میں کوئی خیر نہیں“ سالم رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد نبی ﷺ خود ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر کھجوروں کے اس باغ کی طرف تشریف لے گئے جس میں ابن صیاد رہتا تھا، جب نبی ﷺ اس باغ میں داخل ہو گئے تو آپ کھجوروں کے تنوں کی آڑ میں چھپ کر چلنے لگے دراصل آپ اسے دیکھنے سے پہلے اس سے کچھ سننا چاہتے تھے، ابن صیاد ایک چادر میں اپنے بستر پر لیٹا ہوا گنگنا رہا تھا، ابن صیاد کی ماں نے نبی ﷺ کو دیکھ لیا کہ آپ کھجوروں کی آڑ میں چھپتے ہوئے آ رہے ہیں تو اس نے ابن صیاد سے کہا: اے صاف! یہ ابن صیاد کا نام تھا، یہ محمد ﷺ ہیں تو ابن صیاد گنگنانے سے رک گیا، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر وہ اسے اس کے حال پر رہنے دیتی تو ضرور معاملہ واضح ہو جاتا۔“

سالم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی وہ تعریف بیان کی جس کے وہ لائق ہے۔ پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ”بے شک میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نہ ہو، یقیناً نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا لیکن میں تمہیں اس کے بارے میں ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی، تم جان لو کہ بے شک وہ (دجال) کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں۔“

٩٥٩) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ جُنُبًا، يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِنْ مَاءٍ . قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَبَا عَبْدِاللّٰهِ، إِنَّ شَعْرِي أَكْثَرُ مِنْ ذَاكَ، قَالَ: وَضَرَبَ جَابِرٌ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِ الْحَسَنِ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! كَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ ﷺ أَكْثَرَ مِنْ شَعْرِكَ وَأَطْيَبَ .

٩٥٩) صحيح البخاري: ٢٥٦، صحيح مسلم: ٣٢٩

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب جنبی ہوتے تو اپنے سر پر پانی کے تین چلو ڈالتے تھے۔ حسن بن محمد رحمہ اللہ نے کہا: اے ابوعبداللہ! بے شک میرے بال اس سے زیادہ ہیں (تین چلو پانی سے تر نہ ہوں گے) راوی کہتا ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کو حسن رحمہ اللہ کی ران پر مارا اور فرمایا: اے میرے بھائی کے بیٹے! نبی علیہ السلام کے بال تیرے بالوں سے زیادہ اور عمدہ تھے۔

٤٣٥۔ بَابٌ: مَنْ كَرِهَ أَنْ يَقْعُدَ وَيَقُوْمَ لَهُ النَّاسُ

جو اس بات کو اچھا نہ سمجھے کہ وہ بیٹھا ہو اور لوگ کھڑے ہوں

٩٦٠) حَدَّثَنَا مُوْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صُرِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فَرَسٍ بِالْمَدِيْنَةِ عَلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ، فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ، فَكُنَّا نَعُوْدُهُ فِيْ مَشْرُبَةٍ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، فَأَتَيْنَاهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا، فَصَلَّيْنَا قِيَامًا، ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ قَاعِدًا، فَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ قِيَامًا، فَأَوْمَأَ إِلَيْنَا أَنِ اقْعُدُوْا، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: ((إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا، وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا، وَلَا تَقُوْمُوْا وَالْإِمَامُ قَاعِدٌ كَمَا تَفْعَلُ فَارِسُ بِعُظَمَائِهِمْ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں اپنے گھوڑے سے ایک کھجور کے تنے پر گر پڑے جس کی وجہ سے آپ کے پاؤں میں موچ آ گئی، ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بالا خانے میں آپ ﷺ کی عیادت کے لیے جایا کرتے تھے ایک مرتبہ ہم آپ کے پاس آئے اس وقت آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے تو ہم نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی، پھر ہم دوسری مرتبہ آپ کے پاس آئے اس وقت آپ ﷺ فرض نماز بیٹھ کر پڑھ رہے تھے تو ہم نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی، آپ نے ہمیں بیٹھ جانے کے لیے اشارہ کیا، جب نماز پوری ہو گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو اور جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو، جب امام بیٹھا ہوا ہو تو تم کھڑے نہ ہوا کرو جیسے فارس کے لوگ اپنے بڑوں کے لیے کرتے ہیں۔''

٩٦١) قَالَ: وُلِدَ لِغُلَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ، فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: لَا نُكَنِّيْكَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ. حَتَّى قَعَدْنَا فِي الطَّرِيْقِ نَسْأَلُهُ عَنِ السَّاعَةِ، فَقَالَ: ((جِئْتُمُوْنِيْ تَسْأَلُوْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ؟)) قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: ((مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ، يَأْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ.)) قُلْنَا: وُلِدَ لِغُلَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: لَا نُكَنِّيْكَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ، قَالَ: ((أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ، سَمُّوْا بِاسْمِيْ، وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ.))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ ہی کا بیان ہے کہ ایک انصاری کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام محمد رکھا، انصار نے کہا: ہم تجھے رسول اللہ کی کنیت کے ساتھ نہیں پکاریں گے، حتی کہ ہم راستے میں بیٹھ گئے تاکہ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھیں

٩٦٠) [صحیح] سنن أبي داود: ٦٠٢؛ سنن ابن ماجه: ١٢٤٠۔

٩٦١) صحيح مسلم: ٢١٣٨؛ جامع الترمذي: ٢٢٥٠۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میرے پاس قیامت کے متعلق پوچھنے آئے ہو؟'' ہم نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''(آج) کوئی جان ایسی نہیں کہ جس پر سو سال گزر یں۔'' ہم نے عرض کیا: انصار میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام محمد رکھا، لیکن انصار نے کہا: ہم تجھے رسول اللہ کی کنیت کے ساتھ نہیں پکاریں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''انصار نے بہت اچھا کیا، میرے نام کے ساتھ نام رکھو اور میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ رکھو۔''

٤٣٦۔ بَابٌ:

(سابقہ باب کی مزید وضاحت)

٩٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ فِي السُّوقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَيْهِ، فَمَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ، فَتَنَاوَلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هَذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ؟)) فَقَالُوا: مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ، وَمَا نَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: ((أَتُحِبُّونَ أَنَّهُ لَكُمْ؟)) قَالُوا: لَا، قَالَ ذَلِكَ لَهُمْ ثَلَاثًا، فَقَالُوا: لَا وَاللّٰهِ، لَوْ كَانَ حَيًّا لَكَانَ عَيْبًا فِيهِ أَنَّهُ أَسَكُّ ـ وَالْأَسَكُّ: الَّذِي لَيْسَ لَهُ أُذُنَانِ ـ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ؟ قَالَ: ((فَوَاللّٰهِ، لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بعض عوالی مدینہ سے داخل ہوتے ہوئے بازار سے گزرے، لوگ آپ کے ارد گرد تھے، آپ ﷺ بکری کے ایک کان کٹے مردہ بچے کے پاس سے گزرے، آپ ﷺ نے اس کا کان پکڑ کر فرمایا: ''تم میں سے کون اسے ایک درہم میں لینا پسند کرے گا؟'' لوگوں نے کہا: ہم اسے کسی چیز کے بدلے لینا پسند نہیں کرتے اور ویسے بھی ہم اس کا کیا کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم پسند کرتے ہو کہ یہ تمہیں مفت ہی مل جائے؟'' انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے ان سے تین بار یہی سوال کیا تو انہوں نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! اگر یہ زندہ ہوتا تو اس میں یہ عیب تھا کہ یہ بوچا (کان کٹا) ہے۔ اور أَسَكُّ اسے کہتے ہیں جس کے دونوں کان نہ ہوں۔ اور اب اسے مردہ حالت میں کون لے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر ہے جتنا یہ بکری کا مرا ہوا بچہ تمہارے نزدیک حقیر ہے۔''

٩٦٣) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُتَيِّ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عِنْدَ أُبَيٍّ رضي الله عنه رَجُلًا تَعَزَّى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَعَضَّهُ أُبَيٌّ وَلَمْ يُكَنِّهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ، قَالَ: كَأَنَّكُمْ أَنْكَرْتُمُوهُ؟ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَهَابُ فِي هَذَا أَحَدًا أَبَدًا، إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ تَعَزَّى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعِضُّوهُ، وَلَا تَكْنُوهُ))

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُتَيٍّ، مِثْلَهُ.

٩٦٢) صحيح مسلم: ٢٩٥٧؛ سنن أبي داود: ١٨٦۔

٩٦٣) [صحيح] المعجم الكبير للطبراني: ٥٣٢؛ مسند أحمد: ١٣٦/٥؛ صحيح ابن حبان: ٣١٥٣۔

جناب عتی بن ضمرہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا اُبی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے آپ کو جاہلیت کی طرف منسوب کر رہا تھا، سیدنا اُبی رضی اللہ عنہ نے اسے صاف گالی دی، ذو معنی کنایہ نہ کیا۔ لوگ ان کی طرف تعجب سے دیکھنے لگے انہوں نے فرمایا: گویا کہ تم میری بات کو نامناسب سمجھ رہے ہو؟ پھر فرمایا: میں اس بارے میں کبھی کسی سے نہیں ڈروں گا کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص جاہلیت کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے اسے گالی دو اور کنایہ اختیار نہ کرو۔''

ایک دوسری سند میں بھی جناب عتی رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

٤٣٧۔ بَابٌ: مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ إِذَا خَدِرَتْ رِجْلُهُ

جب پاؤں سُن ہو جائے تو کیا کہے

۹٦٤) (ت: ٢٢٠) حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: خَدِرَتْ رِجْلُ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ!.

جناب عبدالرحمن بن سعد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سن ہو گیا تو ایک آدمی نے ان سے کہا: آپ لوگوں میں سے جو آدمی آپ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب ہو اسے یاد کریں، تو انہوں نے کہا: اے محمد ﷺ۔

٤٣٨۔ بَابٌ:

(سابقہ باب کی مزید وضاحت)

۹٦٥) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ ـ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ ﷺ عُوْدٌ يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ ـ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِحُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((افْتَحْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))، فَذَهَبْتُ، فَإِذَا أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ، فَفَتَحْتُ لَهُ، وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: ((افْتَحْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))، فَإِذَا عُمَرُ رضی اللہ عنہ، فَفَتَحْتُ لَهُ، وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ ـ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ ـ وَقَالَ: ((افْتَحْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، عَلَى بَلْوَى تُصِيْبُهُ، أَوْ تَكُوْنُ))، فَذَهَبْتُ، فَإِذَا عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ، فَفَتَحْتُ لَهُ، فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ، قَالَ: اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ.

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں تھا اور نبی ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جسے آپ پانی اور کیچڑ پر مار رہے تھے کہ اتنے میں ایک آدمی نے آ کر دروازہ کھولنے کو کہا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دے دو۔'' میں دروازہ کھولنے گیا تو کیا دیکھا

۹٦٤) [ضعيف] عمل اليوم والليلة لابن السني: ١٦٨؛ مسند ابن الجعد: ٢٦٣٣.

۹٦٥) صحيح البخاري: ٦٢١٦؛ صحيح مسلم: ٢٤٠٣.

دوں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، میں نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی خوشخبری دی۔ پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھولنے کو کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اسے بھی جنت کی خوشخبری دے دو۔'' وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی بشارت دے دی، پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھولنے کو کہا، آپ ﷺ اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے تو بیٹھ گئے اور فرمایا: ''اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اسے اس آزمائش کے ساتھ جنت کی خوشخبری دے دو جو اسے پہنچے گی یا (اس کے لیے) ہوگی۔'' میں دروازہ کھولنے گیا تو وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے، میں نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا اور انہیں اس بات کی خبر دی جو رسول کریم ﷺ نے فرمائی تھی، انہوں نے کہا: اللہ ہی مددگار ہے۔

٤٣٩ ـ بَابٌ: مُصَافَحَةُ الصِّبْيَانِ

بچوں سے مصافحہ کرنے کا بیان

٩٦٦) (ت: ٢٢١) حَدَّثَنَا ابْنُ شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه يُصَافِحُ النَّاسَ، فَسَأَلَنِي: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: مَوْلًى لِبَنِي لَيْثٍ. فَمَسَحَ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا وَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ.

جناب سلمہ بن وردان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ لوگوں سے مصافحہ کر رہے تھے، انہوں نے مجھ سے پوچھا: تو کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں قبیلہ بنو لیث کا آزاد کردہ غلام ہوں، تو انہوں نے میرے سر پر تین مرتبہ ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے۔

٤٤٠ ـ بَابُ: الْمُصَافَحَةِ

مصافحہ کرنے کے بیان میں

٩٦٧) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَدْ أَقْبَلَ أَهْلُ الْيَمَنِ، وَهُمْ أَرَقُّ قُلُوبًا مِنْكُمْ))، فَهُمْ أَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافَحَةِ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اہل یمن آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً یمن والے آئے ہیں اور وہ تم سے زیادہ نرم دل ہیں۔'' پس یہ پہلے لوگ ہیں جنہوں نے مصافحے کا عمل جاری کیا۔

٩٦٨) (ت: ٢٢٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه قَالَ: مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ أَنْ تُصَافِحَ أَخَاكَ.

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پورا سلام یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے مصافحہ کرے۔

---

٩٦٦) [حسن]

٩٦٧) [صحيح] مسند أحمد: ٣/ ٢١٢؛ سنن أبي داود: ٥٢١٣.

٩٦٨) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٥٧٢٣؛ شعب الإيمان للبيهقي: ٨٩٤٧.

٤٤١ـ بَابٌ: مَسْحُ الْمَرْأَةِ رَأْسَ الصَّبِيِّ

عورت کا بچے کے سر پر ہاتھ پھیرنے کا بیان

۹۶۹) (ت: ۲۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي ـ وَكَانَ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنه فَأَخَذَهُ الْحَجَّاجُ مِنْهُ ـ قَالَ: كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَبْعَثُنِي إِلَى أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما فَأُخْبِرُهَا بِمَا يُعَامِلُهُمْ حَجَّاجٌ، وَتَدْعُو لِي، وَتَمْسَحُ رَأْسِي، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ وَصِيفٌ.

جناب ابراہیم بن مرزوق الثقفی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا، جو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس رہتے تھے پھر ان سے ان کو حجاج نے لے لیا وہ کہتے ہیں کہ مجھے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اپنی والدہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کرتے تھے تاکہ میں ان کو اس معاملے کی خبر دوں جو حجاج ان کے ساتھ کر رہا تھا، اور وہ میرے لیے دعا کرتیں اور میرے سر پر ہاتھ پھیرتیں، میں ان دنوں بچہ تھا۔

٤٤٢ـ بَابٌ: الْمُعَانَقَةُ

گلے ملنے کے بیان میں

۹۷۰) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالْوَاحِدِ، عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه حَدَّثَهُ، أَنَّهُ بَلَغَهُ حَدِيثٌ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَابْتَعْتُ بَعِيرًا، فَشَدَدْتُ إِلَيْهِ رَحْلِي شَهْرًا، حَتَّى قَدِمْتُ الشَّامَ، فَإِذَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أُنَيْسٍ، فَبَعَثْتُ إِلَيْهِ أَنَّ جَابِرًا بِالْبَابِ، فَرَجَعَ الرَّسُولُ فَقَالَ: جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَخَرَجَ فَاعْتَنَقَنِي وَاعْتَنَقْتُهُ، فَقُلْتُ: حَدِيثٌ بَلَغَنِي لَمْ أَسْمَعْهُ، خَشِيتُ أَنْ أَمُوتَ أَوْ تَمُوتَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((يَحْشُرُ اللّٰهُ الْعِبَادَ ـ أَوِ النَّاسَ ـ عُرَاةً غُرْلًا بُهْمًا))، قُلْتُ: مَا بُهْمًا؟ قَالَ: ((لَيْسَ مَعَهُمْ شَيْءٌ، فَيُنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعُدَ)) أَحْسَبُهُ قَالَ: ((كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرُبَ: أَنَا الْمَلِكُ، لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَأَحَدٌ مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَطْلُبُهُ بِمَظْلَمَةٍ، وَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَدْخُلُ النَّارَ وَأَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَطْلُبُهُ بِمَظْلَمَةٍ))، قُلْتُ: وَكَيْفَ؟ وَإِنَّمَا نَأْتِي اللّٰهَ عُرَاةً بُهْمًا؟ قَالَ: ((بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہیں نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کسی آدمی سے حدیث پہنچی (فرماتے ہیں) میں نے اونٹ خریدا، اور اپنی سواری پر ان کی طرف ایک ماہ کا سفر طے کیا یہاں تک کہ میں شام پہنچ گیا، وہ صحابی سیدنا عبداللہ بن

۹۶۹) [ضعیف] ۹۷۰) صحيح البخاري: ٣٦٥؛ مسند أحمد: ٣/ ٤٩٥.

انیس رضی اللہ عنہ تھے، میں نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ جابر رضی اللہ عنہ آپ کے دروازے پر آیا ہے، قاصد واپس لوٹا اور پوچھا: کیا آپ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ہیں؟ میں نے کہا: ہاں، تو عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے انھوں نے مجھ سے معانقہ کیا میں نے ان سے معانقہ کیا، پھر میں نے عرض کیا: مجھے ایک حدیث پہنچی ہے جو میں نے خود آپ ﷺ سے نہیں سنی مجھے ڈر ہوا کہ مبادا میں فوت ہو جاؤں یا آپ اس دنیا سے رخصت ہو جائیں، عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”اللہ تعالیٰ لوگوں کو اس حال میں اکٹھا کرے گا کہ وہ ننگے ہوں گے بغیر ختنے کے ہوں گے اور بُھم ہوں گے۔“ میں نے عرض کیا: ”بُھم“ سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کے پاس کوئی چیز نہ ہوگی چنانچہ انہیں وہ ایسی آواز دے گا جسے دور والا بھی سنے گا۔“ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس طرح نزدیک والا سنتا ہے (آواز یہ ہوگی) کہ میں بادشاہ ہوں کوئی جنتی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ کوئی جہنمی اس سے کسی ظلم کا مطالبہ کرتا ہو اور کوئی جہنمی جہنم میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ کوئی جنتی اس سے کسی ظلم کا مطالبہ کرتا ہو۔“ میں نے عرض کیا: یہ کیسے ہوگا حالانکہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے پاس ننگے اور بغیر کسی ساز و سامان کے آئیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نیکیوں اور گناہوں سے لین دین ہوگا۔“

٤٤٣ـ بَابٌ: الرَّجُلُ يُقَبِّلُ ابْنَتَهُ

آدمی کا اپنی بیٹی کا بوسہ لینا

٩٧١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ حَدِيثًا وَكَلَامًا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ فَاطِمَةَ رضي الله عنها، وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا، وَرَحَّبَ بِهَا وَقَبَّلَهَا، وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ، وَرَحَّبَتْ بِهِ وَقَبَّلَتْهُ، وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا، فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَرَحَّبَ بِهَا وَقَبَّلَهَا.

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بات چیت میں اور گفتگو میں مشابہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا، جب وہ آپ کے پاس تشریف لاتیں تو آپ ان کی طرف اٹھتے، انہیں خوش آمدید کہتے، ان کا بوسہ لیتے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے اور جب آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ کی طرف اٹھتیں پھر آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو خوش آمدید کہتیں۔ آپ کا بوسہ لیتیں اور آپ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں، ایک دفعہ وہ اس مرض میں آپ کے پاس تشریف لائیں جس میں آپ ﷺ نے وفات پائی تو آپ نے انہیں خوش آمدید کہا اور ان کا بوسہ لیا۔

٩٧١) [صحيح] جامع الترمذي: ٣٨٧١؛ سنن أبي داود: ٥٢١٧۔

٤٤٤ - بَابٌ: تَقْبِيلُ الْيَدِ
ہاتھ کا بوسہ لینے کے بیان میں

۹۷۲) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا فِي غَزْوَةٍ، فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً، قُلْنَا: كَيْفَ نَلْقَى النَّبِيَّ ﷺ وَقَدْ فَرَرْنَا؟ فَنَزَلَتْ: قوله تعالى ﴿إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ﴾ (٨/ الأنفال: ١٦)، فَقُلْنَا: لَا نَقْدَمُ الْمَدِينَةَ، فَلَا يَرَانَا أَحَدٌ، فَقُلْنَا: لَوْ قَدِمْنَا، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، قُلْنَا: نَحْنُ الْفَرَّارُونَ، قَالَ: ((أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ))، فَقَبَّلْنَا يَدَهُ، قَالَ: ((أَنَا فِئَتُكُمْ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوے میں تھے کہ لوگ مقابلے سے دور دور بھاگ گئے، ہم نے کہا: ہم نبی ﷺ سے کیسے ملاقات کریں گے جبکہ ہم تو بھاگ آئے ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ﴾ (سوائے کسی جنگی چال کے یا کسی جماعت سے ملنے کے لیے) ہم نے کہا: ہم مدینہ منورہ نہیں جائیں گے تا کہ ہمیں کوئی نہ دیکھے، پھر ہم نے کہا: اگر ہم مدینہ منورہ چلے ہی جائیں (تو بہتر ہے) چنانچہ نبی کریم ﷺ جب نماز فجر پڑھا کر باہر تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا: ہم بھگوڑے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلکہ تم دوبارہ حملہ کرنے والے ہو۔'' چنانچہ ہم نے آپ ﷺ کے ہاتھ کا بوسہ لیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہاری جماعت میں ہوں۔''

۹۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ رَزِينٍ قَالَ: مَرَرْنَا بِالرَّبَذَةِ، فَقِيلَ لَنَا: هَذَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ، فَأَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ، فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: بَايَعْتُ بِهَاتَيْنِ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ، فَأَخْرَجَ كَفًّا لَهُ ضَخْمَةً كَأَنَّهَا كَفُّ بَعِيرٍ، فَقُمْنَا إِلَيْهَا فَقَبَّلْنَاهَا.

جناب عبدالرحمٰن بن رزین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ربذہ مقام سے گزرے تو ہمیں کہا گیا کہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ یہاں ہیں، چنانچہ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں سلام کیا تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو باہر نکالا اور فرمایا: میں نے ان دونوں ہاتھوں سے نبی ﷺ کی بیعت کی تھی تو انہوں نے اپنی ہتھیلی کو نکالا جو اونٹ کی ہتھیلی کی طرح موٹی تھی ہم اس کی طرف اٹھے اور اس کا بوسہ لیا۔

۹۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، قَالَ ثَابِتٌ لِأَنَسٍ رضی اللہ عنہ: أَمَسِسْتَ النَّبِيَّ ﷺ بِيَدِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَبَّلَهَا.

جناب ابن جدعان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ثابت رحمہ اللہ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا آپ نے نبی ﷺ کو اپنے ہاتھ سے چھوا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، تو اس (ثابت) نے اس (ہاتھ) کا بوسہ لیا۔

---

۹۷۲) [ضعيف] سنن أبي داود: ٢٦٤٧؛ جامع الترمذي: ١٧١٦۔

۹۷۳) [حسن] مسند أحمد: ٤/ ٥٤؛ المعجم الأوسط للطبراني: ٦٦١۔ ۹۷۴) [ضعيف]

٤٤٥ - بَابٌ: تَقْبِيلُ الرِّجْلِ

پاؤں کا بوسہ لینے کا بیان

٩٧٥) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْنَقُ قَالَ: حَدَّثَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ صَبَاحِ عَبْدِ الْقَيْسِ يُقَالُ لَهَا: أُمُّ أَبَانَ ابْنَةُ الْوَازِعِ، عَنْ جَدِّهَا، أَنَّ جَدَّهَا الزَّارِعَ بْنَ عَامِرٍ ﷺ قَالَ: قَدِمْنَا، فَقِيلَ: ذَاكَ رَسُولُ اللَّهِ، فَأَخَذْنَا بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ نُقَبِّلُهَا.

سیدنا زارع بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم (مدینہ منورہ) آئے تو کہا گیا: یہ اللہ کے رسول ہیں تو ہم نے آپ کے ہاتھوں اور پاؤں کو پکڑ کر ان کا بوسہ لیا۔

٩٧٦) (ث: ٢٢٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رضي الله عنه يُقَبِّلُ يَدَ الْعَبَّاسِ رضي الله عنه وَرِجْلَيْهِ.

جناب صہیب رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اور ان کے پاؤں کا بوسہ لے رہے تھے۔

٤٤٦ - بَابٌ: قِيَامُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ تَعْظِيمًا

کسی دوسرے کے لیے تعظیماً کھڑے ہونا

٩٧٧) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَا: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ يَقُولُ: إِنَّ مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه خَرَجَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ رضي الله عنه وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رضي الله عنه قُعُودٌ، فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ، وَقَعَدَ ابْنُ الزُّبَيْرِ - وَكَانَ أَرْزَنَهُمَا. قَالَ مُعَاوِيَةُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَمْثُلَ لَهُ عِبَادُ اللَّهِ قِيَامًا، فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتًا مِنَ النَّارِ)).

جناب ابومجلز رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ باہر نکلے اور سیدنا عبداللہ بن عامر اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے (سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر) سیدنا ابن عامر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے جبکہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما بیٹھے رہے اور وہ ان دونوں میں زیادہ وزنی بھی تھے، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ”جس کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ اللہ کے بندے اس کے لیے کھڑے ہوا کریں تو اسے چاہیے کہ اپنا گھر دوزخ میں بنا لے۔“

٩٧٥) [ضعيف] سنن أبي داود: ٥٢٢٥؛ المعجم الكبير للطبراني: ٥٣١٣۔

٩٧٦) [ضعيف]

٩٧٧) [صحيح] مسند أحمد: ٤/ ٩١؛ سنن أبي داود: ٥٢٢٩؛ جامع الترمذي: ٢٧٥٥۔

٤٤٧۔ بَابٌ: بَدْءُ السَّلَامِ

سلام کی ابتدا

۹۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ، وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا، قَالَ: اذْهَبْ، فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ ـ نَفَرٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ ـ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَزَادُوهُ: وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَتِهِ، فَلَمْ يَزَلْ يَنْقُصُ الْخَلْقُ حَتَّى الْآنَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا، پھر فرمایا: جاؤ اور وہاں بیٹھے ہوئے فرشتوں کی جماعت کو سلام کرو، پھر سننا کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ وہ تیرا اور تیری اولاد کا سلام ہوگا، چنانچہ آدم علیہ السلام نے جا کر کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ، تو فرشتوں نے جواب میں کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ پس انھوں نے وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کا اضافہ کر دیا، جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا وہ ان (آدم) کی صورت پر ہوگا پس اس وقت سے اب تک مخلوق چھوٹی ہوتی جا رہی ہے۔''

٤٤٨۔ بَابٌ: إِفْشَاءُ السَّلَامِ

سلام کو عام کرنے کا بیان

۹۷۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ، عَنْ قَنَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ النَّهْمِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوا)).

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سلام کو عام کرو، سلامتی پاؤ گے۔''

۹۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالْقَعْنَبِيُّ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا تَحَابُّونَ بِهِ؟)) قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ اس وقت تک جنت میں نہیں جا سکو گے جب تک ایمان نہ لے آؤ اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمھیں وہ چیز نہ بتاؤں

---

۹۷۸) صحيح البخاري: ٣٣٢٦؛ صحيح مسلم: ٢٨٤١۔

۹۷۹) [حسن] مسند احمد: ٤/ ٢٧٦؛ صحيح ابن حبان: ٤٩١۔

۹۸۰) صحيح مسلم: ٥٤؛ سنن ابن ماجه: ٦٨؛ جامع الترمذي: ٢٦٨٨؛ سنن أبي داود: ٥١٩٣۔

جس سے تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو" صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول (ضرور بتلایئے)! آپ ﷺ نے فرمایا: " آپس میں سلام کو عام کرو۔"

۹۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَأَفْشُوا السَّلَامَ، تَدْخُلُوا الْجِنَانَ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " رحمٰن کی عبادت کرو اور کھانا کھلاؤ اور سلام کو عام کرو، تم جنتوں میں داخل ہو جاؤ گے۔"

٤٤٩ ـ بَابٌ: مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ

جس نے سلام کی ابتداء کی

۹۸۲) (ث: ٢٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: مَا كَانَ أَحَدٌ يَبْدَأُ ـ أَوْ يَبْدُرُ ـ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما بِالسَّلَامِ.

جناب بشیر بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو سلام کرنے میں کوئی شخص پہل نہیں کر پاتا تھا، یا کہا: سبقت نہیں لے جا سکتا تھا (بلکہ وہ خود پہل کر لیتے تھے۔)

۹۸۳) (ث: ٢٢٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رضی اللہ عنہ يَقُولُ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْمَاشِيَانِ أَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ فَهُوَ أَفْضَلُ.

جناب ابوزبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرے، دو پیدل چلنے والوں میں سے جو بھی سلام کرنے میں پہل کرے گا وہی افضل ہوگا۔

۹۸٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَخْبَرَهُ، أَنَّ الْأَغَرَّ رضی اللہ عنہ ـ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ـ كَانَتْ لَهُ أَوْسُقٌ مِنْ تَمْرٍ عَلَى رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، اخْتَلَفَ إِلَيْهِ مِرَارًا، قَالَ: فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَرْسَلَ مَعِي أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: فَكُلُّ مَنْ لَقِينَا سَلَّمُوا عَلَيْنَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَلَا تَرَى

---

۹۸۱) [صحيح] سنن ابن ماجه: ٣٦٩٤؛ جامع الترمذي: ١٨٥٥۔

۹۸۲) [صحيح]

۹۸۳) [صحيح] صحيح ابن حبان: ٤٩٨؛ مسند البزار: ٢٠٠٦۔

۹۸٤) [حسن] المعجم الكبير للطبراني: ٨٧٩؛ شعب الإيمان للبيهقي: ٨٧٨٨۔

النَّاسَ يَبْدَأُوْنَكَ بِالسَّلَامِ فَيَكُوْنُ لَهُمُ الْأَجْرُ؟ ابْدَأْهُمْ بِالسَّلَامِ يَكُنْ لَكَ الْأَجْرُ. يُحَدِّثُ هَذَا ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنْ نَفْسِهِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ مزینہ کا ایک شخص اغر رضی اللہ عنہ جسے نبی ﷺ کی صحبت حاصل تھی اس کے بنو عمرو بن عوف کے ایک شخص کے ذمے کھجور کے کچھ وسق تھے وہ اس کے پاس (اپنی کھجوریں لینے کے لیے) کئی بار گیا، اس (اغر رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے میرے ساتھ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا، اغر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رستے میں ہمیں جو بھی ملتا سلام کرتا، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو نے لوگوں کو نہیں دیکھا کہ وہ سلام کرنے میں پہل کرتے ہیں لہٰذا ان کے لیے اجر بھی ہوگا، تم بھی انہیں سلام کرنے میں پہل کرو تمہارے لیے بھی اجر ہوگا۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ (واقعہ) اپنے بارے میں بھی بیان کرتے ہیں۔

۹۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ يُوْسُفَ وَالْقَعْنَبِيُّ، قَالَا: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ مُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَيَلْتَقِيَانِ، فَيُعْرِضُ هَذَا، وَيُعْرِضُ هَذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ)).

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے ایک دوسرے سے ملاقات کریں تو وہ اس سے منہ پھیر لے اور یہ اس سے منہ پھیر لے، ان دونوں میں بہتر وہ ہوگا جو سلام کرنے میں پہل کرے۔''

٤٥٠ ـ بَابٌ: فَضْلُ السَّلَامِ

سلام کرنے کی فضیلت

۹۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ زَيْدٍ التَّيْمِيِّ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِيْ مَجْلِسٍ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: ((عَشْرُ حَسَنَاتٍ))، فَمَرَّ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَقَالَ: ((عِشْرُوْنَ حَسَنَةً))، فَمَرَّ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَقَالَ: ((ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً))، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ وَلَمْ يُسَلِّمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَوْشَكَ مَا نَسِيَ صَاحِبُكُمْ، إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَجْلِسَ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ، وَإِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ، مَا الْأُوْلَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ)).

---

۹۸۵) صحيح البخاري: ٦٠٧٧۔

۹۸۶) [صحيح] صحيح ابن حبان: ٤٩٣؛ عمل اليوم والليلة للنسائي: ٣٦٨۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا اس وقت آپ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے تو اس آدمی نے کہا: السلام علیکم ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لیے دس نیکیاں ہیں۔'' پھر دوسرا آدمی گزرا تو اس نے کہا: السلام علیکم ورحمة الله، آپ نے فرمایا: اس کے لیے بیس نیکیاں ہیں۔ پھر تیسرا آدمی گزرا تو اس نے کہا: السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے تیس نیکیاں ہیں۔ پھر ایک آدمی مجلس سے اٹھ کر چل دیا اور سلام نہیں کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غالب گمان یہی ہے کہ تمہارا دوست بھول گیا، جب تم میں سے کوئی شخص مجلس میں آئے تو اسے چاہیے کہ سلام کرے پھر اگر وہ بیٹھنا مناسب سمجھے تو بیٹھ جائے، پھر جب جانے کے لیے اٹھے تو بھی سلام کرے، پہلا سلام دوسرے سلام سے زیادہ لائق اہتمام نہیں۔'' (یعنی دونوں ہی اہم ہیں۔)

۹۸۷) (ت: ۲۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه، فَيَمُرُّ عَلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَيَقُولُونَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَيَقُولُونَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَضَلَنَا النَّاسُ الْيَوْمَ بِزِيَادَةٍ كَثِيرَةٍ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ رضي الله عنه مِثْلَهُ.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا وہ جن لوگوں کے پاس سے گزرتے تو فرماتے: السلام علیکم، اور لوگ جواب میں کہتے: السلام علیکم ورحمة الله، اور وہ کہتے: السلام علیکم ورحمة الله تو لوگ کہتے: السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته، اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج تو لوگ ہم سے فضیلت میں بہت زیادہ بڑھ گئے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند میں بھی یہی مروی ہے۔

۹۸۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا حَسَدَكُمُ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ مَا حَسَدُوكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّأْمِينِ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہودیوں نے تم سے جتنا سلام اور آمین کہنے پر حسد کیا اتنا کسی اور چیز پر نہیں کیا۔''

---

۹۸۷) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵۶۷۹۔

۹۸۸) [صحيح] سنن ابن ماجه: ۸۵۶؛ صحيح ابن خزيمة: ۱۵۸۵

٤٥١ ۔ بَابٌ: اَلسَّلَامُ، اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

’’السلام‘‘ اللہ عزوجل کے ناموں میں سے ایک نام ہے

۹۸۹) حَدَّثَنَا شِهَابٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ السَّلَامَ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالَى، وَضَعَهُ اللّٰهُ فِي الْأَرْضِ، فَأَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ’’السلام‘‘ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جسے اللہ نے زمین میں رکھا ہے لہٰذا تم آپس میں سلام کو عام کرو۔

۹۹۰) حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيْقَ بْنَ سَلَمَةَ أَبَا وَائِلٍ يَذْكُرُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانُوْا يُصَلُّوْنَ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْقَائِلُ: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ: ((مَنِ الْقَائِلُ: اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ؟ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ)) قَالَ: وَقَدْ كَانُوْا يَتَعَلَّمُوْنَهَا كَمَا يَتَعَلَّمُ أَحَدُكُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ (صحابہ) نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے، ایک کہنے والے نے یوں کہا: السلام علی اللہ (اللہ تعالیٰ پر سلام ہو) جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے پوچھا: ’’السلام علی اللہ کس نے کہا ہے؟ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی سلام ہے، لیکن تم یوں کہا کرو: ((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ)) ’’تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔‘‘ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: صحابہ کرام اس (تشہد) کو اس طرح سیکھتے تھے جیسے تم میں سے کوئی قرآن مجید کی سورت سیکھتا ہے۔

٤٥٢ ۔ بَابٌ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ

مسلمان پر لازم ہے کہ جب مسلمان سے ملاقات کرے تو سلام کہے

۹۹۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ،

---

۹۸۹) [حسن] المعجم الكبير للطبراني: ۱۰۳۹۲؛ مسند البزار: ۱۹۹۹۔

۹۹۰) صحيح البخاري: ۸۳۱؛ صحيح مسلم: ۴۰۲۔ ۹۹۱) صحيح مسلم: ۲۱۶۲۔

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ))، قِيلَ: وَمَا هِيَ؟ قَالَ: ((إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمِّتْهُ، وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَإِذَا مَاتَ فَاصْحَبْهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔'' عرض کیا گیا: وہ کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو اس سے ملاقات کرے تو اسے سلام کر، جب وہ تجھے دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کر، جب وہ تجھ سے خیر خواہی مانگے تو اس کی خیر خواہی کر، جب اسے چھینک آئے پھر وہ الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دے (یعنی یرحمك اللہ کہہ) جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کر اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جا۔''

٤٥٣ـ بَابٌ: يُسَلِّمُ الْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ

پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے

۹۹۲) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَّامٍ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ شِبْلٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لِيُسَلِّمِ الرَّاكِبُ عَلَى الرَّاجِلِ، وَلْيُسَلِّمِ الرَّاجِلُ عَلَى الْقَاعِدِ، وَلْيُسَلِّمِ الْأَقَلُّ عَلَى الْأَكْثَرِ، فَمَنْ أَجَابَ السَّلَامَ فَهُوَ لَهُ، وَمَنْ لَمْ يُجِبْ فَلَا شَيْءَ لَهُ)).

سیدنا عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''سوار کو چاہیے کہ وہ پیدل چلنے والے کو سلام کرے اور پیدل چلنے والے کو چاہیے کہ وہ بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے، زیادہ لوگوں کو سلام کریں پھر ان میں سے جس نے سلام کا جواب دیا تو اس کے لیے (اجر) ہے اور جس نے جواب نہ دیا اس کے لیے کوئی اجر و ثواب نہیں۔''

۹۹۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ، أَنَّ ثَابِتًا أَخْبَرَهُ ـ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ ـ يَرْوِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ کو سلام کریں۔''

---

۹۹۲) [صحیح] مصنف عبد الرزاق: ۱۹۴٤٤؛ مسند أحمد: ٣/ ٤٤٤۔

۹۹۳) صحيح البخاري: ٦٢٣٣؛ صحيح مسلم: ٢١٦٠۔

٩٩٤) (ث: ٢٢٩) قال ابن جريج: فأخبرني أبو الزبير، أنه سمع جابرا رضي الله عنه يقول: الماشيان إذا اجتمعا فأيهما بدأ بالسلام فهو أفضل.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب دو پیدل چلنے والے آپس میں اکٹھے ہو جائیں تو ان میں سے جو بھی سلام میں پہل کرے گا وہ افضل ہوگا۔

٤٥٤۔ بَابٌ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْقَاعِدِ

سوار بیٹھے ہوئے کو سلام کرے

٩٩٥) حدثنا نعيم بن حماد قال: أخبرنا ابن المبارك قال: أخبرنا معمر، عن همام، عن أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي ﷺ قال: ((**يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور قلیل کثیر کو سلام کریں۔''

٩٩٦) حدثنا أصبغ قال: أخبرني ابن وهب قال: أخبرني أبو هانئ، عن عمرو بن مالك، عن فضالة رضي الله عنه، عن النبي ﷺ قال: ((**يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ**)).

سیدنا فضالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''گھڑ سوار بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔''

٤٥٥۔ بَابٌ: هَلْ يُسَلِّمُ الْمَاشِي عَلَى الرَّاكِبِ؟

کیا پیدل چلنے والا سوار کو سلام کر سکتا ہے؟

٩٩٧) (ث: ٢٣٠) حدثنا محمد بن كثير قال: أخبرنا سليمان بن كثير، عن حصين، عن الشعبي، أنه لقي فارسا فبدأه بالسلام، فقلت: تبدأه بالسلام؟ قال: رأيت شريحا ماشيا يبدأ بالسلام.

جناب حصین رحمہ اللہ امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک گھڑ سوار سے ملے تو انھوں نے اسے سلام کرنے میں پہل کی۔ میں (حصین رحمہ اللہ) نے کہا: آپ نے اسے سلام کرنے میں پہل کی؟ تو انھوں نے فرمایا: میں نے شریح رحمہ اللہ کو پیدل چلتے ہوئے دیکھا وہ سلام کرنے میں پہل کرتے تھے۔

---

٩٩٤) صحيح: شعب الإيمان للبيهقي: ٨٨٧٣، صحيح ابن حبان: ٤٩٨، مسند البزار: ٢٠٠٦.

٩٩٥) صحيح البخاري: ٦٢٣١، جامع الترمذي: ٢٧٠٤.

٩٩٦) صحيح: سنن النسائي: ١٠٢٤٠، صحيح ابن حبان: ٤٩٧.

٩٩٧) صحيح: مصنف ابن أبي شيبة: ٢٥٨٧٠.

٤٥٦ـ بَابٌ: يُسَلِّمُ الْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ
تھوڑے زیادہ لوگوں کو سلام کریں

۹۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوْ هَانِئٍ، أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ)).

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”سوار پیدل چلنے والے کو، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔“

۹۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَائِمِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ)).

سیدنا فضالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑ سوار پیدل چلنے والے کو، پیدل چلنے والا بیٹھے کو اور قلیل کثیر کو سلام کریں۔“

٤٥٧ـ بَابٌ: يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ
چھوٹا بڑے کو سلام کرے

۱۰۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ، أَنَّهُ سَمِعَ ثَابِتًا مَوْلَى ابْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سوار پیدل چلنے والے کو، پیدل چلنے والا بیٹھے کو اور قلیل کثیر کو سلام کریں۔“

۱۰۰۱) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چھوٹا بڑے کو، چلنے والا بیٹھے کو اور قلیل کثیر کو سلام کریں۔“

---

۹۹۸) [صحيح] مسند أحمد: ٦/ ١٩؛ سنن الدارمي: ٢٦٧٦۔

۹۹۹) [صحيح] مسند أحمد: ٦/ ١٩؛ صحيح البخاري: ٦٢٣٢۔ ۱۰۰۰) صحيح البخاري: ٦٢٣٢۔

۱۰۰۱) [صحيح] صحيح البخاري: ٦٢٣٤، تعليقا؛ شعب الإيمان للبيهقي: ٨٨٦٦۔

٤٥٨۔ بَابٌ: مُنْتَهَى السَّلَامِ

انتہائے سلام کے بیان میں

۱۰۰۱م) (ث: ۲۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ: كَانَ خَارِجَةُ يَكْتُبُ عَلَى كِتَابِ زَيْدٍ إِذَا سَلَّمَ، قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ، وَطَيِّبُ صَلَوَاتِهِ.

جناب ابوالزناد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جناب خارجہ بن زید بن ثابت رحمہ اللہ جب سیدنا زید رضی اللہ عنہ کے خط میں سلام لکھتے تو یوں لکھتے: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ، وَطَيِّبُ صَلَوَاتِهِ (اے امیرالمومنین آپ پر اللہ کی طرف سے سلامتی ہو اس کی رحمت اور برکتیں اس کی مغفرت ہو اور پاکیزہ صلوات کا نزول ہو)

٤٥٩۔ بَابٌ: مَنْ سَلَّمَ إِشَارَةً

جس نے اشارے سے سلام کیا

۱۰۰۲) (ث: ۲۳۲) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا هَيَّاجُ بْنُ بَسَّامٍ أَبُو قُرَّةَ الْخُرَاسَانِيُّ ـ رَأَيْتُهُ بِالْبَصْرَةِ ـ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسًا رضی اللہ عنہ يَمُرُّ عَلَيْنَا فَيُومِي بِيَدِهِ إِلَيْنَا فَيُسَلِّمُ، وَكَانَ بِهِ وَضَحٌ. وَرَأَيْتُ الْحَسَنَ يَخْضِبُ بِالصُّفْرَةِ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ. وَقَالَتْ أَسْمَاءُ رضی اللہ عنہا: أَلْوَى النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى النِّسَاءِ بِالسَّلَامِ.

جناب ابوقرۃ ہیاج بن بسام خراسانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ہمارے پاس سے گزرتے تھے اور اپنے ہاتھ کے اشارے سے ہمیں سلام کرتے تھے اور ان کے بدن پر سفید داغ تھے۔ اور میں نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو بھی دیکھا وہ زرد رنگ کا خضاب لگاتے تھے اور ان پر کالا عمامہ تھا۔ اور سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے عورتوں کو اپنے ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا۔

۱۰۰۳) (ث: ۲۳۳) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ، أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، وَمَعَ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَتَّى إِذَا نَزَلَا بِسَرِفٍ مَرَّ عَبْدُاللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِالسَّلَامِ، فَرَدُّوا عَلَيْهِ.

جناب موسیٰ بن سعد رحمہ اللہ اپنے والد سعد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور قاسم بن محمد رحمہ اللہ کے ساتھ سفر پر نکلے یہاں تک کہ جب انھوں نے مقام سرف میں پڑاؤ کیا تو وہاں سے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما گزرے اور انھوں نے اشارے سے انہیں سلام کیا تو انہوں نے ان کو جواب دیا۔

۱۰۰۱م) [صحیح]

۱۰۰۲) [ضعیف] ۱۰۰۳) [ضعیف]

۱۰۰۴) (ث: ۲۳٤) حَدَّثَنَا خَلَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ التَّسْلِيمَ بِالْيَدِ، أَوْ قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ التَّسْلِيمَ بِالْيَدِ.

جناب عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ (سلف صالحین) ہاتھ کے اشارے سے سلام کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔ یا فرمایا کہ وہ (عطاء رحمہ اللہ) ہاتھ کے اشارے سے سلام کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

٤٦٠۔ بَابٌ: يُسْمِعُ إِذَا سَلَّمَ

جب سلام کرے تو سلام کی آواز سنائے

۱۰۰۵) (ث: ۲۳۵) حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: أَتَيْتُ مَجْلِسًا فِيهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، فَقَالَ: إِذَا سَلَّمْتَ فَأَسْمِعِ السَّلَامَ، فَإِنَّهَا تَحِيَّةٌ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبَارَكَةٌ طَيِّبَةٌ.

جناب ثابت بن عبید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ایک ایسی مجلس میں آیا جس میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما موجود تھے انہوں نے فرمایا: جب تو سلام کرے تو سلام کی آواز سنا، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک اور پاکیزہ تحفہ ہے۔

٤٦١۔ بَابٌ: مَنْ خَرَجَ يُسَلِّمُ وَيُسَلَّمُ عَلَيْهِ

جو شخص سلام کرنے اور سلام لینے کے لیے باہر نکلا

۱۰۰٦) (ث: ۲۳٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فَيَغْدُو مَعَهُ إِلَى السُّوقِ، قَالَ: فَإِذَا غَدَوْنَا إِلَى السُّوقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَلَى سَقَّاطٍ، وَلَا صَاحِبِ بَيْعَةٍ، وَلَا مِسْكِينٍ، وَلَا أَحَدٍ، إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ. قَالَ الطُّفَيْلُ: فَجِئْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَوْمًا، فَاسْتَتْبَعَنِي إِلَى السُّوقِ، فَقُلْتُ: مَا تَصْنَعُ بِالسُّوقِ، وَأَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ، وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السِّلَعِ، وَلَا تَسُومُ بِهَا، وَلَا تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ السُّوقِ؟ فَاجْلِسْ بِنَا هَاهُنَا نَتَحَدَّثُ، فَقَالَ لِي عَبْدُاللّٰهِ: يَا أَبَا بَطْنٍ! وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ۔ إِنَّمَا نَغْدُو مِنْ أَجْلِ السَّلَامِ، عَلَى مَنْ لَقِينَا.

جناب طفیل بن ابی بن کعب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا کرتے تھے اور وہ ان کو ساتھ لے کر صبح سویرے بازار کی طرف چلے جاتے، کہتے ہیں کہ جب ہم بازار میں پہنچتے تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جس کباڑیے، خرید و فروخت کرنے والے، ہر مسکین اور کسی کے پاس سے بھی گزرتے تو اسے سلام کرتے تھے۔ طفیل رحمہ اللہ کہتے

۱۰۰٤) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵۷۷۳۔ ۱۰۰۵) [صحيح]

۱۰۰٦) [صحيح] موطأ إمام مالك: ۲۷٦۳؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۸۷۹۰۔

ہیں کہ ایک دن میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو حسب معمول مجھے اپنے ساتھ بازار جانے کو کہا، میں نے عرض کیا: آپ بازار جا کر کیا کریں گے، نہ آپ خرید وفروخت کے لیے رکتے ہیں، نہ آپ کسی چیز کا بھاؤ پوچھتے ہیں، نہ نرخ چکاتے ہیں اور بازار کی مجلسوں میں بھی نہیں بیٹھتے، آپ یہاں ہمارے ساتھ تشریف رکھیں ہم آپس میں باتیں کریں گے، تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا: اے ابوبطن! طفیل رضی اللہ عنہ بڑے پیٹ والے تھے۔ ہم تو ہر ملنے والے کو صرف سلام کرنے کے لیے جاتے ہیں۔

٤٦٢ـ بَابٌ: اَلتَّسْلِيْمُ إِذَا جَاءَ الْمَجْلِسَ

جب کوئی مجلس میں آئے تو سلام کرے

۱۰۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَجْلِسَ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنْ رَجَعَ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنَّ الْأُخْرَى لَيْسَتْ بِأَحَقَّ مِنَ الْأُولَى)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مجلس میں آئے تو اسے چاہیے کہ سلام کرے اور جب واپس جانے لگے تو بھی سلام کرے، کیونکہ پہلا سلام دوسرے سلام سے زیادہ لائق اہتمام نہیں۔''

٤٦٣ـ بَابٌ: اَلتَّسْلِيْمُ إِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ

مجلس سے اٹھے تو سلام کرے

۱۰۰۸) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ الْمَجْلِسَ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنْ جَلَسَ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَقُومَ قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَ الْمَجْلِسُ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنَّ الْأُولَى لَيْسَتْ بِأَحَقَّ مِنَ الْأُخْرَى)).

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی آدمی مجلس میں آئے تو اسے چاہیے کہ سلام کرے پھر اگر وہ بیٹھ جائے اور مجلس کے اختتام سے پہلے اسے اٹھنے کا خیال آئے تو اسے چاہیے کہ پھر بھی سلام کرے، کیونکہ پہلا سلام دوسرے سلام سے زیادہ لائق اہتمام نہیں۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دوسری سند سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۱۰۰۷) [صحيح] فوائد لتمام للرازي: ۱۱۷۶؛ مسند أحمد: ۲/ ۲۸۷؛ سنن أبي داود: ۵۲۰۸؛ جامع الترمذي: ۲۷۰۶۔

۱۰۰۸) [صحيح] صحيح ابن حبان: ۴۹۳؛ عمل اليوم والليلة للنسائي: ۳۶۸۔

٤٦٤ ـ بَابٌ: حَقُّ مَنْ سَلَّمَ إِذَا قَامَ

اس شخص کا ثواب جس نے (مجلس سے) اٹھتے وقت سلام کیا

۱۰۰۹) (ت: ۲۳۷) حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بِسْطَامٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبِي ﷺ: يَا بُنَيَّ! إِنْ كُنْتَ فِي مَجْلِسٍ تَرْجُو خَيْرَهُ، فَعَجِلَتْ بِكَ حَاجَةٌ، فَقُلْ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ، فَإِنَّكَ تَشْرَكُهُمْ فِيمَا أَصَابُوا فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ، وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَجْلِسُونَ مَجْلِسًا فَيَتَفَرَّقُونَ عَنْهُ لَمْ يَذْكُرُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، إِلَّا كَأَنَّمَا تَفَرَّقُوا عَنْ جِيفَةِ حِمَارٍ.

جناب معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے کہا: اے میرے بیٹے! اگر تو کسی ایسی مجلس میں ہو جس کی خیر کی تو امید رکھتا ہو اور تجھے کسی حاجت کی وجہ سے جانے میں جلدی ہو تو (جاتے وقت) السلام علیکم کہو، اس طرح تو اس خیر میں شریک ہو جائے گا جو اہل مجلس کو پہنچے گی، جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور پھر اللہ عزوجل کا ذکر کیے بغیر ہی جدا ہو جائیں تو گویا یہ لوگ ایک مردہ گدھے سے جدا ہوئے ہیں۔

۱۰۱۰) (ت: ۲۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: مَنْ لَقِيَ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ حَائِطٌ، ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ.

جناب ابو مریم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اپنے بھائی سے ملاقات کرے تو اسے چاہیے کہ اسے سلام کرے پھر اگر ان دونوں کے درمیان کوئی درخت یا دیوار حائل ہو جائے اور پھر ملاقات ہو تو بھی اسے چاہیے کہ اسے سلام کرے۔

۱۰۱۱) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ نِبْرَاسٍ أَبُو الْحَسَنِ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ كَانُوا يَكُونُونَ مُجْتَمِعِينَ فَتَسْتَقْبِلُهُمُ الشَّجَرَةُ، فَتَنْطَلِقُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عَنْ يَمِينِهَا، وَطَائِفَةٌ عَنْ شِمَالِهَا، فَإِذَا الْتَقَوْا سَلَّمَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ جب اکٹھے (چل رہے) ہوتے پھر ان کے سامنے کوئی درخت آ جاتا تو ایک جماعت درخت کے دائیں جانب اور ایک جماعت بائیں جانب چلتی پھر جب آپس میں اکٹھے ہوتے تو ایک دوسرے کو سلام کرتے۔

۱۰۰۹) [صحيح] سنن أبي داود: ٤٨٥٥؛ مسند أحمد: ٢/ ٥٢٧۔

۱۰۱۰) [صحيح] سنن أبي داود: ٥٢٠٠۔

۱۰۱۱) [صحيح] عمل اليوم والليلة لابن السني: ٢٤٦؛ المعجم الأوسط للطبراني: ٧٩٨٧۔

٤٦٥ ـ بَابٌ: مَنْ دَهَنَ يَدَهُ لِلْمُصَافَحَةِ

جس نے مصافحہ کے لیے ہاتھ میں خوشبودار تیل لگایا

١٠١٢) (ث: ٢٣٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ وَهْبٍ الْمِصْرِيُّ، عَنْ قُرَيْشٍ الْبَصْرِيِّ ـ هُوَ: ابْنُ حَيَّانَ ـ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، أَنَّ أَنَسًا ﷺ كَانَ إِذَا أَصْبَحَ دَهَنَ يَدَهُ بِدُهْنٍ طَيِّبٍ لِمُصَافَحَةِ إِخْوَانِهِ.

جناب ثابت بنانی بیان رحمہ اللہ کرتے ہیں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ جب صبح کرتے تو اپنے مسلمان بھائیوں سے مصافحہ کے لیے اپنے ہاتھ میں خوشبودار تیل لگایا کرتے تھے۔

٤٦٦ ـ بَابٌ: التَّسْلِيمُ بِالْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِهَا

واقف اور ناواقف (سب) کو سلام کرنا

١٠١٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: **((تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَءُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ.))**

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو کھانا کھلائے اور جسے جانتا ہو یا جسے نہ جانتا ہو سلام کہے۔''

٤٦٧ ـ بَابٌ:

(گزشتہ باب کی مزید وضاحت)

١٠١٤) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْأَفْنِيَةِ وَالصُّعُدَاتِ أَنْ يُجْلَسَ فِيهَا، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: لَا نَسْتَطِيعُهُ، لَا نُطِيقُهُ، قَالَ: **((أَمَّا لَا، فَأَعْطُوا حَقَّهَا))**، قَالُوا: وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: **((غَضُّ الْبَصَرِ، وَإِرْشَادُ ابْنِ السَّبِيلِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللَّهَ، وَرَدُّ التَّحِيَّةِ.))**

١٠١٢) [صحيح] الجامع لابن وهب: ١٦٦؛ مسند أبي يعلى: ٣٣٧٩۔

١٠١٣) صحيح البخاري: ٢٨؛ صحيح مسلم: ٣٩۔

١٠١٤) [صحيح] سنن أبي داود: ٤٨١٦؛ صحيح ابن حبان: ٥٩٦۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے گھروں کے سامنے آنگن اور چبوترہ وں پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ مسلمانوں نے عرض کیا: ہم سے یہ کہاں ہو سکتا ہے ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے (کہ وہاں نہ بیٹھیں)، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم ایسا نہیں کر سکتے تو پھر اس کا حق ادا کرو۔'' انھوں نے عرض کیا: اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نظریں نیچی رکھنا، مسافر کو راستہ بتانا اور چھینکنے والے کو جب وہ الحمدللہ کہے تو اس کا جواب دینا اور سلام کا جواب دینا۔''

۱۰۱۵) (ث: ۲۴۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا كِنَانَةُ مَوْلَى صَفِيَّةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ، وَالْمَغْبُونُ مَنْ لَمْ يَرُدَّهُ، وَإِنْ حَالَتْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَخِيكَ شَجَرَةٌ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْدَأَهُ بِالسَّلَامِ لَا يَبْدَأُكَ فَافْعَلْ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں میں سب سے بڑا بخیل وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے اور وہ شخص نقصان میں ہے جس نے اسے سلام کا جواب نہ دیا اور اگر تیرے اور تیرے بھائی کے درمیان کوئی درخت حائل ہو جائے پھر اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو اسے سلام کرنے میں پہلے کرے وہ تجھ سے پہل نہ کر سکے تو تو ایسا ضرور کر۔

۱۰۱۶) (ث: ۲۴۱) حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ، عَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَالِمٍ مَوْلَى عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عَمْرٍو رضي الله عنهما إِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ زَادَ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ جَالِسٌ فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ. ثُمَّ أَتَيْتُهُ مَرَّةً أُخْرَى فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ مَرَّةً أُخْرَى فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، وَطَيِّبُ صَلَوَاتِهِ.

جناب سالم مولی عبداللہ بن عمرو رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمرو رضی اللہ عنہ کو جب کوئی شخص سلام کرتا تو وہ اس سے زائد جواب دیتے ایک دفعہ میں ان کے پاس آیا اور وہ بیٹھے ہوئے تھے تو میں نے کہا: ''السلام علیکم'' تو انھوں نے جواب دیا: ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' پھر دوسری مرتبہ میں ان کے پاس آیا تو میں نے کہا: ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' تو انھوں نے جواب میں فرمایا: ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' پھر تیسری مرتبہ ان کے پاس آیا تو میں نے کہا: ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' تو انھوں نے جواب میں فرمایا: ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وطیب صلواتہ''

۴۶۸۔ بَابٌ: لَا يُسَلِّمُ عَلَى فَاسِقٍ

فاسق کو سلام نہ کیا جائے

۱۰۱۷) (ث: ۲۴۲) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ زَحْرٍ،

۱۰۱۵) [ضعيف: شعب الإيمان للبيهقي: ۸۷۷۰، سنن أبي داود: ۴۲۰۰؛ صحيح ابن حبان: ۴۴۹۸؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۸۷۶۷۔] ۱۰۱۶) [ضعيف]

۱۰۱۷) [ضعيف]

عَنْ حَبَّانَ بْنِ أَبِي جَبَلَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما قَالَ: لَا تُسَلِّمُوا عَلَى شُرَّابِ الْخَمْرِ.

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم شراب پینے والوں کو سلام نہ کرو۔

١٠١٨) (ت: ٢٤٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ، وَمُعَلًّى، وَعَارِمٌ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْفَاسِقِ حُرْمَةٌ.

امام حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تیرے اور فاسق کے درمیان کوئی احترام نہیں۔

١٠١٩) (ت: ٢٤٤) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو رُزَيْقٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَكْرَهُ الْأَشْتَرَنْجَ وَيَقُولُ: لَا تُسَلِّمُوا عَلَى مَنْ لَعِبَ بِهَا، وَهِيَ مِنَ الْمَيْسِرِ.

جناب ابورزیق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے علی بن عبداللہ رحمہ اللہ کو سنا، وہ شطرنج کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ شطرنج کھیلنے والے کو سلام نہ کرو کیونکہ یہ جوا ہے۔

٤٦٩۔ بَابٌ: مَنْ تَرَكَ السَّلَامَ عَلَى الْمُتَخَلِّقِ، وَأَصْحَابِ الْمَعَاصِي

جس نے خلوق استعمال کرنے والوں اور نافرمان کو سلام کرنا چھوڑ دیا

١٠٢٠) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ رَجُلٌ مُتَخَلِّقٌ بِخَلُوقٍ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، وَأَعْرَضَ عَنِ الرَّجُلِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَعْرَضْتَ عَنِّي؟ قَالَ: ((بَيْنَ عَيْنَيْكَ جَمْرَةٌ)).

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ چند لوگوں کے پاس سے گزرے جن میں ایک آدمی نے خلوق خوشبو لگائے ہوئے تھا، آپ ﷺ نے ان لوگوں کی طرف دیکھا اور انہیں سلام کیا مگر اس آدمی سے منہ پھیر لیا، اس آدمی نے عرض کیا: آپ ﷺ نے مجھ سے کیوں منہ پھیر لیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری آنکھوں کے درمیان آگ کا انگارہ ہے۔''

١٠٢١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رضي الله عنه، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَفِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَأَعْرَضَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْهُ، فَلَمَّا رَأَى الرَّجُلُ كَرَاهِيَتَهُ ذَهَبَ فَأَلْقَى الْخَاتَمَ، وَأَخَذَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَلَبِسَهُ، وَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((هَذَا شَرٌّ، هَذَا حِلْيَةُ أَهْلِ النَّارِ))، فَرَجَعَ فَطَرَحَهُ، وَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ، فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ.

١٠١٨) [صحيح: مسند الشهاب: ١١٨٥؛ المعجم الكبير للطبراني: ١٩/ ٤١٨۔] **١٠١٩)** [ضعيف]

١٠٢٠) [حسن: مسند البزار: ٢٩٨٧]

١٠٢١) [حسن: مسند أحمد: ٢/ ١٦٣؛ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٤/ ٢٦١۔]

جناب عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی تو نبی ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا، جب اس آدمی نے آپ کی ناگواری کو دیکھا کہ تو وہ چلا گیا اور انگوٹھی پھینک دی، پھر اس نے ایک لوہے کی انگوٹھی لی اسے پہن لیا اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بری چیز ہے یہ دوزخیوں کا زیور ہے۔'' وہ آدمی لوٹ گیا اور اسے بھی اتار کر پھینک دیا، پھر چاندی کی انگوٹھی پہن لی، اس پر آپ ﷺ خاموش رہے۔

۱۰۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عَمْرٍو ـ هُوَ: ابْنُ الْحَارِثِ ـ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ أَبِي النَّجِيبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ ـ وَفِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ، وَعَلَيْهِ جُبَّةُ حَرِيرٍ ـ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ مَحْزُونًا، فَشَكَا إِلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَتْ: لَعَلَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جُبَّتَكَ وَخَاتَمَكَ، فَأَلْقِهِمَا ثُمَّ عُدْ، فَفَعَلَ، فَرَدَّ السَّلَامَ. فَقَالَ: جِئْتُكَ آنِفًا فَأَعْرَضْتَ عَنِّي؟ قَالَ: ((كَانَ فِي يَدِكَ جَمْرٌ مِنْ نَارٍ)). فَقَالَ: لَقَدْ جِئْتُ إِذًا بِجَمْرٍ كَثِيرٍ، قَالَ: ((إِنَّ مَا جِئْتَ بِهِ لَيْسَ بِأَجْزَأَ عَنِّي مِنْ حِجَارَةِ الْحَرَّةِ، وَلٰكِنَّهُ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا)). قَالَ: فَبِمَاذَا أَتَخَتَّمُ بِهِ؟ قَالَ: ((بِحَلْقَةٍ مِنْ وَرِقٍ، أَوْ صُفْرٍ، أَوْ حَدِيدٍ)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بحرین سے ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے جواب نہ دیا، اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی اور جسم پر ریشم کا جبہ تھا، وہ آدمی غمگین ہو کر چلا گیا، اس نے اپنی بیوی کو شکایت کی تو بیوی نے کہا: تیری انگوٹھی اور تیرا جبہ رسول اللہ ﷺ کو ناگوار گزرا ہوگا، لہٰذا انہیں اتار کر پھینک دے پھر جا، چنانچہ اس نے ایسے ہی کیا تو آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ اس آدمی نے عرض کیا: میں ابھی آپ کے پاس حاضر ہوا تھا تو آپ ﷺ نے مجھ سے بے منہ پھیر لیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے ہاتھ میں آگ کا انگارہ تھا۔'' اس نے عرض کیا: پھر تو میں بہت سے انگارے لے کر آیا ہوں (کیونکہ میرے پاس بہت سونا ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو تو لے کر آیا ہے۔ یہ کسی کو مقام حرہ کی کنکریوں سے زیادہ امیر نہیں بنائے گا، ہاں لیکن یہ دنیاوی زندگی کا سامان ہے۔'' اس آدمی نے عرض کیا: پھر میں کس چیز کی انگوٹھی پہنوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو چاندی، پیتل یا لوہے کی انگوٹھی پہن لے۔''

٤٧٠ ـ بَابُ: التَّسْلِيمُ عَلَى الْأَمِيرِ

امیر کو سلام کرنے کا بیان

۱۰۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُالْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ سَأَلَ أَبَا بَكْرِ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ: لِمَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ يَكْتُبُ مِنْ ...

۱۰۲۱) [ضعيف: مسند أحمد: ٣/ ١٤، صحيح ابن حبان: ٥٤٨٩.]

۱۰۲۲) [صحيح: المستدرك للحاكم: ٣/ ٨١، المعجم الكبير للطبراني: ٨٤.]

خَلِيفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ كَانَ عُمَرُ رضي الله عنه يَكْتُبُ بَعْدَهُ: مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَلِيفَةِ أَبِي بَكْرٍ، مَنْ أَوَّلُ مَنْ كَتَبَ: أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي الشِّفَاءُ۔ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ، وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه إِذَا هُوَ دَخَلَ السُّوقَ دَخَلَ عَلَيْهَا۔ قَالَتْ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى عَامِلِ الْعِرَاقَيْنِ: أَنِ ابْعَثْ إِلَيَّ بِرَجُلَيْنِ جَلْدَيْنِ نَبِيلَيْنِ، أَسْأَلُهُمَا عَنِ الْعِرَاقِ وَأَهْلِهِ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ صَاحِبُ الْعِرَاقَيْنِ بِلَبِيدِ بْنِ رَبِيعَةَ، وَعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، فَقَدِمَا الْمَدِينَةَ، فَأَنَاخَا رَاحِلَتَيْهِمَا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ دَخَلَا الْمَسْجِدَ فَوَجَدَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، فَقَالَا لَهُ: يَا عَمْرُو! اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ، فَوَثَبَ عَمْرٌو فَدَخَلَ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَا بَدَا لَكَ فِي هَذَا الِاسْمِ يَا ابْنَ الْعَاصِ؟ لَتَخْرُجَنَّ مِمَّا قُلْتَ، قَالَ: نَعَمْ، قَدِمَ لَبِيدُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَعَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ، فَقَالَا لِي: اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقُلْتُ: أَنْتُمَا وَاللّٰهِ أَصَبْتُمَا اسْمَهُ، وَإِنَّهُ الْأَمِيرُ، وَنَحْنُ الْمُؤْمِنُونَ. فَجَرَى الْكِتَابُ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

جناب ابن شہاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ رحمہ اللہ سے پوچھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ (خطوط میں) یہ کیوں لکھتے تھے: "من ابی بکر خلیفة رسول الله" (خلیفہ رسول ابوبکر کی طرف سے) پھر ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ لکھتے تھے: "من عمر بن الخطاب خليفة أبي بكر" (خلیفہ ابی بکر عمر بن خطاب کی طرف سے) سب سے پہلے کس نے امیر المومنین لکھا؟ تو اس (ابوبکر بن سلیمان رحمہ اللہ) نے کہا: مجھے میری دادی شفاء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، وہ ابتدائی زمانے میں ہجرت کرنے والی خواتین میں سے تھیں، کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب بازار جاتے تو ان کے پاس بھی آتے، وہ کہتی ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عراق کے گورنر کو خط لکھا کہ میرے پاس دو مضبوط اور ذہین آدمی بھیج دو تاکہ میں ان سے عراق اور اس کے باشندوں کے بارے میں پوچھوں، تو انہوں نے دو عراقی باشندے لبید بن ربیعہ اور عدی بن حاتم رضی اللہ عنہما کو ان کی طرف بھیجا، وہ دونوں مدینہ منورہ پہنچے اور اپنی سواریوں کو مسجد کے سامنے صحن میں باندھ دیا، پھر وہ مسجد میں داخل ہوئے تو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو وہاں پایا، انہوں نے ان سے کہا: اے عمرو! ہمارے لیے امیر المومنین کے پاس جانے کی اجازت طلب کرو، عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ جلدی سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: السلام علیك یا أمیر المؤمنین! سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: اے عاص کے بیٹے! تمہیں اس نام کا خیال کیسے آیا، اپنے آپ کو اس سے باہر نکالو جو تم نے کہا ہے (آئندہ نہ کہنا) انھوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ لبید بن ربیعہ اور عدی بن حاتم رضی اللہ عنہما دونوں آئے ہیں انہوں نے مجھے کہا کہ امیر المومنین سے ہمارے لیے اجازت طلب کرو تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! تم نے ان کا صحیح نام رکھا، بلاشبہ وہ امیر ہیں اور ہم مومن ہیں، چنانچہ اس دن سے (امیر المومنین کا لفظ) خط و کتابت کے لیے استعمال ہونا شروع ہوگیا۔

۱۰۲۴) (ت: ۲۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ رضي الله عنه حَاجًّا حَجَّتَهُ الْأُولَى وَهُوَ خَلِيفَةٌ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ رضي الله عنه

۱۰۲۴) [صحیح] مصنف عبد الرزاق: ۱۹۴۵۴۔

فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْأَمِيرُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَأَنْكَرَهَا أَهْلُ الشَّامِ وَقَالُوا: مَنْ هَذَا الْمُنَافِقُ الَّذِي يُقَصِّرُ بِتَحِيَّةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَبَرَكَ عُثْمَانُ عَلَى رُكْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ هَؤُلَاءِ أَنْكَرُوا عَلَيَّ أَمْرًا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْهُمْ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ حَيَّيْتُ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ ﷺ، فَمَا أَنْكَرَهُ مِنْهُمْ أَحَدٌ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِمَنْ تَكَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ: عَلَى رِسْلِكُمْ، فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ بَعْضُ مَا يَقُولُ، وَلَكِنَّ أَهْلَ الشَّامِ قَدْ حَدَثَتْ هَذِهِ الْفِتَنُ، قَالُوا: لَا نُقَصِّرُ عِنْدَنَا تَحِيَّةَ خَلِيفَتِنَا، فَإِنِّي أَخَالُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ تَقُولُونَ لِعَامِلِ الصَّدَقَةِ: أَيُّهَا الْأَمِيرُ.

جناب عبیداللہ بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے زمانہ میں جب پہلی مرتبہ حج کے لیے تشریف لائے تو ان کے پاس عثمان بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ آئے اور یوں سلام کیا: "السلام علیک أیھا الأمیر ورحمة اللہ" (آپ پر سلام ہو اے امیر اور اللہ کی رحمت ہو) اس سلام کو شام والوں نے ناپسند کیا اور کہنے لگے: یہ کون منافق ہے جو امیر المومنین کے سلام کو کم کر رہا ہے۔ سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور کہنے لگے: اے امیر المومنین! یہ لوگ مجھ سے ایسی بات پر ناراض ہو رہے ہیں جسے آپ ان سے زیادہ جانتے ہیں، اللہ کی قسم! میں نے انہی الفاظ کے ساتھ سیدنا ابوبکر وعمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو سلام کیا، ان میں سے کسی نے بھی اس کو ناپسند نہیں کیا تھا، اس پر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن شام والوں کو جب یہ فتنے پیش آئے تو کہنے لگے: ہمارے سامنے ہمارے خلیفہ کے سلام کو کم نہ کیا جائے۔ اے اہل مدینہ! میں خیال کرتا ہوں کہ تم لوگ صدقے کا مال اکٹھا کرنے والے کو بھی "أیھا الأمیر" (اے امیر) کہتے ہو۔

۱۰۲۵) (ث: ۲٤۷) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الْحَجَّاجِ فَمَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حجاج کے پاس آیا تو میں نے اسے سلام نہیں کیا۔

۱۰۲۶) (ث: ۲٤۸) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّبِّيِّ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ حَذْلَمٍ قَالَ: إِنِّي لَأَذْكُرُ أَوَّلَ مَنْ سُلِّمَ عَلَيْهِ بِالْإِمْرَةِ بِالْكُوفَةِ، خَرَجَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مِنْ بَابِ الرَّحَبَةِ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ، زَعَمُوا أَنَّهُ أَبُو قُرَّةَ الْكِنْدِيُّ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْأَمِيرُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَكَرِهَهُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْأَمِيرُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، هَلْ أَنَا إِلَّا مِنْهُمْ، أَمْ لَا؟ قَالَ سِمَاكٌ: ثُمَّ أَقَرَّ بِهَا بَعْدُ.

جناب تمیم بن حذلم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: بے شک مجھے یاد ہے کہ کس کو کوفہ میں سب سے پہلے امیر کے لفظ کے ساتھ سلام کیا گیا، سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ (جو وہاں کے گورنر تھے) باب الرحبہ سے نکلے ان کے پاس کندہ سے ایک آدمی آیا، لوگوں کا خیال ہے کہ وہ ابوقرہ کندی رحمہ اللہ تھے، اس نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو اس طرح سلام کیا: السلام علیک ایھا الأمیر ورحمة اللہ، السلام علیکم (آپ پر سلام ہو اے امیر! اور اللہ کی رحمت ہو اور تم پر سلام ہو) تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے ناپسند

۱۰۲٤) [صحیح] مصنف ابن أبي شیبة: ۳۰۵۷٤؛ المستدرك للحاکم: ۳/ ٥٦٥۔

۱۰۲٦) [صحیح] مصنف ابن أبي شیبة: ۳۰۵۷۳۔

کیا اور فرمایا: السلام علیکم ایھا الأمیر ورحمة اللہ، السلام علیکم، کیا میں بھی ان (عام لوگوں) میں سے ہوں یا نہیں؟ سماک بن سلمہ رحمہ اللہ نے کہا: پھر اس کے بعد سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اسے برقرار رکھا۔

۱۰۲۷) (ث: ۲٤۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ عُبَيْدٍ الْقَبَضِيُّ -بَطْنٌ مِنْ حِمْيَرٍ- قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى رُوَيْفِعٍ، وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى أَنْطَابُلُسَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، وَنَحْنُ عِنْدَهُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْأَمِيرُ، فَقَالَ لَهُ رُوَيْفِعٌ: لَوْ سَلَّمْتَ عَلَيْنَا لَرَدَدْنَا عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَلَكِنْ إِنَّمَا سَلَّمْتَ عَلَى مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ. وَكَانَ مَسْلَمَةُ عَلَى مِصْرَ. اذْهَبْ إِلَيْهِ فَلْيَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ. قَالَ زِيَادٌ: وَكُنَّا إِذَا جِئْنَا فَسَلَّمْنَا وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

جناب زیاد بن عبید قبضی رحمہ اللہ جو قبیلہ حمیر سے تھے، بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا رویفع رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ انطابلس کے امیر تھے، ہم ان کے پاس تھے کہ ایک آدمی آیا اس نے انہیں سلام کرتے ہوئے یوں کہا: السلام علیك أیھا الأمیر وعن عبدہ أیھا الأمیر رویفع رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: اگر تو ہمیں سلام کرتا تو ہم تیرے سلام کا ضرور جواب دیتے، لیکن تو نے تو مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ کو سلام کیا ہے (جو مصر کے امیر تھے) ان کے پاس جاؤ وہی تیرے سلام کا جواب دیں گے۔ زیاد بن عبید رحمہ اللہ نے کہا: جب ہم آتے اور وہ (سیدنا رویفع رضی اللہ عنہ) مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو ہم (انہیں) یوں سلام کرتے: السلام علیکم (لفظ امیر کا اضافہ نہیں کرتے۔)

٤٧١ ـ بَابٌ: اَلتَّسْلِيمُ عَلَى النَّائِمِ

سوئے ہوئے کو سلام کرنا

۱۰۲۸) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا، وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ.

سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب رات کے وقت تشریف لاتے تھے تو سلام اس طرح کیا کرتے تھے کہ سوئے ہوئے کو بیدار نہ ہونے دیتے مگر جاگنے والے کو سنا دیتے تھے۔

٤٧٢ ـ بَابٌ: حَيَّاكَ اللّٰهُ

حياك الله (اللہ تمہیں زندہ رکھے) کہنا

۱۰۲۹) (ث: ۲۵۰) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،

۱۰۲۷) [ضعيف] ۱۰۲۸) صحيح مسلم: ۲۰۵۵، مسند احمد: ٦/ ٢، جامع الترمذي: ۲۷۱۹.
۱۰۲۹) [ضعيف]

أَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ لِعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ: حَيَّاكَ اللّٰهُ مِنْ مَعْرِفَةٍ.

امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کو پہچان کر فرمایا: حیاك اللّٰہ (اللہ تمہیں زندہ رکھے۔)

٤٧٣۔ بَابٌ: مَرْحَبًا

مرحبا (خوش آمدید) کہنا

۱۰۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((مَرْحَبًا بِابْنَتِي))، ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ، أَوْ عَنْ شِمَالِهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں، گویا ان کی چال نبی ﷺ کی چال جیسی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری بیٹی کے لیے مرحبا (خوش آمدید)'' پھر آپ نے انہیں اپنی دائیں یا اپنی بائیں جانب بٹھا لیا۔

۱۰۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عَمَّارٌ رضی اللہ عنہ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَعَرَفَ صَوْتَهُ. فَقَالَ: ((مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ)).

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے ان کی آواز پہچان لی اور فرمایا: ''اس پاکباز اور پاکیزہ فطرت کے لیے مرحبا (خوش آمدید)۔''

٤٧٤۔ بَابٌ: كَيْفَ رَدُّ السَّلَامِ؟

سلام کا جواب کیسے دیا جائے

۱۰۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ مِنْ أَخْلَقِ النَّاسِ وَأَشَدِّهِمْ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: وَعَلَيْكُمْ.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک درخت کے سائے میں نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک اجڈ اور سخت قسم کا دیہاتی آ گیا اس نے کہا: السلام علیکم، تو لوگوں نے جواب میں کہا: وعلیکم۔

۱۰۳۰) صحيح البخاري: ۳٦۲۳؛ صحيح مسلم: ۲٤٥٠۔

۱۰۳۱) [صحيح] جامع الترمذي: ۳۷۹۸؛ سنن ابن ماجه: ۱٤٦۔ ۱۰۳۲) [صحيح]

۱۰۳۳) حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ يَقُولُ: وَعَلَيْكَ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

جناب ابوجمرہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا جب انہیں سلام کیا جاتا تو وہ کہتے: وعلیك ورحمة الله۔

۱۰۳۴) قَالَ أَبُو عَبْدِاللّٰهِ: وَقَالَتْ قَيْلَةُ: قَالَ رَجُلٌ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ))۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قیلہ (بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا) نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے کہا: السلام علیك یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: وعلیك السلام ورحمة الله۔

۱۰۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ: ((وَعَلَيْكَ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، مِمَّنْ أَنْتَ؟)) قُلْتُ: مِنْ غِفَارٍ۔

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تھے، میں وہ پہلا شخص تھا جس نے اسلام کے طریقے پر سلام کیا (یعنی السلام علیکم کہا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وعلیك ورحمة الله، تم کس قبیلے سے ہو؟'' میں نے عرض کیا: قبیلہ بنی غفار سے۔

۱۰۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَائِشُ! هٰذَا جِبْرِيْلُ، وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ))، قَالَتْ: قُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، تَرَى مَا لَا أَرَى۔ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائش! یہ جبریل علیہ السلام ہیں اور تجھے سلام کہہ رہے ہیں۔'' کہتی ہیں کہ میں نے جواب میں کہا: وعلیہ السلام ورحمة الله وبرکاته، آپ اسے دیکھ رہے ہیں جسے میں نہیں دیکھ رہی۔ اس سے ان کی مراد رسول اللہ ﷺ تھے۔

۱۰۳۷) (ت: ۲۵۲) حَدَّثَنَا مَطَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بِسْطَامٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبِي: يَا بُنَيَّ، إِذَا مَرَّ بِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَلَا تَقُلْ: وَعَلَيْكَ، كَأَنَّكَ تَخُصُّهُ بِذٰلِكَ وَحْدَهُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ وَحْدَهُ، وَلٰكِنْ قُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔

۱۰۳۳) [صحیح] ۱۰۳۴) [حسن] جامع الترمذي: ۲۸۱٤

۱۰۳۵) صحیح مسلم: ۲٤۷۳؛ سنن الدارمي: ۲٦۸۱۔

۱۰۳٦) صحیح البخاري: ۳۷٦۸۔

۱۰۳۷) [صحیح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲٥٦۹٦

٤٧٦ـ بَابٌ: مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ

جس نے سلام کرنے میں بخل کیا

۱۰۴۱) (ت: ۲۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَلْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: الْكَذُوبُ مَنْ كَذَبَ عَلَى يَمِينِهِ، وَالْبَخِيلُ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ، وَالسَّرُوقُ مَنْ سَرَقَ الصَّلَاةَ.

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سب سے بڑا جھوٹا وہ ہے جو جھوٹی قسم کھائے، بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں کنجوسی کرے اور سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرے۔

۱۰۴۲) (ت: ۲۵۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَبْخَلُ النَّاسِ الَّذِي يَبْخَلُ بِالسَّلَامِ، وَإِنَّ أَعْجَزَ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ بِالدُّعَاءِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں میں سب سے بڑا کنجوس وہ ہے جو سلام کرنے میں کنجوسی کرے اور بے شک لوگوں میں سب سے بڑا عاجز وہ ہے جو دعا کرنے سے عاجز ہو۔

٤٧٧ـ بَابٌ: اَلسَّلَامُ عَلَى الصِّبْيَانِ

بچوں کو سلام کرنا

۱۰۴۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْعَلُهُ بِهِمْ.

جناب ثابت بنانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا اور فرمایا: نبی ﷺ بھی ان (بچوں) کے ساتھ یہی عمل کیا کرتے تھے۔

۱۰۴۴) (ت: ۲۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عَنْبَسَةَ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يُسَلِّمُ عَلَى الصِّبْيَانِ فِي الْكُتَّابِ.

جناب عنبسہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ مکتب (مدرسے) میں بچوں کو سلام کرتے تھے۔

۱۰۴۲) [صحیح] صحيح ابن حبان: ٤٤٩٨؛ شعب الإيمان للبيهقي: ٨٧٦٧۔

۱۰۴۳) صحيح البخاري: ٦٢٤٧؛ صحيح مسلم: ٢١٦٨۔

۱۰۴۴) [صحیح] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٥٧٧٦.

٤٧٨ ۔ بَابٌ: تَسْلِيمُ النِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ

عورتوں کا مردوں کو سلام کرنا

۱۰۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ ابْنَةِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَغْتَسِلُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: ((مَنْ هَذِهِ؟)) فَقُلْتُ: أُمُّ هَانِئٍ، قَالَ: ((مَرْحَبًا)).

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ ﷺ اس وقت غسل فرمارہے تھے، میں نے آپ کو سلام کہا، تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کون عورت ہے؟'' میں نے عرض کیا: ام ہانی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مرحبا (خوش آمدید)''

۱۰۴۶) (ث: ۲۵۹) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: كُنَّ النِّسَاءُ يُسَلِّمْنَ عَلَى الرِّجَالِ.

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عورتیں مردوں کو سلام کیا کرتی تھیں۔

٤٧٩ ۔ بَابٌ: اَلتَّسْلِيمُ عَلَى النِّسَاءِ

عورتوں کو سلام کرنے کے بیان میں

۱۰۴۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامٍ، عَنْ شَهْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَسْمَاءَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ، وَعُصْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ، قَالَ بِيَدِهِ إِلَيْهِنَّ بِالسَّلَامِ، فَقَالَ: ((إِيَّاكُنَّ وَكُفْرَانَ الْمُنْعِمِينَ، إِيَّاكُنَّ وَكُفْرَانَ الْمُنْعِمِينَ))، قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: نَعُوذُ بِاللّٰهِ! يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، مِنْ كُفْرَانِ نِعَمِ اللّٰهِ، قَالَ: ((بَلَى إِنَّ إِحْدَاكُنَّ تَطُولُ أَيْمَتُهَا، ثُمَّ تَغْضَبُ الْغَضْبَةَ فَتَقُولُ: وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ مِنْهُ سَاعَةً خَيْرًا قَطُّ، فَذَلِكَ كُفْرَانُ نِعَمِ اللّٰهِ، وَذَلِكَ كُفْرَانُ الْمُنْعِمِينَ)).

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ مسجد سے گزرے عورتوں کی ایک جماعت وہاں بیٹھی ہوئی تھی، آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے انہیں سلام کیا اور فرمایا: ''انعام کرنے والوں کی ناشکری سے بچو، انعام کرنے والوں کی ناشکری سے بچو۔'' ان میں سے ایک عورت نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہیں۔

۱۰۴۵) صحيح البخاري: ۳۱۷۱؛ صحيح مسلم: ۳۳۶۔

۱۰۴۶) [حسن] شعب الإيمان للبيهقي: ۸۸۹۹؛ مسند ابن الجعد: ۳۳۳۷۔

۱۰۴۷) [صحيح] مسند أحمد: ٦/ ٤٥٧؛ سنن أبي داود: ٥٢٠٤؛ جامع الترمذي: ٢٦٩٧۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں نہیں، بے شک تم میں سے کسی عورت کا بے شوہر رہنے کا زمانہ لمبا ہو جاتا ہے۔ پھر (اللہ تعالیٰ اسے شوہر دیتا ہے تو اس کی ناشکری کرتی ہو) جب غصہ میں آجاتی ہو تو کہتی ہو: اللہ کی قسم! میں نے اس سے کبھی ایک لمحہ کے لیے بھی بھلائی نہیں دیکھی، یہی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری ہے اور یہی انعام کرنے والوں کی ناشکری ہے۔''

۱۰۴۸) حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّةِ رضي الله عنها، مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا فِي جَوَارٍ أَتْرَابٍ لِي، فَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَقَالَ: ((إِيَّاكُنَّ وَكُفْرَ الْمُنْعِمِينَ))، وَكُنْتُ مِنْ أَجْرَئِهِنَّ عَلَى مَسْأَلَتِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا كُفْرُ الْمُنْعِمِينَ؟ قَالَ: ((لَعَلَّ إِحْدَاكُنَّ تَطُولُ أَيْمَتُهَا مِنْ أَبَوَيْهَا، ثُمَّ يَرْزُقُهَا اللَّهُ زَوْجًا، وَيَرْزُقُهَا مِنْهُ وَلَدًا، فَتَغْضَبُ الْغَضْبَةَ فَتَكْفُرُ فَتَقُولُ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ)).

سیدہ اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں اپنی ہم عمر لڑکیوں میں تھی تو آپ ﷺ نے ہمیں سلام کیا اور فرمایا: ''انعام کرنے والوں کی ناشکری سے بچو۔'' اور میں عورتوں میں سوال کرنے کے معاملے میں سب سے تیز تھی، چنانچہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! انعام کرنے والوں کی ناشکری سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کا اپنے ماں باپ کے پاس بے شوہر رہنے کا زمانہ لمبا ہو جاتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اسے شوہر عطا کرتا ہے اور اس سے اولاد عطا فرماتا ہے۔ پھر (جب کبھی) وہ غصہ میں آجاتی ہے تو ناشکری کرتے ہوئے کہتی ہے: میں نے تجھ سے کبھی خیر نہیں دیکھی۔''

۴۸۰۔ بَابُ: مَنْ كَرِهَ تَسْلِيمَ الْخَاصَّةِ

جس نے کسی کو مخصوص کر کے سلام کرنے کو مکروہ جانا

۱۰۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ، عَنْ طَارِقٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه جُلُوسًا، فَجَاءَ آذِنُهُ فَقَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَدَخَلْنَا الْمَسْجِدَ، فَرَأَى النَّاسَ رُكُوعًا فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ، فَكَبَّرَ وَرَكَعَ، وَمَشَى، وَفَعَلْنَا مِثْلَ مَا فَعَلَ، فَمَرَّ رَجُلٌ مُسْرِعٌ فَقَالَ: عَلَيْكُمُ السَّلَامُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! فَقَالَ: صَدَقَ اللَّهُ، وَبَلَّغَ رَسُولُهُ، فَلَمَّا صَلَّيْنَا رَجَعَ، فَوَلَجَ عَلَى أَهْلِهِ، وَجَلَسْنَا فِي مَكَانِنَا نَنْتَظِرُهُ حَتَّى يَخْرُجَ، فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: أَيُّكُمْ يَسْأَلُهُ؟ قَالَ طَارِقٌ: أَنَا أَسْأَلُهُ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: تَسْلِيمُ الْخَاصَّةِ، وَفُشُوُّ التِّجَارَةِ - حَتَّى تُعِينَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ - وَقَطْعُ الْأَرْحَامِ، وَفُشُوُّ الْقَلَمِ، وَظُهُورُ الشَّهَادَةِ الزُّورِ، وَكِتْمَانُ شَهَادَةِ الْحَقِّ)).

۱۰۴۸) [صحيح] معجم الكبير للطبراني: ۲۴/ ۱۸۴- ۱۰۱؛ فوائد تمام الرازي: ۷۹۱۔

۱۰۴۹) [صحيح] مسند أحمد: ۱/ ۴۱۹؛ المستدرك للحاكم: ۴/ ۴۴۵۔

جناب طارق بن شہاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا عبداللہ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے دربان نے آکر کہا: نماز کھڑی ہو چکی ہے (یہ سن کر) سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اٹھے تو ہم بھی ان کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے، ہم مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ لوگ مسجد کے اگلے حصے میں رکوع کی حالت میں ہیں۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور رکوع میں چلے گئے، پھر اسی طرح چلتے ہوئے نمازیوں کے ساتھ مل گئے، اور جیسا انھوں نے کیا تھا ہم نے بھی کیا۔ (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) ایک آدمی تیزی سے گزرا اس نے کہا: علیکم السلام یا ابا عبدالرحمن! تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول ﷺ نے ٹھیک ٹھیک پہنچایا۔ جب ہم نماز پڑھ چکے تو وہ اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔ اور ہم اپنی جگہ پر بیٹھے ان کا انتظار کرنے لگے کہ وہ باہر آجائیں۔ ہم میں سے ایک شخص نے کہا: تم میں سے کون ان سے پوچھے گا؟ (کہ آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا اور یوں کہہ دیا کہ اللہ نے سچ فرمایا اور رسول اللہ ﷺ نے ٹھیک ٹھیک پہنچایا) طارق ابن شہاب رحمہ اللہ نے کہا: میں ان سے پوچھوں گا۔ چنانچہ انہوں نے پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا: "قرب قیامت لوگوں کو خاص کر کے سلام کرنا اور تجارت کا اس قدر پھیلنا ہوگا کہ عورت تجارت میں اپنے خاوند کی مدد کرے گی، قطع رحمی ہوگی اور علم کا ظہور ہوگا اور جھوٹی گواہی کا ظاہر ہونا اور سچی گواہی کا چھپایا جانا ہوگا۔"

(۱۰۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو کھانا کھلائے اور جسے جانتے ہو اور جسے نہیں جانتے اسے بھی سلام کہے۔"

۴۸۱۔ بَابٌ: كَيْفَ نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ؟

پردے کی آیت کیسے نازل ہوئی

(۱۰۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسٌ رضي الله عنه، أَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، فَكُنَّ أُمَّهَاتِي يُوَطِّئْنَنِي عَلَى خِدْمَتِهِ، فَخَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِينَ، وَتُوُفِّيَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ، فَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ، فَكَانَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ مَا ابْتَنَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضي الله عنها، أَصْبَحَ بِهَا عَرُوسًا، فَدَعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ، ثُمَّ خَرَجُوا، وَبَقِيَ رَهْطٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَطَالُوا الْمُكْثَ، فَقَامَ فَخَرَجَ، وَخَرَجْتُ لِكَيْ يَخْرُجُوا، فَمَشَى فَمَشَيْتُ مَعَهُ، حَتَّى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ رضي الله عنها، ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ حَتَّى

(۱۰۵۰) صحيح البخاري: ۲۸؛ صحيح مسلم: ۳۹۔

(۱۰۵۱) صحيح البخاري: ۵۱۶۶، ۶۲۳۸؛ صحيح مسلم: ۱۴۲۸۔

فدخل على زينب، فإذا هم جلوس، فرجع ورجعت، حتى بلغ عتبة حجرة عائشة، وظن أنهم خرجوا، فرجع ورجعت معه، فإذا هم قد خرجوا، فضرب النبي ﷺ بيني وبينه الستر، وأنزل الحجاب

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے وقت دس سال کے تھے، میری والدہ مجھے آپ ﷺ کی خدمت کے لیے ہمیشہ کہتی تھیں۔ چنانچہ میں نے دس سال آپ کی خدمت کی اور جب آپ کی وفات ہوئی تو میں بیس سال کا تھا، نزول حجاب کے متعلق مجھے تمام لوگوں سے زیادہ علم ہے، سب سے پہلے یہ حکم اس وقت نازل ہوا جب رسول اللہ ﷺ نے سیدہ زینب بنت جحش سے نکاح کیا تھا اور انہیں اپنے گھر لائے تھے، آپ نے لوگوں کو (دعوت ولیمہ پر) بلایا، سب نے کھانا کھایا اور چلے گئے مگر کچھ باقی رہ گئے ہوئے دیر تک بیٹھے رہے، آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور باہر نکل آئے میں بھی ساتھ آ گیا تاکہ وہ لوگ بھی باہر چلے جائیں۔ پھر آپ ﷺ چل کر گئے میں بھی آپ کے ساتھ چل کر گیا یہاں تک کہ آپ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی چوکھٹ پر آئے۔ پھر خیال آیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے اس لیے واپس تشریف لائے میں بھی واپس آ گیا یہاں تک آپ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں داخل ہوئے وہ لوگ ابھی تک بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر آپ واپس ہوئے اور میں بھی واپس آ گیا یہاں تک کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی چوکھٹ پر پہنچے، پھر خیال آیا کہ اب وہ لوگ چلے گئے ہوں گے اس لیے پھر واپس تشریف لائے میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا تو اس وقت وہ لوگ جا چکے تھے، نبی کریم ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان ایک پردہ ڈال دیا اس وقت پردہ کا حکم نازل ہوا تھا۔

٤٨٢ ـ بَابُ: الْعَوْرَاتُ الثَّلَاثُ

پردے کے تین اوقات کے بیان میں

١٠٥٢) (ت: ٢٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ الْقُرَظِيِّ، أَنَّهُ رَكِبَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُوَيْدٍ رضي الله عنه أَخِي بَنِي حَارِثَةَ بْنِ الْحَارِثِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَوْرَاتِ الثَّلَاثِ، وَكَانَ يَعْمَلُ بِهِنَّ، فَقَالَ: مَا تُرِيدُ؟ فَقُلْتُ: أُرِيدُ أَنْ أَعْمَلَ بِهِنَّ. فَقَالَ: إِذَا وَضَعْتُ ثِيَابِي مِنَ الظَّهِيرَةِ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِي بَلَغَ الْحُلُمَ إِلَّا بِإِذْنِي، إِلَّا أَنْ أَدْعُوَهُ، فَذَلِكَ إِذْنُهُ، وَلَا إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَتَحَرَّكَ النَّاسُ حَتَّى تُصَلَّى الصَّلَاةُ، وَلَا إِذَا صَلَّيْتُ الْعِشَاءَ وَوَضَعْتُ ثِيَابِي حَتَّى أَنَامَ.

جناب ثعلبہ بن ابی مالک قرظی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ سوار ہو کر قبیلہ بنی حارثہ کے بھائی سیدنا عبداللہ بن سوید رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے پردے کے تین اوقات کے بارے میں پوچھنے لگے، وہ (عبداللہ رضی اللہ عنہ) ان اوقات پر عمل کیا کرتے تھے

١٠٥٢) صحيح: جامع البيان للطبري ٢٦١٨٩، معرفة الصحابة لأبي نعيم ٤٢١٣.

انھوں نے پوچھا: تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: میرا ارادہ ہے کہ میں بھی ان اوقات پر عمل کروں، تو انہوں نے فرمایا: دوپہر کے وقت جب میں اپنے کپڑے اتار دیتا ہوں تو میرے گھر والوں میں سے کوئی بالغ آدمی میرے پاس میری اجازت کے بغیر نہیں آتا مگر یہ کہ میں اسے خود بلاؤں تو یہ اس کے لیے اجازت ہوتی ہے، اور نہ جب فجر طلوع ہو جائے اور لوگ چلنا پھرنا شروع کر دیں یہاں تک کہ نماز پڑھ لی جائے اور نہ ہی اس وقت جب میں عشاء کی نماز پڑھ لوں اور اپنے کپڑے اتار لوں یہاں تک کہ میں سو جاؤں۔

٤٨٣ ـ بَابٌ: أَكْلُ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ

آدمی کا اپنی بیوی کیساتھ کھانا

١٠٥٣) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كُنْتُ آكُلُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَيْسًا، فَمَرَّ عُمَرُ، فَدَعَاهُ فَأَكَلَ، فَأَصَابَتْ يَدُهُ إِصْبَعِي، فَقَالَ: حَسِّ! لَوْ أُطَاعُ فِيكُنَّ مَا رَأَتْكُنَّ عَيْنٌ، فَنَزَلَ الْحِجَابُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ حیس (ایک قسم کا کھانا جو کھجور گھی اور ستو سے تیار کیا جاتا ہے) کھا رہی تھی کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے، آپ ﷺ نے انہیں کھانے کی دعوت دی وہ بھی کھانے لگے، اتفاقاً ان کا ہاتھ میری انگلی کو لگ گیا تو انہوں نے کہا: ''اوہو'' اگر تمہارے بارے میں میری رائے مانی جاتی تو تمہیں کوئی آنکھ نہ دیکھ پاتی، اس پر پردے کا حکم نازل ہو گیا۔

١٠٥٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ الْجُهَنِيُّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ سَرْجٍ مَوْلَى أُمِّ صُبَيَّةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَهِيَ خَوْلَةُ، وَهِيَ جَدَّةُ خَارِجَةَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّهُ سَمِعَهَا رضي الله عنها تَقُولُ: اخْتَلَفَتْ يَدِي وَيَدُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

جناب سالم بن سرج رحمہ اللہ جو کہ ام صبیہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں اور وہ خارجہ بن حارث رحمہ اللہ کی دادی ہیں، بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی دادی کو کہتے ہوئے سنا: میرا اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ یکے بعد دیگرے ایک ہی برتن میں پڑتا تھا۔

٤٨٤ ـ بَابٌ: إِذَا دَخَلَ بَيْتًا غَيْرَ مَسْكُونٍ

جب کوئی کسی غیر رہائشی گھر میں داخل ہو

١٠٥٥) (ت: ٢٦١) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ

١٠٥٣) [صحیح: السنن الكبرى للنسائي: ١١٤١٩؛ المعجم الأوسط للطبراني: ٢٩٧١.]

١٠٥٤) [صحیح] مسند احمد: ٦/ ٣٦٦؛ سنن ابن ماجه: ٣٨٢؛ سنن أبي داود: ٧٨.

١٠٥٥) [حسن] مصنف ابن ابی شیبہ: ٢٥٨٣٥.

نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: إِذَا دَخَلَ الْبَيْتَ غَيْرَ الْمَسْكُونِ فَلْيَقُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کوئی شخص غیر رہائشی گھر میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ یہ کلمات کہے: "السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین۔" (سلام ہو ہم پر اور اللہ کی نیک بندوں پر)

١٠٥٦) (ث: ٢٦٢) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: ﴿لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلٰى أَهْلِهَا﴾ (٢٤/ النور: ٢٧)، وَاسْتَثْنٰى مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ﴾ (٢٤/ النور: ٢٩)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ﴿لَا تَدْخُلُوا ..... أَهْلِهَا﴾ "اپنے گھر کے سوا اور گھروں میں داخل نہ ہو یہاں تک کہ اجازت لے لو اور وہاں رہنے والوں کو سلام کہو" اس آیت سے استثنیٰ کرتے ہوئے فرمایا: اس آیت میں یہ حکم مستثنیٰ ہے۔ (جو اگلی آیت میں ہے) ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ ..... مَا تَكْتُمُونَ﴾ "تم پر کوئی گناہ نہیں کہ ان گھروں میں داخل ہو جن میں کوئی نہیں رہتا اور اس گھر میں تمہارے فائدے کی کوئی چیز ہو، اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔

٤٨٥۔ بَابٌ: ﴿لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ (٢٤/ النور: ٥٨)

تمہارے غلاموں کو اندر آنے کی اجازت لینی چاہیے

١٠٥٧) (ث: ٢٦٣) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: ﴿لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ (٢٤/ النور: ٥٨)، قَالَ: هِيَ لِلرِّجَالِ دُونَ النِّسَاءِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آیت ﴿لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ "تمہارے غلاموں کو بھی اندر آنے کی اجازت لینی چاہیے۔" کے بارے میں فرمایا: یہ حکم مردوں کے لیے ہے عورتوں کے لیے نہیں۔

٤٨٦۔ بَابٌ: قَوْلُ اللّٰهِ: ﴿وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ﴾ (٢٤/ النور: ٥٩)

اللہ تعالیٰ کا فرمان: "جب تم میں سے لڑکے بلوغت کو پہنچ جائیں"

١٠٥٨) (ث: ٢٦٤) حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ

١٠٥٦) [صحيح] جامع البيان للطبري: ٢٥٩٤٦۔

١٠٥٧) [ضعيف] جامع البيان للطبري: ٢٦١٨٤۔ **١٠٥٨)** [صحيح]

يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنَّهُ كَانَ إِذَا بَلَغَ بَعْضُ وَلَدِهِ الْحُلُمَ عَزَلَهُ، فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِ إِلَّا بِإِذْنٍ.

امام نافع رحمہ اللہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب ان کا کوئی بیٹا بالغ ہو جاتا تو وہ اسے الگ کر دیتے پھر وہ ان کے پاس صرف اجازت سے ہی آتا تھا۔

٤٨٧ - بَابٌ: يَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّهِ

اپنی والدہ سے اجازت طلب کرے

۱۰۵۹) (ث: ٢٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه قَالَ: أَأَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّي؟ فَقَالَ: مَا عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهَا تُحِبُّ أَنْ تَرَاهَا.

جناب علقمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا: کیا میں اپنی والدہ سے بھی اجازت طلب کروں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہر وقت اسے دیکھنا پسند نہیں کر سکتے (لہٰذا اجازت لے کر اس کے پاس جاؤ)۔

۱۰۶۰) (ث: ٢٦٦) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ نُذَيْرٍ يَقُولُ: سَأَلَ رَجُلٌ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه فَقَالَ: أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّي؟ فَقَالَ: إِنْ لَمْ تَسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا رَأَيْتَ مَا تَكْرَهُ.

جناب سلیم بن نذیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا میں اپنی والدہ سے بھی اجازت طلب کروں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اس سے اجازت نہیں لو گے تو (ممکن ہے کہ) اسے ایسی حالت میں دیکھ لو جو تمہیں ناگوار گزرے۔

٤٨٨ - بَابٌ: يَسْتَأْذِنُ عَلَى أَبِيهِ

اپنے والد سے اجازت طلب کرے

۱۰۶۱) (ث: ٢٦٧) حَدَّثَنَا فَرْوَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي رضي الله عنه عَلَى أُمِّي، فَدَخَلَ فَاتَّبَعْتُهُ، فَالْتَفَتَ فَدَفَعَ فِي صَدْرِي حَتَّى أَقْعَدَنِي عَلَى اسْتِي، قَالَ: أَتَدْخُلُ بِغَيْرِ إِذْنٍ؟.

۱۰۵۹) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ١٧٥٩٧۔

۱۰۶۰) [حسن] مصنف عبد الرزاق: ١٩٤٢١۔ ۱۰۶۱) [ضعيف]

جناب موسیٰ بن طلحہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کیساتھ اپنی والدہ کے پاس گیا وہ اندر چلے گئے تو میں بھی ان کے پیچھے آ گیا انھوں نے میری طرف دیکھا اور میرے سینے پر اپنا ہاتھ رکھ کر مجھے اپنی سرین کے بل بٹھا دیا، پھر کہا: کیا تو بغیر اجازت کے داخل ہوتا ہے؟

٤٨٩ـ بَابٌ يَسْتَأْذِنُ عَلَى أَبِيهِ وَوَلَدِهِ

اپنے والد اور بیٹے سے اجازت طلب کرے

۱۰۶۲) (ث: ٢٦٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ عَلَى وَلَدِهِ، وَأُمِّهِ ـ وَإِنْ كَانَتْ عَجُوزًا ـ وَأَخِيهِ، وَأُخْتِهِ، وَأَبِيهِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی اپنے بیٹے اور اپنی والدہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کرے اگرچہ وہ بوڑھی ہو اور اپنے بھائی اور اپنی بہن اور اپنے والد سے بھی۔

٤٩٠ـ بَابٌ يَسْتَأْذِنُ عَلَى أُخْتِهِ

اپنی بہن سے اجازت طلب کرے

۱۰۶۳) (ث: ٢٦٩) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَقُلْتُ: أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُخْتِي؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَأَعَدْتُ فَقُلْتُ: أُخْتَايَ فِي حِجْرِي، وَأَنَا أَمُونُهُمَا وَأُنْفِقُ عَلَيْهِمَا، أَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِمَا؟ قَالَ: نَعَمْ، أَتُحِبُّ أَنْ تَرَاهُمَا عُرْيَانَتَيْنِ؟ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِّن قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ الظَّهِيرَةِ وَمِن بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ﴾ (٢٤/ النور: ٥٨)، قَالَ: فَلَمْ يُؤْمَرْ هَؤُلَاءِ بِالْإِذْنِ إِلَّا فِي هَذِهِ الْعَوْرَاتِ الثَّلَاثِ، قَالَ: ﴿وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ﴾ (٢٤/ النور: ٥٩)، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَالْإِذْنُ وَاجِبٌ. زَادَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ.

جناب عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا میں اپنی بہن سے بھی اجازت طلب کروں؟ انھوں نے فرمایا: ہاں، میں نے اپنی بات دہراتے ہوئے کہا: میری زیر پرورش میری دو بہنیں ہیں میں ان کی پرورش کرتا ہوں اور ان پر خرچ کرتا ہوں کیا ان سے بھی اجازت لوں؟ فرمایا: ہاں، کیا تو یہ بات پسند کرتا ہے کہ ان دونوں کو عریاں حالت میں دیکھے؟ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ... ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ﴾ ”اے ایمان والو! تم سے

۱۰۶۲) [ضعيف] مصنف ابن أبي شيبة: ١٧٥٩٩.

۱۰۶۳) [صحيح] مكارم الأخلاق للخرائطي: ٧٩٥؛ سنن أبي داود: ٥١٩١.

اجازت طلب کرنی چاہیے ان لوگوں کو جو تمہاری ملکیت میں ہیں اور انہیں بھی جو تم میں سے بلوغت کو نہیں پہنچے، نماز فجر سے پہلے اور جس وقت تم دوپہر کو اپنے کپڑے اتار دیتے ہو اور نماز عشاء کے بعد، یہ تین تمہارے لیے پردے کے اوقات ہیں۔" فرمایا: ان لوگوں کو اجازت کا حکم پردے کے ان تین مواقع میں ہی دیا گیا ہے جو آیت میں مذکور ہے۔ فرمایا: ﴿وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ ...﴾ "اور جب تم میں لڑکے بلوغت کو پہنچ جائیں تو چاہیے کہ اسی طرح اجازت لے کر آیا کریں جس طرح ان کے بڑے اجازت لیتے رہیں ہیں۔" سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اجازت لینا واجب ہے۔ ابن جریج رحمہ اللہ نے یہ لفظ زیادہ کہے ہیں کہ تمام لوگوں پر (واجب ہے۔)

٤٩١ ـ بَابٌ: يَسْتَأْذِنُ عَلَى أَخِيهِ

اپنے بھائی سے اجازت طلب کرے

١٠٦٤) (ت: ٢٧٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ كُرْدُوسٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ عَلَى أَبِيهِ، وَأُمِّهِ، وَأَخِيهِ، وَأُخْتِهِ.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی اپنے والد، والدہ، اپنے بھائی اور اپنی بہن سے اجازت طلب کرے۔

٤٩٢ ـ بَابٌ: الْإِسْتِئْذَانُ ثَلَاثًا

اجازت طلب کرنا تین بار ہے

١٠٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ عُمَيْرٍ، أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ رضی اللہ عنہ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ۔ وَكَأَنَّهُ كَانَ مَشْغُولًا۔ فَرَجَعَ أَبُو مُوسَى، فَفَرَغَ عُمَرُ فَقَالَ: أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ؟ إِيذَنُوا لَهُ، قِيلَ: قَدْ رَجَعَ، فَدَعَاهُ، فَقَالَ: كُنَّا نُؤْمَرُ بِذَلِكَ، فَقَالَ: تَأْتِينِي عَلَى ذَلِكَ بِالْبَيِّنَةِ، فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَسَأَلَهُمْ، فَقَالُوا: لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا: أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَذَهَبَ بِأَبِي سَعِيدٍ، فَقَالَ عُمَرُ: أَخَفِيَ عَلَيَّ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، يَعْنِي الْخُرُوجَ إِلَى التِّجَارَةِ.

جناب عبید بن عمیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو انہیں اجازت نہ ملی گویا کہ وہ (عمر رضی اللہ عنہ) مشغول تھے، سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ گئے جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے تو فرمایا: میں نے عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) کی آواز نہیں سنی تھی، اسے اندر آنے کی اجازت دے دو، عرض کیا گیا: وہ تو واپس

١٠٦٤) [ضعيف] مصنف ابن أبي شيبة: ١٧٦٠١۔

١٠٦٥) صحيح البخاري: ٢٠٦٢؛ صحيح مسلم: ٢١٥٣۔

چلے گئے ہیں، پس آپ نے انہیں بلوایا تو انہوں نے کہا: ہمیں اسی بات کا حکم دیا جاتا تھا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس اس بات پر گواہ لاؤ، سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ انصار صحابہ کی مجلس میں گئے اور ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا: اس پر آپ کے لیے ہم میں سب سے چھوٹا شخص ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ گواہی دے گا، وہ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ خدری کو ساتھ لے گئے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے حکم میں سے یہ حکم مجھ پر مخفی رہا، مجھے بازاروں کے سودوں نے مشغول رکھا یعنی تجارت کے لیے نکلنے کی وجہ سے (مجھے پتا نہ چل سکا)۔

٤٩٣ـ بَابٌ: اَلْإِسْتِئْذَانُ غَيْرُ السَّلَامِ

سلام کے بغیر اجازت طلب کرنا

١٠٦٦) (ت: ٢٧١) حَدَّثَنَا بَيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه فِيمَنْ يَسْتَأْذِنُ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ قَالَ: لَا يُؤْذَنُ لَهُ حَتَّى يَبْدَأَ بِالسَّلَامِ.

جناب عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو سلام کہنے سے پہلے اجازت طلب کرے تو انہوں نے فرمایا: اس شخص کو اس وقت تک اجازت نہ دی جائے جب تک وہ سلام نہ کرے۔

١٠٦٧) (ت: ٢٧٢) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُولُ: إِذَا دَخَلَ وَلَمْ يَقُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقُلْ: لَا، حَتَّى يَأْتِيَ بِالْمِفْتَاحِ: السَّلَامِ.

جناب ابن جریج رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص اندر آئے اور السلام علیکم نہ کہے تو اسے کہو: نہیں، یہاں تک کہ وہ چابی لائے یعنی سلام کرے۔

٤٩٤ـ بَابٌ: إِذَا نَظَرَ بِغَيْرِ إِذْنٍ تُفْقَأُ عَيْنُهُ

جب کوئی بغیر اجازت اندر دیکھے تو اس کی آنکھ پھوڑ دی جائے

١٠٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَوِ اطَّلَعَ رَجُلٌ فِي بَيْتِكَ، فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ، مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی آدمی تیرے گھر میں جھانکے اور تو اسے کنکری مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔''

١٠٦٦) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٥٨٢٧ـ **١٠٦٧)** [صحيح]

١٠٦٨) صحيح البخاري: ٦٨٨٧؛ صحيح مسلم: ٢١٥٨ـ

۱۰۶۹) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَائِمًا يُصَلِّي، فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِي بَيْتِهِ، فَأَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ، فَسَدَّدَ نَحْوَ عَيْنَيْهِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ کے گھر میں جھانکا، آپ ﷺ نے اپنے ترکش سے ایک تیر لے کر اس کی آنکھوں کی طرف سیدھا کیا۔

٤٩٥۔ بَابٌ: اَلْإِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ النَّظَرِ
اجازت لینا دیکھنے ہی کی وجہ سے ہے

۱۰۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ ﷺ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي بَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ)).

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے دروازے کے سوراخ میں سے جھانکا اور آپ ﷺ کے پاس ایک کنگھی تھی جس سے آپ اپنے سر کو کھجلا رہے تھے، جب نبی ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا: ''اگر میرے علم میں آ جاتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں اس (کنگھی) کو ضرور تیری آنکھ میں مارتا۔''

۱۰۷۱) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ)).

نبی ﷺ نے فرمایا: ''اجازت تو دیکھنے ہی کی وجہ سے مقرر کی گئی ہے۔''

۱۰۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ خَلَلٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَسَدَّدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ، فَأَخْرَجَ الرَّجُلُ رَأْسَهُ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے حجرہ مبارک کے سوراخ میں سے اندر جھانکا تو رسول اللہ ﷺ نے نیزہ سیدھا کر دیا تو اس آدمی نے اپنا سر باہر نکال لیا۔

٤٩٦۔ بَابٌ: إِذَا سَلَّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ
جب مرد کسی مرد کو اس کے گھر میں سلام کرے

۱۰۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ،

۱۰۶۹) صحيح البخاري: ۶۹۰۰؛ صحيح مسلم: ۲۱۵۷۔
۱۰۷۰) صحيح البخاري: ۶۹۰۱؛ صحيح مسلم: ۲۱۵۶۔
۱۰۷۱) صحيح البخاري: ۶۹۰۱؛ صحيح مسلم: ۲۱۵۶۔
۱۰۷۲) صحيح البخاري: ۶۸۸۹؛ جامع الترمذي: ۲۷۰۸۔
۱۰۷۳) صحيح البخاري: ۲۰۶۲؛ صحيح مسلم: ۲۱۵۴

عَنْ مَرْوَانَ بْنِ عُثْمَانَ، أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي ـ ثَلَاثًا ـ فَأَدْبَرْتُ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! اشْتَدَّ عَلَيْكَ أَنْ تُحْتَبَسَ عَلَى بَابِي؟ اعْلَمْ أَنَّ النَّاسَ كَذَلِكَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يُحْتَبَسُوا عَلَى بَابِكَ. فَقُلْتُ: بَلِ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْكَ ثَلَاثًا، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي، فَرَجَعْتُ، فَقَالَ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا؟ فَقُلْتُ: سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: أَسَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مَا لَمْ نَسْمَعْ؟ لَئِنْ لَمْ تَأْتِنِي عَلَى هَذَا بِبَيِّنَةٍ لَأَجْعَلَنَّكَ نَكَالًا. فَخَرَجْتُ حَتَّى أَتَيْتُ نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ، فَسَأَلْتُهُمْ، فَقَالُوا: أَوَيَشُكُّ فِي هَذَا أَحَدٌ؟ فَأَخْبَرْتُهُمْ مَا قَالَ عُمَرُ، فَقَالُوا: لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُنَا، فَقَامَ مَعِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رضي الله عنه ـ أَوْ أَبُو مَسْعُودٍ ـ إِلَى عُمَرَ، فَقَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ يُرِيدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رضي الله عنه، حَتَّى أَتَاهُ فَسَلَّمَ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، ثُمَّ سَلَّمَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، فَقَالَ: قَضَيْنَا مَا عَلَيْنَا، ثُمَّ رَجَعَ، فَأَدْرَكَهُ سَعْدٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا سَلَّمْتَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أَسْمَعُ، وَأَرُدُّ عَلَيْكَ، وَلَكِنْ أَحْبَبْتُ أَنْ تُكْثِرَ مِنَ السَّلَامِ عَلَيَّ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِي، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَمِينًا عَلَى حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: أَجَلْ، وَلَكِنْ أَحْبَبْتُ أَنْ أَسْتَثْبِتَ.

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے تین مرتبہ (اندر آنے کی) اجازت طلب کی لیکن مجھے اجازت نہ دی گئی تو میں واپس لوٹ آیا پھر انہوں نے میری طرف ایک آدمی بھیجا اور فرمانے لگے: اے عبداللہ! (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) کیا تم پر میرے دروازے پر ٹھہرنا دشوار ہو گیا تھا؟ جان لو کہ لوگوں کو بھی اسی طرح تمہارے دروازے پر ٹھہرنا دشوار گزرتا ہے۔ میں نے کہا: بلکہ میں نے تو آپ رضی اللہ عنہ سے تین بار اجازت طلب کی ہے لیکن مجھے اجازت نہیں ملی تو میں واپس چلا گیا۔ انھوں نے فرمایا: یہ تم نے کس سے سنا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے یہ نبی ﷺ سے سنا ہے، انہوں نے فرمایا: کیا تم نے نبی ﷺ سے وہ بات سنی ہے جو ہم نے نہیں سنی؟ اگر تم اپنی اس بات پر کوئی گواہ نہ لائے تو میں تمہیں عبرت بنا دوں گا۔ (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں باہر نکلا اور مسجد میں بیٹھی ہوئی انصار کی ایک جماعت کے پاس آیا، میں نے ان سے (اس کے متعلق) پوچھا تو انہوں نے کہا: کیا کوئی شخص اس میں بھی شک کر سکتا ہے؟ میں نے انہیں بتا دیا جو کچھ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔ انہوں نے کہا: ہم میں سے سب سے چھوٹا آدمی آپ کے ساتھ جائے گا۔ چنانچہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ یا ابومسعود رضی اللہ عنہ میرے ساتھ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے اور ان سے کہا کہ ایک دفعہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ نکلے آپ ﷺ کا ارادہ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس جانے کا تھا۔ یہاں تک آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور انہیں سلام کیا، آپ ﷺ کو (اندر آنے کی) اجازت نہیں دی گئی پھر آپ نے دوسری بار سلام کیا پھر تیسری مرتبہ سلام کیا لیکن پھر بھی آپ کو اجازت نہ دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم پر جو حکم واجب تھا ہم نے پورا کر دیا۔'' پھر آپ ﷺ واپس لوٹے تو سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو پیچھے جا کر راستے میں پالیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، آپ نے جتنی مرتبہ بھی سلام کیا میں اسے سن رہا تھا اور (آہستگی سے) جواب بھی دے رہا تھا لیکن میں اس بات کو

پسند کرتا تھا کہ آپ میرے اور میرے گھر والوں پر کثرت سے سلام فرمائیں۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! بے شک میں رسول اللہ کی حدیث کے بارے میں امانتدار ہوں، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں (مجھے تیری امانت پر شک نہیں) لیکن میں نے اس بات کو پسند کیا کہ مزید تحقیق کر لوں۔

٤٩٧ ـ بَابٌ: دُعَاءُ الرَّجُلِ إِذْنُهُ

آدمی کا کسی کو بلانا ہی اجازت ہے

۱۰۷۴) (ث: ۲۷۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ، فَقَدْ أُذِنَ لَهُ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کسی آدمی کو بلایا گیا تو یقیناً اسے اجازت دے دی گئی۔

۱۰۷۵) حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَجَاءَ مَعَ الرَّسُولِ، فَهُوَ إِذْنُهُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو بلایا جائے پھر وہ قاصد کے ساتھ ہی آ جائے تو اس کے لیے اجازت ہے۔''

۱۰۷۶) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيبٍ، وَهِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَسُولُ الرَّجُلِ إِلَى الرَّجُلِ إِذْنُهُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کا دوسرے آدمی کی طرف قاصد بھیجنا ہی اس کی اجازت ہے۔''

۱۰۷۷) (ث: ۲۷٤) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ أَبِي الْعَلَانِيَةِ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رضی اللہ عنہ فَسَلَّمْتُ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي، ثُمَّ سَلَّمْتُ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي، ثُمَّ سَلَّمْتُ الثَّالِثَةَ، فَرَفَعْتُ صَوْتِي، وَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الدَّارِ! فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي، فَتَنَحَّيْتُ نَاحِيَةً فَقَعَدْتُ، فَخَرَجَ إِلَيَّ غُلَامٌ فَقَالَ: ادْخُلْ، فَدَخَلْتُ، فَقَالَ لِي أَبُو سَعِيدٍ: أَمَا إِنَّكَ لَوْ زِدْتَ لَمْ يُؤْذَنْ لَكَ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْأَوْعِيَةِ، فَلَمْ أَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ: حَرَامٌ، حَتَّى سَأَلْتُهُ عَنِ الْجُفِّ، فَقَالَ: حَرَامٌ. فَقَالَ مُحَمَّدٌ: يُتَّخَذُ عَلَى رَأْسِهِ إِدَمٌ، فَيُوكَأُ.

۱۰۷٤) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵۸۲۸۔

۱۰۷۵) [صحيح] سنن أبي داود: ۵۱۹۰؛ مسند أحمد: ۲/ ۵۳۳۔

۱۰۷٦) [صحيح] سنن أبي داود: ۵۱۸۹۔

۱۰۷۷) [صحيح] مسند أحمد: ۳/ ٦٦

جناب ابو علانیہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، میں نے انہیں سلام کیا لیکن مجھے اجازت نہ ملی، میں نے پھر سلام کیا لیکن اجازت نہ ملی، میں نے تیسری مرتبہ اونچی آواز سے سلام کیا اور کہا: السلام علیکم یا اهل الدار (اے گھر والو! تم پر سلام ہو) پھر بھی اجازت نہ دی گئی، میں ایک طرف ہٹ کر بیٹھ گیا کہ اتنے میں ایک لڑکا میرے پاس آیا اور کہا: اندر داخل ہو جاؤ، میں اندر داخل ہو گیا تو سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: اگر تو تین مرتبہ سے زیادہ سلام کرتا تو تجھے اجازت نہ ملتی، پھر میں نے ان سے (شراب بنانے کے لیے استعمال ہونے والے) برتنوں کے بارے میں پوچھا، میں ان سے جس برتن کے بارے میں بھی پوچھتا تو وہ یہی فرماتے: حرام ہے، یہاں تک کہ میں نے "جف" (چمڑے سے بنے ہوئے برتن) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: حرام ہے۔ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے کہا: اس کے منہ پر چمڑہ لگا کر تسمہ باندھ دیا جاتا ہے۔

٤٩٨ ـ بَابٌ: كَيْفَ يَقُومُ عِنْدَ الْبَابِ؟

دروازے کے پاس کیسے کھڑا ہو؟

۱۰۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْيَحْصُبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ رضي الله عنه، صَاحِبُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَى بَابًا يُرِيدُ أَنْ يَسْتَأْذِنَ لَمْ يَسْتَقْبِلْهُ، جَاءَ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَإِنْ أُذِنَ لَهُ، وَإِلَّا انْصَرَفَ.

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ جو نبی ﷺ کے صحابی تھے بیان کرتے ہیں کہ نبی جب کسی دروازے پر (اندر جانے کی) اجازت لینے کے لیے تشریف لاتے تو آپ ﷺ دروازے کے بالکل سامنے نہ کھڑے ہوتے بلکہ دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے تھے، اگر اجازت مل جاتی تو ٹھیک ورنہ واپس تشریف لے جاتے۔

٤٩٩ ـ بَابٌ: إِذَا اسْتَأْذَنَ، فَقَالَ: حَتَّى أَخْرُجَ، أَيْنَ يَقْعُدُ؟

جب کسی نے اجازت مانگی اور اسے کہا گیا کہ آتا ہوں تو وہ کہاں بیٹھے؟

۱۰۷۹) (ث: ۲۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شُرَيْحٍ عَبْدُالرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ وَاهِبَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْمَعَافِرِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لِي: مَكَانَكَ حَتَّى أَخْرُجَ إِلَيْكَ، فَقَعَدْتُ قَرِيبًا مِنْ بَابِهِ، قَالَ: فَخَرَجَ إِلَيَّ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَمِنَ الْبَوْلِ هَذَا؟ قَالَ: مِنَ الْبَوْلِ، أَوْ مِنْ غَيْرِهِ.

۱۰۷۸) [حسن] سنن أبي داود: ٥١٨٦؛ مسند أحمد: ٤/ ١٨٩.

۱۰۷۹) [حسن] الجامع للخطيب: ٢٤١.

جناب عبدالرحمن بن معاویہ بن حدیج رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے (اندر آنے کی) اجازت طلب کی تو انھوں نے مجھے کہا: اپنی جگہ پر رہو، میں ان کے دروازے کے قریب بیٹھ گیا وہ میرے پاس باہر آئے، پانی منگوا کر وضو کیا پھر اپنے موزوں پر مسح کیا، میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! کیا یہ پیشاب سے وضو ٹوٹنے کی صورت میں بھی کرنا چاہیے؟ انھوں نے فرمایا: پیشاب سے یا پیشاب کے علاوہ (کسی چیز سے وضو ٹوٹا) ہو۔

٥٠٠ ـ بَابٌ: قَرْعُ الْبَابِ

دروازہ کھٹکھٹانا

١٠٨٠) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْأَصْبَهَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْمُنْتَصِرِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ: إِنَّ أَبْوَابَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ تُقْرَعُ بِالْأَظَافِيرِ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ کے دروازوں کو ناخنوں سے کھٹکھٹایا جاتا تھا۔

٥٠١ ـ بَابٌ: إِذَا دَخَلَ وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ

جب کوئی اجازت لیے بغیر اندر داخل ہو جائے

١٠٨١) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ـ وَأَفْهَمَنِي بَعْضَهُ عَنْهُ أَبُو حَفْصِ بْنُ عَلِيٍّ ـ قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ كَلَدَةَ بْنَ حَنْبَلٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ رضی اللہ عنہ بَعَثَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي الْفَتْحِ، بِلَبَنٍ وَجِدَايَةٍ وَضَغَابِيسَ ـ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ: يَعْنِي الْبَقْلَ ـ وَالنَّبِيُّ ﷺ بِأَعْلَى الْوَادِي، وَلَمْ أُسَلِّمْ وَلَمْ أَسْتَأْذِنْ، فَقَالَ: ((ارْجِعْ، فَقُلِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَأَدْخُلُ؟))، وَذٰلِكَ بَعْدَمَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ. قَالَ عَمْرٌو: وَأَخْبَرَنِي أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ بِهٰذَا عَنْ كَلَدَةَ، وَلَمْ يَقُلْ: سَمِعْتُهُ مِنْ كَلَدَةَ.

سیدنا کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اسے فتح مکہ کے موقع پر نبی ﷺ کی خدمت میں دودھ، ہرن کا بچہ اور ککڑیاں دے کر بھیجا اور نبی ﷺ وادی مکہ کے بالائی حصے میں تشریف فرما تھے، (کلدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے نہ آپ کو سلام کہا اور نہ اجازت چاہی (یوں ہی اندر چلا گیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”پیچھے ہٹو اور کہو: السلام علیکم کیا میں اندر داخل ہو سکتا ہوں؟“ یہ واقعہ سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہو جانے کے بعد کا ہے۔ جناب عمرو بن ابو سفیان رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے یہ واقعہ امیہ بن صفوان رحمہ اللہ نے کلدہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا اور اس میں سماع کا ذکر نہیں۔

١٠٨٠) [صحيح] التاريخ الكبير للبخاري: ١/ ٢٢٨؛ شعب الإيمان للبيهقي: ٨٨٢١۔

١٠٨١) [صحيح] مسند أحمد: ٣/ ٤١٤؛ سنن أبي داود: ٥١٧٦؛ جامع الترمذي: ٢٧١٠۔

۱۰۸۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَدْخَلَ الْبَصَرَ فَلَا إِذْنَ لَهُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی نگاہ اندر ڈال دے تو پھر اس کے لیے اجازت کیسی؟''

۵۰۲۔ بَابٌ: إِذَا قَالَ: أَدْخُلُ؟ وَلَمْ يُسَلِّمْ

جب کوئی یہ کہے: میں داخل ہو جاؤں؟ اور سلام نہ کرے

۱۰۸۳) (ث: ۲۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُولُ: إِذَا قَالَ: أَأَدْخُلُ؟ وَلَمْ يُسَلِّمْ، فَقُلْ: لَا، حَتَّى تَأْتِيَ بِالْمِفْتَاحِ، قُلْتُ: السَّلَامُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

جناب عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص یہ کہے: میں داخل ہو جاؤں؟ اور سلام نہ کرے، تو اسے کہہ: نہیں جب تک کہ تو (اجازت کی) چابی نہ لائے۔ میں (عطاء رحمہ اللہ) نے کہا: کیا سلام اجازت کی چابی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

۱۰۸۴) قَالَ: وَأَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَأَلِجُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْجَارِيَةِ: ((اخْرُجِي فَقُولِي لَهُ: قُلِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَأَدْخُلُ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يُحْسِنِ الْإِسْتِئْذَانَ))، قَالَ: فَسَمِعْتُهَا قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيَّ الْجَارِيَةُ، فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَأَدْخُلُ؟ فَقَالَ: ((وَعَلَيْكَ، ادْخُلْ))، قَالَ: فَدَخَلْتُ فَقُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ جِئْتَ؟ فَقَالَ: ((لَمْ آتِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ، أَتَيْتُكُمْ لِتَعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَتَدَعُوا عِبَادَةَ اللَّاتِ وَالْعُزَّى، وَتُصَلُّوا فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ، وَتَصُومُوا فِي السَّنَةِ شَهْرًا، وَتَحُجُّوا هَذَا الْبَيْتَ، وَتَأْخُذُوا مِنْ مَالِ أَغْنِيَائِكُمْ فَتَرُدُّوهَا عَلَى فُقَرَائِكُمْ))، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ مِنَ الْعِلْمِ شَيْءٌ لَا تَعْلَمُهُ؟ قَالَ: ((لَقَدْ عَلَّمَ اللَّهُ خَيْرًا، وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ، الْخَمْسُ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ﴾)).

(۳۱/ لقمان: ۳۴)

جناب ربعی بن حراش رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے بنی عامر کے ایک شخص نے بیان کیا کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: کیا میں اندر آ جاؤں؟ تو آپ ﷺ نے ایک باندی سے فرمایا: ''باہر جا کر اسے کہو کہ یوں اجازت طلب کرے، السلام علیکم،

۱۰۸۲) [ضعيف] سنن أبي داود: ۵۱۷۳۔

۱۰۸۳) [صحيح] الجامع للخطيب بغدادي: ۳۳۶۔

۱۰۸۴) [صحيح] سنن أبي داود: ۵۱۷۷۔

کیونکہ اس نے اچھے طریقے سے اجازت طلب نہیں کی۔" راوی کہتا ہے: میں نے رسول ﷺ کے اس فرمان کو باندی کے آنے سے پہلے ہی سن لیا اور میں نے کہا: السلام علیکم ! کیا میں اندر آجاؤں؟ تو آپ نے فرمایا: وعلیك اندر آجاؤ۔ کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: آپ کون سی چیز لائے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: "میں تمہارے پاس خیر ہی لایا ہوں، میں تمہارے پاس اس لیے آیا ہوں کہ تم اس اکیلے اللہ کی عبادت کرو جس کا کوئی شریک نہیں اور لات اور عزیٰ کی عبادت چھوڑ دو، اور دن رات میں پانچ نمازیں پڑھو اور سال بھر میں ایک ماہ کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو، اور اپنے مالدار لوگوں سے مال لے کر اپنے غریب لوگوں کو دو۔" اس نے کہا: میں نے عرض کیا: علم کی کوئی ایسی چیز بھی ہے جسے آپ ﷺ نہ جانتے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی بھلائی سکھاتا ہے اور بے شک علم میں سے ایسی چیزیں بھی ہیں جنہیں صرف اللہ ہی جانتا ہے، پانچ چیزیں جنہیں صرف اللہ ہی جانتا ہے:" بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے اور وہی بارش برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔"

٥٠٣ ـ بَابٌ: كَيْفَ الِاسْتِئْذَانُ؟

اجازت کس طرح لی جائے

۱۰۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَيَدْخُلُ عُمَرُ؟.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اجازت طلب کرتے ہوئے کہا: السلام على رسول الله، السلام علیکم، کیا عمر رضی اللہ عنہ اندر آسکتا ہے؟

٥٠٤ ـ بَابٌ: مَنْ قَالَ: مَنْ ذَا؟ فَقَالَ: أَنَا

جس نے "کون ہے" کے جواب میں کہا: میں ہوں

۱۰۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا رضی اللہ عنہ يَقُولُ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي، فَدَقَقْتُ الْبَابَ، فَقَالَ: ((مَنْ ذَا؟)) فَقُلْتُ: أَنَا، قَالَ: ((أَنَا، أَنَا؟))، كَأَنَّهُ كَرِهَهُ.

۱۰۸۵) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٥٧٠٠؛ سنن أبي داود: ٥٢٠١۔

۱۰۸٦) صحيح البخاري: ٦٢٥٠؛ صحيح مسلم: ٢١٥٥۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں اس قرضے کے سلسلے میں حاضر ہوا جو میرے والد کے ذمہ تھا، میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کون ہے؟" میں نے عرض کیا: میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں میں؟" گویا آپ ﷺ نے اسے ناپسند کیا۔

۱۰۸۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَأَبُو مُوسَى رضی اللہ عنہ يَقْرَأُ، فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) فَقُلْتُ: أَنَا بُرَيْدَةُ، جُعِلْتُ فِدَاكَ، فَقَالَ: ((قَدْ أُعْطِيَ هَذَا مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ)).

جناب عبداللہ بن بریدہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مسجد کی طرف نکلے اس وقت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے، آپ ﷺ نے پوچھا: "یہ کون ہے؟" میں نے عرض کیا: میں بریدہ رضی اللہ عنہ ہوں آپ پر قربان ہو جاؤں۔ تو آپ نے فرمایا: "یقیناً اسے آل داود کی خوش الحانیوں میں سے خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔"

۵۰۵۔ بَابٌ: إِذَا اسْتَأْذَنَ فَقَالَ: اُدْخُلْ بِسَلَامٍ

جب کسی نے اجازت مانگی تو (اندر والے نے) کہا: سلام کے ساتھ اندر آ جاؤ

۱۰۸۸) (ث: ۲۷۷) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ جُدْعَانَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، فَاسْتَأْذَنَ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ، فَقِيلَ: اُدْخُلْ بِسَلَامٍ، فَأَبَى أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِمْ.

جناب عبدالرحمٰن بن جدعان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، انہوں نے اپنے گھر والوں سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ تو جواب ملا: سلام کے ساتھ اندر آ جاؤ، انہوں نے اندر جانے سے انکار کر دیا۔

۵۰۶۔ بَابٌ: اَلنَّظَرُ فِي الدُّوْرِ

گھروں کے اندر جھانکنا

۱۰۸۹) حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا دَخَلَ الْبَصَرُ فَلَا إِذْنَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب نظر اندر چلی گئی تو پھر اجازت کیسی؟"

۱۰۸۷) صحيح مسلم: ۱۷۹۳؛ سنن النسائي: ۱۰۱۹۔

۱۰۸۸) [صحيح] مصنف عبد الرزاق: ۱۹٤۳۰؛ مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵۸۳۲۔

۱۰۸۹) [ضعيف]

۱۰۹۰) (ث: ۲۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ قَالَ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى حُذَيْفَةَ رضي الله عنه فَاطَّلَعَ وَقَالَ: أَدْخُلُ؟ قَالَ حُذَيْفَةُ: أَمَّا عَيْنُكَ فَقَدْ دَخَلَتْ، وَأَمَّا اسْتُكَ فَلَمْ تَدْخُلْ.

جناب مسلم بن نذیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور اندر جھانکتے ہوئے کہا: کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری آنکھ تو اندر داخل ہو چکی ہے البتہ تیرا دھڑ داخل نہیں ہوا۔

(ث: ۲۷۹) وَقَالَ رَجُلٌ: أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّي؟ قَالَ: إِنْ لَمْ تَسْتَأْذِنْ رَأَيْتَ مَا يَسُوؤُكَ.

(ث: ۲۷۹) ایک آدمی نے پوچھا: کیا میں اپنی والدہ سے بھی اجازت مانگوں؟ فرمایا: اگر تو اجازت نہیں مانگے گا تو وہ چیز دیکھ بیٹھے گا جو تجھے بری لگے گی۔

۱۰۹۱) حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ أَبَانَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى -يَعْنِي أَبِي كَثِيرٍ- أَنَّ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى بَيْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَلْقَمَ عَيْنَهُ خُصَاصَةَ الْبَابِ، فَأَخَذَ سَهْمًا أَوْ عُودًا مُحَدَّدًا، فَتَوَخَّى الْأَعْرَابِيَّ، لِيَفْقَأَ عَيْنَ الْأَعْرَابِيِّ، فَذَهَبَ، فَقَالَ: ((أَمَا إِنَّكَ لَوْ ثَبَتَّ لَفَقَأْتُ عَيْنَكَ.))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کے گھر آیا اور دروازے کے سوراخ سے اندر جھانکنے لگا آپ ﷺ نے ایک تیر یا تیز دھار والی لکڑی اٹھائی اور دیہاتی کا قصد کیا تاکہ دیہاتی کی آنکھیں پھوڑ دیں۔ پس وہ چل دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو اپنی جگہ کھڑا رہتا تو میں ضرور تیری آنکھ پھوڑ دیتا۔''

۱۰۹۲) (ث: ۲۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدًا، عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ التُّجِيبِيِّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه: مَنْ مَلَأَ عَيْنَيْهِ مِنْ قَاعَةِ بَيْتٍ، قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ، فَقَدْ فَسَقَ.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے اپنی آنکھوں کو اجازت لینے سے پہلے ہی گھر کے صحن سے آلود کیا تو یقیناً اس نے نافرمانی کی۔

۱۰۹۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ شُرَيْحٍ، أَنَّ أَبَا حَيٍّ الْمُؤَذِّنَ حَدَّثَهُ، أَنَّ ثَوْبَانَ رضي الله عنه مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ مُسْلِمٍ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى جَوْفِ بَيْتٍ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ، فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ. وَلَا يَؤُمُّ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُونَهُمْ حَتَّى يَنْصَرِفَ. وَلَا يُصَلِّي وَهُوَ حَاقِنٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ))
قَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ: أَصَحُّ مَا يُرْوَى فِي هَذَا الْبَابِ هَذَا الْحَدِيثُ.

۱۰۹۰) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۶۲۴۷۔

۱۰۹۱) صحيح البخاري: ۶۹۰۰؛ صحيح مسلم: ۲۱۵۸۔

۱۰۹۲) [ضعيف] شعب الإيمان للبيهقي: ۸۸۲۸۔

۱۰۹۳) [صحيح] سنن أبي داود: ۹۰؛ جامع الترمذي: ۳۵۷؛ سنن ابن ماجه: ۹۲۳۔

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان مرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ گھر کے اندر دیکھے یہاں تک کہ اجازت لے لے، پھر اگر اس نے ایسا کر دیا تو یقیناً وہ داخل ہو گیا، اور نہ یہ جائز ہے کہ وہ کسی قوم کی امامت کرائے اور انہیں چھوڑ کر اپنے آپ کو دعا کے ساتھ مخصوص کرنے اور دعا ختم کر دے اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ وہ اس حال میں نماز پڑھے کہ پیشاب روکے ہوئے ہو یہاں تک کہ فراغت حاصل کر لے۔''

امام ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے کہا: اس باب کی مرویات میں سے صحیح ترین یہی حدیث ہے۔

۵۰۷۔ بَابٌ: فَضْلُ مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ

جو سلام کر کے گھر میں داخل ہو، اس کی فضیلت

۱۰۹۴) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، إِنْ عَاشَ كُفِيَ، وَإِنْ مَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ: مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ))**۔

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تین شخص ایسے ہیں جن کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر ہے، اگر وہ زندہ رہیں تو کفایت ہوگی اور اگر مر گئے تو جنت میں داخل ہوں گے: وہ شخص جو سلام کر کے اپنے گھر میں داخل ہوا تو اس کی ذمہ داری اللہ عزوجل پر ہے، وہ شخص جو گھر سے مسجد کی طرف نکلا تو اس کی ذمہ داری بھی اللہ عزوجل پر ہے اور وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے رستے میں نکلا تو اس کی ذمہ داری بھی اللہ عزوجل پر ہے۔''

۱۰۹۵) (ث: ۲۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رضی اللہ عنہ يَقُولُ: إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً قَالَ: مَا رَأَيْتُهُ إِلَّا تَوْجِيهَ قَوْلِهِ: ﴿وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا﴾ (٤/ النساء: ٨٦)

جناب ابوزبیر رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ انہوں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تو جب اپنے گھر والوں کے پاس جائے تو انہیں سلام کر، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک اور پاکیزہ تحفہ ہے۔ ابوزبیر رحمہ اللہ نے کہا: میں تو ان کی یہ بات اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی توجیہ ہی سمجھتا ہوں: ﴿وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا﴾ ''جب تمہیں سلامتی کی کوئی دعا دی جائے تو تم اس سے اچھی سلامتی کی دعا دو یا جواب میں وہی کہہ دو۔''

۱۰۹۴) [صحيح] صحيح ابن حبان: ٤٩٩، سنن أبي داود: ٢٤٩٤، المستدرك للحاكم: ٢/ ٧٣۔

۱۰۹۵) [صحيح] جامع البيان للطبري: ١٠٠٥١

٥٠٨ ـ بَابٌ: إِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ الْبَيْتَ يَبِيتُ فِيهِ الشَّيْطَانُ

جس گھر میں داخل ہوتے وقت ذکر الٰہی نہ ہو اس گھر میں شیطان رات گزارتا ہے

۱۰۹٦) حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَذَكَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ دُخُولِهِ، وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ، وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ، وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوا اور داخل ہونے کے وقت اور کھاتے وقت اللہ عز وجل کا ذکر کرے تو شیطان (اپنے لشکر سے) کہتا ہے: تمہارے لیے یہاں رات کا ٹھکانہ ہے اور نہ کھانا۔ جب وہ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو شیطان (اپنے لشکر سے) کہتا ہے: تم نے رات کا ٹھکانہ پالیا، اور اگر وہ اپنے کھانے کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے: تم نے رات کا ٹھکانہ بھی پالیا اور کھانا بھی۔''

٥٠٩ ـ بَابٌ: مَا لَا يُسْتَأْذَنُ فِيهِ

جہاں داخل ہونے کی اجازت نہیں لی جاتی

۱۰۹۷) (ث: ۲۸۲) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَعْيَنُ الْخُوَارِزْمِيُّ قَالَ: أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه، وَهُوَ قَاعِدٌ فِي دِهْلِيزِهِ وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ صَاحِبِي وَقَالَ: أَدْخُلُ؟ فَقَالَ أَنَسٌ: ادْخُلْ، هَذَا مَكَانٌ لَا يَسْتَأْذِنُ فِيهِ أَحَدٌ، فَقَرَّبَ إِلَيْنَا طَعَامًا، فَأَكَلْنَا، فَجَاءَ بِعُسِّ نَبِيذٍ حُلْوٍ فَشَرِبَ، وَسَقَانَا.

جناب اعین خوارزمی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، وہ اپنی دہلیز پر بیٹھے ہوئے تھے ان کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا، میرے ساتھی نے انہیں سلام کیا اور کہا: کیا میں اندر آجاؤں؟ تو سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آجاؤ، یہ ایسی جگہ ہے جس میں داخل ہونے کی کوئی اجازت نہیں لیتا، پھر انہوں نے ہمیں کھانا پیش کیا ہم نے کھانا کھایا پھر وہ نبیذ کا پیالہ لائے انہوں نے خود بھی پیا اور ہمیں بھی پلایا۔

۱۰۹٦) صحيح مسلم: ۲۰۱۸؛ سنن أبي داود: ۳۷٦٥۔

۱۰۹۷) [ضعيف] المعجم الكبير للطبراني: ٦٩٧۔

٥١٠۔ بَابٌ: اَلْإِسْتِئْذَانُ فِي حَوَانِيْتِ السُّوْقِ

بازار کی دکانوں میں داخل ہونے کے لیے اجازت طلب کرنا

۱۰۹۸) (ث: ۲۸۳) حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَسْتَأْذِنُ عَلَى بُيُوْتِ السُّوْقِ.

امام مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بازار کی دکانوں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں مانگا کرتے تھے۔

۱۰۹۹) (ث: ۲۸٤) حَدَّثَنَا أَبُوْ حَفْصِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنه يَسْتَأْذِنُ فِي ظُلَّةِ الْبَزَّازِ.

جناب عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کپڑے بیچنے والے کے سائبان میں داخل ہوتے وقت اجازت مانگا کرتے تھے۔

٥١١۔ بَابٌ: كَيْفَ يَسْتَأْذِنُ عَلَى الْفُرْسِ؟

اہل فارس سے کیسے اجازت لی جائے

۱۱۰۰) (ث: ۲۸٥) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْعَلَاءِ الْخُزَاعِيُّ، عَنْ أَبِيْ عَبْدِالْمَلِكِ مَوْلَى أُمِّ مِسْكِيْنٍ بِنْتِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: أَرْسَلَتْنِيْ مَوْلَاتِيْ إِلَى أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، فَجَاءَ مَعِيْ، فَلَمَّا قَامَ بِالْبَابِ فَقَالَ: أَنْدَرَايِيْمْ؟ قَالَتْ: أَنْدَرُوْنْ، فَقَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! إِنَّهُ يَأْتِيْنِي الزَّوْرُ بَعْدَ الْعَتَمَةِ، فَأَتَحَدَّثُ؟ قَالَ: تَحَدَّثِيْ مَا لَمْ تُوْتِرِيْ، فَإِذَا أَوْتَرْتِ فَلَا حَدِيْثَ بَعْدَ الْوِتْرِ.

جناب ابوعبدالملک رحمہ اللہ جو ام مسکین بنت عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے غلام تھے بیان کرتے ہیں کہ مجھے میری مالکہ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تو وہ میرے ساتھ ہی چلے آئے اور دروازے پر کھڑے ہو کر (فارسی زبان میں) کہا: "أنـدرایيـم؟" (ہم اندر آجائیں) میری مالکہ نے بھی (فارسی میں) کہا "انـدرون" (آجایئے) پھر وہ کہنے لگی: اے ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ)! میرے پاس عشاء کے بعد ملنے والی عورتیں آتی ہیں، کیا میں باتیں کرسکتی ہوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (ہاں) جب تک کہ تو وتر نہ پڑھ لے پھر جب وتر پڑھ لے تو وتر کے بعد کوئی بات کرنا (مناسب) نہیں۔

۱۰۹۸) [صحیح] شعب الإيمان للبيهقي: ۸۸٥٢۔

۱۰۹۹) [صحیح] شعب الإيمان للبيهقي: ۸۸٥١۔

۱۱۰۰) [ضعیف] الجامع للخطيب البغدادي: ٦٣٩۔

٥١٢۔ بَابٌ: إِذَا كَتَبَ الذِّمِّيُّ فَسَلَّمَ، يُرَدُّ عَلَيْهِ

ذمی جب خط میں سلام لکھے تو اسے جواب دیا جائے

١١٠١) (ث: ٢٨٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ـ يَعْنِي ابْنَ عَبَّادٍ ـ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: كَتَبَ أَبُو مُوسَى رضی اللہ عنہ إِلَى دِهْقَانَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي كِتَابِهِ، فَقِيلَ لَهُ: أَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ كَافِرٌ؟ قَالَ: إِنَّهُ كَتَبَ إِلَيَّ فَسَلَّمَ عَلَيَّ، فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ.

جناب ابوعثمان نہدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک کسان کی طرف خط لکھا اور خط میں اسے سلام لکھا، آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا آپ اسے سلام کرتے ہیں حالانکہ وہ کافر ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس نے مجھے خط لکھا اور مجھے سلام کیا، لہٰذا میں نے اسے جواب دیا ہے۔

٥١٣۔ بَابٌ: لَا يَبْدَأُ أَهْلَ الذِّمَّةِ بِالسَّلَامِ

ذمیوں کو سلام کرنے میں پہل نہ کرے

١١٠٢) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدٍ، عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنِّي رَاكِبٌ غَدًا إِلَى يَهُودَ، فَلَا تَبْدَأُوهُمْ بِالسَّلَامِ، وَإِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ)).

سیدنا ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "میں کل یہودی طرف جاؤں گا تم انہیں سلام کرنے میں پہل نہ کرنا جب وہ تمہیں سلام کریں تو جواب میں وعلیکم کہہ دینا۔"

حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، مِثْلَهُ. وَزَادَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ.

جناب ابن اسحاق رحمہ اللہ سے ایک دوسری سند میں بھی اسی طرح مروی ہے اور اس نے یہ الفاظ زیادہ کہے کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا۔

١١٠٣) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَهْلُ الْكِتَابِ لَا تَبْدَأُوهُمْ بِالسَّلَامِ، وَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضْيَقِ الطَّرِيقِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اہل کتاب کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور انہیں سب سے تنگ رستے کی طرف جانے پر مجبور کرو۔"

١١٠١) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٥٧٥٤۔

١١٠٢) [صحيح] مسند أحمد: ٦/ ٣٩٨؛ مصنف ابن أبي شيبة: ٢٥٧٦٤۔

١١٠٣) صحيح مسلم: ٢١٦٧؛ جامع الترمذي: ١٦٠٢۔

٥١٤۔ بَابٌ: مَنْ سَلَّمَ عَلَى الذِّمِّيِّ إِشَارَةً

جس نے ذمی کو اشارے سے سلام کیا

۱۱۰۴) (ث: ۲۸۷) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: إِنَّمَا سَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَلَى الدَّهَاقِينِ إِشَارَةً.

جناب علقمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے غیر مسلم کسانوں کو اشارے سے سلام کیا تھا۔

۱۱۰۵) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ يَهُودِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ أَصْحَابُهُ السَّلَامَ، فَقَالَ: ((قَالَ: السَّامُ عَلَيْكُمْ))، وَأَخَذَ الْيَهُودِيُّ فَاعْتَرَفَ، قَالَ: رُدُّوا عَلَيْهِ مَا قَالَ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نبی ﷺ کے پاس سے گزرا، اس نے کہا: السام علیکم (تمہیں موت پڑے) آپ ﷺ کے صحابہ نے اسے جواب میں السلام کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس یہودی نے السام علیکم کہا ہے۔'' چنانچہ یہودی کو پکڑا گیا تو اس نے اس بات کا اعتراف کر لیا آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس پر وہی لوٹا دو جو اس نے کہا ہے۔''

٥١٥۔ بَابٌ: كَيْفَ الرَّدُّ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ؟

ذمیوں کو سلام کا جواب کیسے دیا جائے

۱۱۰۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ، فَإِنَّمَا يَقُولُ: السَّامُ عَلَيْكَ، فَقُولُوا: وَعَلَيْكَ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک جب یہود میں سے تمہیں کوئی سلام کرتا ہے تو وہ کہتا ہے: السام علیك، لہٰذا تم بھی جواب میں وعلیك کہو۔''

۱۱۰۷) (ث: ۲۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: رُدُّوا السَّلَامَ عَلَى مَنْ كَانَ يَهُودِيًّا، أَوْ نَصْرَانِيًّا، أَوْ مَجُوسِيًّا، ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: ﴿وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا﴾ (٤/ النساء: ٨٦)

۱۱۰۴) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٥٨٦٦۔ ۱۱۰۵) صحيح مسلم: ١٦٤.

۱۱۰۶) صحيح البخاري: ٦٢٥٧؛ صحيح مسلم: ٢١٦٤؛ موطأ إمام مالك: ٢٧٥٩۔

۱۱۰۷) [حسن] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٥٧٦٥؛ مسند أبي يعلى: ١٥٢٧۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سلام کا جواب دو خواہ یہودی ہو، عیسائی ہو یا مجوسی ہو یہ اس لیے کہ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا﴾ ''اور جب تمہیں سلامتی کی کوئی دعا دی جائے تو تم اس سے اچھی سلامتی کی دعا دو یا جواب میں وہی کہہ دو۔''

٥١٦ ـ بَابٌ: اَلسَّلَامُ عَلَى مَجْلِسٍ فِيهِ الْمُسْلِمُ وَالْمُشْرِكُ

ایسی مجلس کو سلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک دونوں ہوں

۱۱۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رضي الله عنهما أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ إِكَافٌ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَرَاءَهُ، يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ ـ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُاللّٰهِ ـ فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ وَعَبَدَةِ الْأَوْثَانِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدکی چادر کے اوپر پالان رکھی ہوئی تھی، آپ نے سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھایا، آپ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے، راستے میں آپ کا گزر ایک ایسی مجلس سے ہوا جس میں عبداللہ بن اُبی ابن سلول بھی تھا یہ واقعہ عبداللہ بن اُبی کے اسلام لانے سے پہلے کا ہے۔ اس مجلس میں مسلمان، مشرکین اور بت پرست سب ملے جلے بیٹھے ہوئے تھے، پس آپ نے انہیں سلام کیا۔

٥١٧ ـ بَابٌ: كَيْفَ يَكْتُبُ إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ؟

اہل کتاب کو خط کیسے لکھا جائے؟

۱۱۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ: أَرْسَلَ إِلَيْهِ هِرَقْلُ مَلِكُ الرُّومِ، ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِي بُعِثَ بِهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى، فَدَفَعَهُ إِلَى هِرَقْلَ فَقَرَأَهُ، فَإِذَا فِيهِ: ((بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى، أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ، يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ وَ﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾)) (۳/ آل عمران: ٦٤)

۱۱۰۸) صحيح البخاري: ٦٢٠٧، ٦٢٥٤؛ صحيح مسلم: ١٧٩٨۔

۱۱۰۹) صحيح البخاري: ٧؛ صحيح مسلم: ١٧٧٣۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ روم کے بادشاہ ہرقل نے ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا پھر رسول اللہ ﷺ کا وہ خط منگوایا جو آپ نے اپنے صحابی دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ بصری کے گورنر کی طرف بھیجا تھا اس نے وہ ہرقل کو پہنچا دیا تھا، ہرقل نے اسے پڑھا اس میں لکھا ہوا تھا: ''شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، بے حد رحم والا ہے، اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے عظیم روم ہرقل کی طرف، سلام ہو اس شخص پر جس نے ہدایت کی پیروی کی، اما بعد! میں تمہیں اسلام کی طرف بلاتا ہوں اسلام قبول کر لے تو سلامت رہے گا اللہ تجھے دوہرا اجر دے گا اور اگر تو نے منہ پھیرا تو بے شک تجھ پر تیری ساری رعایا کا گناہ بھی ہوگا۔ اے اہل کتاب! ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی بھی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی کو رب نہ قرار دے پھر اگر وہ لوگ اعراض کریں تو تم کہہ دو: گواہ رہو بے شک ہم مسلمان ہیں۔''

٥١٨ ـ بَابٌ: إِذَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ: السَّامُ عَلَيْكُمْ

جب اہل کتاب السام علیکم (تمہیں موت پڑے) کہیں

١١١٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رضی اللہ عنہ يَقُولُ: سَلَّمَ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، قَالَ: ((وَعَلَيْكُمْ))، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا وَغَضِبَتْ: أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: ((بَلَى قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِمْ، نُجَابُ عَلَيْهِمْ، وَلَا يُجَابُونَ فِينَا)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہودیوں میں سے کچھ لوگوں نے نبی ﷺ کو سلام کیا تو کہا: السام علیکم، آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا: وعلیکم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے غصے میں آکر کہا: کیا آپ نے نہیں سنا جو کچھ انہوں نے کہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں میں نے سنا ہے اور میں نے وہ الفاظ انہیں پر لوٹا دیے، ہماری بددعا ان کے بارے میں قبول ہوگی اور ان کی بددعا ہمارے بارے میں قبول نہیں ہوگی۔''

٥١٩ ـ بَابٌ: يُضْطَرُّ أَهْلُ الْكِتَابِ فِي الطَّرِيقِ إِلَى أَضْيَقِهَا

اہل کتاب کو تنگ راستے کی طرف مجبور کر دیا جائے

١١١١) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا لَقِيتُمُ الْمُشْرِكِينَ فِي الطَّرِيقِ، فَلَا تَبْدَأُوهُمْ بِالسَّلَامِ، وَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضْيَقِهَا)).

١١١٠) [صحیح] مسند أحمد: ٣/ ١٣٨٣ صحیح مسلم: ٢١٦٥۔

١١١١) [شاذ: جامع الترمذي: ١٦٠٢۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم راستے میں مشرکین سے ملاقات کرو تو انھیں سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور انھیں تنگ ترین رستے کی طرف جانے پر مجبور کر دو۔''

٥٢٠۔ بَابٌ: كَيْفَ يَدْعُو لِلذِّمِّيِّ؟

ذمی کو کیسے دعا دے؟

١١١٢) (ث: ٢٨٩) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَاصِمُ بْنُ حَكِيمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيَّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ مَرَّ بِرَجُلٍ هَيْئَتُهُ هَيْئَةُ مُسْلِمٍ، فَسَلَّمَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ: وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ: إِنَّهُ نَصْرَانِيٌّ، فَقَامَ عُقْبَةُ فَتَبِعَهُ حَتَّى أَدْرَكَهُ فَقَالَ: إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتَهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ، لَكِنْ أَطَالَ اللَّهُ حَيَاتَكَ، وَأَكْثَرَ مَالَكَ وَوَلَدَكَ.

جناب یحییٰ بن ابوعمر شیبانی رحمہ اللہ اپنے والد سے، وہ سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس کی شکل وصورت مسلمانوں جیسی تھی۔ اس نے سلام کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں و علیك ورحمة الله وبركاته کہا۔ آپ کے غلام نے آپ سے کہا کہ یہ تو عیسائی ہے، چنانچہ سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اس کے پیچھے گئے، یہاں تک کہ اسے پا لیا اور اس سے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں تو ایمان والوں پر ہیں لیکن اللہ تعالیٰ تیری زندگی لمبی کرے اور تیرے مال اور اولاد میں کثرت کرے۔

١١١٣) (ث: ٢٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَوْ قَالَ لِي فِرْعَوْنُ: بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ، قُلْتُ: وَفِيكَ، وَفِرْعَوْنُ قَدْ مَاتَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر فرعون بھی مجھے کہے: بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ (اللہ تجھ میں برکت دے تو) میں جواب میں کہوں گا: وَفِيكَ (اور تجھ میں بھی) حالانکہ فرعون تو مر چکا ہے۔

١١١٤) وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ دَيْلَمٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجَاءَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ: يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ، فَكَانَ يَقُولُ: ((يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس اس امید پر چھینکا کرتے تھے کہ آپ ﷺ انہیں يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ کہیں مگر آپ ﷺ ان کے لیے ''يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ'' (اللہ تعالیٰ تمھیں ہدایت دے اور تمہارے حال کی اصلاح کرے)

١١١٢) [حسن] السنن الكبرى للبيهقي ٩/ ٢٠٣؛ مصنف ابن أبي شيبة: ٢٥٨٦٨۔

١١١٣) [صحيح] المعجم الكبير للطبراني ١٠٦٠٩؛ مصنف ابن أبي شيبة: ٢٥٨٢٥۔

١١١٤) [صحيح] سنن أبي داود: ٥٠٣٨؛ جامع الترمذي: ٢٧٣٩۔

٥٢١ ـ بَابٌ: إِذَا سَلَّمَ عَلَى النَّصْرَانِيِّ وَلَمْ يَعْرِفْهُ

جب عیسائی کو لاعلمی میں سلام کہہ بیٹھے

١١١٥) (ث: ٢٩١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ بِنَصْرَانِيٍّ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَأُخْبِرَ أَنَّهُ نَصْرَانِيٌّ، فَلَمَّا عَلِمَ رَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: رُدَّ عَلَيَّ سَلَامِي.

جناب عبدالرحمن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک عیسائی کے پاس سے گزرے تو آپ نے اسے سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا، پھر آپ کو بتایا گیا کہ وہ تو عیسائی تھا۔ چنانچہ جب آپ کو پتا چلا تو واپس اس کے پاس آئے اور فرمایا: میرا سلام مجھے واپس کرو۔

٥٢٢ ـ بَابٌ: إِذَا قَالَ: فُلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ

جب کوئی کہے کہ فلاں شخص تجھے سلام کہتا ہے

١١١٦) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا حَدَّثَتْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: ((جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ))، فَقَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام تجھے سلام کہتا ہے۔'' تو انھوں نے کہا: وعلیه السلام ورحمة الله. (اور اس پر بھی سلام اور اللہ کی رحمت ہو)

٥٢٣ ـ بَابٌ: جَوَابُ الْكِتَابِ

خط کا جواب دینا (ضروری) ہے

١١١٧) (ث: ٢٩٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: إِنِّي لَأَرَى لِجَوَابِ الْكِتَابِ حَقًّا كَرَدِّ السَّلَامِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بے شک میں تو خط کے جواب کو سلام کے جواب کی طرح ضروری سمجھتا ہوں۔

١١١٥) [حسن] شعب الإيمان للبيهقي: ٨٩٠٦.

١١١٦) صحيح البخاري: ٣٧٦٨، ٦٢٠١؛ صحيح مسلم: ٢٤٤٧.

١١١٧) [حسن] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٦٣٦٩؛ مسند ابن الجعد: ٢٣٩٩.

٥٢٤۔ بَابٌ: اَلْكِتَابَةُ إِلَى النِّسَاءِ وَجَوَابِهِنَّ

عورتوں کو خط لکھنا اور ان کا جواب دینا

۱۱۱۸) (ث: ٢٩٣) حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَتْنَا عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ قَالَتْ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رضي الله عنها ـ وَأَنَا فِي حِجْرِهَا ـ وَكَانَ النَّاسُ يَأْتُونَهَا مِنْ كُلِّ مِصْرٍ، وَكَانَ الشُّيُوخُ يَنْتَابُونِي لِمَكَانِي مِنْهَا، وَكَانَ الشَّبَابُ يَتَأَخَّوْنِي فَيُهْدُونَ إِلَيَّ، وَيَكْتُبُونَ إِلَيَّ مِنَ الْأَمْصَارِ، فَأَقُولُ لِعَائِشَةَ: يَا خَالَةُ، هَذَا كِتَابُ فُلَانٍ وَهَدِيَّتُهُ، فَتَقُولُ لِي عَائِشَةُ: أَيْ بُنَيَّةُ، فَأَجِيبِيهِ وَأَثِيبِيهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَكِ ثَوَابٌ أَعْطَيْتُكِ، فَقَالَتْ: فَتُعْطِينِي.

عائشہ بنت طلحہ رحمہا اللہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا جس وقت میں ان کی پرورش میں تھی، لوگ ان کے پاس ہر شہر سے آتے رہتے تھے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہنے کی وجہ سے بوڑھے تو مجھے بیٹی کہتے اور نوجوان مجھے اپنی بہن کہتے تھے۔ چنانچہ وہ میرے پاس ہدیہ بھیجتے رہتے اور مجھے مختلف شہروں سے خط بھی آتے رہتے تھے، میں سیدہ عائشہ سے کہتی: اے خالہ! یہ فلاں کا خط ہے اور اس کا ہدیہ ہے تو سیدہ عائشہ مجھے فرماتیں: اے بیٹی! اس کا جواب دو اور اس کا بدلہ دو، اگر تیرے پاس بدلہ دینے کے لیے کچھ نہیں تو میں تجھے دے دیتی ہوں۔ بنت طلحہ رحمہا اللہ کہتی ہے کہ پھر وہ مجھے دے بھی دیا کرتی تھیں۔

٥٢٥۔ بَابٌ: كَيْفَ يُكْتَبُ صَدْرُ الْكِتَابِ؟

خط کی ابتدا کیسے کی جائے

۱۱۱۹) (ث: ٢٩٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُبَايِعُهُ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، لِعَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: سَلَامٌ عَلَيْكَ، فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، وَأُقِرُّ لَكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ ﷺ، فِيمَا اسْتَطَعْتُ.

جناب عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبدالملک بن مروان رحمہ اللہ کو ان کی بیعت کرنے کا خط یوں لکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم، یہ خط عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف سے امیر المومنین عبدالملک کی طرف

۱۱۱۸) اسناده حسن۔

۱۱۱۹) صحيح البخاري: ٧٢٠٥؛ موطأ إمام مالك: ٢٠١٣.

ہے آپ پر سلام ہو، میں آپ کے سامنے اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ اور اس کے رسول کے طریقے کے مطابق جس قدر مجھ سے ہو سکا آپ کے لیے سمع وطاعت کا اقرار کرتا ہوں۔

٥٢٦۔ بَابٌ: أَمَّا بَعْدُ!

امّا بعد!

۱۱۲۰) (ث: ۲۹٥) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَبِي إِلَى ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، فَرَأَيْتُهُ يَكْتُبُ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، أَمَّا بَعْدُ.

جناب زید بن اسلم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا میں نے انہیں "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کے بعد "أما بعد" لکھتے ہوئے دیکھا۔

۱۱۲۱) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسَائِلَ مِنْ رَسَائِلِ النَّبِيِّ ﷺ، كُلَّمَا انْقَضَتْ قِصَّةٌ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ)).

جناب ہشام بن عروہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے خطوط میں سے کئی خطوط کو دیکھا جہاں کوئی بات ختم ہوتی وہیں "اما بعد" لکھا ہوتا۔

٥٢٧۔ بَابٌ: صَدْرُ الرَّسَائِلِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

خطوط کی ابتدا بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کی جائے

۱۱۲۲) (ث: ۲۹٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ زَيْدٍ، عَنْ كُبَرَاءِ آلِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ كَتَبَ بِهَذِهِ الرِّسَالَةِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، لِعَبْدِ اللّٰهِ مُعَاوِيَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، أَمَّا بَعْدُ!.

جناب خارجہ بن زید رحمہ اللہ آل زید بن ثابت کے بزرگوں سے روایت کرتے ہیں سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف یہ خط لکھا "بسم اللہ الرحمن الرحیم" یہ خط زید بن ثابت کی طرف سے اللہ کے بندے امیر المومنین معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے ہے، اے امیر المومنین! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو، میں آپ کے سامنے اسی اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، أما بعد!۔

۱۱۲۰) [صحيح]

۱۱۲۱) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٥٨٥٢، ٢٥٨٤٨۔

۱۱۲۲) [حسن] المعجم الكبير للطبراني: ٤٨٦٠؛ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٢٤٧۔

۱۱۲۳) (ث: ۲۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَسْعُودٍ الْجُرَيْرِيُّ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ الْحَسَنَ عَنْ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ؟ قَالَ: تِلْكَ صُدُورُ الرَّسَائِلِ.

جناب ابو مسعود جریری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حسن بصری رحمہ اللہ سے (خط کے شروع میں) "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہ خطوط کا ابتدائی حصہ ہے۔

٥٢٨۔ بَابٌ: بِمَنْ يَبْدَأُ فِي الْكِتَابِ؟

خط کے شروع میں کس کا نام لکھا جائے؟

۱۱۲٤) (ث: ۲۹۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَتْ لِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ حَاجَةٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ، فَأَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَيْهِ، فَقَالُوا: ابْدَأْ بِهِ، فَلَمْ يَزَالُوا بِهِ حَتَّى كَتَبَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، إِلَى مُعَاوِيَةَ.

امام نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے کوئی کام تھا تو انہوں نے ان کی طرف خط لکھنا چاہا لوگوں نے کہا ان کے نام کے ساتھ ابتدا کریں، لوگ برابر یہی کہتے رہے مگر انہوں نے لکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم معاویہ کی طرف۔

۱۱۲۵) (ث: ۲۹۹) وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَتَبْتُ لِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: اكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، أَمَّا بَعْدُ: إِلَى فُلَانٍ.

جناب انس بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے کہنے پر خط لکھا تو انہوں نے فرمایا: یوں لکھو "بسم اللہ الرحمن الرحیم، أما بعد! فلاں کی طرف"

۱۱۲٦) (ث: ۳۰۰) وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَتَبَ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، لِفُلَانٍ، فَنَهَاهُ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَقَالَ: قُلْ: بِسْمِ اللَّهِ، هُوَ لَهُ.

جناب انس بن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے یوں خط لکھا "بسم اللہ الرحمن الرحیم" فلاں کے لیے" سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے لفظ "فلاں کے لیے" لکھنے سے منع فرمایا اور کہا کہ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" لکھو یہ (خط) تو اس کے لیے ہے۔

۱۱۲۷) (ث: ۳۰۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ

۱۱۲۳) [صحيح] ۱۱۲٤) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵۸۸۹؛ السنن الكبرى للبيهقي: ۱۰/ ۱۳۰۔

۱۱۲۵) [صحيح]

۱۱۲٦) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵۸۳۹؛ السنن الكبرى للبيهقي: ۱۰/ ۱۳۰۔

۱۱۲۷) [حسن] المعجم الكبير للطبراني: ٤٨٦٠؛ السنن الكبرى للبيهقي: ۱۰/ ۲٤۷۔

كُبَرَاءِ آلِ زَيْدٍ، أَنَّ زَيْدًا رضی اللہ عنہ كَتَبَ بِهٰذِهِ الرِّسَالَةِ: لِعَبْدِ اللّٰهِ مُعَاوِيَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَإِنِّي أَحْمَدُ اللّٰهَ إِلَيْكَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، أَمَّا بَعْدُ!.

جناب خارجہ بن زید آل زید بن ثابت کے بزرگوں سے روایت کرتے ہیں سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے یہ خط لکھا: ''زید بن ثابت کی طرف سے اللہ کے بندے امیر المومنین معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے: اے امیر المومنین! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو، آپ ﷺ کے سامنے میں اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اما بعد!

۱۱۲۸) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، سَمِعَهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ)). وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. ((وَكَتَبَ إِلَيْهِ صَاحِبُهُ: مِنْ فُلَانٍ إِلَى فُلَانٍ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک بنی اسرائیل میں سے ایک آدمی نے '' اور آپ ﷺ نے مکمل حدیث بیان کی (جس میں یہ بھی تھا کہ) ''اس نے اپنے ساتھی کو یوں خط لکھا: فلاں کی طرف سے فلاں کے لیے۔''

٥٢٩۔ بَابُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟

(یہ پوچھنا کہ) تو نے کس حال میں صبح کی؟

۱۱۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ: لَمَّا أُصِيبَ أَكْحَلُ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، فَثَقُلَ، حَوَّلُوهُ عِنْدَ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا: رُفَيْدَةُ رضی اللہ عنہا، وَكَانَتْ تُدَاوِي الْجَرْحَى، فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَرَّ بِهِ يَقُولُ: ((كَيْفَ أَمْسَيْتَ؟))، وَإِذَا أَصْبَحَ: ((كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟)) فَيُخْبِرُهُ.

سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خندق کے دن جب سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے بازو کی ایک رگ زخمی ہوئی تو ان کی حالت خراب ہوگئی لوگوں نے انہیں ایک عورت کے ہاں پہنچا دیا جسے رفیدہ رضی اللہ عنہا کہا جاتا تھا اور وہ زخمیوں کا علاج کیا کرتی تھی، نبی ﷺ جب بھی سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرتے تھے تو فرماتے: تو نے شام کس حال میں کی؟'' اور جب صبح کو جاتے تو فرماتے: ''تو نے صبح کس حال میں کی؟'' وہ اپنا حال بتا دیتے۔

۱۱۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ ـ قَالَ: وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ ـ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ

۱۱۲۸) [ضعيف] صحيح ابن حبان: ٦٤٨٧.

۱۱۲۹) [صحيح] التاريخ الصغير للبخاري: ١/ ٤٨.

۱۱۳۰) صحيح البخاري: ٤٤٤٧، ٦٢٦٦.

فِيهِ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا أَبَا الْحَسَنِ! كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ بَارِئًا، قَالَ: فَأَخَذَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رضي الله عنه بِيَدِهِ، فَقَالَ: أَرَأَيْتُكَ؟ فَأَنْتَ وَاللَّهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ عَبْدُ الْعَصَا، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَوْفَ يُتَوَفَّى فِي مَرَضِهِ هَذَا، إِنِّي أَعْرِفُ وُجُوهَ بَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ، فَاذْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلْنَسْأَلْهُ: فِيمَنْ هَذَا الْأَمْرُ؟ فَإِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذَلِكَ، وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا كَلَّمْنَاهُ، فَأَوْصَى بِنَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّا وَاللَّهِ إِنْ سَأَلْنَاهُ فَمَنَعَنَاهَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ بَعْدَهُ أَبَدًا، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَبَدًا.

جناب عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ، اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ان تین لوگوں میں سے ایک تھے جن کی توبہ قبول کی گئی تھی، بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے خبر دی کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اس مرض میں نکلے جس میں آپ کی وفات ہوگئی تھی، تو لوگوں نے پوچھا: اے ابوحسن! رسول اللہ ﷺ نے کس حال میں صبح کی؟ انہوں نے کہا: الحمد للہ آپ نے افاقہ مرض کی حالت میں صبح کی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا: میں تجھے بتاتا ہوں، اللہ کی قسم! تین دن بعد تمہیں لاٹھی کا بندہ بننا پڑے گا اور اللہ کی قسم! میں تو دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اس مرض میں جلد ہی وفات پا جائیں گے کیونکہ میں عبدالمطلب کے بیٹوں کے چہروں کو موت کے وقت پہچان لیتا ہوں، تم ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو، ہم آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ خلافت کن لوگوں میں ہوگی، اگر یہ ہم میں ہو تو ہمیں اس کا پتا چل جائے گا اور اگر ہمارے علاوہ دوسروں میں ہے تو ہم آپ سے کہیں کہ آپ ﷺ ہمارے متعلق کچھ وصیت فرما دیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر ہم نے اس کے متعلق آپ سے پوچھ لیا اور آپ نے ہمیں اس سے منع کر دیا تو لوگ اس کے بعد ہمیں کبھی بھی (خلافت) نہیں دیں گے، اللہ کی قسم! میں اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کبھی بھی سوال نہیں کروں گا۔

٥٣٠ - بَابٌ: مَنْ كَتَبَ آخِرَ الْكِتَابِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، وَكَتَبَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ لِعَشْرٍ بَقِينَ مِنَ الشَّهْرِ

جس نے خط کے آخر میں: السلام علیکم و رحمۃ اللہ، اپنا نام اور مہینے میں دس دن باقی (یعنی ٢٠) تاریخ لکھی

١١٣١) (ث: ٣٠٢) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّهُ أَخَذَ هَذِهِ الرِّسَالَةَ مِنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَمِنْ كُبَرَاءِ آلِ زَيْدٍ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، لِعَبْدِ اللَّهِ مُعَاوِيَةَ ـ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ـ مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ

١١٣١) [حسن] المعجم الكبير للطبراني: ٤٨٦٠۔

إِلَّا هُوَ ، أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّكَ تَسْأَلُنِي عَنْ مِيرَاثِ الْجَدِّ وَالْإِخْوَةِ ـ فَذَكَرَ الرِّسَالَةَ ـ وَنَسْأَلُ اللّٰهَ الْهُدَى وَالْحِفْظَ وَالتَّثَبُّتَ فِي أَمْرِنَا كُلِّهِ ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ نَضِلَّ ، أَوْ نَجْهَلَ ، أَوْ نَتَكَلَّفَ مَا لَيْسَ لَنَا بِعِلْمٍ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ . وَكَتَبَ وُهَيْبٌ يَوْمَ الْخَمِيسِ لِثِنْتَيْ عَشْرَةَ بَقِيَتْ مِنْ رَمَضَانَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَأَرْبَعِينَ .

جناب ابن ابی الزناد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ خط خارجہ بن زید رحمہ اللہ اور آل زید کے بزرگوں سے حاصل کیا ہے (جس کا مضمون یوں ہے:)

بسم اللہ الرحمن الرحیم: یہ خط زید بن ثابت کی طرف سے: اللہ کے بندے امیر المومنین معاویہ کے لیے ہے۔ اے امیر المومنین! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔ میں آپ کے سامنے اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اما بعد! آپ نے مجھ سے دادا اور بھائیوں کی میراث کے بارے میں پوچھا ہے۔ پھر پورے خط کا ذکر کیا اور (آخر میں کہا کہ) ہم اللہ سے ہدایت، حفاظت اور اپنے تمام معاملات میں استقامت کا سوال کرتے ہیں، اور ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہم گمراہ ہوں یا جہالت برتیں یا ہم اس چیز کے مکلف بنیں جس کا ہمیں علم نہیں اور سلام ہو آپ پر اے امیر المومنین! اللہ کی رحمت، اور اس کی برکت، اور اس کی مغفرت ہو۔ یہ خط وہیب نے بروز جمعرات ۱۸/ رمضان ۴۲ھ کو لکھا ہے۔

۵۳۱ ـ بَابٌ: كَيْفَ أَنْتَ؟

تمہارا کیا حال ہے؟

۱۱۳۲) (ث: ۳۰۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ ، وَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَرَدَّ السَّلَامَ ، ثُمَّ سَأَلَ عُمَرُ الرَّجُلَ: كَيْفَ أَنْتَ؟ فَقَالَ: أَحْمَدُ اللّٰهَ إِلَيْكَ ، فَقَالَ عُمَرُ: هٰذَا الَّذِي أَرَدْتُ مِنْكَ .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، انہیں ایک آدمی نے سلام کیا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے پوچھا: تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: میں آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتا ہوں، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سے یہی چاہتا تھا۔

۵۳۲ ـ بَابٌ: كَيْفَ يُجِيبُ إِذَا قِيلَ لَهُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟

جب پوچھے کہ تو نے کس حال میں صبح کی تو کیا جواب دیا جائے؟

۱۱۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَلَمَةَ الْمَكِّيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: قِيلَ

۱۱۳۲) [صحیح] موطا إمام مالك: ۲۷۶۲؛ الزهد لابن المبارك: ۲۰۵۔

۱۱۳۳) [حسن] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵۸۰۳؛ سنن ابن ماجه: ۳۷۱۰۔

لِلنَّبِيِّ ﷺ كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟ قَالَ: ((بِخَيْرٍ مِنْ قَوْمٍ لَمْ يَشْهَدُوا جَنَازَةً، وَلَمْ يَعُودُوا مَرِيضًا)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا: آپ نے کس حال میں صبح کی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ایسی قوم سے بہتر ہوں جس نے نہ کسی جنازے میں شرکت کی اور نہ ہی کسی مریض کی عیادت کی۔"

۱۱۳۴) (ث: ۳۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مُهَاجِرٍ ـ هُوَ الصَّائِغُ ـ قَالَ: كُنْتُ أَجْلِسُ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ضَخْمٍ مِنَ الْحَضْرَمِيِّينَ، فَكَانَ إِذَا قِيلَ لَهُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟ قَالَ: لَا نُشْرِكُ بِاللّٰهِ.

جناب مہاجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے اصحاب میں سے ایک بھاری جسم والے صحابی کے پاس بیٹھا کرتا تھا، جب ان سے پوچھا جاتا کہ تو نے کس حال میں صبح کی؟ تو وہ فرماتے تھے: ہم اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتے۔

۱۱۳۵) (ث: ۳۰۵) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْجَارُودِ الْهُذَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الطُّفَيْلِ: كَمْ أَتَى عَلَيْكَ؟ قُلْتُ: أَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ، قَالَ: أَفَلَا أُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ: إِنَّ رَجُلًا مِنْ مُحَارِبِ خَصَفَةَ، يُقَالُ لَهُ: عَمْرُو بْنُ صُلَيْعٍ رضی اللہ عنہ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، وَكَانَ بِسِنِّي يَوْمَئِذٍ وَأَنَا بِسِنِّكَ الْيَوْمَ، أَتَيْنَا حُذَيْفَةَ فِي مَسْجِدٍ، فَقَعَدْتُ فِي آخِرِ الْقَوْمِ، فَانْطَلَقَ عَمْرٌو حَتَّى قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ ـ أَوْ كَيْفَ أَمْسَيْتَ ـ يَا عَبْدَ اللّٰهِ؟ قَالَ: أَحْمَدُ اللّٰهَ، قَالَ: مَا هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَأْتِينَا عَنْكَ؟ قَالَ: وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي يَا عَمْرُو؟ قَالَ: أَحَادِيثُ لَمْ أَسْمَعْهَا، قَالَ: إِنِّي وَاللّٰهِ لَوْ أُحَدِّثُكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مَا انْتَظَرْتُمْ بِي جُنْحَ هٰذَا اللَّيْلِ، وَلٰكِنْ يَا عَمْرُو بْنَ صُلَيْعٍ إِذَا رَأَيْتَ قَيْسًا تَوَالَتْ بِالشَّامِ فَالْحَذَرَ الْحَذَرَ، فَوَاللّٰهِ لَا تَدَعُ قَيْسٌ عَبْدًا لِلّٰهِ مُؤْمِنًا إِلَّا أَخَافَتْهُ أَوْ قَتَلَتْهُ، وَاللّٰهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهِمْ زَمَانٌ لَا يَمْنَعُونَ فِيهِ ذَنَبَ تَلْعَةٍ، قَالَ: مَا يَنْصُرُكَ عَلَى قَوْمِكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ؟ قَالَ: ذٰلِكَ إِلَيَّ، ثُمَّ قَعَدَ.

جناب سیف بن وہب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے ابو الطفیل رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ تیری عمر کتنی ہے؟ میں نے عرض کیا: تینتیس سال کا ہوں، پھر انہوں نے کہا: کیا میں تجھے ایک ایسی حدیث نہ بیان کروں جو میں نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ خصفہ میں سے ایک شخص تھا جسے عمرو بن صلیع کہا جاتا تھا اور اسے نبی ﷺ کی صحبت حاصل تھی اور میری عمر اس دن تینتیس ہی تھی جتنی آج تمہاری عمر ہے۔ ہم دونوں مسجد میں سیدنا حذیفہ کے پاس آنے میں لوگوں کے اخیر میں بیٹھ گیا اور عمرو رضی اللہ عنہ ان کے سامنے کھڑے ہو گئے اور کہا: اے اللہ کے بندے! آپ نے کس حال میں صبح کی؟ یا پوچھا: کس حال میں شام کی؟ انہوں نے کہا: میں اللہ کی تعریف بیان کرتا ہوں، پھر عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ احادیث کیسی ہیں جو تمہاری طرف سے ہمارے پاس پہنچی ہیں؟ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کو میری طرف سے کیا بات پہنچی ہے، اے عمرو بن صلیع؟ انھوں نے کہا: کچھ ایسی احادیث ہیں جنہیں میں نے نہیں سنا، سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں تم سے وہ احادیث بیان کروں جو میں نے سنی ہیں تو تم

۱۱۳۴) [حسن]

۱۱۳۵) [ضعیف] مسند البزار: ۳۳۶۱؛ مسند أحمد: ۵/ ۳۹۵.

رات چھا جانے تک میرا انتظار نہ کرو (بلکہ مجھے قتل کر دو گے)، لیکن اے عمرو بن صلیع! (ایک بات یاد رکھو) جب تو قبیلہ قیس کو دیکھے کہ وہ ملک شام کے والی بن گئے ہیں تو بچ کے رہنا، اللہ کی قسم! قیس اللہ کے ہر مومن بندے کو خوفزدہ کر کے یا پھر اسے قتل کر کے ہی چھوڑیں گے، اللہ کی قسم! ان پر ایک ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ وہ ہر جگہ پر قبضہ کریں گے۔ عمرو بن صلیع نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، آپ کی اس دن اپنی قوم کے لیے کیا مدد ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: یہ میرا کام ہے، پھر یہ فرما کر وہ بیٹھ گئے۔

٥٣٣ ـ بَابٌ: خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا

بہترین مجلسیں وہ ہیں جو کشادہ ہوں

۱۱۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: أُوذِنَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ ﷺ بِجِنَازَةٍ، قَالَ: فَكَأَنَّهُ تَخَلَّفَ حَتَّى أَخَذَ الْقَوْمُ مَجَالِسَهُمْ، ثُمَّ جَاءَ بَعْدُ، فَلَمَّا رَآهُ الْقَوْمُ تَشَرَّفُوا عَنْهُ، وَقَامَ بَعْضُهُمْ عَنْهُ، لِيَجْلِسَ فِي مَجْلِسِهِ، فَقَالَ: لَا، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا))، ثُمَّ تَنَحَّى فَجَلَسَ فِي مَجْلِسٍ وَاسِعٍ.

جناب عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ انصاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو ایک جنازے کی اطلاع دی گئی، راوی کہتا ہے، وہ پیچھے رہ گئے۔ یہاں تک لوگ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ چکے تھے پھر اس کے ساتھ وہ تشریف لائے، جب لوگوں نے انہیں آتا ہوا دیکھا تو جلدی سے ان کے لیے ہٹ گئے اور ان میں سے بعض اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے تاکہ وہ انکی جگہ پر بیٹھ جائیں سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''بہترین مجلسیں وہ ہیں جو کشادہ ہوں۔'' پھر وہ ایک طرف ہٹ کر ایک کشادہ مجلس میں بیٹھ گئے۔

٥٣٤ ـ بَابٌ: اسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ

قبلہ کی طرف رخ کرنا

۱۱۳۷) (ث: ٣٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ مُنْقِذٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ جُلُوسِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ، فَقَرَأَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ سَجْدَةً بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، فَسَجَدَ وَسَجَدُوا إِلَّا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ﷺ، فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ حَلَّ عَبْدُاللّٰهِ حَبْوَتَهُ ثُمَّ سَجَدَ وَقَالَ: أَلَمْ تَرَ سَجْدَةَ أَصْحَابِكَ؟ إِنَّهُمْ سَجَدُوا فِي غَيْرِ حِينِ صَلَاةٍ.

۱۱۳۶) [صحيح] سنن أبي داود: ٤٨٢٠؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٦٩۔

۱۱۳۷) [ضعيف] مصنف عبد الرزاق: ٥٩٣٤۔

جناب سفیان بن منقذ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قبلہ رخ بیٹھے تھے، ایک دفعہ یزید بن عبداللہ بن قسیط رحمہ اللہ سورج طلوع ہونے کے بعد آیت سجدہ کی آیت تلاوت کی، انہوں نے اور باقی بھی سب لوگوں نے سجدہ کیا سوائے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے، پھر جب سورج طلوع ہوگیا تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا گوٹ بند کھولا پھر سجدہ کیا اور فرمایا کیا تو نے اپنے ساتھیوں کا سجدہ نہیں دیکھا؟ بے شک انہوں نے ایسے وقت میں سجدہ کیا جب نماز کا وقت نہیں تھا۔

٥٣٥ ۔ بَابٌ: إِذَا قَامَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَجْلِسِهِ

جب کوئی مجلس سے اٹھ کر چلے پھر واپس اپنی جگہ لوٹ آئے

١١٣٨) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے اپنی جگہ سے اٹھ کر جائے پھر واپس اسی جگہ لوٹ آئے تو وہی اس جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔''

٥٣٦ ۔ بَابٌ: الْجُلُوسُ عَلَى الطَّرِيقِ

راستے میں بیٹھنے کا بیان

١١٣٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه: أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ صِبْيَانٌ، فَسَلَّمَ عَلَيْنَا، وَأَرْسَلَنِي فِي حَاجَةٍ، وَجَلَسَ فِي الطَّرِيقِ يَنْتَظِرُنِي حَتَّى رَجَعْتُ إِلَيْهِ، قَالَ: فَأَبْطَأْتُ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها، فَقَالَتْ: مَا حَبَسَكَ؟ فَقُلْتُ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ فِي حَاجَةٍ، قَالَتْ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: إِنَّهَا سِرٌّ، قَالَتْ: فَاحْفَظْ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم اس وقت چھوٹے بچے تھے آپ ﷺ نے ہمیں سلام کہا اور مجھے ایک کام کے لیے بھیج دیا اور خود راستے میں بیٹھ کر میرا انتظار کرنے لگے یہاں تک کہ میں آپ ﷺ کے پاس واپس لوٹ آیا، سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس میں نے اپنی والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچنے میں دیر کردی تو انہوں نے پوچھا: تجھے کس نے روک لیا تھا؟ میں نے کہا: مجھے نبی ﷺ نے کسی کام بھیجا تھا، انہوں نے کہا: وہ کیا تھا؟ میں نے کہا: وہ ایک راز ہے، انہوں نے کہا: چنانچہ میری والدہ نے فرمایا: رسول اللہ کے راز کی حفاظت کر۔

١١٣٨) صحیح: صحیح مسلم: ٢١٧٩؛ سنن أبي داود: ٤٨٥٣؛ سنن ابن ماجه: ٣٧١٧۔

١١٣٩) صحیح: سنن ابن ماجه: ٣٧٠٠؛ سنن أبي داود: ٥٢٠٣۔

٥٣٧ـ بَابٌ: اَلتَّوَسُّعُ فِي الْمَجْلِسِ

مجلس میں کشادگی کرنا

۱۱٤٠) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ، ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ، وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص کسی کو اس کی جگہ سے ہرگز نہ اٹھائے کہ پھر خود اس جگہ بیٹھے، لیکن کشادہ ہو جایا کرو اور کھل جایا کرو۔''

٥٣٨ـ بَابٌ: يَجْلِسُ الرَّجُلُ حَيْثُ انْتَهَى

جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جائے

۱۱٤۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الطُّفَيْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ انْتَهَى.

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں آتے تو ہم میں سے ہر کوئی جہاں اسے جگہ ملتی وہیں بیٹھ جاتا تھا۔

٥٣٩ـ بَابٌ: لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ

دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہ ڈالے

۱۱٤۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُرَاتُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ، إِلَّا بِإِذْنِهِمَا)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ دو (بیٹھے ہوئے) آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر جدائی ڈالے (اور خود ہاں بیٹھے)۔''

۱۱٤٠) صحيح البخاري: ٦٢٦٩؛ صحيح مسلم: ٢١٧٧۔

۱۱٤۱) [صحيح] سنن أبي داود: ٤٨٢٥؛ جامع الترمذي: ٢٧٢٥۔

۱۱٤۲) [حسن] سنن أبي داود: ٤٨٤٥؛ جامع الترمذي: ٢٧٥٢۔

٥٤٠ـ بَابٌ: يَتَخَطَّى إِلَى صَاحِبِ الْمَجْلِسِ

جو گردنیں پھلانگ کر صاحبِ مجلس تک جائے

۱۱۴۳) (ث: ۳۰۷) حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْمُزَنِيُّ ـ هُوَ صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ ـ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ رضي الله عنه كُنْتُ فِيمَنْ حَمَلَهُ حَتَّى أَدْخَلْنَاهُ الدَّارَ، فَقَالَ لِي: يَا ابْنَ أَخِي! اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ أَصَابَنِي، وَمَنْ أَصَابَ مَعِي، فَذَهَبْتُ فَجِئْتُ لِأُخْبِرَهُ، فَإِذَا الْبَيْتُ مَلْآنُ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَخَطَّى رِقَابَهُمْ ـ وَكُنْتُ حَدِيثَ السِّنِّ ـ فَجَلَسْتُ، وَكَانَ يَأْمُرُ إِذَا أَرْسَلَ أَحَدًا بِالْحَاجَةِ، أَنْ يُخْبِرَهُ بِهَا، وَإِذَا هُوَ مُسَجًّى، وَجَاءَ كَعْبٌ رضي الله عنه فَقَالَ: وَاللَّهِ لَئِنْ دَعَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لَيُبْقِيَنَّهُ اللَّهُ وَلَيَرْفَعَنَّهُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ حَتَّى يَفْعَلَ فِيهَا كَذَا وَكَذَا ـ حَتَّى ذَكَرَ الْمُنَافِقِينَ فِيمَنْ ذَكَرَ ـ قُلْتُ: أُبَلِّغُهُ مَا تَقُولُ؟ قَالَ: مَا قُلْتُ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ تُبَلِّغَهُ، فَتَشَجَّعْتُ فَقُمْتُ، فَتَخَطَّيْتُ رِقَابَهُمْ حَتَّى جَلَسْتُ عِنْدَ رَأْسِهِ. قُلْتُ: إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِي بِكَذَا، وَأَصَابَ مَعَكَ كَذَا ـ ثَلَاثَةَ عَشَرَ ـ وَأَصَابَ كُلَيْبًا الْجَزَّارَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ الْمِهْرَاسِ، وَإِنَّ كَعْبًا يَحْلِفُ بِاللَّهِ بِكَذَا، فَقَالَ: ادْعُوا كَعْبًا، فَدُعِيَ، فَقَالَ: مَا تَقُولُ؟ قَالَ: أَقُولُ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: لَا وَاللَّهِ لَا أَدْعُو، وَلَكِنْ شَقِيٌّ عُمَرُ إِنْ لَمْ يَغْفِرِ اللَّهُ لَهُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے ان کو زخمی حالت میں اٹھا کر ان کے گھر پہنچایا تھا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: اے میرے بھتیجے! جا کر دیکھو کس نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے، اور میرے ساتھ دوسرے کن اشخاص کو تکلیف پہنچی ہے، میں گیا پھر واپس آیا تا کہ انہیں بتاؤں تو دیکھا کہ سارا گھر لوگوں سے بھرا ہوا ہے، میں نے مناسب نہ جانا کہ لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے بڑھوں اور میں ویسے بھی کم عمر تھا اس لیے میں پیچھے ہی بیٹھ گیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کو کسی کام کے لیے بھیجتے تو اسے اس بات کی اطلاع کرنے کا حکم فرماتے تھے، اس وقت وہ کپڑا اوڑھے ہوئے تھے، اتنے میں سیدنا کعب رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کیا: اللہ کی قسم! اگر امیر المومنین دعا فرما دیں تو اللہ تعالیٰ ان کو ضرور باقی رکھے گا اور اس امت کے لیے انہیں ضرور بلندی عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ اس میں ایسے ایسے کام کر جائیں گے حتیٰ کہ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے اپنے اس بیان میں منافقوں کا بھی ذکر کیا، میں نے کہا: کیا جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں میں یہ امیر المومنین کو پہنچا دوں؟ انہوں نے کہا: میں نے اسی لیے یہ باتیں کی ہیں تا کہ تم انہیں پہنچا دو، میں نے جرات کی کھڑا ہوا اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا ان کے سرہانے کے پاس جا بیٹھا اور کہا: آپ نے مجھے فلاں کام کے لیے بھیجا تھا، آپ کے ساتھ تیرہ آدمی زخمی ہوئے ہیں اور کلیب جزار رضی اللہ عنہ بھی زخمی ہوئے ہیں وہ

۱۱۴۳) [ضعیف]

پتھر کے حوض کے پاس وضو کر رہے تھے اور سیدنا کعب رضی اللہ عنہ اس طرح اللہ کی قسم کھا رہے ہیں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کعب رضی اللہ عنہ کو بلاؤ، لہٰذا انہیں بلایا گیا تو آپ نے فرمایا: تم کیا کہتے ہو؟ انھوں نے کہا: میں اس اس طرح کہتا ہوں، آپ نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! میں دعا نہیں کروں گا، لیکن عمر (رضی اللہ عنہ) بدبخت ہے اگر اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت نہ فرمائی۔

۱۱۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما وَعِنْدَهُ الْقَوْمُ جُلُوسٌ، فَتَخَطَّى إِلَيْهِ، فَمَنَعُوهُ، فَقَالَ: اتْرُكُوا الرَّجُلَ، فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((**الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهُ**)).

امام شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اس وقت ان کے پاس کچھ لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے وہ آدمی گردنیں پھلانگ کر ان کی طرف آنے لگا تو لوگوں نے اسے روکا، اس پر سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا: اس آدمی کو چھوڑ دو، چنانچہ وہ آپ کے پاس آکر بیٹھ گیا اور کہا: مجھے ایسی چیز بتلایئے جو آپ نے رسول کریم ﷺ سے سنی ہو؟ آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔''

٥٤١ـ بَابٌ: أَكْرَمُ النَّاسِ عَلَى الرَّجُلِ جَلِيسُهُ

آدمی کے لیے سب سے معزز اس کا ہم نشین ہے

۱۱۴۵) (ت: ۳۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَكْرَمُ النَّاسِ عَلَيَّ جَلِيسِي.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ معزز میرا ہم نشین ہے۔

۱۱۴۶) (ت: ۳۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُؤَمَّلٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَكْرَمُ النَّاسِ عَلَيَّ جَلِيسِي، أَنْ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ حَتَّى يَجْلِسَ إِلَيَّ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرے نزدیک لوگوں میں سے سب سے زیادہ معزز میرا ہم نشین ہے اور وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر بھی میرے ساتھ آکر بیٹھ جائے۔

۱۱۴۴) صحيح البخاري: ١٠؛ صحيح مسلم: ٤٠.
۱۱۴۵) [صحيح] مكارم الأخلاق للخرائطي: ٧١٢، ٧١٣.
۱۱۴۶) [ضعيف] شعب الإيمان للبيهقي: ٩٥٦٤.

٥٤٢- بَابٌ: هَلْ يُقَدِّمُ الرَّجُلُ رِجْلَهُ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيسِهِ؟

کیا آدمی اپنے ہم نشین کے آگے پاؤں پھیلا سکتا ہے؟

١١٤٧) (ث ١٠ ٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَوَجَدْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ رضي الله عنه جَالِسًا فِي حَلْقَةٍ، مَادًّا رِجْلَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا رَآنِي قَبَضَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ لِي: أَتَدْرِي لِأَيِّ شَيْءٍ مَدَدْتُ رِجْلَيَّ؟ لِيَجِيءَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَيَجْلِسَ.

جناب کثیر بن مرہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا تو میں نے عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کو حلقے میں بیٹھا ہوا پایا، وہ اپنے پاؤں آگے پھیلائے ہوئے تھے۔ جب انہوں نے مجھے دیکھا تو اپنے پاؤں سمیٹ لیے پھر مجھ سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے کس لیے اپنے پاؤں پھیلائے تھے؟ تاکہ کوئی نیک آدمی آ کر (اس جگہ) بیٹھے۔

٥٤٣- بَابٌ: اَلرَّجُلُ يَكُونُ فِي الْقَوْمِ فَيَبْزُقُ

آدمی لوگوں میں بیٹھا ہو اور تھوک پھینکے

١١٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنِي زُرَارَةُ بْنُ كَرِيمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو السَّهْمِيُّ، أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَمْرٍو السَّهْمِيَّ رضي الله عنه حَدَّثَهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِمِنًى أَوْ بِعَرَفَاتٍ، وَقَدْ أَطَافَ بِهِ النَّاسُ، وَيَجِيءُ الْأَعْرَابُ، فَإِذَا رَأَوْا وَجْهَهُ قَالُوا: هَذَا وَجْهٌ مُبَارَكٌ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اسْتَغْفِرْ لِي، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا))، فَدُرْتُ فَقُلْتُ: اسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا))، فَدُرْتُ فَقُلْتُ: اسْتَغْفِرْ لِي، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا))، فَذَهَبَ يَبْزُقُ، فَقَالَ بِيَدِهِ فَأَخَذَ بِهَا بُزَاقَهُ، وَمَسَحَ بِهِ نَعْلَهُ، كَرِهَ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنْ حَوْلِهِ.

سیدنا حارث بن عمرو سہمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا آپ اس وقت منیٰ یا عرفات میں تھے۔ لوگوں نے آپ کو گھیر رکھا تھا۔ اسی اثنا میں دیہاتی لوگ آئے اور آپ کا چہرہ دیکھ کر کہنے لگے: یہ مبارک چہرہ ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لیے مغفرت طلب کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! ہماری مغفرت فرما۔" میں گھوم کر پھر آیا اور عرض کیا: میرے لیے مغفرت طلب کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! ہماری مغفرت فرما۔" میں گھوم کر پھر آیا اور عرض کیا: میرے لیے مغفرت طلب کیجیے تو آپ نے فرمایا: "اے اللہ! ہماری مغفرت فرما۔" پھر آپ تھوک پھینکنے لگے اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا پھر اس سے تھوک لے کر اسے اپنے جوتے سے مل دیا۔ اس بات کو ناپسند جانا کہ وہ آپ کے اردگرد والوں میں سے کسی پر پڑ جائے۔

١١٤٧) [حسن] (١١٤٨) حسن: سنن أبي داود: ١٧٤٢؛ سنن النسائي: ٤٢٢٦۔

٥٤٤ ـ بَابٌ: مَجَالِسُ الصُّعُدَاتِ

بیرونی چبوتروں کی مجلسیں

۱۱۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمَجَالِسِ بِالصُّعُدَاتِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَيَشُقُّ عَلَيْنَا الْجُلُوسُ فِي بُيُوتِنَا؟ قَالَ: ((فَإِنْ جَلَسْتُمْ فَأَعْطُوا الْمَجَالِسَ حَقَّهَا))، قَالُوا: وَمَا حَقُّهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((إِدْلَالُ السَّائِلِ، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَغَضُّ الْأَبْصَارِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے گھروں کے بیرونی چبوتروں پر بیٹھنے سے منع فرمایا: تو صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم پر اپنے گھروں میں بیٹھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اگر تم بیٹھو تو بیٹھنے کا حق ادا کرو۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(راستا) پوچھنے والے کی راہنمائی کرنا، سلام کا جواب دینا، نظروں کو جھکائے رکھنا، اچھی باتوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا۔''

۱۱۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطُّرُقَاتِ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَّا إِذْ أَبَيْتُمْ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ))، قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذَى، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''راستے میں بیٹھنے سے بچو'' صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے ہماری مجلسوں کے بغیر کوئی چارہ نہیں، ہم نے ان میں باتیں کرنی ہوتی ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اب جبکہ تم انکار کرتے ہو تو پھر راستے کو اس کا حق دو۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نظر کو جھکا کے رکھنا، تکلیف دہ چیز کو ہٹانا، اچھی باتوں کا حکم دینا اور بُری باتوں سے روکنا۔''

٥٤٥ ـ بَابٌ: مَنْ أَدْلَى رِجْلَيْهِ إِلَى الْبِئْرِ إِذَا جَلَسَ وَكَشَفَ عَنِ السَّاقَيْنِ

جس نے بیٹھ کر کنویں میں پاؤں لٹکائے اور پنڈلیوں سے کپڑا اٹھایا

۱۱۵۱) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شَرِيكِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا إِلَى حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ،

۱۱۴۹) [صحيح] سنن أبي داود: ٤٨١٦؛ صحيح ابن حبان: ٥٩٦۔

۱۱۵۰) صحيح البخاري: ٢٤٦٥، ٦٢٢٩؛ صحيح مسلم: ٢١٢١۔

۱۱۵۱) صحيح البخاري: ٧٠٩٧، ٣٦٧٤؛ صحيح مسلم: ٢٤٠٣۔

وخرجت في أثره، فلما دخل الحائط جلست على بابه، وقلت: لأكونن اليوم بواب النبي ﷺ، ولم يأمرني، فذهب النبي ﷺ فقضى حاجته وجلس على قف البئر، وكشف عن ساقيه، ودلاهما في البئر، فجاء أبو بكر رضی اللہ عنہ يستأذن عليه ليدخل، فقلت: كما أنت حتى أستأذن لك، فوقف، وجئت النبي ﷺ فقلت: يا رسول الله! أبو بكر يستأذن عليك؟ فقال: ((ائذن له، وبشره بالجنة))، فدخل فجاء عن يمين النبي ﷺ، فكشف عن ساقيه ودلاهما في البئر، فجاء عمر رضی اللہ عنہ، فقلت: كما أنت حتى أستأذن لك، فقال النبي ﷺ: ((ائذن له، وبشره بالجنة))، فجاء عمر عن يسار النبي ﷺ فكشف عن ساقيه ودلاهما في البئر، فامتلأ القف، فلم يكن فيه مجلس، ثم جاء عثمان رضی اللہ عنہ، فقلت: كما أنت حتى أستأذن لك، فقال النبي ﷺ: ((ائذن له، وبشره بالجنة، معها بلاء يصيبه))، فدخل فلم يجد معهم مجلسا، فتحول حتى جاء مقابلهم على شفة البئر، فكشف عن ساقيه ثم دلاهما في البئر، فجعلت أتمنى أن يأتي أخ لي، وأدعو الله أن يأتي به، فلم يأت حتى قاموا. قال ابن المسيب: فأولت ذلك قبورهم، اجتمعت هاهنا، وانفرد عثمان.

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ مدینہ منورہ کے باغوں میں سے ایک باغ کی طرف اپنی حاجت کے لیے نکلے، میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑا۔ جب آپ باغ میں داخل ہوئے تو میں اس کے دروازے پر بیٹھ گیا اور میں نے (اپنے دل میں) کہا: آج میں نبی ﷺ کا دربان ہوں گا حالانکہ آپ ﷺ نے مجھے حکم نہیں فرمایا تھا۔ نبی ﷺ تشریف لے گئے اپنی حاجت پوری کی اور کنویں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ آپ نے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا ہٹایا اور انہیں کنویں میں لٹکا لیا۔ اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ کے پاس اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں نے کہا: ذرا ٹھہریے، میں آپ رضی اللہ عنہ کے لیے اجازت لے آؤں۔ چنانچہ وہ ٹھہر گئے، میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت چاہتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کو اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری دے دو۔'' چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور نبی ﷺ کی دائیں جانب آکر انھوں نے پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا کر انہیں کنویں میں لٹکا لیا۔ عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، میں نے کہا: ذرا ٹھہریے میں آپ رضی اللہ عنہ کے لیے اجازت طلب کر لوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ان کو اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری بھی دے دو۔'' عمر رضی اللہ عنہ اندر آئے اور نبی ﷺ کی بائیں جانب آکر انھوں نے بھی اپنی پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا کر انہیں کنویں میں لٹکا لیا۔ پس منڈیر بھر گئی پھر عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے، میں نے کہا: ذرا ٹھہریے میں آپ رضی اللہ عنہ کے لیے اجازت لے لوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ان کو اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری دے دو اور اس کے ساتھ ایک آزمائش بھی ہے جو انہیں پہنچے گی۔'' پھر وہ بھی داخل ہوئے اور ان (تینوں کے ساتھ بیٹھنے کی) کوئی جگہ نہ پائی چنانچہ وہ گھوم کر ان کے سامنے کنویں کے کنارے پر آگئے، پھر انھوں نے بھی اپنی پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا کر انہیں کنویں میں لٹکا لیا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں تمنا کرنے لگا کہ میرا بھائی بھی آجائے اور میں اللہ سے دعا کرنے لگا کہ وہ اس کو لے آئے لیکن وہ نہ آیا تو یہ حضرات اپنی جگہ سے اٹھ گئے۔

جناب ابن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس واقعہ سے ان کی قبریں تعبیر کی ہیں، ان تینوں کی یہاں ایک جگہ اکٹھی ہیں اور عثمان رضی اللہ عنہ الگ ہیں۔

۱۱۵۲) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَائِفَةِ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَلِّمُهُ، حَتَّى أَتَى سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعٍ، فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا، فَقَالَ: أَثَمَّ لُكَعُ؟ أَثَمَّ لُكَعُ؟ فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا، فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تُلْبِسُهُ سِخَابًا أَوْ تُغَسِّلُهُ، فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتَّى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ، وَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ أَحِبَّهُ، وَأَحْبِبْ مَنْ يُحِبُّهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ دن ایک حصے میں باہر نکلے۔ (راستے میں) نہ آپ ﷺ مجھ سے بات کر رہے تھے اور نہ میں آپ ﷺ سے کوئی بات کر رہا تھا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ بنو قینقاع کے بازار میں آئے (پھر واپس آ کر) فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے صحن میں بیٹھ گئے اور فرمایا: ''یہاں چھوٹا ہے، چھوٹا ہے۔'' سیدہ فاطمہ نے اس (بچے) کو کسی ضرورت سے روک لیا۔ میں (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے خیال کیا کہ وہ اسے ہار پہنا رہی ہیں یا اسے نہلا رہی ہیں، پھر وہ دوڑتے ہوئے آ گئے یہاں تک کہ آپ نے اس کو سینے سے لگا لیا اور بوسہ لیا اور فرمایا: ''اے اللہ! اس سے محبت کر، اور اس سے بھی محبت کر جو اس سے محبت کرے۔''

٥٤٦۔ بَابٌ: إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَقْعُدْ فِيهِ

جب کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہو تو اس جگہ پر دوسرا نہ بیٹھے

۱۱۵۳) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلَ مِنَ الْمَجْلِسِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھے پھر دوسرا اس کی جگہ بیٹھ جائے۔

(ث: ۳۱۱) وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ، لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے جب کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھتا تو آپ اس کی جگہ پر نہیں بیٹھتے تھے۔

٥٤٧۔ بَابٌ: اَلْأَمَانَةُ

امانتداری کا بیان

۱۱۵۴) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ: خَدَمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا،

۱۱۵۲) صحیح البخاري: ۲۱۲۲؛ صحیح مسلم: ۲٤۲۱۔

۱۱۵۳) صحیح البخاري: ٦۲۷۰؛ صحیح مسلم: ۲۱۷۷۔

۱۱۵٤) صحیح مسلم: ۲٤۸۲۔

حَتَّى إِذَا رَأَيْتُ أَنِّي قَدْ فَرَغْتُ مِنْ خِدْمَتِهِ قُلْتُ: يَقِيلُ النَّبِيُّ ﷺ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ، فَإِذَا غِلْمَةٌ يَلْعَبُونَ، فَقُمْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ إِلَى لَعِبِهِمْ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَانْتَهَى إِلَيْهِمْ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ دَعَانِي فَبَعَثَنِي إِلَى حَاجَةٍ، فَكَانَ فِي فَيْءٍ حَتَّى أَتَيْتُهُ. وَأَبْطَأْتُ عَلَى أُمِّي، فَقَالَتْ: مَا حَبَسَكَ؟ قُلْتُ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلَى حَاجَةٍ، قَالَتْ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: إِنَّهُ سِرٌّ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: احْفَظْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِرَّهُ، فَمَا حَدَّثْتُ بِتِلْكَ الْحَاجَةِ أَحَدًا مِنَ الْخَلْقِ، فَلَوْ كُنْتُ مُحَدِّثًا، حَدَّثْتُ بِهَا.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے نبی ﷺ کی خدمت کی یہاں تک کہ جب میں نے دیکھا کہ آپ کی خدمت سے فارغ ہو گیا ہوں تو میں نے سوچا کہ اب نبی ﷺ قیلولہ کریں گے لہذا میں آپ کے پاس سے نکلا، راستے میں دیکھا کہ کچھ بچے کھیل رہے ہیں میں کھڑا ہو کر ان کا کھیل دیکھنے لگا اسی اثنا میں نبی ﷺ تشریف لے آئے آپ نے بچوں کے پاس پہنچ کر انہیں سلام کیا پھر مجھے بلایا اور ایک کام کے لیے بھیج دیا، آپ ایک سائے میں ہو گئے۔ یہاں تک کہ میں آپ ﷺ کے پاس آ گیا اور میں اپنی والدہ کے پاس دیر سے پہنچا تو اس نے پوچھا: تجھے کس چیز نے روکے رکھا؟ میں نے کہا: نبی ﷺ نے مجھے ایک کام بھیج دیا تھا۔ اس نے پوچھا: وہ کیا تھا؟ میں نے کہا: بے شک وہ نبی ﷺ کا ایک راز ہے، والدہ کہنے لگی: رسول اللہ ﷺ کے راز کی حفاظت کر، چنانچہ میں نے مخلوق میں سے کسی کو بھی وہ راز نہیں بتایا اگر میں کسی کو بتانے والا ہوتا تو تجھے ضرور بتاتا۔

٥٤٨۔ بَابٌ: إِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيعًا

جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پوری طرح متوجہ ہوتے

١١٥٥) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَصِفُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: كَانَ رَبْعَةً، وَهُوَ إِلَى الطُّولِ أَقْرَبُ، شَدِيدَ الْبَيَاضِ، أَسْوَدَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ، حَسَنَ الثَّغْرِ، أَهْدَبَ أَشْفَارِ الْعَيْنَيْنِ، بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، مُفَاضَ الْخَدَّيْنِ، يَطَأُ بِقَدَمِهِ جَمِيعًا، لَيْسَ لَهُ أَخْمَصُ، يُقْبِلُ جَمِيعًا، وَيُدْبِرُ جَمِيعًا، لَمْ أَرَ مِثْلَهُ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ.

جناب سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو رسول کریم ﷺ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ میانہ قد تھے، طویل قد سے قریب تر، نہایت گورے چٹے، داڑھی کے بال کالے، خوبصورت دانت، لمبی اور گھنی پلکیں، دونوں کندھوں کے درمیان قدرے فاصلہ، رخسار ہموار، چلنے میں پورے قدم رکھتے، آپ کے تلوے میں گہرائی نہ تھی۔ جب آپ ﷺ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پوری طرح متوجہ ہوتے اور جب رخ پھیرتے تو مکمل رخ پھیرتے، میں نے نہ آپ سے پہلے آپ جیسا کوئی دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔

١١٥٥) [حسن: مصنف عبد الرزاق: ٢٠٤٩٠؛ مسند أحمد: ٢/ ٣٢٨.

٥٤٩۔ بَابٌ: إِذَا أَرْسَلَ رَجُلًا فِي حَاجَةٍ فَلَا يُخْبِرُهُ

جب کسی آدمی کو کسی کام کے لیے بھیجا جائے تو وہ اسے راز میں رکھے

۱۱۵٦) (ث: ٣١٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ لِي عُمَرُ رضی اللہ عنہ: إِذَا أَرْسَلْتُكَ إِلَى رَجُلٍ، فَلَا تُخْبِرْهُ بِمَا أَرْسَلْتُكَ إِلَيْهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يُعِدُّ لَهُ كِذْبَةً عِنْدَ ذَلِكَ.

جناب عبداللہ بن زید بن اسلم رحمہ اللہ اپنے والد سے، وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مجھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب میں تمہیں کسی آدمی کے پاس بھیجوں تو اسے اس مقصد کے بارے میں نہ بتانا جس کے لیے میں نے تجھے بھیجا ہے کیونکہ اس وقت شیطان اس کے لیے کوئی جھوٹ تیار کر دے گا۔

٥٥٠۔ بَابٌ: هَلْ يَقُولُ: مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ؟

کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے: تو کہاں سے آیا ہے؟

۱۱۵۷) (ث: ٣١٣) حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يُحِدَّ الرَّجُلُ النَّظَرَ إِلَى أَخِيهِ، أَوْ يُتْبِعَهُ بَصَرَهُ إِذَا قَامَ مِنْ عِنْدِهِ، أَوْ يَسْأَلَهُ: مِنْ أَيْنَ جِئْتَ؟ وَأَيْنَ تَذْهَبُ؟

امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (سلف کے ہاں) اس بات کو ناپسند کیا جاتا تھا کہ کوئی آدمی اپنے بھائی پر نظر رکھے یا جب وہ اس کے پاس سے اٹھ کر جانے لگے تو اپنی نظروں کو اس کے پیچھے لگائے یا اس سے پوچھے کہ تو کہاں سے آیا ہے اور کہاں جا رہا ہے۔

۱۱۵۸) (ث: ٣١٤) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ زُبَيْدٍ قَالَ: مَرَرْنَا عَلَى أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ بِالرَّبَذَةِ، فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتُمْ؟ قُلْنَا: مِنْ مَكَّةَ، أَوْ مِنَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ، قَالَ: هَذَا عَمَلُكُمْ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: أَمَا مَعَهُ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ؟ قُلْنَا: لَا، قَالَ: اسْتَأْنِفُوا الْعَمَلَ.

جناب مالک بن زبید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ مقام ربذہ میں تھے انہوں نے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ ہم نے عرض کیا: مکہ سے، یا ہم نے کہا کہ بیت العتیق سے، انہوں نے پوچھا: کیا تمہارا صرف یہی عمل ہے؟ (یعنی حج وعمرہ کے ارادے سے آتے ہو) ہم نے عرض کیا: جی ہاں، انہوں نے پوچھا: اس کے ساتھ ساتھ تجارت یا خرید وفروخت کا ارادہ تو نہیں تھا؟ ہم نے عرض کیا: نہیں، انہوں نے دعا دیتے ہوئے فرمایا: اب تم نئے سرے سے عمل شروع کرو (اللہ تعالیٰ نے تمہارے پچھلے تمام گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔)

۱۱۵٦) [ضعیف] ۱۱۵۷) [ضعیف] مصنف ابن أبي شيبة ٢٦٦٤٠؛ شعب الايمان للبيهقي: ٩٠٨٠۔

۱۱۵۸) [ضعیف]

٥٥١ـ بَابٌ: مَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ

کسی کی بات کی طرف کان لگائے جبکہ وہ ناپسند کرتے ہوں

١١٥٩) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَوَّرَ صُورَةً كُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهِ وَعُذِّبَ، وَلَنْ يَنْفُخَ فِيهَا. وَمَنْ تَحَلَّمَ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَعُذِّبَ، وَلَنْ يَعْقِدَ بَيْنَهُمَا، وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ يَفِرُّونَ مِنْهُ، صُبَّ فِي أُذُنَيْهِ الْآنُكُ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کوئی تصویر بنائی اسے اس بات کا مکلف بنایا جائے گا کہ اس میں روح پھونکے جبکہ وہ اس میں ہرگز نہ روح پھونک سکے گا اور اسے عذاب دیا جائے گا اور جس نے جھوٹا دعویٰ کیا کہ اس نے یہ خواب دیکھا ہے اسے اس بات کا مکلف بنایا جائے گا کہ جو کے دانوں کے درمیان گرہ باندھے جبکہ وہ ہرگز نہ ان کے درمیان گرہ باندھ سکے گا اور اسے عذاب دیا جائے گا۔ اور جس نے کسی قوم کی بات کی طرف کان لگائے جبکہ وہ اس سے بھاگتے (ناپسند کرتے) ہوں، اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔''

٥٥٢ـ بَابٌ: الْجُلُوسُ عَلَى السَّرِيرِ

چارپائی پر بیٹھنے کا بیان

١١٦٠) (ث ٣١٥) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُضَارِبٍ، عَنِ الْعُرْيَانِ بْنِ الْهَيْثَمِ قَالَ: وَفَدَ أَبِي إِلَى مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه، وَأَنَا غُلَامٌ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ: مَرْحَبًا، مَرْحَبًا، وَرَجُلٌ قَاعِدٌ مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ، قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَنْ هَذَا الَّذِي تُرَحِّبُ بِهِ؟ قَالَ: هَذَا سَيِّدُ أَهْلِ الْمَشْرِقِ، وَهَذَا الْهَيْثَمُ بْنُ الْأَسْوَدِ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا فُلَانٍ! مِنْ أَيْنَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ؟ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَهْلَ بَلَدٍ أَسْأَلَ عَنْ بَعِيدٍ، وَلَا أَتْرَكَ لِلْقَرِيبِ مِنْ أَهْلِ بَلَدٍ أَنْتَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: يَخْرُجُ مِنْ أَرْضِ الْعِرَاقِ، ذَاتِ شَجَرٍ وَنَخْلٍ.

جناب عریان بن ہیثم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد وفد کی صورت میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، میں اس وقت بچہ تھا، جب وہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مرحبا، مرحبا (خوش آمدید، خوش آمدید) اور ان کے ساتھ چارپائی پر ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، اس نے کہا: اے امیر المومنین! یہ آدمی کون ہے، جسے آپ رضی اللہ عنہ مرحبا کہہ رہے ہیں؟ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اہل مشرق کے سردار ہیثم بن اسود ہیں، میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما ہیں، میں نے ان سے عرض کیا: اے ابوفلان! دجال کہاں سے نکلے گا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے

١١٥٩) صحيح البخاري: ٢٠٤٢، ٧٠٤٢؛ جامع الترمذي: ١٧٥١؛ سنن أبي داود: ٥٠٢٤.

١١٦٠) ضعيف

کسی شہر والوں کو نہیں دیکھا جو دور والوں سے سوال کریں اور قریب والوں کو چھوڑ دیں تو بھی ان شہر والوں میں سے ہے، پھر فرمایا: دجال عراق کی زمین سے نکلے گا جو درخت اور کھجوروں والی ہوگی۔

۱۱۶۱) (ث: ۳۱٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: جَلَسْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى سَرِيرٍ.

جناب ابوعالیہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ چارپائی پر بیٹھا۔

۱۱٦۱م) (ث: ۳۱۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: كُنْتُ أَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، فَكَانَ يُقْعِدُنِي عَلَى سَرِيرِهِ، فَقَالَ لِي: أَقِمْ عِنْدِي حَتَّى أَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي، فَأَقَمْتُ عِنْدَهُ شَهْرَيْنِ.

جناب ابوجمرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا وہ مجھے اپنی چارپائی پر بٹھاتے تھے، انھوں نے مجھے کہا: تو میرے پاس قیام کر یہاں تک کہ میں اپنے مال میں سے تیرے لیے ایک حصہ مقرر کر دوں۔ چنانچہ میں نے ان کے پاس دو مہینے قیام کیا۔

۱۱٦۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ، أَبُو خَلْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه، وَهُوَ مَعَ الْحَكَمِ أَمِيرُ الْبَصْرَةِ عَلَى السَّرِيرِ، يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ، وَإِذَا كَانَ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلَاةِ.

جناب ابوخلدہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس وقت وہ امیر بصرہ یعنی حکم رحمہ اللہ کے ساتھ چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے کہ جب گرمی ہوتی تو نبی ﷺ نماز کو ٹھنڈا کرتے تھے اور جب سردی ہوتی تو نماز جلدی ادا کرتے تھے۔

۱۱٦۳) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ ـ يَعْنِي ابْنَ فُضَالَةَ ـ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ عَلَى سَرِيرٍ مَرْمُولٍ بِشَرِيطٍ، تَحْتَ رَأْسِهِ وِسَادَةٌ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، مَا بَيْنَ جِلْدِهِ وَبَيْنَ السَّرِيرِ ثَوْبٌ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ رضي الله عنه فَبَكَى، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا يُبْكِيكَ يَا عُمَرُ؟)) قَالَ: أَمَا وَاللَّهِ مَا أَبْكِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَّا أَكُونَ أَعْلَمُ أَنَّكَ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ مِنْ كِسْرَى وَقَيْصَرَ، وَهُمَا يَعِيشَانِ فِيمَا يَعِيشَانِ فِيهِ مِنَ الدُّنْيَا، وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِالْمَكَانِ الَّذِي أَرَى، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمَا تَرْضَى يَا عُمَرُ أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ؟)) قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((فَإِنَّهُ كَذَلِكَ)).

۱۱٦۱) [صحيح] ۱۱٦۱م) صحيح البخاري: ۵۳؛ صحيح مسلم: ۱۷۔
۱۱٦۲) صحيح البخاري: ۹۰٦۔
۱۱٦۳) [حسن] مسند أحمد: ۱۳۹/۳؛ صحيح ابن حبان: ٦۳٦۲۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کھجور کی رسی سے بنی ہوئی ایک چارپائی پر تشریف فرما تھے اور سر مبارک کے نیچے چمڑے کا ایک تکیہ تھا جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوتی تھی۔ آپ ﷺ کے بدن اور چارپائی کے درمیان کوئی کپڑا بھی نہ تھا کہ اتنے میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور رو پڑے، نبی ﷺ نے فرمایا: "اے عمر! کیوں روتے ہو؟" انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم اگر میرے علم میں یہ بات نہ ہوتی کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیصر و کسریٰ سے زیادہ معزز ہیں تو میں کبھی نہ روتا، وہ دونوں تو دنیا میں عیش و عشرت کی زندگی گزار رہے ہیں اور اے اللہ کے رسول! آپ اس حال میں ہیں جس میں میں آپ کو دیکھ رہا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا: "اے عمر! کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ ان کے لیے دنیا ہو اور ہمارے لیے آخرت ہو؟" عرض کیا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول (میں راضی ہوں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "بس پھر اسی طرح ہی ہے۔"

۱۱۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي رِفَاعَةَ الْعَدَوِيِّ رضي الله عنه قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ، لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ، فَأَقْبَلَ إِلَيَّ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ، فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ خِلْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا۔ قَالَ حُمَيْدٌ: أُرَاهُ خَشَبًا أَسْوَدَ حَسِبَهُ حَدِيدًا۔ فَقَعَدَ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ، ثُمَّ أَتَمَّ خُطْبَتَهُ، آخِرَهَا.

سیدنا ابو رفاعہ عدوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس پہنچا اس وقت آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایک اجنبی آدمی ہوں دین کے سلسلے میں پوچھنے آیا ہوں جو نہیں جانتا کہ اس کا دین کیا ہے۔ آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور اپنا خطبہ چھوڑ دیا، پھر ایک کرسی لائی گئی میرے خیال میں اس کے پائے لوہے کے تھے۔ حمید رحمہ اللہ راوی حدیث نے کہا: میرا خیال ہے کہ وہ کالی لکڑی تھی جسے انھوں نے لوہا سمجھا، پھر آپ ﷺ اس کرسی پر بیٹھ گئے اور مجھے وہ احکام سکھانا شروع کیے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائے تھے۔ پھر آخیر تک اپنا خطبہ پورا کیا۔

۱۱۶۵) (ث:۳۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ دِهْقَانَ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما جَالِسًا عَلَى سَرِيرِ عَرُوسٍ، عَلَيْهِ ثِيَابٌ حُمْرٌ.

جناب موسیٰ بن دہقان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دلہن کی چارپائی پر بیٹھے دیکھا ان پر سرخ کپڑے تھے۔

۱۱۶۵م) وَعَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسًا رضي الله عنه جَالِسًا عَلَى سَرِيرٍ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

۱۱۶۴) صحيح مسلم: ۸۷۶۔

۱۱۶۵) [ضعيف]

۱۱۶۵م) [حسن] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵۵۱۵۔

جناب عمران بن مسلم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کو چارپائی پر بیٹھے ہوئے دیکھا انہوں نے ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھا ہوا تھا۔

٥٥٣- بَابٌ: إِذَا رَأَى قَوْمًا يَتَنَاجَوْنَ فَلَا يَدْخُلْ مَعَهُمْ

جب لوگوں کو سرگوشی کرتے ہوئے دیکھے تو ان کے پاس نہ جائے

١١٦٦) (ث: ٣١٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدًا الْمَقْبُرِيَّ يَقُوْلُ: مَرَرْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، وَمَعَهُ رَجُلٌ يَتَحَدَّثُ، فَقُمْتُ إِلَيْهِمَا، فَلَطَمَ فِي صَدْرِي -أَوْقَالَ دَفَعَ فِي صَدْرِي- فَقَالَ: إِذَا وَجَدْتَ اثْنَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ فَلَا تَقُمْ مَعَهُمَا، وَلَا تَجْلِسْ مَعَهُمَا، حَتَّى تَسْتَأْذِنَهُمَا، فَقُلْتُ: أَصْلَحَكَ اللّٰهُ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! إِنَّمَا رَجَوْتُ أَنْ أَسْمَعَ مِنْكُمَا خَيْرًا.

جناب سعید مقبری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرا اور وہ ایک آدمی کے ساتھ باتیں کر رہے تھے، میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا تو انہوں نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: جب تم دو آدمیوں کو آپس میں باتیں کرتے ہوئے پاؤ تو ان کے ساتھ نہ کھڑے ہو اور نہ ان کے ساتھ بیٹھو جب تک کہ ان دونوں سے اجازت نہ لے لو۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے، اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے تو یہ امید کی تھی کہ آپ دونوں سے کوئی اچھی بات ہی سنوں گا۔

١١٦٧) (ث: ٣٢٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: مَنْ تَسَمَّعَ إِلَى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ، صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ. وَمَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَةٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس نے کسی قوم کی بات کی طرف کان لگایا جبکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں تو (قیامت کے دن) اس کے کان میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا اور جس نے جھوٹا دعویٰ کیا کہ اس نے یہ خواب دیکھا ہے اسے اس بات کا مکلف بنایا جائے گا کہ جَو کے دانے میں گرہ لگائے۔

٥٥٤- بَابٌ: لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ

تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں

١١٦٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً، فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ)).

١١٦٦) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٥٥٦٥؛ مسند أحمد ٢/ ١١٤.

١١٦٧) صحيح البخاري: ٧٠٤٢؛ جامع الترمذي: ١٧٥١؛ سنن أبي داود: ٥٠٢٤؛ مصنف ابن أبي شيبة: ٢٥٩٦٤.

١١٦٨) صحيح البخاري: ٦٢٨٨؛ صحيح مسلم: ٢١٨٣؛ موطأ إمام مالك: ٢٨٢٧.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تین آدمی ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں۔

٥٥٥۔ بَابٌ إِذَا كَانُوا أَرْبَعَةً

جب چار آدمی ہوں (تو سرگوشی کر سکتے ہیں کیا؟)

۱۱۶۹) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ، فَإِنَّهُ يُحْزِنُهُ ذَلِكَ)).

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم تین ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ یہ بات اسے غمگین کرے گی۔''

۱۱۷۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، قُلْنَا: فَإِنْ كَانُوا أَرْبَعَةً؟ قَالَ: ((لَا يَضُرُّهُ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے (مزید یہ الفاظ بھی ہیں کہ) ہم نے عرض کیا: اگر وہ چار ہوں؟ (تو دو آدمی آپس میں سرگوشی کر سکتے ہیں کیا؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس میں کوئی حرج نہیں۔''

۱۱۷۱) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتَّى يَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ، مِنْ أَجْلِ أَنَّ ذَلِكَ يُحْزِنُهُ)).

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں یہاں تک کہ وہ لوگوں کے ساتھ گھل مل جائیں کیونکہ اس سے اس (تیسرے) کو رنج ہوگا۔''

۱۱۷۲) (ت: ۳۲۱) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: إِذَا كَانُوا أَرْبَعَةً فَلَا بَأْسَ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب چار آدمی ہوں تو پھر (دو کا آپس میں سرگوشی کرنے میں) کوئی حرج نہیں۔

۱۱۶۹) صحيح مسلم: ٢١٨٤؛ سنن أبي داود: ٤٨٥١؛ جامع الترمذي: ٢٨٢٥.

۱۱۷۰) [صحيح] مسند أحمد: ٢/ ٤٣؛ سنن أبي داود: ٤٨٥٢.

۱۱۷۱) صحيح البخاري: ٦٢٩٠؛ صحيح مسلم: ٢١٨٤.

۱۱۷۲) [صحيح] مسند أحمد: ٢/ ٤٣؛ سنن أبي داود: ٤٨٥٢.

٥٥٦۔ بَابٌ: إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْقِيَامِ

جب آدمی کسی کے پاس بیٹھے تو اٹھتے وقت اس سے اجازت لے

۱۱۷۳) (ت: ٣٢٢) حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضي الله عنه، فَقَالَ: إِنَّكَ جَلَسْتَ إِلَيْنَا، وَقَدْ حَانَ مِنَّا قِيَامٌ، فَقُلْتُ: فَإِذَا شِئْتَ، فَقَامَ، فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى بَلَغَ الْبَابَ.

جناب ابوبردہ بن ابوموسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تو انہوں نے فرمایا: بے شک تم میرے پاس آکر بیٹھے ہو اور میرے اٹھنے کا وقت ہو گیا ہے، تو میں نے کہا: جب آپ چاہیں (تو تشریف لے جائیں) چنانچہ وہ جانے کے لیے اٹھے تو میں دروازے تک ان کے ساتھ گیا۔

٥٥٧۔ بَابٌ: لَا يَجْلِسُ عَلَى حَرْفِ الشَّمْسِ

دھوپ کے کنارے پر نہ بیٹھنے کا بیان

۱۱۷٤) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنه، أَنَّهُ جَاءَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَامَ فِي الشَّمْسِ، فَأَمَرَهُ فَتَحَوَّلَ إِلَى الظِّلِّ.

جناب قیس رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آئے جبکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، تو یہ دھوپ میں ہی کھڑے ہو گئے، آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا تو سائے میں چلے گئے۔

٥٥٨۔ بَابٌ: اَلْاِحْتِبَاءُ فِي الثَّوْبِ

کپڑے کے ذریعے گوٹ مار کر بیٹھنا

۱۱۷٥) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رضي الله عنه قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَبَيْعَتَيْنِ: نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ، وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ ـ الْمُلَامَسَةُ: لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ، وَالْمُنَابَذَةُ: يَنْبُذُ الْآخَرُ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ ـ وَيَكُونُ ذٰلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ. وَاللِّبْسَتَانِ اشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ ـ وَالصَّمَّاءُ: أَنْ يَجْعَلَ طَرَفَ ثَوْبِهِ عَلَى إِحْدَى عَاتِقَيْهِ، فَيَبْدُو أَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ـ وَاللِّبْسَةُ الْأُخْرَى احْتِبَاؤُهُ بِثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ، لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

۱۱۷۳) [ضعيف] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٥٦٦٥۔

۱۱۷٤) [صحيح] مسند أحمد: ٣/٤٢٦؛ سنن أبي داود ٤٨٢٢؛ صحيح ابن حبان: ٢٨٠٠۔

۱۱۷٥) صحيح البخاري: ٥٨٢٠؛ صحيح مسلم: ١٥١٢۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو قسم کے لباس اور دو قسم کی بیع سے منع فرمایا آپ نے بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا: ملامسہ یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کے کپڑے کو اپنے ہاتھ سے چھوئے، منابذہ یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کی طرف اپنے کپڑے کو پھینکے، یہ بیع ان دونوں کی طرف سے (اس چیز کو) دیکھے بغیر ہوتی ہے، دو قسم کے لباس یہ ہیں: اشتمال صماء، صماء یہ ہے کہ وہ اپنے کپڑے کو اپنے ایک کندھے پر رکھے پس اس کی دوسری شق ظاہر ہو جس کے اوپر کپڑا نہ ہو، لباس کی دوسری قسم احتباء ہے یعنی وہ اپنے کپڑے کے ذریعے اس طرح گوٹ مار کر بیٹھے کہ اس کی شرمگاہ پر کپڑے میں سے کوئی چیز نہ ہو۔

٥٥٩۔ بَابٌ: مَنْ أُلْقِيَ لَهُ وِسَادَةٌ

جسے تکیہ پیش کیا جائے

١١٧٦) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ [زَيْدٍ] عَلَى [عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما]، فَحَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي، فَدَخَلَ عَلَيَّ، فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ، وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَقَالَ لِي: ((أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((خَمْسًا))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((سَبْعًا))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((تِسْعًا))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((إِحْدَى عَشْرَةَ))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ، صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ)).

جناب ابو قلابہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے ابو الملیح نے بیان کیا کہ میں تیرے والد زید رحمہ اللہ کے ساتھ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس گیا انھوں نے ہمیں بتایا کہ نبی ﷺ کے سامنے میرے روزوں کا ذکر کیا گیا آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کو ایک تکیہ پیش کیا جو چمڑے کا تھا اور اس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، آپ ﷺ زمین پر ہی بیٹھ گئے اور وہ تکیہ میرے اور آپ ﷺ کے درمیان ہو گیا آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''کیا تجھے ہر ماہ تین دن کے روزے کافی نہیں؟'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (اضافہ فرمائیں) آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ؟'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (اور زیادہ کیجیے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''سات؟'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (اور زیادہ کیجیے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''نو؟'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''گیارہ؟'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (اور زیادہ کیجیے)، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر داؤد کے روزوں سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں۔ زندگی کے نصف ایام (روزے رکھے) ایک دن کا روزہ اور ایک دن بغیر روزے کے رہنا۔''

١١٧٦) صحيح البخاري: ٦٢٧٧؛ صحيح مسلم: ١١٥٩۔

۱۱۷۷) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَى أَبِيهِ رضی اللہ عنہ، فَأَلْقَى لَهُ قَطِيفَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا.

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کا گزر ان کے والد کے پاس سے ہوا تو انہوں نے آپ ﷺ کے لیے ایک دھاری دار چادر بچھا دی آپ ﷺ اس پر بیٹھ گئے۔

٥٦٠۔ بَابٌ: اَلْقُرْفُصَاءُ، أَنْ يَقْعُدَ الرَّجُلُ كَالْمُحْتَبِي إِلَّا أَنَّهُ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى سَاقَيْهِ

اکڑوں بیٹھنا، یہ کہ آدمی گوٹ مار کر بیٹھے اور ہاتھ پنڈلیوں پر رکھے

۱۱۷۸) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي جَدَّتَايَ صَفِيَّةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ، وَدُحَيْبَةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ، وَكَانَتَا رَبِيبَتَيْ قَيْلَةَ، أَنَّهُمَا أَخْبَرَتْهُمَا قَيْلَةُ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَاعِدًا الْقُرْفُصَاءَ، فَلَمَّا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ.

سیدہ قیلہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو گوٹ مار کر اکڑوں بیٹھے ہوئے دیکھا، جب میں نے نبی ﷺ کو اس متواضعانہ حالت میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں ڈر کے مارے کانپ اٹھی۔

٥٦١۔ بَابٌ: اَلتَّرَبُّعُ

چارزانوں بیٹھنا

۱۱۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ذَيَّالُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ: حَدَّثَنِي جَدِّي حَنْظَلَةُ بْنُ حِذْيَمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَرَأَيْتُهُ جَالِسًا مُتَرَبِّعًا.

سیدنا حنظلہ بن حذیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا تو میں نے آپ ﷺ کو چارزانوں بیٹھے ہوئے دیکھا۔

۱۱۸۰) (ث: ۳۲۳) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو رُزَيْقٍ، أَنَّهُ رَأَى عَلِيَّ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، جَالِسًا مُتَرَبِّعًا، وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى، الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى.

جناب ابورزیق رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ انھوں نے علی بن عبداللہ بن عباس رحمہ اللہ کو اس طرح چارزانوں بیٹھے ہوئے دیکھا کہ وہ اپنی ایک ٹانگ کو دوسری پر رکھے ہوئے تھے یعنی دائیں ٹانگ کو بائیں پر۔

۱۱۷۷) صحیح مسلم: ۲۰۴۲؛ سنن أبي داود: ۳۷۲۹۔

۱۱۷۸) [حسن] جامع الترمذي: ۱۲۷؛ سنن أبي داود: ۴۸۴۷۔

۱۱۷۹) [صحيح] المعجم الكبير للطبراني: ۳۴۹۸؛ الجامع للخطيب البغدادي: ۹۴۳۔

۱۱۸۰) [ضعيف]

۱۱۸۱) (ث: ۳۲۴) حدثنا محمد بن يوسف قال: حدثنا سفيان، عن عمران ابن مسلم قال: رأيت أنس ابن مالك رضي الله عنه يجلس هكذا متربعا، ويضع إحدى قدميه على الأخرى.

جناب عمران بن مسلم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو اس طرح چار زانوں بیٹھے ہوئے دیکھا کہ وہ اپنا ایک قدم دوسرے پر رکھے ہوئے تھے۔

۵٦۲۔ بَابُ: الْإِحْتِبَاءُ

گوٹھ مار کر بیٹھنا

۱۱۸۲) حدثنا عبدالله بن محمد قال: حدثنا وهب بن جرير قال: حدثنا قرة بن خالد قال: حدثني قرة بن موسى الهجيمي، عن سليم بن جابر الهجيمي رضي الله عنه قال: أتيت النبي ﷺ وهو محتب في بردة، وإن هدابها لعلى قدميه، فقلت: يا رسول الله! أوصني، قال: ((عَلَيْكَ بِاتِّقَاءِ اللّٰهِ، وَلَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا، وَلَوْ أَنْ تُفْرِغَ لِلْمُسْتَسْقِي مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَائِهِ، أَوْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَوَجْهُكَ مُنْبَسِطٌ، وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ، فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ، وَلَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ، وَإِنِ امْرُؤٌ عَيَّرَكَ بِشَيْءٍ يَعْلَمُهُ فِيكَ، فَلَا تُعَيِّرْهُ بِشَيْءٍ تَعْلَمُهُ فِيهِ، دَعْهُ يَكُونُ وَبَالُهُ عَلَيْهِ، وَأَجْرُهُ لَكَ، وَلَا تَسُبَّنَّ شَيْئًا))، قال: فما سببت بعد دابة ولا إنسانا.

سیدنا سلیم بن جابر ہجیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ ایک چادر میں گوٹھ مار کر اس طرح میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اس چادر کے اطراف آپ ﷺ کے قدموں پر تھے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے وصیت فرمائیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا ڈر لازم پکڑو اور تھوڑی سی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو اگر چہ پانی نکالنے والے کے لیے اپنے ڈول سے اس کے برتن میں پانی ڈال دے یا تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ بات کرے۔ اور ازار کو ٹخنے سے نیچے لٹکانے سے بچو کیونکہ یہ تکبر (کی علامت) ہے اور اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتا ہے اور اگر کوئی آدمی تجھے کسی ایسی چیز سے عار دلائے جس کو وہ تیرے بارے میں جانتا ہو تو تم اسے ایسی چیز سے عار نہ دلاؤ جو تم اس کے بارے میں جانتے ہو اور اسے چھوڑ دے، اس کا وبال اسی پر ہوگا اور تیرے لیے اس کا ثواب ہوگا اور کسی بھی چیز کو گالی نہ دینا۔'' سلیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر اس کے بعد میں نے نہ کسی چوپائے کو گالی دی اور نہ کسی انسان کو۔

۱۱۸۳) حدثنا إبراهيم بن المنذر قال: حدثني ابن أبي فديك قال: حدثني هشام بن سعد، عن نعيم بن المجمر، عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: ما رأيت حسنا رضي الله عنه قط إلا فاضت عيناي دموعا، وذلك أن النبي ﷺ خرج يوما، فوجدني في المسجد، فأخذ بيدي، فانطلقت معه، فما كلمني حتى جئنا سوق بني

۱۱۸۱) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ٥/٢٤٥ـ

۱۱۸۲) [صحيح] الطبقات لابن سعد: ٧/٣٠، الجامع لابن الوهب: ٣٦٨، الصمت لابن أبي الدنيا: ١٦٦ـ

۱۱۸۳) [حسن] مسند أحمد: ٢/٥٣٢، فضائل الصحابة لامام أحمد: ١٤٠٧ـ

قَيْنُقَاعٍ، فَطَافَ فِيهِ وَنَظَرَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَأَنَا مَعَهُ، حَتَّى جِئْنَا الْمَسْجِدَ، فَجَلَسَ فَاحْتَبَى، ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ لَكَاعٌ؟ ادْعُ لِي لَكَاعًا))، فَجَاءَ حَسَنٌ ﷺ يَشْتَدُّ فَوَقَعَ فِي حِجْرِهِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي لِحْيَتِهِ، ثُمَّ جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْتَحُ فَاهُ فَيُدْخِلُ فَاهُ فِي فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ، فَأَحِبَّهُ، وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب بھی سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا میری آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے، یہ اس لیے کہ ایک دن نبی ﷺ باہر نکلے تو مجھے مسجد میں پایا آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا میں آپ کے ساتھ چل دیا، پھر آپ ﷺ نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی یہاں تک کہ ہم بنوقینقاع کے بازار میں آ گئے آپ ﷺ اس بازار میں گھومے پھرے اور دیکھتے رہے پھر آپ واپس آ گئے اور میں آپ کے ساتھ تھا یہاں تک کہ ہم مسجد میں آ گئے، آپ گوٹ مار کر بیٹھ گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ننھا منا کدھر ہے؟ ننھے منے کو میرے پاس لاؤ۔'' اتنے میں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے اور آپ کی گود میں بیٹھ گئے پھر انھوں نے اپنے ہاتھ کو آپ ﷺ کی داڑھی مبارک میں داخل کر دیا پھر نبی ﷺ اپنا منہ کھولتے اور اپنا منہ ان کے منہ میں داخل کر دیتے۔ پھر فرمایا: ''اے اللہ! بلاشبہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما، اور اس شخص سے بھی محبت فرما جو اس سے محبت کرے۔''

٥٦٣ـ بَابٌ: مَنْ بَرَكَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ

جو شخص اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھا

١١٨٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ، وَذَكَرَ أَنَّ فِيهَا أُمُورًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ، فَوَاللَّهِ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا))، قَالَ أَنَسٌ: فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَأَكْثَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقُولَ: ((سَلُونِي))، فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ قَالَ ذَلِكَ عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوْلَى، أَمَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فِي عُرْضِ هَذَا الْحَائِطِ ـ وَأَنَا أُصَلِّي ـ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک دن ظہر کی نماز پڑھائی پھر جب سلام پھیرا تو آپ منبر پر کھڑے ہو گئے قیامت کا ذکر کیا اور یہ بھی ذکر کیا کہ اس میں بڑے بڑے معاملات پیش آئیں گے پھر فرمایا: ''جو شخص کسی چیز کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ سوال کرے، اللہ کی قسم! تم مجھ سے جس چیز کے بارے میں بھی سوال کرو گے

١١٨٤) صحيح البخاري: ٧٢٩٤؛ صحيح مسلم: ٢٣٥٩.

میں اس کے بارے میں بتاؤں گا جب تک میں اس جگہ پر ہوں۔" سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی تو بہت زیادہ رونا شروع کر دیا اور رسول اللہ ﷺ مسلسل یہ کہتے رہے کہ سوال کرو۔" پس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور عرض کیا: ہم اللہ تعالیٰ کو رب ماننے، اسلام کو دین ماننے اور محمد ﷺ کو رسول ماننے پر راضی ہیں۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات عرض کی تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بہت قریب ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے بلاشبہ مجھ پر جنت اور دوزخ اس دیوار کی جانب میں پیش کی گئی جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ میں نے آج کی طرح خیر اور شر کو کبھی نہیں دیکھا۔"

٥٦٤۔ بَابٌ: اَلْإِسْتِلْقَاءُ

چت لیٹنے کا بیان

۱۱۸۵) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُهُ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: رَأَيْتُهُ۔ قُلْتُ لِابْنِ عُيَيْنَةَ: النَّبِيَّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ۔ مُسْتَلْقِيًا، وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

جناب عباد بن تمیم رحمہ اللہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں چت لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ اپنی ایک ٹانگ کو دوسری پر رکھے ہوئے تھے۔

۱۱۸۶) (ت: ٣٢٥) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أُمِّ بَكْرٍ بِنْتِ الْمِسْوَرِ، عَنْ أَبِيهَا قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ مُسْتَلْقِيًا، رَافِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

ام بکر بنت مسور اپنے والد سے روایت کرتی ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اس حال میں چت لیٹے ہوئے دیکھا کہ وہ اپنی ایک ٹانگ دوسری پر اٹھائے ہوئے تھے۔

٥٦٥۔ بَابٌ: اَلضَّجْعَةُ عَلَى وَجْهِهِ

اپنے چہرے کے بل لیٹنا

۱۱۸۷) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ مُوسَى بْنِ خَلَفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنِ ابْنِ طِخْفَةَ الْغِفَارِيِّ، أَنَّ أَبَاهُ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ، قَالَ:

۱۱۸۵) صحيح البخاري: ٦٢٨٧؛ صحيح مسلم: ٢١٠٠۔

۱۱۸٦) [ضعيف]

۱۱۸۷) [صحيح] سنن أبي داود: ٥٠٤٠؛ سنن ابن ماجه: ٣٧٢٣

بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، أَتَانِي آتٍ وَأَنَا نَائِمٌ عَلَى بَطْنِي، فَحَرَّكَنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ: ((قُمْ، هَذِهِ ضَجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ))، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي.

جناب ابن طخفہ غفاری رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ انہیں ان کے والد نے جو کہ اصحاب صفہ میں سے تھے خبر دیتے ہوئے کہا کہ میں رات کے آخری پہر مسجد میں سویا ہوا تھا ایک آنے والا آیا اور میں اپنے پیٹ کے بل سو رہا تھا اس نے مجھے اپنی ٹانگ سے ہلایا اور کہا کھڑے ہو جاؤ اس طرح سے سونا اللہ کو ناراض کرتا ہے، میں نے اپنا سر اٹھایا تو نبی ﷺ میرے سر پہ کھڑے ہوئے تھے۔

۱۱۸۸) حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ الْكِنْدِيُّ -مِنْ أَهْلِ فِلَسْطِينَ- عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ مُنْبَطِحًا لِوَجْهِهِ، فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: ((قُمْ، نَوْمَةٌ جَهَنَّمِيَّةٌ)).

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے چہرے کے بل لیٹا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے اسے اپنے قدم سے ٹھوکر لگائی اور فرمایا: ''کھڑے ہو جاؤ سونے کا یہ انداز جہنمیوں کا ہے۔''

٥٦٦ ـ بَابٌ: لَا يَأْخُذُ وَلَا يُعْطِي إِلَّا بِالْيُمْنَى

دائیں ہاتھ ہی سے لے اور دے

۱۱۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ ابْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ، وَلَا يَشْرَبَنَّ بِشِمَالِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ، وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ)) قَالَ: كَانَ نَافِعٌ يَزِيدُ فِيهَا: ((وَلَا يَأْخُذُ بِهَا، وَلَا يُعْطِي بِهَا)).

جناب سالم رحمہ اللہ اپنے والد (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہی بائیں ہاتھ سے پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ ہی سے پیتا ہے۔''

امام نافع رحمہ اللہ اس روایت میں یہ اضافہ بھی کرتے: اور نہ اس (بائیں ہاتھ) کے ساتھ لے اور نہ ہی اس کے ساتھ دے۔

۱۱۸۸) [ضعیف] سنن ابن ماجه: ۳۷۲۵؛ المعجم الكبير للطبراني: ۷۹۱٤۔
۱۱۸۹) [صحیح] صحیح مسلم: ۲۰۲۰؛ موطأ إمام مالك: ۲٦۷۱۔

٥٦٧ - بَابٌ: أَيْنَ يَضَعُ نَعْلَيْهِ إِذَا جَلَسَ؟

جب بیٹھے تو اپنے جوتے کہاں رکھے؟

۱۱۹۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَارُونَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ نَهِيكٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ، فَيَضَعُهُمَا إِلَى جَنْبِهِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ جب آدمی بیٹھے تو اپنے جوتے اتار کر انہیں اپنے پہلوں میں رکھ لے۔

٥٦٨ - بَابٌ: اَلشَّيْطَانُ يَجِيءُ بِالْعُودِ وَالشَّيْءِ يَطْرَحُهُ عَلَى الْفِرَاشِ

شیطان لکڑی یا کوئی چیز لے کر بستر پر ڈال دیتا ہے

۱۱۹۱) (ت: ٣٢٦) حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ، عَنْ أَزْهَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي إِلَى فِرَاشِ أَحَدِكُمْ بَعْدَمَا يَفْرِشُهُ أَهْلُهُ وَيُهَيِّئُونَهُ، فَيُلْقِي عَلَيْهِ الْعُودَ أَوِ الْحَجَرَ أَوِ الشَّيْءَ، لِيُغْضِبَهُ عَلَى أَهْلِهِ، فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ فَلَا يَغْضَبْ عَلَى أَهْلِهِ، قَالَ: لِأَنَّهُ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ.

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک جب تم میں سے کسی کا بستر اس کے گھر والے بچھا دیتے ہیں اور اسے تیار کر دیتے ہیں تو شیطان اس پر لکڑی یا پتھر یا اور کوئی چیز لا کر ڈال دیتا ہے تاکہ وہ اپنے گھر والوں پر غصہ کرے، لہٰذا جب وہ اسے پائے تو اپنے گھر والوں پر غصہ نہ کرے، فرمایا اس لیے کہ یہ شیطانی عمل ہے۔

٥٦٩ - بَابٌ: مَنْ بَاتَ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ لَهُ سُتْرَةٌ

جس نے ایسی چھت پر رات گزاری جس پر منڈیر نہ ہو

۱۱۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ - رَجُلٌ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ، هُوَ ابْنُ جَابِرٍ - عَنْ وَعْلَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ: فِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ.

۱۱۹۰) [ضعيف: سنن أبي داود: ٤١٣٨.] ۱۱۹۱) [حسن]

۱۱۹۲) [صحيح: سنن أبي داود: ٥٠٤١.]

جناب عبدالرحمن بن علی رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جس نے ایسے گھر کی چھت پر رات گزاری جس پر کوئی منڈیر نہ ہو تو یقیناً اس سے ذمہ اٹھ گیا۔" ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے کہا: اس کی سند محل نظر ہے۔

۱۱۹۳) (ث: ۳۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ مُسْلِمِ بْنِ رِيَاحٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَارَةَ قَالَ: جَاءَ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ رضي الله عنه، فَصَعِدْتُ بِهِ عَلَى سَطْحٍ أَجْلَحَ، فَنَزَلَ وَقَالَ: كِدْتُ أَنْ أَبِيتَ اللَّيْلَةَ وَلَا ذِمَّةَ لِي.

جناب علی بن عمارہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں ان کو لے کر ایک کھلی چھت پر چڑھ گیا، وہ نیچے اتر آئے اور فرمایا: اگر میں چھت پر رات گزار لیتا تو میری حفاظت کی کوئی ذمہ داری نہ تھی۔

۱۱۹٤) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَاتَ عَلَى إِنْجَارٍ فَوَقَعَ مِنْهُ فَمَاتَ، بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ، وَمَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ حِينَ يَرْتَجُّ -يَعْنِي: يَغْتَلِمُ- فَهَلَكَ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ)).

جناب زہیر رحمہ اللہ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جس نے ایسی چھت پر رات گزاری جس کی دیوار نہ ہو اور پھر اس سے نیچے گر کر مر گیا تو اس سے ذمہ اٹھ گیا، جس نے طغیانی کے وقت سمندر کا سفر کیا پھر ہلاک ہو گیا تو اس سے بھی ذمہ اٹھ گیا۔

٥٧٠ - بَابٌ: هَلْ يُدْلِي رِجْلَيْهِ إِذَا جَلَسَ؟

کیا جب بیٹھے تو اپنے پاؤں لٹکا سکتا ہے؟

۱۱۹٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: شَهِدَ عِنْدِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيُّ، أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ رضي الله عنه أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي حَائِطٍ عَلَى قُفِّ الْبِئْرِ، مُدَلِّيًا رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ.

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک باغ میں کنوئیں کی منڈیر پر اس طرح تشریف فرما تھے کہ اپنے دونوں پاؤں کنویں میں لٹکائے ہوئے تھے۔

۱۱۹۳) [ضعيف] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٦٣٦٠.

۱۱۹٤) [حسن] مسند أحمد: ٥/ ٧٩؛ شعب الإيمان للبيهقي: ٤٧٢٥.

۱۱۹٥) صحيح البخاري: ٧٠٩٧، ٣٦٧٤؛ صحيح مسلم: ٢٤٠٣؛ فضائل الصحابة للنسائي: ٢٥.

٥٧١ـ بَابٌ: مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ

جب اپنی کسی حاجت کے لیے نکلے تو کیا کہے؟

۱۱۹۶) (ث: ۳۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُسْلِمُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ: اللّٰهُمَّ سَلِّمْنِي، وَسَلِّمْ مِنِّي.

جناب مسلم بن ابی مریم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ جب اپنے گھر سے نکلتے تو فرماتے: اے اللہ مجھے سلامت رکھ اور دوسروں کو مجھ سے سلامت رکھ۔

۱۱۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو يَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ، التُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب اپنے گھر سے باہر نکلتے تو یہ دعا فرماتے: ((بِسْمِ اللّٰهِ، التُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) ”میں اللہ کے نام سے اور اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی نصرت کے بغیر گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں۔“

٥٧٢ـ بَابٌ: هَلْ يُقَدِّمُ الرَّجُلُ رِجْلَهُ بَيْنَ يَدَيْ أَصْحَابِهِ، وَهَلْ يَتَّكِئُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ؟

کیا آدمی اپنے ساتھیوں کے سامنے پاؤں پھیلا سکتا ہے اور ٹیک لگا سکتا ہے؟

۱۱۹۸) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَصَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَصَرِيُّ، أَنَّ بَعْضَ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ سَمِعَهُ يَذْكُرُ، قَالَ: لَمَّا بَدَأْنَا فِي وِفَادَتِنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ سِرْنَا، حَتَّى إِذَا شَارَفْنَا الْقُدُومَ تَلَقَّانَا رَجُلٌ يُوضِعُ عَلَى قَعُودٍ لَهُ، فَسَلَّمَ، فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ، ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ: مِمَّنِ الْقَوْمُ؟ قُلْنَا: وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ، قَالَ: مَرْحَبًا بِكُمْ وَأَهْلًا، إِيَّاكُمْ طَلَبْتُ، جِئْتُ لِأُبَشِّرَكُمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْأَمْسِ لَنَا: إِنَّهُ نَظَرَ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ: ((لَيَأْتِيَنَّ غَدًا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ ـ يَعْنِي: الْمَشْرِقَ ـ خَيْرُ وَفْدِ الْعَرَبِ))، فَبِتُّ أَرُوغُ حَتَّى أَصْبَحْتُ، فَشَدَدْتُ عَلَى رَاحِلَتِي، فَأَمْعَنْتُ فِي الْمَسِيرِ حَتَّى ارْتَفَعَ النَّهَارُ، وَهَمَمْتُ بِالرُّجُوعِ، ثُمَّ رُفِعَتْ رُؤُوسُ رَوَاحِلِكُمْ، ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ بِزِمَامِهَا رَاجِعًا يُوضِعُ عَوْدَهُ عَلَى بَدْئِهِ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ـ وَأَصْحَابُهُ حَوْلَهُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ ـ فَقَالَ: بِأَبِي وَأُمِّي، جِئْتُ أُبَشِّرُكَ بِوَفْدِ

۱۱۹۶) [ضعيف] **۱۱۹۷)** [ضعيف] كتاب الدعاء للطبراني: ۴۰۶ـ سنن ابن ماجه: ۳۸۸۵ـ

۱۱۹۸) [ضعيف] مسند أحمد: ۳/ ۴۳۲؛ المستدرك للحاكم: ۴/ ۴۰۶ـ

عَبْدِ الْقَيْسِ ، فَقَالَ: ((أَنَّى لَكَ بِهِمْ يَا عُمَرُ!)) قَالَ: هُمْ أُولَاءِ عَلَى أَثَرِي ، قَدْ أَظَلُّوا ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ ، فَقَالَ: ((بَشَّرَكَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ)) ، وَتَهَيَّأَ الْقَوْمُ فِي مَقَاعِدِهِمْ ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَاعِدًا ، فَأَلْقَى ذَيْلَ رِدَائِهِ تَحْتَ يَدِهِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهِ ، وَبَسَطَ رِجْلَيْهِ . فَقَدِمَ الْوَفْدُ ، فَفَرِحَ بِهِمُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ ، فَلَمَّا رَأَوُا النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ أَمْرَحُوا رِكَابَهُمْ فَرَحًا بِهِمْ ، وَأَقْبَلُوا سِرَاعًا ، فَأَوْسَعَ الْقَوْمُ ، وَالنَّبِيُّ ﷺ مُتَّكِئٌ عَلَى حَالِهِ ، فَتَخَلَّفَ الْأَشَجُّ ﷺ ۔ وَهُوَ: مُنْذِرُ بْنُ عَائِذِ بْنِ مُنْذِرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ زِيَادِ بْنِ عَصَرٍ ۔ فَجَمَعَ رِكَابَهُمْ ثُمَّ أَنَاخَهَا ، وَحَطَّ أَحْمَالَهَا ، وَجَمَعَ مَتَاعَهَا ، ثُمَّ أَخْرَجَ عَيْبَةً لَهُ وَأَلْقَى عَنْهُ ثِيَابَ السَّفَرِ وَلَبِسَ حُلَّةً ، ثُمَّ أَقْبَلَ يَمْشِي مُتَرَسِّلًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ سَيِّدُكُمْ وَزَعِيمُكُمْ ، وَصَاحِبُ أَمْرِكُمْ؟)) فَأَشَارُوْا بِأَجْمَعِهِمْ إِلَيْهِ ، وَقَالَ: ((ابْنُ سَادَتِكُمْ هٰذَا؟)) قَالُوا: كَانَ آبَاؤُهُ سَادَتَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، وَهُوَ قَائِدُنَا إِلَى الْإِسْلَامِ ، فَلَمَّا انْتَهَى الْأَشَجُّ أَرَادَ أَنْ يَقْعُدَ مِنْ نَاحِيَةٍ ، اسْتَوَى النَّبِيُّ ﷺ قَاعِدًا قَالَ: ((هَا هُنَا يَا أَشَجُّ!)) ، وَكَانَ أَوَّلَ يَوْمٍ سُمِّيَ الْأَشَجَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ ، أَصَابَتْهُ حِمَارَةٌ بِحَافِرِهَا وَهُوَ فَطِيمٌ ، فَكَانَ فِي وَجْهِهِ مِثْلَ الْقَمَرِ ، فَأَقْعَدَهُ إِلَى جَنْبِهِ ، وَأَلْطَفَهُ ، وَعَرَفَ فَضْلَهُ عَلَيْهِمْ ، فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُونَهُ وَيُخْبِرُهُمْ ، حَتَّى كَانَ بِعَقِبِ الْحَدِيثِ قَالَ: ((هَلْ مَعَكُمْ مِنْ أَزْوِدَتِكُمْ شَيْءٌ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ ، فَقَامُوا سِرَاعًا ، كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ إِلَى ثِقَلِهِ ، فَجَاءُوْا بِصُبَرِ التَّمْرِ فِي أَكُفِّهِمْ ، فَوُضِعَتْ عَلَى نِطَعٍ بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ جُرَيْدَةٌ دُوْنَ الذِّرَاعَيْنِ وَفَوْقَ الذِّرَاعِ ، فَكَانَ يَخْتَصِرُ بِهَا ، قَلَّ مَا يُفَارِقُهَا ، فَأَوْمَأَ بِهَا إِلَى صُبْرَةٍ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ فَقَالَ: ((تُسَمُّوْنَ هٰذَا التَّعْضُوْضَ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ ، قَالَ: ((وَتُسَمُّوْنَ هٰذَا الصَّرَفَانَ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ ، قَالَ: ((وَتُسَمُّوْنَ هٰذَا الْبَرْنِيَّ؟)) ، قَالُوْا: نَعَمْ ، قَالَ: ((هُوَ خَيْرُ تَمْرِكُمْ ، وَأَيْنَعُهُ لَكُمْ)) ۔ وَقَالَ بَعْضُ شُيُوْخِ الْحَيِّ ۔ وَأَعْظَمُهُ بَرَكَةً وَإِنَّمَا كَانَتْ عِنْدَنَا خَصِبَةٌ نَعْلِفُهَا إِبِلَنَا وَحَمِيرَنَا ، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ وِفَادَتِنَا تِلْكَ ، عَظُمَتْ رَغْبَتُنَا فِيهَا ، وَفَسَلْنَاهَا حَتَّى تَحَوَّلَتْ ثِمَارُنَا مِنْهَا ، وَرَأَيْنَا الْبَرَكَةَ فِيهَا .

جناب شہاب بن عباد عصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے وفد عبدالقیس کے بعض لوگوں کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا اس نے کہا کہ جب ہمیں نبی ﷺ کے پاس وفد کی صورت میں جانے کا خیال آیا تو ہم چل پڑے یہاں تک کہ جب ہم پہنچنے کے قریب ہوئے تو ہمیں ایک آدمی ملا جو ایک اونٹ پر سوار تھا اس نے سلام کہا ، ہم نے اس کے سلام کا جواب دیا پھر وہ ٹھہر گیا اور کہنے لگا: تم کون لوگ ہو؟ ہم نے کہا: یہ عبدالقیس کا وفد ہے۔ اس نے کہا خوش آمدید تمہارا آنا مبارک ہو ، میں تمہاری ہی تلاش میں تھا میں تمہیں خوشخبری دینے کے لیے آیا ہوں ، کل نبی ﷺ نے مشرق کی طرف نظر اٹھاتے ہوئے ہمیں فرمایا تھا: ”ضرور کل صبح اس طرف یعنی مشرق سے عرب کا بہترین وفد آئے گا۔“ میں نے رات کروٹیں بدلتے ہوئے گزاری یہاں تک کہ صبح ہو گئی پھر میں نے واپسی کا ارادہ کر لیا تھا لیکن تمہاری سواریوں کے سر بلند ہوتے پھر اس نے اپنی سواری کی لگام تھام کر اسے موڑا اور جہاں سے ابتدا کی تھی اسی طرف روانہ ہو گیا یہاں تک کہ نبی ﷺ کے پاس پہنچ گیا ، آپ کے مہاجرین اور ا

انصار صحابہ آپ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے اس نے کہا: میری ماں آپ پر فدا ہو میرا باپ آپ پر فدا ہو، میں آپ کو وفد عبدالقیس کے آنے کی بشارت دیتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! وہ تمہیں کہاں مل گئے؟'' اس نے عرض کیا: وہ لوگ میرے پیچھے ہی آرہے ہیں یقیناً اب نزدیک آ گئے ہیں، پھر اس نے اس بات کا ذکر کیا تو نبی ﷺ نے: ''اللہ تجھے اچھی خوشخبری دے۔'' لوگ ان کو بٹھانے کا انتظام کرنے لگے اور نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنی چادر کے پلو لٹکا دیے، آپ ﷺ ٹیک لگا کر اور اپنے پاؤں پھیلا کر بیٹھے رہے، اتنے میں مذکورہ وفد آ پہنچا جس سے مہاجرین اور انصار بہت خوش ہوئے جب انہوں نے نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کو دیکھا تو خوشی کے مارے اپنی سواریوں کو اسی حالت میں چھوڑ دیا اور جلدی آ گئے، صحابہ کرام نے مجلس وسیع کر دی اور نبی ﷺ اپنی اسی حالت پر ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے رہے، اشج رضی اللہ عنہ جن کا نام منذر بن عائذ بن منذر بن حارث بن نعمان بن زیاد بن عصر تھا، پیچھے رہ گئے انہوں نے ان کی سواریوں کو جمع کیا پھر انہیں بٹھایا ان کے کجاوے اتارے، ان کے سامان کو اکٹھا کیا پھر اپنی گٹھڑی کو نکالا اور سفر کے کپڑے اتار کر ایک نیا جوڑا پہن لیا پھر آہستہ آہستہ آپ ﷺ کی طرف چل دیے، نبی ﷺ نے (وفد کے لوگوں سے) فرمایا: ''تمہارا سردار، ذمہ دار اور صاحب اختیار کون ہے؟'' اب سب نے اشج رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا، آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا یہ تمہارے سردار کا بیٹا ہے؟'' انہوں نے کہا: اس کے آباؤ اجداد زمانہ جاہلیت میں ہمارے سردار تھے اور یہ ہمارا قائد اسلام ہے پھر جب اشج آپ کے پاس پہنچا تو اس نے ایک طرف بیٹھ جانے کا ارادہ کیا، اس وقت نبی ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: ''اشج یہاں آ جاؤ۔'' یہ وہ پہلا دن تھا جس دن ان کا نام اشج رکھا گیا ان کے شیر خواری کے ایام میں ایک خچری نے انہیں اپنا کھر مارا تھا تو ان کے چہرے میں چاند نما نشان پڑ گیا تھا۔ آپ نے اپنے پہلو میں بٹھایا اس سے نرمی کا معاملہ کیا اور ان کے سامنے اس کی فضیلت کا اظہار کیا پھر لوگ نبی ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے آپ سے سوال کرنے لگے اور آپ انہیں جواب دینے لگے یہاں تک کہ بات کے آخر میں آپ نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس تمہارے کھانے کی چیزوں میں سے کچھ ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: ہاں اور ان میں سے ہر آدمی جلدی سے اپنے سامان کی طرف گیا اور اپنی ہتھیلیوں میں کھجوریں لا کر کھجوروں کا ایک ڈھیر لگا دیا وہ نبی کریم ﷺ کے سامنے چمڑے کے دستر خوان پر رکھ دی گئیں اور آپ کے سامنے کھجور کی ایک چھڑی تھی جو دو ہاتھ سے کم اور ایک ہاتھ سے زیادہ تھی آپ اسے اپنے پاس رکھتے تھے اور بہت کم اسے علیحدہ کرتے تھے تو آپ ﷺ نے اسی چھڑی سے کھجوروں کے ڈھیر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''تم کھجور کی اس قسم کو تعضوض کہتے ہو۔'' انہوں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''اور تم اس کھجور کو صرفان کہتے ہو؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں، پھر آپ نے فرمایا: اور تم اس کھجور کو برنی کہتے ہو؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تمہاری سب سے بہتر کھجور ہے اور پک کر تیار ہونے میں بھی سب سے بہتر ہے۔'' قبیلہ عبدالقیس کے بعض شیوخ نے کہا: سب سے زیادہ بابرکت اور ہمارے پاس خصبہ بھی ہیں جسے ہم اپنے اونٹوں اور گدھوں کو کھلاتے ہیں پھر جب ہم اپنے اس وفد سے واپس آئے تو اس ''برنی'' کھجور میں ہماری رغبت زیادہ ہو گئی اور ہم نے اس کے پودے لگائے یہاں تک کہ ہمارے پھل اس سے ہونے لگے اور ہم نے اس میں برکت کو دیکھ لیا۔

٥٧٣۔ بَابٌ: مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ

جب صبح کرے تو کیا کہے؟

۱۱۹۹) حَدَّثَنَا مُعَلًّى قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: ((**اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ**))، وَإِذَا أَمْسَى قَالَ: ((**اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب صبح کرتے تو فرماتے: ((**اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ**)) ''اے اللہ تیرے (فضل کے) ساتھ ہم نے صبح کی اور تیرے (فضل کے) ساتھ ہم نے شام کی اور تیرے (فضل کے) ساتھ ہم جیتے اور تیرے (فضل کے) ساتھ ہم مریں گے اور تیری طرف ہی اٹھ کر جانا ہے۔ جب آپ ﷺ شام کرتے تو فرماتے: ((**اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ**)) ''اے اللہ تیرے (فضل کے) ساتھ ہم نے شام کی اور تیرے (فضل کے) ساتھ ہی ہم نے صبح کی اور تیرے (فضل کے) ساتھ ہم جیتے ہیں اور تیرے (فضل کے) ساتھ ہم مریں گے اور تیری طرف ہی واپسی ہے۔''

۱۲۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَعُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى: ((**اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ، وَأَهْلِي وَمَالِي. اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي. اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي. وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ مِنْ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي**)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کرتے اور جب شام کرتے تو یہ کلمات کبھی نہ چھوڑتے تھے: ((**اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ، وَأَهْلِي وَمَالِي. اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي. اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ مِنْ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي**)) ''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! بے شک میں تجھ سے اپنے دین میں، اپنی دنیا میں، اپنے اہل وعیال میں اور اپنے مال میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میرے عیبوں کی پردہ پوشی فرما اور مجھے خوف وہراس سے امن دے، اے اللہ! تو میرے آگے، پیچھے سے اور میرے دائیں بائیں سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما۔ میں تیری عظمت کے ذریعے سے اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے نیچے کی طرف سے ہلاک کر دیا جاؤں۔''

۱۱۹۹) [صحیح] سنن أبي داود: ٥٠٦٨، عمل اليوم والليلة للنسائي: ٥٦٩، صحيح ابن حبان: ٩٦٥۔

۱۲۰۰) [صحیح] سنن أبي داود: ٥٠٧٤، سنن ابن ماجه: ٣٨٧١۔

۱۲۰۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ زِيَادٍ، مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: اللَّهُمَّ إِنَّا أَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ، وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ. أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، إِلَّا أَعْتَقَ اللَّهُ رُبُعَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ، وَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَعْتَقَ اللَّهُ نِصْفَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ قَالَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَعْتَقَهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ)).

سیدنا انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے صبح کے وقت یہ کہا: ((اللَّهُمَّ إِنَّا أَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ، وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ، أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ)) ''اے اللہ! بے شک ہم نے صبح کی ہم تجھے گواہ بناتے ہیں اور تیرے عرش کے اٹھانے والوں کو اور تیرے دوسرے فرشتوں کو اور تیری ساری مخلوق کو بھی گواہ بناتے ہیں بے شک تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو یکتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس کا چوتھائی حصہ جہنم سے آزاد فرما دے گا اور جس شخص نے اس دعا کو دو مرتبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے آزاد فرما دے گا اور جس شخص نے اس دعا کو چار مرتبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس دن میں اسے (مکمل طور پر) جہنم سے آزاد فرما دے گا۔''

٥٧٤ ۔ بَابٌ: مَا يَقُولُ إِذَا أَمْسَى

جب شام کرے تو کیا کہے؟

۱۲۰۲) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلِّمْنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَأَمْسَيْتُ، قَالَ: ((قُلِ: اللَّهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، كُلُّ شَيْءٍ بِكَفَّيْكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ. قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ، وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیے جسے میں صبح وشام پڑھا کروں، آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہہ ((اللَّهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، كُلُّ شَيْءٍ بِكَفَّيْكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ)) ''اے اللہ! غیب اور حاضر کو جاننے والے! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! ہر چیز تیرے قبضہ میں ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اپنے نفس کے شر سے، شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اس دعا کو صبح وشام اور سوتے وقت پڑھ لیا کرو۔''

۱۲۰۱) [ضعيف: جامع الترمذي: ۳۵۰۱؛ سنن أبي داود: ۵۰۶۹۔

۱۲۰۲) صحيح البخاري: ۱۲۰۶؛ جامع الترمذي: ۳۳۹۲۔

۱۲۰۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يَعْلَى، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه مِثْلَهُ. وَقَالَ: ((رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ))، وَقَالَ: ((شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ)).

ایک دوسری سند میں بھی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند مروی ہے اور اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: ((رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ)) (تو ہر چیز کا رب ہے اور اس کا مالک و بادشاہ ہے) اور یہ بھی فرمایا: ((شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ)) (میں شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں)

۱۲۰۴) حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ: أَتَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رضي الله عنهما فَقُلْتُ لَهُ: حَدِّثْنَا بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَلْقَى إِلَيَّ صَحِيفَةً فَقَالَ: هٰذَا مَا كَتَبَ لِي النَّبِيُّ ﷺ فَنَظَرْتُ فِيهَا، فَإِذَا فِيهَا: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رضي الله عنه سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِي مَا أَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ، فَقَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ! قُلِ: اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ، وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ)).

جناب ابو راشد حبرانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث بیان کریں جسے آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو، تو انھوں نے میری طرف ایک صحیفہ ڈال دیا اور کہا: یہ وہ ہے جسے نبی ﷺ نے میرے لیے لکھوایا تھا، میں نے اس میں دیکھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجیے جس کو میں صبح شام پڑھا کروں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوبکر! یہ دعا پڑھا کرو: ((اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ، وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ))''
اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، غیب اور حاضر کے جاننے والے، ہر چیز کے رب بادشاہ میں اپنے نفس کے شر سے اور اس بات سے بھی کہ میں اپنی جان کے بارے میں کوئی بے جا حرکت کروں یا کسی برائی کو کسی مسلمان کی طرف کھینچوں۔''

۵۷۵۔ بَابٌ: مَا يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ
جب اپنے بستر پر جائے تو کیا کہے؟

۱۲۰۵) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، وَأَبُو نُعَيْمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ: ((بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا))، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ

۱۲۰۳) صحيح البخاري: ۱۰۷؛ سنن أبي داود: ۵۰۶۷۔

۱۲۰۴) [صحيح] جامع الترمذي: ۳۵۲۹۔ ۱۲۰۵: صحيح البخاري: ۶۳۱۲؛ جامع الترمذي: ۳۴۱۷۔

مَنَامِهِ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ)) .

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ((بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا)) "اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔" اور جب آپ اپنی نیند سے بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھا کرتے: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ)) "سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔"

۱۲۰۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا وَآوَانَا، كَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ)) .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھا کرتے: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا وَآوَانَا، كَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ)) "سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور ہمیں پلایا اور ہماری حفاظت کی اور ہمیں جگہ دی۔ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جنہیں نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ کوئی پناہ دینے والا ہے۔"

۱۲۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ: ﴿الم تَنْزِيلُ﴾ (۳۲/ السجدة) وَ: ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ (۶۷/ الملك) . قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: فَهُمَا يَفْضُلَانِ كُلَّ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ بِسَبْعِينَ حَسَنَةً، وَمَنْ قَرَأَهُمَا كُتِبَ لَهُ بِهِمَا سَبْعُونَ حَسَنَةً، وَرُفِعَ بِهِمَا لَهُ سَبْعُونَ دَرَجَةً، وَحُطَّ بِهِمَا عَنْهُ سَبْعُونَ خَطِيئَةً .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ سورۃ "الم تنزیل" (سورہ الم سجدہ) اور سورۃ "تبارك الذي بيده الملك" (سورہ ملک) نہ پڑھ لیتے تھے۔ ابوزبیر رحمہ اللہ (راوی حدیث) نے کہا: یہ دونوں سورتیں قرآن مجید کی ہر سورۃ پر ستر نیکیاں زیادہ فضیلت رکھتی ہیں جو ان دونوں کو پڑھے گا اس کے لیے ان دونوں کے بدلے ستر نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور ان دونوں کی وجہ سے اس کے ستر درجے بلند ہوں گے اور ان دونوں کے بدلے ستر برائیاں اس سے مٹا دی جائیں گی۔

۱۲۰۸) (ث: ۲۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ شُمَيْطٍ -أَوْ سُمَيْطٍ- عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ: النَّوْمُ عِنْدَ الذِّكْرِ مِنَ الشَّيْطَانِ، إِنْ شِئْتُمْ فَجَرِّبُوا، إِذَا أَخَذَ أَحَدُكُمْ مَضْجَعَهُ وَأَرَادَ أَنْ يَنَامَ فَلْيَذْكُرِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ .

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ذکر کے وقت نیند کا آنا شیطان کی طرف سے ہے، اگر تم چاہو تو تجربہ کر لو۔ جب تم میں

۱۲۰۶) صحيح مسلم: ۲۷۱۵؛ سنن أبي داود: ۵۰۵۳؛ جامع الترمذي: ۳۳۹۶۔

۱۲۰۷) [صحيح] عمل اليوم والليلة للنسائي: ۷۱۱؛ مسند ابن الجعد: ۲۶۱۱۔ **۱۲۰۸)** [صحيح]

سے کوئی اپنے بستر پر آئے اور سونے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ اللہ عزوجل کا ذکر کرے۔

۱۲۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ: ﴿تَبَارَكَ﴾ (٦٧/ الملك) و﴿الم تَنْزِيلُ﴾ (٣٢/ السجدة) السَّجْدَةَ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اس وقت تک نہ سوتے تھے جب تک سورۂ "تبارک الذی" اور "الم تنزیل" (سورۃ السجدہ) نہ پڑھ لیتے۔

۱۲۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ، فَلْيَحِلَّ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ، فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ فِي فِرَاشِهِ، ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، وَلْيَقُلْ: بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي، فَإِنِ احْتَبَسْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِينَ))، أَوْ قَالَ: ((عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی اپنی خوابگاہ پر آئے تو اس کو چاہیے کہ اپنی لنگی کے پلو سے اپنے بستر کو جھاڑ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے پیچھے اس کے بستر پر کوئی چیز آگئی ہو، پھر اس کو چاہیے کہ اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جائے اور یہ دعا پڑھے: ((بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي، فَإِنِ احْتَبَسْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِينَ)) "تیرے ہی نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو رکھا ہے پس اگر تو میری جان کو روک لے تو اس پر رحم فرما اور اگر میری جان کو چھوڑ دیں تو اس کی حفاظت فرما، جس طرح تو نیک لوگوں کی حفاظت فرماتا ہے۔" یا آپ ﷺ نے فرمایا: ((عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ)) "اپنے نیک بندوں کی۔"

۱۲۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ خَزْمٍ أَبُو بَكْرٍ النَّخَعِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ وَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَأَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَنْجَا وَلَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ))، قَالَ: ((فَمَنْ قَالَهُنَّ فِي لَيْلَةٍ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ)).

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے پھر یہ دعا فرماتے: ((اللّٰهُمَّ وَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَأَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَنْجَا وَلَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي

۱۲۰۹) [صحيح] سنن النسائي: ٧١٦، جامع الترمذي: ٢٨٩٢، المستدرك للحاكم: ٢/ ٤١٢.

۱۲۱۰) صحيح البخاري: ٦٣٢٠، صحيح مسلم: ٢٧١٤.

۱۲۱۱) صحيح البخاري: ٦٣١١، صحيح مسلم: ٢٧١٠.

أَرْسَلْتَ)) ''اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنی جان کو تیرا فرمانبردار کیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور اپنی کمر تیری پناہ میں دی، تجھ سے ڈرتے ہوئے اور تیری طرف رغبت کرتے ہوئے تیرے علاوہ نہ کوئی جائے نجات ہے اور نہ کوئی جائے پناہ۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی ہے اور تیرے نبی ﷺ پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث فرمایا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو ان کلمات کو رات کے وقت کہے پھر فوت ہو جائے تو وہ دین فطرت پر فوت ہوگا۔''

۱۲۱۲) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ: ((اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ، وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ)).

سیدنا ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے، تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ، وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ)) ''اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے رب اور ہر چیز کے رب، دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے، تورات، انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے، میں ہر شر والی چیز کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کی تو پیشانی پکڑے ہوئے ہے، تو ہی اول ہے، تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو ہی آخر ہے، تیرے بعد کوئی چیز نہیں اور تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو ہی باطن ہے تیرے سوا کوئی چیز نہیں، تو میرا قرضہ ادا کر دے اور مجھے محتاجی سے بے نیاز کر دے۔''

۵۷۶۔ بَابُ: فَضْلُ الدُّعَاءِ عِنْدَ النَّوْمِ

سونے کے وقت دعا کی فضیلت

۱۲۱۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَنْجَا وَلَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ))، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ)).

۱۲۱۲) صحيح مسلم: ۲۷۱۳، سنن أبي داود: ۵۰۵۱۔

۱۲۱۳) صحيح البخاري: ۶۳۱۵۔

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے پھر یہ دعا فرماتے: ((اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَنْجَا وَلَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ)) ''اے اللہ! میں نے اپنی جان کو تیرا مطیع کر دیا اور اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور اپنی کمر تیری پناہ میں دے دی تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے تیرے علاوہ نہ کوئی جائے نجات ہے اور نہ کوئی جائے پناہ، میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے نبی پر جسے تو نے مبعوث فرمایا۔''
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس دعا کو پڑھے گا پھر (اگر) اسی رات میں وہ مر گیا تو دین فطرت پر مرے گا۔''

۱۲۱٤ (ث: ۳۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، أَوْ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ، فَقَالَ الْمَلَكُ: اخْتِمْ بِخَيْرٍ، وَقَالَ الشَّيْطَانُ: اخْتِمْ بِشَرٍّ، فَإِنْ حَمِدَ اللَّهَ وَذَكَرَهُ أَطْرَدَهُ، وَبَاتَ يَكْلَؤُهُ، فَإِذَا اسْتَيْقَظَ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ فَقَالَا مِثْلَهُ، فَإِنْ ذَكَرَ اللَّهَ وَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّ إِلَيَّ نَفْسِي بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يُمِتْهَا فِي مَنَامِهَا، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا، وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُمْسِكُ السَّمَآءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ. فَإِنْ مَاتَ مَاتَ شَهِيدًا، وَإِنْ قَامَ فَصَلَّى صَلَّى فِي فَضَائِلَ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے گھر میں یا اپنے بستر کی طرف آتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کی طرف بڑھتا ہے، فرشتہ کہتا ہے: بھلائی پر خاتمہ کر اور شیطان کہتا ہے: برائی پر خاتمہ کر، پھر اگر اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور اس کا ذکر کیا تو وہ فرشتہ اس شیطان کو بھگا دیتا ہے اور وہ شخص اس حال میں رات گزارتا ہے کہ یہ فرشتہ اس کی (ساری رات) حفاظت کرتا ہے، جب یہ شخص نیند سے بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ اور شیطان دونوں اس کی طرف بڑھتے ہیں اور دونوں اسی طرح کہتے ہیں، پھر اگر اس شخص نے اللہ کو ذکر کر لیا اور یہ دعا پڑھ لی: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا، وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُمْسِكُ السَّمَآءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ)) سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میری جان کو میری موت کے بعد لوٹا دیا اور اسے اس کی نیند میں موت نہ دی، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو آسمان اور زمین کو تھامے رکھتا ہے کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ نہ جائیں اور اگر وہ ہٹ جائیں تو اس کے بعد کوئی ان دونوں کو نہیں تھامے گا بلاشبہ وہ رحم والا اور بخشنے والا ہے۔ سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو آسمان کو تھامے رکھتا ہے کہ زمین پر گر نہ پڑیں مگر اس کی اجازت کے ساتھ بے شک اللہ لوگوں پر بڑی شفقت والا اور رحمت والا ہے۔ پھر اگر وہ (اسی رات میں) مر گیا تو وہ شہید کی موت مرے گا اور اگر اس نے اٹھ کر نماز (تہجد) پڑھ لی تو بڑی فضیلتوں والی نماز پڑھ لی۔

۱۲۱٤) [ضعیف] صحیح ابن حبان: ۵۵۳۳؛ المستدرك للحاکم: ۱/ ۵٤۸۔

٥٧٧ ـ بَابٌ: يَضَعُ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ

اپنے دائیں رخسار کے نیچے ہاتھ رکھے

۱۲۱۵) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ، وَيَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)).

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنے دائیں رخسار کے نیچے اپنا ہاتھ رکھتے اور یہ دعا پڑھتے: ((اللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)) ”اے اللہ مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔“

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

دوسری سند سے بھی سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت مروی ہے۔

٥٧٨ ـ بَابٌ:

(سابقہ باب کی مزید وضاحت)

۱۲۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَهُمَا يَسِيرٌ، وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ))، قِيلَ: وَمَا هُمَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((يُكَبِّرُ أَحَدُكُمْ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَيَحْمَدُ عَشْرًا، وَيُسَبِّحُ عَشْرًا، فَذٰلِكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ عَلَى اللِّسَانِ، وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ))، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَعُدُّهُنَّ بِيَدِهِ، ((وَإِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ سَبَّحَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَتِلْكَ مِائَةٌ عَلَى اللِّسَانِ، وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ، فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ؟))قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ لَا يُحْصِيهِمَا؟ قَالَ: ((يَأْتِي أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فِي صَلَاتِهِ، فَيُذَكِّرُهُ حَاجَةَ كَذَا وَكَذَا، فَلَا يَذْكُرُهُ.))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دو چیزیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان اس کی پابندی کرے گا۔ تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور وہ دونوں آسان ہیں اور ان دونوں پر عمل کرنے والے تھوڑے ہی ہیں۔“ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ دو چیزیں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(پہلی چیز یہ ہے کہ) ہر نماز کے بعد دس مرتبہ اللہ اکبر کہے اور دس

۱۲۱۵) [صحيح] سنن ابن ماجه: ۳۸۷۷؛ جامع الترمذي: ۳۳۹۹۔

۱۲۱۶) [صحيح] جامع الترمذي: ۳۴۱۰؛ سنن أبي داود: ۵۰۶۵؛ سنن ابن ماجه: ۹۲۶

مرتبہ الحمدللہ اور دس مرتبہ سبحان اللہ کہے یہ زبان پر تو ایک سو پچاس ہیں اور (قیامت کے دن) ترازو میں ڈیڑھ ہزار ہیں۔" میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ انہیں اپنے ہاتھ سے شمار کرتے تھے (اور دوسری چیز یہ ہے) جب اپنے بستر پر آئے تو تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار اللہ اکبر اور چونتیس بار الحمد للہ کہے یہ زبان پر تو سو (کلمات) ہیں اور (قیامت کے دن) ترازو میں ایک ہزار (نیکیاں) ہیں، پس تم میں سے کون ایسا ہے جو دن رات میں ڈھائی ہزار گناہ کرتا ہو؟" تو عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص ان کی پابندی نہ کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کسی کے پاس نماز میں شیطان آتا ہے اور اسے ادھر اُدھر کی حاجتیں یاد دلاتا ہے لہٰذا وہ ان اذکار کو نہیں کر پاتا۔"

۵۷۹۔ بَابٌ: إِذَا قَامَ مِنْ فِرَاشِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَلْيَنْفُضْهُ

جب اپنے بستر سے اٹھ کر چلا جائے پھر واپس آئے تو اسے کو جھاڑ لے

۱۲۱۷) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَأْخُذْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ، فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ وَلْيُسَمِّ اللّٰهَ، فَإِنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا خَلَفَهُ بَعْدَهُ عَلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَضْطَجِعَ، فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ وَلْيَقُلْ: سُبْحَانَكَ رَبِّي، بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو اپنی لنگی کے اندرونی حصے سے اپنے بستر کو جھاڑے اور اللہ کا نام لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے پیچھے اس کے بستر پر کوئی چیز آ گئی ہو پھر جب لیٹنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ اپنی دائیں کروٹ پر لیٹے اور یہ دعا پڑھے: ((سُبْحَانَكَ رَبِّي، بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ)) "پاک ہے میرا رب، تیری توفیق سے میں نے اپنا پہلو رکھا تیری ہی توفیق سے اسے اٹھاؤں گا، اگر تو میری جان کو روک لے تو اسے بخش دینا اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو اس کی حفاظت فرما جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔"

۵۸۰۔ بَابٌ: مَا يَقُولُ إِذَا اسْتَيْقَظَ بِاللَّيْلِ

جب رات کو بیدار ہو تو کیا کہے؟

۱۲۱۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى - هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ - عَنْ

۱۲۱۷) صحيح البخاري: ۶۳۲۰؛ صحيح مسلم: ۲۷۱۴۔

۱۲۱۸) [صحيح] جامع الترمذي: ۳۴۱۶؛ سنن ابن ماجه: ۳۸۷۹؛ سنن النسائي: ۱۶۱۸۔

أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ ؓ قَالَ: كُنْتُ أَبِيتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَأُعْطِيهِ وَضُوءَهُ، قَالَ: فَأَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))، وَأَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.))

سیدنا ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے دروازے کے پاس رات گذارتا تھا، آپ کو وضو کا پانی لا کر دیتا۔ کہتے ہیں: میں رات کو کافی دیر تک آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنتا رہتا: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) ''اللہ نے سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی۔'' اور میں رات کو کافی دیر تک آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنتا رہتا: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)) ''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔''

٥٨١ ـ بَابٌ: مَنْ نَامَ وَبِيَدِهِ غَمَرٌ

جو اس حال میں سو گیا کہ اس کے ہاتھ میں چکناہٹ لگی تھی

١٢١٩) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ نَامَ وَبِيَدِهِ غَمَرٌ، قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهُ، فَأَصَابَهُ شَيْءٌ، فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس حال میں سو گیا کہ اس کے ہاتھ میں کوئی چکنائی لگی ہوئی تھی اور اسے دھویا نہیں پھر اسے کوئی تکلیف دہ چیز پہنچ گئی تو وہ اپنے نفس ہی کو ملامت کرے۔''

١٢٢٠) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَاتَ وَبِيَدِهِ غَمَرٌ، فَأَصَابَهُ شَيْءٌ، فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اس حال میں رات گزاری کہ اس کے ہاتھ میں کوئی چکنائی لگی ہوئی تھی پھر اسے کوئی چیز پہنچ گئی تو وہ اپنے نفس ہی کو ملامت کرے۔''

٥٨٢ ـ بَابٌ: إِطْفَاءُ الْمِصْبَاحِ

چراغ کو بجھا دینا

١٢٢١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ؓ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ، وَأَوْكِئُوا السِّقَاءَ، وَأَكْفِئُوا الْإِنَاءَ، أَوْ خَمِّرُوا الْإِنَاءَ، وَأَطْفِئُوا

١٢١٩) [صحيح] مصنف عبد الرزاق: ١٩٨٤٠؛ سنن ابن أبي شيبة: ٢٦٢٠٦.

١٢٢٠) [صحيح] سنن أبي داود: ٣٨٥٢؛ سنن الدارمي: ٢١٠٧؛ سنن ابن ماجه: ٣٢٩٧.

١٢٢١) صحيح البخاري: ٦٢٩٦؛ موطأ إمام مالك: ٢٦٨٦؛ صحيح مسلم: ٢٠١٢.

الْمِصْبَاحَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا، وَلَا يَحُلُّ وِكَاءً، وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً، وَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ)) .

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(رات کے وقت) دروازوں کو بند کر دو، مشکیزوں کے منہ باندھ دو، برتنوں کو اوندھا کر دیا کرو یا برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو، چراغ بجھا دیا کرو، کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا، نہ مشکیزے کے تسمے کھولتا ہے، نہ ہی برتنوں کو کھولتا ہے، کبھی کبھار شریر چوہیا لوگوں پر ان کے گھر جلا دیتی ہے۔"

۱۲۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: جَاءَتْ فَأْرَةٌ فَأَخَذَتْ تَجُرُّ الْفَتِيلَةَ، فَذَهَبَتِ الْجَارِيَةُ تَزْجُرُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((دَعِيهَا))، فَجَاءَتْ بِهَا وَأَلْقَتْهَا عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِي كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا، فَاحْتَرَقَ مِنْهَا مِثْلُ مَوْضِعِ دِرْهَمٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهِ عَلَى مِثْلِ هٰذَا فَتُحْرِقُكُمْ)) .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک چوہیا چراغ کی بتی کھینچتی ہوئی لے آئی ایک بچی اسے روکنے کے لیے دوڑی تو نبی ﷺ نے فرمایا: "اسے چھوڑ دو" چوہیا اس بتی کو لے آئی اور لا کر اس چٹائی پر ڈال دیا جس پر آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے پس ایک درہم کے برابر جگہ جلا دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم سونے لگو تو اپنے چراغوں کو بجھا دیا کرو، کیونکہ شیطان اس جیسی مخلوق کو اس قسم کی باتیں سمجھا دیتا ہے لہٰذا وہ تمہیں جلا دیتی ہے۔"

۱۲۲۳) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَإِذَا فَأْرَةٌ قَدْ أَخَذَتِ الْفَتِيلَةَ، فَصَعِدَتْ بِهَا إِلَى السَّقْفِ لِتُحْرِقَ عَلَيْهِمُ الْبَيْتَ، فَلَعَنَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَأَحَلَّ قَتْلَهَا لِلْمُحْرِمِ.

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات نبی ﷺ نیند سے بیدار ہوئے اچانک دیکھا کہ ایک چوہیا (چراغ کی جلتی ہوئی) بتی منہ میں لے کر چھت پر چڑھ رہی ہے تاکہ گھر کو جلا دے، نبی ﷺ نے اس پر لعنت کی اور محرم (احرام باندھنے والے) کے لیے بھی اس کا قتل حلال قرار دیا۔

۵۸۳۔ بَابٌ: لَا تُتْرَكُ النَّارُ فِي الْبَيْتِ حِينَ يَنَامُونَ

سوتے وقت گھر میں جلتی ہوئی آگ نہ چھوڑ دی جائے

۱۲۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ)) .

۱۲۲۲) [صحیح] سنن أبي داود: ۵۲۴۷؛ صحیح ابن حبان: ۵۵۱۹۔

۱۲۲۳) [ضعیف] سنن ابن ماجه: ۳۰۸۹۔ ۱۲۲۴) صحیح البخاري: ۶۲۹۳؛ صحیح مسلم: ۲۰۱۵۔

جناب سالم رحمہ اللہ اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "سوتے وقت اپنے گھروں میں (جلتی ہوئی) آگ نہ چھوڑو۔"

۱۲۲۵) (ث: ۳۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: إِنَّ النَّارَ عَدُوٌّ فَاحْذَرُوهَا. فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما يَتَتَبَّعُ نِيرَانَ أَهْلِهِ وَيُطْفِئُهَا قَبْلَ أَنْ يَبِيتَ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "بلاشبہ آگ دشمن ہے لہٰذا تم اس سے بچو۔" اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر میں آگ کی طرف خاص دھیان رکھتے تھے اور سونے سے پہلے اسے بجھا دیتے تھے۔

۱۲۲۶) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّهَا عَدُوٌّ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اپنے گھروں میں (جلتی ہوئی) آگ نہ چھوڑو کیونکہ وہ تمہاری دشمن ہے۔"

۱۲۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه قَالَ: احْتَرَقَ بِالْمَدِينَةِ بَيْتٌ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ، فَحُدِّثَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: ((إِنَّ النَّارَ عَدُوٌّ لَكُمْ، فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں رات کے وقت ایک گھر ان کے گھر والوں پر جل گیا۔ نبی ﷺ سے واقعہ بیان کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ آگ تمہاری دشمن ہے لہٰذا جب تم سونے لگو تو اسے اپنے پاس سے بجھا دیا کرو۔"

۵۸٤۔ بَابٌ: اَلتَّيَمُّنُ بِالْمَطَرِ

بارش سے برکت حاصل کرنا

۱۲۲۸) (ث: ۳۳۲) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، أَنَّهُ كَانَ إِذَا مَطَرَتِ السَّمَاءُ يَقُولُ: يَا جَارِيَةُ! أَخْرِجِي سَرْجِي، أَخْرِجِي ثِيَابِي، وَيَقُولُ: ﴿وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا﴾ (ق: ۹).

۱۲۲۵) [صحيح] مسند أحمد: ۲/ ۹۰۔

۱۲۲۶) صحيح البخاري: ۶۲۹۳، صحيح مسلم: ۲۰۱۵، مستدرك للحاكم: ٤/ ۲۸٤۔

۱۲۲۷) صحيح البخاري: ۶۲۹٤، صحيح مسلم: ۲۰۱۶۔

۱۲۲۸) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۶۱۷۶۔

جناب ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما جب آسمان سے بارش برستی تو فرماتے: اے عکرمہ! میری زین نکالو، میرے کپڑے نکالو اور یہ آیت تلاوت کرتے تھے ﴿وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبَارَكًا﴾ ''ہم نے آسمان سے بابرکت پانی اتارا۔''

٥٨٥ـ بَابٌ: تَعْلِيقُ السَّوْطِ فِي الْبَيْتِ

گھر میں کوڑا لٹکانا

١٢٢٩) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِتَعْلِيقِ السَّوْطِ فِي الْبَيْتِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے گھر میں کوڑا (درہ) لٹکانے کا حکم فرمایا۔

٥٨٦ـ بَابٌ: غَلْقُ الْبَابِ بِاللَّيْلِ

رات کے وقت دروازہ بند کر دینا

١٢٣٠) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِيَّاكُمْ وَالسَّمَرَ بَعْدَ هُدُوءِ اللَّيْلِ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَا يَبُثُّ اللَّهُ مِنْ خَلْقِهِ، غَلِّقُوا الْأَبْوَابَ، وَأَوْكُوا السِّقَاءَ، وَأَكْفِئُوا الْإِنَاءَ، وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات کے ابتدائی حصے کے بیت جانے کے بعد قصہ گوئی سے بچو، بلاشبہ تم میں سے کوئی بھی اللہ کی اس مخلوق کو نہیں جانتا جسے وہ (اس وقت) پھیلا دیتا ہے، دروازے بند کر لیا کرو اور مشکیزوں کے منہ باندھ دیا کرو اور برتنوں کو اوندھا کر دیا کرو اور چراغوں کو بجھا دیا کرو۔''

٥٨٧ـ بَابٌ: ضَمُّ الصِّبْيَانِ عِنْدَ فَوْرَةِ الْعِشَاءِ

شام ہوتے ہی بچوں کو اپنے پاس بلا لینا

١٢٣١) حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُفُّوا صِبْيَانَكُمْ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ ـ أَوْ فَوْرَةُ ـ الْعِشَاءِ سَاعَةَ تَهَبُّ الشَّيَاطِينُ)).

١٢٢٩) [صحيح] مسند البزار: ٢٠٧٧، المعجم الكبير للطبراني: ١٠٦٦٩۔

١٢٣٠) صحيح مسلم: ٢٠١٠۔

١٢٣١) صحيح البخاري: ٥٦٢٣؛ صحيح مسلم: ٢٠١٣؛ مستدرك للحاكم: ٤/ ٢٨٤۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بچوں کو روکے رکھو، یہاں تک کہ عشاء کی تاریکی یا (دن کا) جوش جاتا رہے، کیونکہ یہ ایسی گھڑی ہے جس میں شیاطین پھیل جاتے ہیں۔''

٥٨٨۔ بَابٌ: اَلتَّحْرِيشُ بَيْنَ الْبَهَائِمِ

جانوروں کو آپس میں لڑانا

١٢٣٢) (ث: ٣٣٣) حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُحَرِّشَ بَيْنَ الْبَهَائِمِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ جانوروں کو آپس میں لڑایا جائے۔

٥٨٩۔ بَابٌ: نُبَاحُ الْكَلْبِ وَنَهِيقُ الْحِمَارِ

کتے کا بھونکنا اور گدھے کا رینکنا

١٢٣٣) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**أَقِلُّوا الْخُرُوجَ بَعْدَ هُدُوءٍ، فَإِنَّ لِلّٰهِ دَوَابَّ يَبُثُّهُنَّ، فَمَنْ سَمِعَ نُبَاحَ الْكَلْبِ، أَوْ نُهَاقَ حِمَارٍ، فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، فَإِنَّهُمْ يَرَوْنَ مَا لَا تَرَوْنَ**)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''رات کے تھم جانے کے بعد بہت کم باہر نکلا کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ جانور ہیں جنہیں وہ پھیلا دیتا ہے لہٰذا جو شخص کتے کے بھونکنے یا گدھے کے رینکنے کی آواز سنے تو اسے چاہیے کہ شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگے کیونکہ یہ جانور وہ چیز دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے۔''

١٢٣٤) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ أَوْ نُهَاقَ الْحَمِيرِ مِنَ اللَّيْلِ، فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ، فَإِنَّهُمْ يَرَوْنَ مَا لَا تَرَوْنَ، وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا أُجِيفَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَغَطُّوا الْجِرَارَ، وَأَوْكِئُوا الْقِرَبَ، وَأَكْفِئُوا الْآنِيَةَ**)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم رات کو کتوں کا بھونکنا یا گدھوں کا رینکنا سنو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ یہ جانور وہ چیز دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے اور دروازوں کو بند کر دو اور ان پر اللہ کا نام لو کیونکہ شیطان

١٢٣٢) [حسن] سنن أبي داود: ٢٥٦٢؛ جامع الترمذي: ١٧٠٨۔ ١٢٣٣) [صحيح] سنن أبي داود: ٥١٠٤۔

١٢٣٤) [صحيح] سنن أبي داود: ٥١٠٣؛ صحيح ابن حبان: ٥٥١٧، ٥٥١٨۔

ایسے دروازے کو نہیں کھولتا جسے بند کرتے ہوئے اللہ کا نام لیا گیا ہو اور گھڑوں کو ڈھانک دو اور مشکیزوں کے منہ باندھ دو اور برتنوں کو اوندھا کر دو۔

۱۲۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، وَعَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

جناب عمر بن علی بن حسین رحمہ اللہ سے بھی دوسری سند سے اسی طرح مروی ہے۔

۱۲۳۵م) قَالَ ابْنُ الْهَادِ: وَحَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ، عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه، أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَقِلُّوا الْخُرُوجَ بَعْدَ هُدُوءٍ، فَإِنَّ لِلَّهِ خَلْقًا يَبُثُّهُمْ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ، أَوْ نُهَاقَ الْحَمِيرِ، فَاسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "رات کے تھم جانے کے بعد بہت کم باہر نکلا کرو، بلاشبہ اللہ کی کچھ مخلوق ایسی ہے جسے وہ پھیلا دیتا ہے جب تم کتوں کا بھونکنا یا گدھوں کا رینکنا سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔"

٥٩٠ ـ بَابٌ: إِذَا سَمِعَ الدِّيَكَةَ
جب مرغ کی آواز سنے

۱۲۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ مِنَ اللَّيْلِ، فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، فَسَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نُهَاقَ الْحَمِيرِ مِنَ اللَّيْلِ، فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا، فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم رات کو مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے، اور جب تم رات کو گدھوں کا رینکنا سنو تو شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔"

٥٩١ ـ بَابٌ: لَا تَسُبُّوا الْبُرْغُوثَ
پسو کو گالی مت دو

۱۲۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَبُو حَاتِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ،

۱۲۳۵) [صحيح] ۱۲۳۵م) [صحيح] مسند أحمد ۳/ ۳۵۵ ـ سنن أبي داود: ۵۱۰۴ـ

۱۲۳۶) صحيح البخاري: ۳۳۰۳؛ صحيح مسلم: ۲۷۲۹

۱۲۳۷) [ضعيف] شعب الإيمان للبيهقي: ۵۱۷۹؛ مسند البزار: ۲۰۴۲ـ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ بُرْغُوثًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((لَا تَلْعَنْهُ، فَإِنَّهُ أَيْقَظَ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لِلصَّلَاةِ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس پسو پر لعنت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر لعنت نہ کرو کیونکہ اس نے انبیاء کرام میں سے ایک نبی کو نماز کے لیے جگایا تھا۔''

٥٩٢ ۔ بَابٌ: الْقَائِلَةُ

قیلولہ کرنے کا بیان

١٢٣٨ (ث: ٣٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنِ السَّائِبِ، عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رُبَّمَا قَعَدَ عَلَى بَابِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ، فَإِذَا فَاءَ الْفَيْءُ قَالَ: قُومُوا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِلشَّيْطَانِ، ثُمَّ لَا يَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا أَقَامَهُ، قَالَ: ثُمَّ بَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ قِيلَ: هَذَا مَوْلَى بَنِي الْحَسْحَاسِ يَقُولُ الشِّعْرَ، فَدَعَاهُ فَقَالَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ فَقَالَ:

وَدِّعْ سُلَيْمَى إِنْ تَجَهَّزْتَ غَازِيًا ... كَفَى الشَّيْبُ وَالْإِسْلَامُ لِلْمَرْءِ نَاهِيًا

فَقَالَ: حَسْبُكَ، صَدَقْتَ، صَدَقْتَ.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بسا اوقات قریش کے لوگ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آ بیٹھتے، پھر جب سایہ ڈھل جاتا تو سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے: کھڑے ہو جاؤ، اب باقی ماندہ وقت شیطان کے لیے ہے، پھر وہ جس کسی کے پاس سے گزرتے اسے اٹھا دیتے۔ راوی کہتا ہے: ایک دفعہ وہ ہمارے درمیان اسی طرح کر رہے تھے کہ انہیں کہا گیا: یہ بنو حسحاس کا غلام ہے جو شعر کہتا ہے چنانچہ آپ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) نے اسے بلایا اور فرمایا تو کیسے کہتا ہے؟ تو اس نے اپنا یہ شعر سنایا: (اپنی محبوبہ) سلیمی کو چھوڑ دے اگر تو نے جنگ کے لیے تیاری کر رکھی ہے۔ انسان کے لیے بڑھاپا اور اسلام روکنے کے لیے کافی ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے کافی ہے، تو نے سچ کہا، تو نے سچ کہا۔

١٢٣٩ (ث: ٣٣٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ حَزْمٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يَمُرُّ بِنَا نِصْفَ النَّهَارِ ـ أَوْ قَرِيبًا مِنْهُ ـ فَيَقُولُ: قُومُوا فَقِيلُوا، فَمَا بَقِيَ فَلِلشَّيْطَانِ.

جناب سائب بن یزید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دوپہر کو یا اس کے قریب ہمارے پاس سے گزرا کرتے تو فرماتے: کھڑے ہو جاؤ اور قیلولہ کر لو اب باقی ماندہ وقت شیطان کے لیے ہے۔

١٢٣٨ [حسن] مصنف عبد الرزاق: ٢٠٥٠٨۔

١٢٣٩ [حسن] مصنف عبد الرزاق: ١٩٨٧٤؛ شعب الإيمان للبيهقي: ٤٧٤٠۔

۱۲۴۰) (ت ۳۳٦) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانُوا يُجَمِّعُوْنَ، ثُمَّ يَقِيْلُوْنَ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگ جمعہ ادا کیا کرتے پھر قیلولہ کیا کرتے تھے۔

۱۲۴۱) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ: مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ شَرَابٌ ـ حَيْثُ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ ـ أَعْجَبَ إِلَيْهِمْ مِنَ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ، فَإِنِّي لَأَسْقِي أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ وَهُمْ عِنْدَ أَبِي طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ، فَمَا قَالُوْا: مَتَى؟ أَوْ حَتَّى نَنْظُرَ، قَالُوْا: يَا أَنَسُ! أَهْرِقْهَا، ثُمَّ قَالُوْا عِنْدَ أُمِّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا حَتَّى أَبْرَدُوْا وَاغْتَسَلُوْا، ثُمَّ طَيَّبَتْهُمْ أُمُّ سُلَيْمٍ، ثُمَّ رَاحُوْا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَإِذَا الْخَبَرُ كَمَا قَالَ الرَّجُلُ. قَالَ أَنَسٌ: فَمَا طَعِمُوْهَا بَعْدُ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب شراب حرام ہوئی اس زمانے میں اہل مدینہ کو پکی کھجور اور گدر کھجور کی شراب اچھی لگتی تھی، میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو شراب پلا رہا تھا اس وقت وہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ ایک آدمی گزرا اس نے کہا: بے شک شراب حرام کردی گئی ہے۔ پس انہوں نے یہ نہیں کہا کہ کب حرام ہوئی یا ہم پتہ کریں گے (بلکہ) انہوں نے کہا: اے انس! اسے بہادو، پھر انہوں نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں قیلولہ کیا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈے ہوئے اور نہائے پھر سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے انہیں خوشبو لگائی، پھر وہ نبی ﷺ کی طرف چل دیے تو معلوم ہوا کہ خبر ویسے ہی تھی جیسے اس آدمی نے کہا تھا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر اس کے بعد انہوں نے اسے چکھا تک نہیں۔

٥٩٣ـ بَابٌ: نَوْمُ آخِرِ النَّهَارِ

دن کے آخری حصے میں سونا

۱۲۴۲) (ت: ۳۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَوْمُ أَوَّلِ النَّهَارِ خُرْقٌ، وَأَوْسَطُهُ خُلُقٌ، وَآخِرُهُ حُمْقٌ.

سیدنا خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دن کے اول میں سونا بے وقوفی ہے اور اس کے درمیانی حصے میں سونا اچھی خصلت ہے اور اس کے آخری حصے میں سونا حماقت ہے۔

٥٩٤ـ بَابٌ: اَلْمَأْدُبَةُ

کھانے کی دعوتِ عام دینا

۱۲۴۳) (ت: ۳۳۸) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيْحِ قَالَ: سَمِعْتُ مَيْمُوْنًا ـ يَعْنِي ابْنَ مِهْرَانَ ـ

۱۲۴۰) صحيح البخاري: ٩٠٥؛ صحيح ابن خزيمة: ١٨٧٧.

۱۲۴۱) صحيح البخاري: ٢٤٦٤، ٤٦٢٠، ٥٥٨٠؛ صحيح مسلم: ١٩٨٠.

۱۲۴۲) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٦٦٧٧؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٩٣. ۱۲۴۳) [صحيح]

قَالَ: سَأَلْتُ نَافِعًا: هَلْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَدْعُو لِلْمَأْدُبَةِ؟ قَالَ: لَكِنَّهُ انْكَسَرَ لَهُ بَعِيرٌ مَرَّةً فَنَحَرْنَاهُ، ثُمَّ قَالَ: احْشُرْ عَلَيَّ، يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ، قَالَ نَافِعٌ: فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! عَلَى أَيِّ شَيْءٍ؟ لَيْسَ عِنْدَنَا خُبْزٌ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، هَذَا عُرَاقٌ، وَهَذَا مَرَقٌ -أَوْ قَالَ: مَرَقٌ وَبَضْعٌ- فَمَنْ شَاءَ أَكَلَ، وَمَنْ شَاءَ وَدَعَ.

جناب میمون بن مہران رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے نافع رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کھانے کی دعوت میں لوگوں کو بلایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ان کا ایک اونٹ بہت کمزور ہو گیا تو ہم نے اسے ذبح کر ڈالا پھر انہوں نے فرمایا: میرے پاس مدینہ والوں کو جمع کرو، نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! کس چیز پر جمع کروں؟ ہمارے پاس تو روٹی نہیں ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اے اللہ! تمام تعریف تیرے ہی لیے ہیں یہ ہڈی ہے اور یہ شوربا ہے۔ یا فرمایا: شوربا اور بوٹیاں ہیں جو چاہے کھا لے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

٥٩٥۔ بَابٌ: اَلْخِتَانُ

ختنہ کرنے کا بیان

١٢٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((**اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ ثَمَانِينَ سَنَةً، وَاخْتَتَنَ بِالْقَدُومِ**)) قَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ: يَعْنِي مَوْضِعًا.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر کے بعد ختنہ کیا اور انھوں نے مقام قدوم میں ختنہ کیا تھا۔" امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں "قدوم" جگہ کا نام ہے۔

٥٩٦۔ بَابٌ: خَفْضُ الْمَرْأَةِ

عورت کا ختنہ کرنا

١٢٤٥) (ت: ٣٣٩) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَتْنَا عَجُوزٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ -جَدَّةُ عَلِيِّ بْنِ غُرَابٍ- قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ الْمُهَاجِرِ قَالَتْ: سُبِيتُ فِي جَوَارِي مِنَ الرُّومِ، فَعَرَضَ عَلَيْنَا عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ الْإِسْلَامَ، فَلَمْ يُسْلِمْ مِنَّا غَيْرِي وَغَيْرُ أُخْرَى، فَقَالَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ: اذْهَبُوا فَاخْفِضُوهُمَا، وَطَهِّرُوهُمَا.

١٢٤٤) صحيح البخاري: ٦٢٩٨؛ صحيح مسلم: ٢٣٧٠.

١٢٤٥) [ضعيف]

ام مہاجر رحمہا اللہ بیان کرتی ہیں کہ میں روم کی لونڈیوں میں قید کی گئی تھی، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ہم پر اسلام پیش کیا تو میرے اور ایک دوسری عورت کے سوا کسی نے اسلام قبول نہ کیا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دونوں کو لے جاؤ ان کا ختنہ کرو اور انہیں پاک کرو۔

٥٩٧۔ بَابٌ: اَلدَّعْوَةُ فِي الْخِتَانِ

ختنہ کے موقع پر دعوت کرنا

۱۲٤٦) (ث: ۳٤۰) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ قَالَ: خَتَنَنِي ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَا وَنُعَيْمًا، فَذَبَحَ عَلَيْنَا كَبْشًا، فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَإِنَّا لَنَجْذَلُ بِهِ عَلَى الصِّبْيَانِ، أَنْ ذَبَحَ عَنَّا كَبْشًا.

جناب سالم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے میرا اور نعیم رحمہ اللہ کا ختنہ کرایا اور ہمارے لیے ایک مینڈھا ذبح کیا، پس حقیقت یہ ہے کہ ہم اس کی وجہ سے بچوں پر فخر کیا کرتے تھے کہ ہماری طرف سے (دعوت ختنہ میں) ایک مینڈھا ذبح کیا گیا۔

٥٩٨۔ بَابٌ: اَللَّهْوُ فِي الْخِتَانِ

ختنہ کے موقع پر کھیل کود

۱۲٤۷) (ث: ۳٤۱) حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ، أَنَّ أُمَّ عَلْقَمَةَ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ بَنَاتِ أَخِي عَائِشَةَ خُتِنَّ، فَقِيلَ لِعَائِشَةَ رضي الله عنها: أَلَا نَدْعُو لَهُنَّ مَنْ يُلْهِيهِنَّ؟ قَالَتْ: بَلَى. فَأَرْسَلَتْ إِلَى عَدِيٍّ فَأَتَاهُنَّ، فَمَرَّتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها فِي الْبَيْتِ فَرَأَتْهُ يَتَغَنَّى وَيُحَرِّكُ رَأْسَهُ طَرَبًا ـ وَكَانَ ذَا شَعْرٍ كَثِيرٍ ـ فَقَالَتْ: أُفٍّ، شَيْطَانٌ، أَخْرِجُوهُ، أَخْرِجُوهُ.

ام علقمہ رحمہا اللہ بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بھتیجیوں کا ختنہ کیا گیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ کیا ہم ان کے لیے ایسے شخص نہ بلائیں جو ان کو کھیل میں لگائیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، بلالیں، پس میں (ام علقمہ رحمہا اللہ) نے ایک اعرابی کی طرف پیغام بھیجا وہ ان کے پاس آیا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا گھر میں سے گذریں تو اسے دیکھا کہ وہ گا رہا ہے اور دھن میں سر ہلا رہا ہے، وہ زیادہ بالوں والا تھا، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اُف یہ تو شیطان ہے۔ اسے باہر نکالو، اسے باہر نکالو۔

۱۲٤٦) [ضعيف] مصنف ابن أبي شيبة: ۱۷۱۷۰۔

۱۲٤۷) [حسن] السنن الكبرى للبيهقي: ۱۰/ ۲۲٤۔

٥٩٩۔ بَابٌ: دَعْوَةُ الذِّمِّيِّ

ذمی کی دعوت کرنے کا بیان

١٢٤٨) (ث: ٣٤٢) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ الشَّامَ، أَتَاهُ الدِّهْقَانُ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنِّي قَدْ صَنَعْتُ لَكَ طَعَامًا، فَأُحِبُّ أَنْ تَأْتِيَنِي بِأَشْرَافِ مَنْ مَعَكَ، فَإِنَّهُ أَقْوَى لِي فِي عَمَلِي، وَأَشْرَفُ لِي، قَالَ: إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَدْخُلَ كَنَائِسَكُمْ هَذِهِ مَعَ الصُّوَرِ الَّتِي فِيهَا.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملک شام پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کسان آیا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین! میں نے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے کھانا تیار کیا ہے، میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے سرداروں کے ساتھ میرے پاس تشریف لائیں، اس سے مجھے میرے عمل میں قوت ملے گی اور میری عزت بڑھے گی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم تمہارے کنیسوں میں ان تصویروں کے ہوتے ہوئے داخل نہیں ہو سکتے جو ان میں ہیں۔

٦٠٠۔ بَابٌ: خِتَانُ الْإِمَاءِ

لونڈیوں کا ختنہ کرنا

١٢٤٩) (ث: ٣٤٣) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَجُوزٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ـ جَدَّةُ عَلِيِّ بْنِ غُرَابٍ ـ قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ الْمُهَاجِرِ قَالَتْ: سُبِيتُ وَجَوَارِيَ مِنَ الرُّومِ، فَعَرَضَ عَلَيْنَا عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ الْإِسْلَامَ، فَلَمْ يُسْلِمْ مِنَّا غَيْرِي وَغَيْرُ أُخْرَى، فَقَالَ: اخْفِضُوهُمَا، وَطَهِّرُوهُمَا، فَكُنْتُ أَخْدُمُ عُثْمَانَ.

ام مہاجر رحمہا اللہ بیان کرتی ہیں کہ میں اور روم کی لونڈیاں قید ہو کر آئیں، پس عثمان رضی اللہ عنہ نے ہم پر اسلام پیش کیا، میرے اور ایک دوسری عورت کے سوا کسی نے بھی اسلام قبول نہ کیا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دونوں کو لے جاؤ اور ان کا ختنہ کرو اور انہیں پاک کرو، میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت کرتی تھی۔

٦٠١۔ بَابٌ: الْخِتَانُ لِلْكَبِيرِ

بڑی عمر والے کا ختنہ کرنا

١٢٥٠) (ث: ٣٤٤) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدٍ

١٢٤٨) [ضعيف] ١٢٤٩) [ضعيف]

١٢٥٠) [صحيح] موطأ إمام مالك: ٢٦٦٨؛ صحيح ابن حبان: ٦٢٠٤.

ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ ﷺ وَهُوَ ابْنُ عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، ثُمَّ عَاشَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَمَانِينَ سَنَةً. قَالَ سَعِيدٌ: إِبْرَاهِيمُ أَوَّلُ مَنِ اخْتَتَنَ، وَأَوَّلُ مَنْ أَضَافَ، وَأَوَّلُ مَنْ قَصَّ الشَّارِبَ، وَأَوَّلُ مَنْ قَصَّ الظُّفُرَ، وَأَوَّلُ مَنْ شَابَ فَقَالَ: يَا رَبِّ! مَا هَذَا؟ قَالَ: وَقَارٌ، قَالَ: يَا رَبِّ! زِدْنِي وَقَارًا.

سیدنا ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں: سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ایک سو بیس سال کی عمر میں اپنا ختنہ کیا پھر اس کے بعد وہ اسی سال زندہ رہے۔ سعید (ابن المسیب رحمہ اللہ) کہتے ہیں: سیدنا ابراہیم علیہ السلام وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ختنہ کیا، آپ علیہ السلام وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مہمان نوازی کی، آپ علیہ السلام وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے موچھیں کاٹیں، آپ علیہ السلام ہی وہ پہلے شخص ہیں جن کے بال سفید ہوئے تو عرض کیا: اے میرے پروردگار! یہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وقار ہے، عرض کیا: اے میرے پروردگار! میرے وقار میں اضافہ فرمایا۔

۱۲۵۱) (ث: ۳۴۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الذَّيَّالِ ـ وَكَانَ صَاحِبَ حَدِيثٍ ـ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: أَمَا تَعْجَبُونَ لِهَذَا؟ ـ يَعْنِي: مَالِكَ بْنَ الْمُنْذِرِ ـ عَمَدَ إِلَى شُيُوخٍ مِنْ أَهْلِ كَسْكَرَ أَسْلَمُوا، فَفَتَّشَهُمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَخُتِنُوا، وَهَذَا الشِّتَاءُ، فَبَلَغَنِي أَنَّ بَعْضَهُمْ مَاتَ، وَلَقَدْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الرُّومِيُّ وَالْحَبَشِيُّ فَمَا فُتِّشُوا عَنْ شَيْءٍ.

جناب سالم بن ابوذیال رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کیا تم اس شخص یعنی مالک بن منذر رحمہ اللہ پر تعجب نہیں کرتے؟ جو کسکر کے بوڑھوں کے پاس گیا جو مسلمان ہوئے ہیں اور ان کی جانچ پڑتال کی پھر ان کے متعلق حکم دیا چنانچہ ان کے ختنے کیے گئے؟ یہ سردی کا موسم ہے اور مجھے یہ خبر پہنچی کہ ان میں سے بعض تو مر گئے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رومی اور حبشی اسلام لائے لیکن اس سلسلے میں ان کی کوئی جانچ پڑتال نہیں کی گئی تھی۔

۱۲۵۲) (ث: ۳۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللهِ الْأُوَيْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ أُمِرَ بِالِاخْتِتَانِ وَإِنْ كَانَ كَبِيرًا.

جناب ابن شہاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی آدمی مسلمان ہوتا تھا تو اسے ختنے کروانے کا حکم دیا جاتا اگر چہ وہ بڑی عمر کا ہی کیوں نہ ہوتا۔

۶۰۲ـ بَابُ: اَلدَّعْوَةُ فِي الْوِلَادَةِ

بچے کی پیدائش پر دعوت کرنا

۱۲۵۳) (ث: ۳۴۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعُمَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ ابْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ بِلَالِ بْنِ

۱۲۵۱) [صحیح] ۱۲۵۲) [صحیح]

۱۲۵۳) [ضعیف] السنن الکبری للبیہقی: ۷/ ۲۶۴۔

كَعْبٍ الْعَكِّيِّ قَالَ: زُرْنَا يَحْيَى بْنَ حَسَّانَ فِي قَرْيَتِهِ، أَنَا وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَدْهَمَ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ قَرِيرٍ، وَمُوسَى بْنُ يَسَارٍ، فَجَاءَنَا بِطَعَامٍ، فَأَمْسَكَ مُوسَى، وَكَانَ صَائِمًا، فَقَالَ يَحْيَى: أَمَّنَا فِي هَذَا الْمَسْجِدِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُكْنَى أَبَا قِرْصَافَةَ رضي الله عنه أَرْبَعِينَ سَنَةً، يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، فَوُلِدَ لِأَبِي غُلَامٌ، فَدَعَاهُ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يَصُومُ فِيهِ فَأَفْطَرَ. فَقَامَ إِبْرَاهِيمُ فَكَنَسَهُ بِكِسَائِهِ، وَأَفْطَرَ مُوسَى.
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: أَبُو قِرْصَافَةَ اسْمُهُ: جَنْدَرَةُ بْنُ خَيْشَنَةَ.

جناب بلال بن کعب عکی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں، ابراہیم بن ادہم، عبدالعزیز بن قدیر اور موسیٰ بن یسار رحمہ اللہ نے جناب یحییٰ بن حسان، کی بستی میں ان کی زیارت کی وہ ہمارے لیے کھانا لائے، تو موسیٰ بن یسار رحمہ اللہ رک گئے کیوں کہ وہ روزے سے تھے، پس یحییٰ رحمہ اللہ نے کہا: اس مسجد میں بنی کنانہ کے ایک آدمی چالیس سال تک ہمارے امام رہے جو نبی ﷺ کے صحابہ میں سے تھے، ان کی کنیت ابوقرصافہ تھی وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن چھوڑتے تھے۔ میرے والد کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا، تو میرے والد نے انہیں (ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ) کو اس دن دعوت دی جس دن وہ روزے سے تھے چنانچہ انھوں نے روزہ توڑ دیا۔ یہ بات سن کر ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ اٹھے اور اپنی چادر سے اس (مسجد) میں جھاڑو دیا اور موسیٰ بن یسار رحمہ اللہ نے روزہ کھول دیا۔ ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے کہا: ابوقرصافہ کا نام جندرہ بن خیشنہ رضی اللہ عنہ تھا۔

٦٠٣ - بَابٌ: تَحْنِيكُ الصَّبِيِّ

بچے کو گھٹی دینا

١٢٥٤) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: ذَهَبْتُ بِعَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ وُلِدَ، وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ، فَقَالَ: ((مَعَكَ تَمَرَاتٌ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، فَنَاوَلْتُهُ تَمَرَاتٍ فَلَاكَهُنَّ، ثُمَّ فَغَرَ فَا الصَّبِيِّ، وَأَوْجَرَهُنَّ إِيَّاهُ، فَتَلَمَّظَ الصَّبِيُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((حُبُّ الْأَنْصَارِ التَّمْرُ))، وَسَمَّاهُ: عَبْدَاللَّهِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر نبی ﷺ کی خدمت میں لے گیا جس دن وہ پیدا ہوا تھا، نبی ﷺ اس وقت ایک جبہ پہنے ہوئے اپنے ایک اونٹ کو دوائی لگا رہے تھے، مجھے دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا: "تیرے پاس کھجوریں ہیں؟" میں نے عرض کیا: جی ہاں! چنانچہ میں نے وہ کھجوریں آپ کو دے دیں۔ آپ ﷺ نے انہیں چبایا پھر بچے کا منہ کھول کر اس میں ڈال دیں بچہ چاٹنے لگا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: "انصار کی محبوب چیز کھجور ہے۔" آپ ﷺ نے اس بچے کا نام عبداللہ رکھا۔

١٢٥٤) صحيح مسلم: ٢١٤٤؛ سنن أبي داود: ٤٩٥١۔

٦٠٤ ـ بَابٌ: اَلدُّعَاءُ فِي الْوِلَادَةِ

ولادت پر دعا دینا

١٢٥٥) (ث: ٣٤٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَزْمٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ يَقُولُ: لَمَّا وُلِدَ لِي إِيَاسٌ دَعَوْتُ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَطْعَمْتُهُمْ، فَدَعَوْا، فَقُلْتُ: إِنَّكُمْ قَدْ دَعَوْتُمْ فَبَارَكَ اللّٰهُ لَكُمْ فِيمَا دَعَوْتُمْ، وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُوَ بِدُعَاءٍ فَأَمِّنُوْا، قَالَ: فَدَعَوْتُ لَهُ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ فِي دِينِهِ وَعَقْلِهِ وَكَذَا، قَالَ: فَإِنِّي لَأَعْرِفُ فِيهِ دُعَاءَ يَوْمَئِذٍ.

جناب معاویہ رحمہ اللہ بن قرة بیان کرتے ہیں: میرے ہاں میرا بیٹا ایاس رحمہ اللہ پیدا ہوا تو میں نے نبی ﷺ کے اصحاب میں سے چند آدمیوں کی دعوت کی اور انہیں کھانا کھلایا، پھر انہوں نے دعا مانگی تو میں نے کہا: بے شک تم نے دعا کی ہے اللہ تعالیٰ تمہاری اس دعا میں برکت دے جو تم نے مانگی ہے اور اب اگر میں دعا کروں تو تم آمین کہنا۔ فرماتے ہیں: پھر میں نے اس کے لیے اس کے دین اور اس کی عقل وغیرہ کے لیے زیادہ دعائیں مانگیں۔ فرماتے ہیں: بے شک میں اس (ایاس رحمہ اللہ) میں اس دن کی دعاؤں کا اثر پہچانتا ہوں۔

٦٠٥ ـ بَابٌ: مَنْ حَمِدَ اللّٰهَ عِنْدَ الْوِلَادَةِ إِذَا كَانَ سَوِيًّا وَلَمْ يُبَالِ ذَكَرًا كَانَ أَوْ أُنْثَى

بیٹا ہو یا بیٹی اس کی صحیح سلامت پیدائش پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنا

١٢٥٦) (ث: ٣٤٩) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دُكَيْنٍ، سَمِعَ كَثِيرَ بْنَ عُبَيْدٍ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها إِذَا وُلِدَ فِيهِمْ مَوْلُودٌ ـ يَعْنِي: فِي أَهْلِهَا ـ لَا تَسْأَلُ: غُلَامًا وَلَا جَارِيَةً، تَقُولُ: خُلِقَ سَوِيًّا؟ فَإِذَا قِيلَ: نَعَمْ، قَالَتْ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

جناب کثیر بن عبید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھرانے میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو وہ یہ نہ پوچھتیں کہ لڑکا ہے یا لڑکی، صرف یہ پوچھتیں کہ کیا صحیح سلامت پیدا ہوا ہے؟ پس جب بتایا جاتا کہ ہاں تو فرماتیں: الحمد للّٰہ رب العالمین ”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔“

٦٠٦ ـ بَابٌ: حَلْقُ الْعَانَةِ

زیر ناف بال مونڈنا

١٢٥٧) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ،

١٢٥٥) [صحيح] ١٢٥٦) [حسن] ١٢٥٧) منكر

عن محمد بن إبراهيم بن الحارث التيمي، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن أبي هريرة ؓ قال: قال رسول الله ﷺ: ((خمس من الفطرة: قص الشارب، وتقليم الأظفار، وحلق العانة، ونتف الإبط، والسواك)).

سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ چیزیں فطرت سے ہیں: مونچھیں تراشنا، ناخن کاٹنا، زیر ناف بال مونڈنا، بغلوں کے بال اکھاڑنا، اور مسواک کرنا۔''

٦٠٧۔ بَابٌ: اَلْوَقْتُ فِيْهِ

اس سلسلے میں وقت کا تعین

١٢٥٨) (ث: ٣٥٠) حدثنا محمد بن عبد العزيز قال: حدثنا الوليد بن مسلم قال: حدثني ابن أبي رواد قال: أخبرني نافع، أن ابن عمر ؓ كان يقلم أظافيره في كل خمس عشرة ليلة، ويستحد في كل شهر.

جناب نافع ؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر ؓ ہر پندرہ دن میں اپنے ناخن کاٹتے تھے۔ اور ہر مہینے (زیر ناف بال مونڈنے کے لیے) استرہ لیتے تھے۔

٦٠٨۔ بَابٌ: اَلْقِمَارُ

جوا کھیلنے کے بیان میں

١٢٥٩) (ث: ٣٥١) حدثنا فروة بن أبي المغراء قال: أخبرنا إبراهيم بن المختار، عن معروف بن سهيل البرجمي، عن جعفر بن أبي المغيرة قال: نزل بي سعيد بن جبير فقال: حدثني ابن عباس ؓ، أنه كان يقال: أين أيسار الجزور؟ فيجتمع العشرة، فيشترون الجزور بعشرة فصلان إلى الفصال، فيجيلون السهام، فتصير لتسعة، حتى تصير إلى واحد، ويغرم الآخرون فصيلا فصيلا، إلى الفصال فهو الميسر.

جناب جعفر بن ابی مغیرہ ؒ کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر ؒ میرے ہاں ٹھہرے تو انھوں نے مجھے بتایا کہ سیدنا ابن عباس ؓ نے بیان فرمایا: لوگ یوں کہا کرتے تھے: جوے کا اونٹ کہاں ہے؟ چنانچہ دس آدمی جمع ہوتے اور ایک اونٹ کو دس دودھ چھڑانے کی مدت تک پہنچے ہوئے بچوں کے عوض خرید لیتے، پھر تیر پھینکتے تو نو کے لیے حصہ ہو (اور ایک تیر کا کوئی حصہ مقرر نہ تھا اور تیر پھینکتے رہتے) یہاں تک کہ وہ سب تیر ایک ہی شخص کے ہو جاتے تھے۔ اور باقی ایک ایک دودھ چھڑانے کی مدت تک پہنچا ہوا بچہ تاوان بھرتے۔ یہی جوا ہوتا تھا۔

١٢٥٨) [صحيح] السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٢٤٤۔

١٢٥٩) [ضعيف]

۱۲۶۰) (ث: ۳۵۲) حَدَّثَنَا الْأُوَيْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: الْمَيْسِرُ: الْقِمَارُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (قرآن مجید میں لفظ) اَلْمَیْسِرُ سے مراد جوا کھیلنا ہے۔

۶۰۹۔ بَابٌ: قِمَارُ الدِّيكِ

مرغ کے ذریعے جوا کھیلنا

۱۲۶۱) (ث: ۳۵۳) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُنْكَدِرُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْهُدَيْرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، أَنَّ رَجُلَيْنِ اقْتَمَرَا عَلَى دِيكَيْنِ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَأَمَرَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ بِقَتْلِ الدِّيَكَةِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَتَقْتُلُ أُمَّةً تُسَبِّحُ؟ فَتَرَكَهَا.

جناب ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں دو آدمیوں نے مرغوں کے ذریعے جوا کھیلا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مرغوں کو قتل کرنے کا حکم دیا، اس پر انصار میں سے ایک آدمی نے ان سے عرض کیا: کیا آپ اللہ کی مخلوق میں سے ایک ایسی امت کو قتل کر رہے ہیں جو اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ انہیں چھوڑ دو۔

۶۱۰۔ بَابٌ: مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ

جس شخص نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ میں تمہارے ساتھ جوا کھیلوں

۱۲۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ: بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى، فَلْيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے تم میں سے لات اور عزیٰ کی قسم کھائی تو اسے چاہیے کہ لا الٰہ الا اللہ کہے اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ میں تمہارے ساتھ جوا کھیلوں تو اسے چاہیے کہ صدقہ کرے۔

۱۲۶۰) [صحیح] السنن الكبرى للبيهقي: ۱۰/ ۲۱۳۔

۱۲۶۱) [ضعیف] العظمة لابي الشيخ الأصبهاني: ۱۱۳۲۔

۱۲۶۲) صحيح البخاري: ۶۳۰۱، ۶۶۵۰؛ صحيح مسلم: ۱۶۴۷۔

٦١١ـ بَابٌ: قِمَارُ الْحَمَامِ

کبوتر کے ذریعے جوا کھیلنا

۱۲۶۳) (ث: ٣٥٤) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ الْعُمَرِيِّ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ مُصْعَبٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: إِنَّا نَتَرَاهَنُ بِالْحَمَامَيْنِ، فَنَكْرَهُ أَنْ نَجْعَلَ بَيْنَهُمَا مُحَلِّلًا تَخَوُّفَ أَنْ يَذْهَبَ بِهِ الْمُحَلِّلُ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: ذَلِكَ مِنْ فِعْلِ الصِّبْيَانِ، وَتُوشِكُونَ أَنْ تَتْرُكُوهُ.

جناب حصین بن مصعب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ہم دو کبوتروں میں بازی لگاتے ہیں اور اس بات کو اچھا نہیں سمجھتے کہ اپنے درمیان کوئی ثالث مقرر کریں اس ڈر سے کہ کہیں وہ ثالث ہی نہ سب کچھ لے جائے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو بچوں کا کام ہے، تم اسے جلدی ہی چھوڑ دو گے۔

٦١٢ـ بَابٌ: اَلْحُدَاءُ لِلنِّسَاءِ

عورتوں (کی سواری تیز کرنے) کے لیے حدی پڑھنا

۱۲۶٤) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ الْبَرَاءَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ كَانَ يَحْدُو بِالرِّجَالِ، وَكَانَ أَنْجَشَةُ رضی اللہ عنہ يَحْدُو بِالنِّسَاءِ، وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا أَنْجَشَةُ! رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدنا براء بن مالک رضی اللہ عنہ مردوں کے لیے حدی پڑھا کرتے تھے اور سیدنا انجشہ رضی اللہ عنہ عورتوں کے لیے حدی پڑھا کرتے تھے۔ ان کی آواز پیاری تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے انجشہ! ان شیشوں کے ہانکنے میں نرمی کرو۔''

٦١٣ـ بَابٌ: اَلْغِنَاءُ

گانا بجانا

۱۲٦٥) (ث: ٣٥٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ

۱۲٦۳) [ضعيف] السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ١٩۔

۱۲٦٤) صحيح البخاري: ٦٢٠٩؛ صحيح مسلم: ٢٣٢٣۔

۱۲٦٥) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ٢١١٣٧؛ جامع البيان للطبري: ٢٨٠٤٤۔

السَّائِبِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ، فِيْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ (٣١/لقمان: ٦)، قَالَ: الْغِنَاءُ وَأَشْبَاهُهُ.

سیدنا ابن عباس ؓ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ "لوگوں میں ایسا بھی ہے جو بیہودہ باتوں کو خریدتا ہے۔" کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد: گانا بجانا اور اس جیسی چیزیں ہیں۔

١٢٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ، وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَا: أَخْبَرَنَا قَنَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّهْمِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوْا، وَالْأَشَرَةُ شَرٌّ)) قَالَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ: الْأَشَرَةُ: الْعَبَثُ.

سیدنا براء بن عازب ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سلام عام کرو تم سلامت رہو گے اور اشرہ بری چیز ہے۔" ابو معاویہ ؒ نے کہا: اشرہ سے مراد فضولیات ہیں۔

١٢٦٧) (ث: ٣٥٦) حَدَّثَنَا عِصَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرِيْزٌ، عَنْ سَلْمَانَ الْأَلْهَانِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ ؓ، وَكَانَ بِمَجْمَعٍ مِنَ الْمَجَامِعِ، فَبَلَغَهُ أَنَّ أَقْوَامًا يَلْعَبُوْنَ بِالْكُوْبَةِ، فَقَامَ غَضْبَانًا يَنْهَى عَنْهَا أَشَدَّ النَّهْيِ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا إِنَّ اللَّاعِبَ بِهَا لَيَأْكُلُ قَمْرَهَا كَآكِلِ لَحْمِ الْخِنْزِيْرِ، وَمُتَوَضِّئٌ بِالدَّمِ. يَعْنِيْ بِالْكُوْبَةِ: النَّرْدَ.

جناب سلمان ہانی ؒ کہتے ہیں کہ سیدنا فضالہ بن عبید ؓ ایک مجمع میں تھے، انہیں خبر پہنچی کہ کچھ لوگ کوبہ سے کھیل رہے ہیں چنانچہ آپ غصے سے کھڑے ہوئے اور انہیں سختی سے منع کیا پھر فرمایا: خبردار بے شک اس کے ساتھ کھیلنے والا یقیناً اس کے جوے کی آمدنی اس طرح کھاتا ہے جیسے خنزیر کا گوشت کھانے والا اور اس کے خون سے وضو کرنے والا ہو۔" کوبہ سے مراد نردانی چوسر ہے۔

٦١٤۔ بَابٌ: مَنْ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَى أَصْحَابِ النَّرْدِ

جس نے چوسر کھیلنے والوں کو سلام نہ کیا

١٢٦٨) (ث: ٣٥٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَكَمِ الْقَاضِيْ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ الْوَصَّافِيُّ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ ؓ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَابِ الْقَصْرِ، فَرَأَى أَصْحَابَ النَّرْدِ، انْطَلَقَ بِهِمْ فَعَقَلَهُمْ مِنْ غُدْوَةٍ إِلَى اللَّيْلِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يُعْقَلُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ. قَالَ: وَكَانَ الَّذِيْ يُعْقَلُ إِلَى اللَّيْلِ الَّذِيْنَ يُعَامِلُوْنَ بِالْوَرِقِ، وَكَانَ الَّذِيْ يُعْقَلُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ الَّذِيْنَ يَلْهُوْنَ بِهَا، وَكَانَ يَأْمُرُ أَنْ لَا يُسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ.

١٢٦٦) [حسن] مسند أحمد: ٤/ ٢٨٦؛ صحيح ابن حبان: ٤٩١۔

١٢٦٧) [ضعيف]

١٢٦٨) [ضعيف] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٦٢٥٧۔

جناب فضیل بن مسلم رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب باب قصر سے نکلے تو چوسر کھیلنے والوں کو دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں صبح سے رات تک قید میں ڈال دیا، پھر ان میں سے بعض کو تو آدھے دن تک قید میں رکھا۔ راوی کہتا ہے: اور جن کو رات تک قید میں رکھا یہ وہ لوگ تھے جو چاندی کے سکوں کے ساتھ (جوئے کا) معاملہ کرتے تھے اور جن کو آدھے دن تک قید میں رکھا یہ وہ لوگ تھے جو ان کے ساتھ محض ویسے ہی کھیل رہے تھے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ انہیں سلام نہ کیا جائے۔

٦١٥ ـ بَابٌ: إِثْمُ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ
چوسر کھیلنے والے کا گناہ

۱۲۶۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ)).

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”جو شخص چوسر سے کھیلا، اس نے یقیناً اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔“

۱۲۷۰) (ث: ٣٥٨) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَالْمَلِكِ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَهَاتَيْنِ الْكَعْبَتَيْنِ الْمَوْسُومَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تُزْجَرَانِ زَجْرًا، فَإِنَّهُمَا مِنَ الْمَيْسِرِ.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم ان دو نشان زدہ مہروں سے بچو جن سے سختی کے ساتھ منع کیا جاتا ہے کیونکہ یہ دونوں جوئے سے ہیں۔

۱۲۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، وَقَبِيصَةُ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ)).

جناب ابن بریدہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے شخص نردشیر (چوسر) کھیلا تو گویا اس نے اپنے ہاتھوں کو سور کے گوشت اور خون کے ساتھ رنگ دیا۔“

۱۲۷۲) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، وَمَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ، فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ)).

۱۲۶۹) [حسن] موطأ إمام مالك: ٢٧٥٢؛ سنن أبي داود: ٤٩٣٨؛ سنن ابن ماجه: ٣٧٦٢.

۱۲۷۰) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٦١٥٢؛ مسند أحمد: ١/ ٤٤٦.

۱۲۷۱) صحيح مسلم: ٢٢٦٠؛ سنن أبي داود: ٤٩٣٩؛ سنن ابن ماجه: ٣٧٦٣.

۱۲۷۲) [حسن] مسند أحمد: ٤/ ٣٩٤؛ سنن ابن ماجه: ٣٧٦٢.

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص چوسر سے کھیلا اس نے یقیناً اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔“

٦١٦۔ بَابٌ: اَلْأَدَبُ وَإِخْرَاجُ الَّذِيْنَ يَلْعَبُوْنَ بِالنَّرْدِ، وَأَهْلِ الْبَاطِلِ

ادب سکھانا، چوسر کھیلنے والوں اور اہل باطل کو نکال دینا

١٢٧٣) (ت: ٣٥٩) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ إِذَا وَجَدَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِهِ يَلْعَبُ بِالنَّرْدِ ضَرَبَهُ، وَكَسَرَهَا.

جناب نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب اپنے اہل و عیال میں سے کسی کو دیکھتے کہ وہ چوسر کھیل رہا ہے تو اسے مارتے اور چوسر کو توڑ دیتے۔

١٢٧٤) (ت: ٣٦٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّهُ بَلَغَهَا أَنَّ أَهْلَ بَيْتٍ فِي دَارِهَا، كَانُوا سُكَّانًا فِيهَا، عِنْدَهُمْ نَرْدٌ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ: لَئِنْ لَمْ تُخْرِجُوهَا، لَأُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ دَارِي، وَأَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ.

جناب علقمہ بن ابی علقمہ رحمہ اللہ کی والدہ بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ خبر پہنچی کہ ایک گھر والے جو ان کے گھر میں رہائش پذیر تھے ان کے پاس چوسر ہے تو آپ رضی اللہ عنہا نے ان کی طرف پیغام بھیجا: اگر تم نے اس (چوسر) کو نہیں نکالا تو میں تمہیں ضرور بضرور اپنے گھر سے نکال دوں گی اور ان کی اس حرکت کو ناپسند کیا۔

١٢٧٥) (ت: ٣٦١) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا رُبَيْعَةُ بْنُ كُلْثُومِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: يَا أَهْلَ مَكَّةَ! بَلَغَنِي عَنْ رِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ أَنَّهُمْ يَلْعَبُونَ بِلُعْبَةٍ يُقَالُ لَهَا: النَّرْدَشِيرُ، وَكَانَ أَعْسَرَ، قَالَ اللهُ: ﴿إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ﴾ (المائدة: ٩٠)، وَإِنِّي أَحْلِفُ بِاللهِ: لَا أُوتَى بِرَجُلٍ لَعِبَ بِهَا إِلَّا عَاقَبْتُهُ فِي شَعَرِهِ وَبَشَرِهِ، وَأَعْطَيْتُ سَلَبَهُ لِمَنْ أَتَانِي بِهِ.

جناب ربیعہ بن کلثوم بن جبر رحمہ اللہ کے والد بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے مکہ والو! مجھے قریش کے بعض لوگوں کے بارے میں یہ بات پہنچی ہے کہ وہ ایک کھیل کھیلتے ہیں جسے نردشیر کہا جاتا ہے، یاد رکھو! یہ جوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ﴾ ”بلاشبہ شراب اور جوا“ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس کھیل کو کھیلنے والا شخص میرے پاس لایا گیا تو میں اسے اس کے بال اور اس کی کھال میں سزا دوں گا (یعنی بال بھی کھینچوں گا اور چمڑی بھی اتاروں گا) اور اس کے بدن کے کپڑے اسے دے دوں گا جو اسے میرے پاس لائے گا۔

١٢٧٣) [صحیح] موطأ إمام مالك: ٢٧٥٤.

١٢٧٤) [حسن] موطأ إمام مالك: ٢٧٥٣؛ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٢١٦.

١٢٧٥) [حسن] ذم الملاهي لابن أبي الدنيا: ٨٥؛ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٢١٦؛ شعب الإيمان للبيهقي: ٦٥١١.

۱۲۷۶) (ث: ۳۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ الْحَنَفِيِّ -هُوَ الطَّنَافِسِيُّ- قَالَ: حَدَّثَنِي يَعْلَى بن مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي الَّذِي يَلْعَبُ بِالنَّرْدِ قِمَارًا: كَالَّذِي يَأْكُلُ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ، وَالَّذِي يَلْعَبُ بِهِ غَيْرَ الْقِمَارِ كَالَّذِي يَغْمِسُ يَدَهُ فِي دَمِ خِنْزِيرٍ، وَالَّذِي يَجْلِسُ عِنْدَهَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا، كَالَّذِي يَنْظُرُ إِلَى لَحْمِ الْخِنْزِيرِ.

جناب یعلی بن مرہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس شخص کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا: جو چوسر کو جوئے کے طور پر کھیلتا ہے کہ وہ اس شخص کی مانند ہے جو سور کا گوشت کھاتا ہے اور جو شخص اسے بغیر جوئے کے کھیلتا ہے وہ اس کی مانند ہے جو اپنے ہاتھ کو سور کے خون میں ڈبوتا ہے اور جو وہاں بیٹھ کر اس کی طرف دیکھتا رہتا ہے وہ اس کی مانند ہے جو سور کے گوشت کی طرف دیکھتا ہے۔

۱۲۷۷) (ث: ۳۶۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: اللَّاعِبُ بِالْفَصَّيْنِ قِمَارًا، كَآكِلِ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ، وَاللَّاعِبُ بِهِمَا غَيْرَ قِمَارٍ، كَالْغَامِسِ يَدَهُ فِي دَمِ خِنْزِيرٍ.

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: دو مہروں کے ساتھ جوا کھیلنے والا ایسا ہے جیسے سور کا گوشت کھانے والا اور بغیر جوئے کے ان کے ساتھ کھیلنے والا ایسا ہے جیسے سور کے خون میں اپنا ہاتھ ڈبونے والا۔

٦١٧۔ بَابٌ: لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ

مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا

۱۲۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔''

٦١٨: بَابٌ: مَنْ رَمَانَا بِاللَّيْلِ

جس نے رات کے وقت ہم پر تیر چلایا

۱۲۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ،

۱۲۷۶) [ضعيف] ۱۲۷۷) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٦١٥٤؛ مصنف عبد الرزاق: ١٩٧٢٩۔

۱۲۷۸) صحيح البخاري: ٦١٣٣؛ صحيح مسلم: ٢٩٩٨۔

۱۲۷۹) [صحيح] مسند أحمد: ٢/ ٣٢١؛ صحيح ابن حبان: ٧/ ٥٦

عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَمَانَا بِاللَّيْلِ فَلَيْسَ مِنَّا)). قَالَ أَبُوْ عَبْدِاللَّهِ: فِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے رات کے وقت ہم پر تیر چلایا وہ ہم میں سے نہیں۔''
امام ابوعبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کی سند محل نظر ہے۔

۱۲۸۰) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔''

۱۲۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم سے نہیں۔''

٦١٩ـ بَابٌ: إِذَا أَرَادَ اللَّهُ قَبْضَ عَبْدٍ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ بِهَا حَاجَةً

جب اللہ بندے کو کہیں موت دینا چاہتا ہے تو وہاں اس کی کوئی ضرورت رکھ دیتا ہے

۱۲۸۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ ـ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ ـ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا أَرَادَ اللَّهُ قَبْضَ عَبْدٍ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ بِهَا حَاجَةً)).

جناب ابوملیح رحمہ اللہ اپنی قوم کے ایک آدمی جسے نبی ﷺ کی صحبت حاصل تھی۔ سے روایت کرتے ہیں، اس نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ کسی بندے کو کسی زمین میں موت دینا چاہتا ہے تو اس جگہ اس کی کوئی حاجت پیدا کر دیتا ہے (جب وہ اپنی حاجت پوری کرنے کے لیے وہاں جاتا ہے تو اس کی روح قبض کر لی جاتی ہے)۔''

٦٢٠ـ بَابٌ: مَنِ امْتَخَطَ فِي ثَوْبِهِ

جس نے اپنے کپڑے سے ناک صاف کی

۱۲۸۳) (ت: ٣٦٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّهُ تَمَخَّطَ فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ قَالَ: بَخٍ بَخٍ، أَبُو هُرَيْرَةَ يَتَمَخَّطُ فِي الْكَتَّانِ، رَأَيْتُنِي أُصْرَعُ بَيْنَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَالْمِنْبَرِ، يَقُولُ النَّاسُ: مَجْنُونٌ، وَمَا بِي إِلَّا الْجُوعُ.

۱۲۸۰) صحیح مسلم: ٩٨؛ صحیح ابن ماجه: ٢٥٧٥ـ ۱۲۸۱) صحیح البخاري: ٧٠٧١؛ صحیح مسلم: ٨٩ـ
۱۲۸۲) [صحیح] مسند أحمد: ٣/ ٤٢٩؛ جامع الترمذي: ٢١٤٧؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٢ـ
۱۲۸۳) صحیح البخاري: ٧٣٢٤؛ جامع الترمذي: ٢٣٦٧ـ

جناب محمد بن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑے سے ناک صاف کی پھر فرمایا: واہ! واہ! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کتان کے کپڑے میں ناک صاف کرتا ہے، میں نے خود کو اس حال میں بھی دیکھا ہے کہ میں حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور منبر نبوی کے درمیان گرا ہوتا تھا، لوگ کہتے: دیوانہ ہے حالانکہ مجھے صرف بھوک ہوتی تھی۔

٦٢١۔ بَابٌ: اَلْوَسْوَسَةُ

وسوسے کے بیان میں

۱۲۸٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا شَيْئًا مَا نُحِبُّ أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهِ وَإِنَّ لَنَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، قَالَ: ((أَوَ قَدْ وَجَدْتُمْ ذٰلِكَ؟)) قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ((ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيْمَانِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اپنے دلوں میں ایسی چیز (وسوسہ) پاتے ہیں جسے ہم زبان پر لانا پسند نہیں کرتے گو ہمارے لیے وہ سب کچھ ہو جس پر سورج طلوع ہوتا ہے (پھر بھی ہم اسے زبان پر لانا پسند نہیں کریں گے)، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اس بات کو دل میں پایا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ واضح ایمان ہے۔''

۱۲۸۵) وَعَنْ جَرِيرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَخَالِي عَلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالَ: إِنَّ أَحَدَنَا يَعْرِضُ فِي صَدْرِهِ مَا لَوْ تَكَلَّمَ بِهِ ذَهَبَتْ آخِرَتُهُ، وَلَوْ ظَهَرَ لَقُتِلَ بِهِ، قَالَ: فَكَبَّرَتْ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: ((إِذَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْ أَحَدِكُمْ فَلْيُكَبِّرْ ثَلَاثًا، فَإِنَّهُ لَنْ يُحِسَّ ذٰلِكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ)).

جناب شہر بن حوشب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں اور میرا ماموں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور عرض کیا: بے شک ہم میں سے کسی کے سینے میں ایسی بات آتی ہے کہ اگر وہ اسے زبان پر لائے تو اس کی آخرت جاتی رہے اور اگر وہ اسے ظاہر کر دے تو ضرور اس کی وجہ سے وہ قتل کر دیا جائے۔ راوی کہتا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر تین مرتبہ اللّٰــــہ اکبر کہا، پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے بھی اس کے متعلق پوچھا گیا تھا تو انھوں نے فرمایا تھا: ''تم میں سے کسی کو ایسی صورت پیش آئے تو اسے چاہیے کہ تین مرتبہ اللہ اکبر کہے کیونکہ مومن کے سوا اس بات کا احساس کسی کو نہیں ہوتا۔''

۱۲۸٦) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ السَّكُونِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ سَعِيدُ بْنُ مَرْزُبَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ عَمَّا لَمْ يَكُنْ، حَتّٰى يَقُولُوا: اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟)).

۱۲۸٤) صحیح مسلم: ۱۳۲؛ صحیح ابن حبان: ۱٤٥۔

۱۲۸۵) [ضعیف] مسند أبي يعلى: ٤٦٣٠۔ ۱۲۸٦) صحیح البخاري: ۷۲۹٦؛ صحیح مسلم: ۱۳٤۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ ان چیزوں کے بارے میں سوال کرنا ہرگز نہ چھوڑیں گے جو ہونے والی نہیں، حتیٰ کہ یہ بھی کہیں گے کہ اللہ ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے، لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا؟''

٦٢٢ـ بَابٌ: اَلظَّنُّ

گمان کرنا

۱۲۸۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَنَافَسُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدگمانی سے بچو، بلاشبہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے، ایک دوسرے کی جاسوسی نہ کرو، (دنیا حاصل کرنے کے لیے) بڑھ چڑھ کر مقابلہ نہ کرو، ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو، آپس میں حسد نہ کرو، نہ ہی آپس میں بغض رکھو اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔''

۱۲۸۸) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ مَعَ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ، إِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ، فَدَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((يَا فُلَانُ! إِنَّ هَذِهِ زَوْجَتِي فُلَانَةُ))، قَالَ: مَنْ كُنْتُ أَظُنُّ بِهِ، فَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ بِكَ، قَالَ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی اہلیہ کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس سے گزرا، تو نبی ﷺ نے اسے بلا کر فرمایا: ''اے فلاں! یہ میری فلاں بیوی ہے۔'' اس آدمی نے کہا: اگر میں کسی کے متعلق بدگمانی کرتا بھی تو آپ ﷺ کے متعلق بدگمانی نہ کرتا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ شیطان ابن آدم کے جسم میں ایسے دوڑتا ہے جیسے خون۔''

۱۲۸۹) (ث: ٣٦٥) حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخُو عُبَيْدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا يَزَالُ الْمَسْرُوقُ مِنْهُ يَتَظَنَّى حَتَّى يَصِيرَ أَعْظَمَ مِنَ السَّارِقِ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس کی چوری ہوئی ہو وہ بدگمانی کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ خود چور سے بھی بڑھ جاتا ہے۔

۱۲۸۷) صحیح البخاري: ٦٠٦٦؛ صحیح مسلم: ٢٥٦٣؛ موطأ إمام مالك: ٢٦٤٠.

۱۲۸۸) صحیح مسلم: ٢١٧٤؛ سنن أبي داود: ٤٧١٩؛ مسند أبي يعلى: ٣٤٧٠.

۱۲۸۹) [صحیح] الترغيب والترهيب للأصبهاني: ٦٨٧؛ شعب الإيمان للبيهقي: ٦٧٠٧.

۱۲۹۰) (ث: ۳۶۶) حدثنا موسى بن إسماعيل قال: حدثنا حماد بن سلمة قال: أخبرنا عبدالله بن عثمان ابن عبيدالله بن عبدالرحمن بن سمرة، عن بلال ابن سعد الأشعري، أن معاوية رضي الله عنه كتب إلى أبي الدرداء رضي الله عنه: اكتب إلي فساق دمشق، فقال: ما لي وفساق دمشق؟ ومن أين أعرفهم؟ فقال ابنه بلال: أنا أكتبهم، فكتبهم، قال: من أين علمت؟ ما عرفت أنهم فساق إلا وأنت منهم، ابدأ بنفسك، ولم يرسل بأسمائهم.

جناب بلال بن سعد اشعری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابودرداء رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے دمشق کے فاسقوں کے بارے میں خط لکھو (کہ کون کون فاسق ہے) تو انہوں نے کہا: مجھے دمشق کے فاسقوں سے کیا تعلق؟ اور میں انہیں کہاں سے پہچانوں؟ اس پر ان کے بیٹے بلال رحمہ اللہ نے کہا: میں انہیں لکھ دیتا ہوں، چنانچہ اس نے ان کے نام لکھ دیے، آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تو نے کہاں سے معلوم کیا؟ (پھر فرمایا) تو نے ان فاسقوں کو صرف اس لیے پہچانا کہ تو بھی انہی میں سے ہے، تو سب سے پہلے اپنا نام لکھ، اور آپ نے ان کے نام نہیں بھیجے۔

٦٢٣ ـ بَابٌ: حَلْقُ الْجَارِيَةِ وَالْمَرْأَةِ زَوْجَهَا

لونڈی اور عورت کا اپنے شوہر کے بال مونڈنا

۱۲۹۱) (ث: ۳۶۷) حدثنا موسى بن إسماعيل قال: حدثني مسكين بن عبد العزيز بن قيس، عن أبيه قال: دخلت على عبد الله بن عمر، وجارية تحلق الشعر، وقال: النورة ترق الجلد.

جناب مسکین بن عبدالعزیز بن قیس رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت ایک لونڈی ان کے بال مونڈ رہی تھی اور کہا: بال صفا پاؤڈر جلد کو نرم کر دیتا ہے۔

٦٢٤ ـ بَابٌ: نَتْفُ الْإِبْطِ

بغلوں کے بال اکھیڑنا

۱۲۹۲) حدثنا يحيى بن قزعة قال: حدثنا إبراهيم بن سعد، عن ابن شهاب، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي ﷺ قال: ((الفطرة خمس: الختان، والاستحداد، ونتف الإبط، وقص الشارب، وتقليم الأظفار)).

۱۲۹۰) [ضعيف]

۱۲۹۱) [ضعيف] المعجم الكبير للطبراني: ۱۳۰۶۹.

۱۲۹۲) صحيح البخاري: ۵۸۸۹، صحيح مسلم: ۲۵۷.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پانچ چیزیں فطرتی ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف بالوں کی صفائی کرنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، مونچھیں کاٹنا اور ناخن تراشنا۔''

۱۲۹۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: الْخِتَانُ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الضَّبْعِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پانچ چیزیں فطرت سے ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف بالوں کی صفائی کرنا، ناخن تراشنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا اور مونچھیں کاٹنا۔''

۱۲۹۴) (ث: ۳٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: تَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَالْخِتَانُ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پانچ چیزیں فطرت سے ہیں: ناخن تراشنا، مونچھیں کاٹنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بالوں کی صفائی اور ختنہ کرنا۔

٦٢٥۔ بَابٌ: حُسْنُ الْعَهْدِ

حسن عہد

۱۲۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الطُّفَيْلِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعْرَانَةِ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ أَحْمِلُ عُضْوَ الْبَعِيرِ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ، فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ، قُلْتُ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: هَذِهِ أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ.

سیدنا ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو جعرانہ مقام پر گوشت تقسیم کرتے دیکھا اور میں ان دنوں نوعمر تھا، میں نے اونٹ کا ایک عضو اٹھا رکھا تھا کہ ایک عورت آئی آپ نے اس کے لیے اپنی چادر بچھادی، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ یہ نبی ﷺ کی رضاعی ماں (حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا) ہے جس نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔

٦٢٦۔ بَابٌ: الْمَعْرِفَةُ

جان پہچان

۱۲۹٦) (ث: ۳٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ:

۱۲۹۳) [ضعیف] ۱۲۹۴) [صحیح] موطأ إمام مالك: ۲٦٦٧؛ سنن النسائي: ٥٠٤٤۔

۱۲۹۵) [ضعیف] سنن أبي داود: ٥١٤٤؛ المستدرك للحاكم: ٣/٦١٨۔

۱۲۹٦) [ضعیف]

قَالَ رَجُلٌ: أَصْلَحَ اللّٰهُ الْأَمِيرَ، إِنَّ آذِنَكَ يَعْرِفُ رِجَالًا فَيُؤْثِرُهُمْ بِالْإِذْنِ، قَالَ: عَذَرَهُ اللّٰهُ، إِنَّ الْمَعْرِفَةَ لَتَنْفَعُ عِنْدَ الْكَلْبِ الْعَقُورِ، وَعِنْدَ الْجَمَلِ الصَّؤُولِ.

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اللہ تعالیٰ امیر کی اصلاح فرمائے بے شک آپ رضی اللہ عنہ کا دربان جن لوگوں کو پہچانتا ہے، انہیں اجازت دینے میں ترجیح دیتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسے معذور کیا ہے، بلاشبہ جان پہچان ایسی چیز ہے جو باولے کتے اور سرکش اونٹ کے پاس بھی نفع دیتی ہے۔

٦٢٧۔ بَابٌ: لَعِبُ الصِّبْيَانِ بِالْجَوْزِ

بچوں کا اخروٹ سے کھیلنا

١٢٩٧) (ث: ٣٧٠) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُنَا يُرَخِّصُونَ لَنَا فِي اللُّعَبِ كُلِّهَا، غَيْرِ الْكِلَابِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: يَعْنِي لِلصِّبْيَانِ.

جناب ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب ہمیں کتوں کے علاوہ ہر کھیل کی اجازت دیتے تھے۔ ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے کہا: یعنی بچوں کے لیے اجازت دیتے تھے۔

١٢٩٨) (ث: ٣٧١) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ يُكْنَى أَبَا عُقْبَةَ قَالَ: مَرَرْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما مَرَّةً بِالطَّرِيقِ، فَمَرَّ بِغِلْمَةٍ مِنَ الْحَبَشِ، فَرَآهُمْ يَلْعَبُونَ، فَأَخْرَجَ دِرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمْ.

اہل خیر کے ایک بزرگ جن کی کنیت ابوعقبہ رحمہ اللہ ہے بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک راستے سے گزرا، آپ رضی اللہ عنہما حبشی لڑکوں کے پاس سے گزرے انہیں دیکھا کہ وہ کھیل رہے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہما نے دو درہم نکال کر انہیں دیے۔

١٢٩٩) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسَرِّبُ إِلَيَّ صَوَاحِبِي يَلْعَبْنَ بِاللُّعَبِ، الْبَنَاتِ الصِّغَارِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس میری سہیلیوں کو بھیجا کرتے تھے جو میرے ساتھ کھیلا کرتی اور وہ چھوٹی بچیاں ہوتی تھیں۔

٦٢٨۔ بَابٌ: ذَبْحُ الْحَمَامِ

کبوتروں کو ذبح کرنا

١٣٠٠) حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً، فَقَالَ: ((شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً)).

١٢٩٧) [صحيح]　　١٢٩٨) [ضعيف]

١٢٩٩) صحيح البخاري: ٦١٣٠؛ صحيح مسلم: ٢٤٤٠۔

١٣٠٠) [حسن] سنن أبي داود: ٤٩٤٠؛ سنن ابن ماجه: ٣٧٦٥

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو کبوتری کے پیچھے لگا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان شیطانی کے پیچھے لگا ہوا ہے۔''

۱۳۰۱) (ث: ۳۷۲) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ لَا يَخْطُبُ جُمُعَةً إِلَّا أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، وَذَبْحِ الْحَمَامِ.

جناب حسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اپنے ہر خطبہ جمعہ میں کتوں کو مار ڈالنے اور کبوتروں کو ذبح کرنے کا حکم فرماتے تھے۔

۱۳۰۱م) (ث: ۳۷۳) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ يَأْمُرُ فِي خُطْبَتِهِ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، وَذَبْحِ الْحَ.

جناب حسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو سنا، آپ اپنے خطبہ میں کتوں کو مار ڈالنے اور کبوتروں کو ذبح کرنے کا حکم فرما رہے تھے۔

٦٢٩۔ بَابٌ: مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ فَهُوَ أَحَقُّ أَنْ يَذْهَبَ إِلَيْهِ

جسے کوئی کام ہو اُسے خود ہی جانا چاہیے

۱۳۰۲) (ث: ۳۷٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ ابْنُ خَالِدٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ جَاءَهُ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ يَوْمًا، فَأَذِنَ لَهُ وَرَأْسُهُ فِي يَدِ جَارِيَةٍ لَهُ تُرَجِّلُهُ، فَنَزَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: دَعْهَا تُرَجِّلْكَ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! لَوْ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ جِئْتُكَ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّمَا الْحَاجَةُ لِي.

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور اندر آنے کی اجازت مانگی، انہوں نے ان کو اجازت دے دی اس وقت ان (زید رضی اللہ عنہ) کا سر ان کی ایک لونڈی کے ہاتھ میں تھا جو انہیں کنگھی کر رہی تھی (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے تشریف لانے پر) انہوں نے اپنا سر کھینچ لیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اسے چھوڑو، وہ تجھے کنگھی کرتی رہے، سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے امیر المومنین! اگر آپ رضی اللہ عنہ مجھے پیغام بھیج دیتے تو میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو جاتا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: درحقیقت حاجت مجھے تھی (اس لیے میں خود آیا ہوں۔)

۱۳۰۱) [ضعیف] مصنف عبدالرزاق: ۱۹۷۳۳۔

۱۳۰۱م) [ضعیف] شعب الایمان للبیهقی: ٦٥٣٧۔

۱۳۰۲) [حسن] السنن الکبری للبیهقی: ٦/ ۲٤٧۔

٦٣٠ ـ بَابٌ: إِذَا تَنَخَّعَ وَهُوَ مَعَ الْقَوْمِ

جب لوگوں کے پاس بیٹھے ہوئے تھوکنا پڑے

١٣٠٣) (ث: ٣٧٥) حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِذَا تَنَخَّعَ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ فَلْيُوَارِ بِكَفَّيْهِ حَتَّى تَقَعَ نُخَاعَتُهُ إِلَى الْأَرْضِ، وَإِذَا صَامَ فَلْيَدَّهِنْ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ الصَّوْمِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کسی کو لوگوں کے سامنے تھوکنا پڑے تو اسے چاہیے کہ تھوک کر اپنی ہتھیلیوں سے چھپالے یہاں تک کہ اس کا بلغم زمین پر گر جائے اور جب وہ نفلی روزہ رکھے تو اسے چاہیے کہ تیل لگائے تاکہ اس پر روزے کا اثر دکھائی نہ دے۔

٦٣١ ـ بَابٌ: إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْقَوْمَ لَا يُقْبِلُ عَلَى وَاحِدٍ

جب کوئی شخص لوگوں سے باتیں کرے تو کسی ایک آدمی کی طرف ہی متوجہ نہ ہو

١٣٠٤) (ث: ٣٧٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ سَالِمٍ، عَنْ حَبِيبِ ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: كَانُوا يُحِبُّونَ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ أَنْ لَا يُقْبِلَ عَلَى الرَّجُلِ الْوَاحِدِ، وَلَكِنْ لِيَعُمَّهُمْ.

جناب حبیب بن ابی ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ (سلف صالحین) یہ پسند کیا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص باتیں کرے تو کسی ایک آدمی کی طرف ہی متوجہ نہ ہو، بلکہ وہ سب کی طرف متوجہ رہے۔

٦٣٢ ـ بَابٌ: فُضُولُ النَّظَرِ

فضول ادھر اُدھر دیکھنا

١٣٠٥) (ث: ٣٧٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ: عَادَ عَبْدُاللَّهِ رضی اللہ عنہ رَجُلًا، وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ الدَّارَ جَعَلَ صَاحِبُهُ يَنْظُرُ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللَّهِ: وَاللَّهِ لَوْ تَفَقَّأَتْ عَيْنَاكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ.

جناب ابن ابی ہذیل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کی عیادت کی، آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ

١٣٠٣) : ضعيف [شعب الإيمان للبيهقي: ٦٩٠٢.

١٣٠٤) [حسن [حلية الأولياء لأبي نعيم: ٥/٦١.

١٣٠٥) [حسن

کے دوستوں میں سے ایک آدمی بھی تھا جب آپ ﷺ گھر میں داخل ہونے تو آپ کا ساتھی ادھر اُدھر دیکھنے لگا۔اس پر سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: اللہ کی قسم! اگر تیری دونوں آنکھیں پھوٹ جائیں تو تیرے لیے بہتر تھا۔

۱۳۰۶) (ث ۳۷۸) حَدَّثَنَا خَلَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ دَخَلُوا عَلَى ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، فَرَأَوْا عَلَى خَادِمٍ لَهُمْ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ، فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَقَالَ: مَا أَفْطَنَكُمْ لِلشَّرِّ!.

جناب نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اہل عراق میں سے چند لوگ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے تو انھوں نے اپنے ایک خادم پر سونے کا زیور دیکھا اس پر وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے، تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم شر کے لیے کتنے تیز ہو۔

٦٣٣۔ بَابٌ: فُضُوْلُ الْكَلَامِ

فضول گفتگو کرنا

۱۳۰۷) (ث: ۳۷۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: لَا خَيْرَ فِي فُضُولِ الْكَلَامِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "فضول گفتگو میں کوئی خیر نہیں۔"

۱۳۰۸) حَدَّثَنَا مَطَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ أَبُو يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((شِرَارُ أُمَّتِي الثَّرْثَارُونَ، الْمُتَشَدِّقُونَ، الْمُتَفَيْهِقُونَ، وَخِيَارُ أُمَّتِي أَحَاسِنُهُمْ أَخْلَاقًا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "میری امت کے بدترین وہ لوگ ہیں جو بڑے باتونی، منہ پھٹ اور متکبر ہیں اور میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو ان میں اخلاق کے اعتبار سے اچھے ہیں۔"

٦٣٤۔ بَابٌ: ذُو الْوَجْهَيْنِ

دو رُخا آدمی

۱۳۰۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "لوگوں میں سے بدترین شخص دو رُخا آدمی ہے۔ جو ان کے پاس اور چہرے سے آتا ہے اور اُن کے پاس اور چہرے سے آتا ہے۔"

۱۳۰۶) [صحیح] ۱۳۰۷) [ضعیف] حلیة الأولياء لأبي نعيم ۷/ ۲۶۵؛ الصمت لابن أبي الدنيا: ۷۸۔

۱۳۰۸) [صحیح] مسند أحمد: ۲/ ۳۶۹؛ جامع الترمذي: ۲۰۱۸۔

۱۳۰۹) [صحیح] موطأ إمام مالك: ۲۸۳٤؛ صحيح مسلم: ۲۵۲٦۔

٦٣٥۔ بَابٌ: إِثْمِ ذِي الْوَجْهَيْنِ

دو رخے آدمی کا گناہ

۱۳۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ رُكَيْنٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا، كَانَ لَهُ لِسَانَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارٍ)) فَمَرَّ رَجُلٌ كَانَ ضَخْمًا، قَالَ: ((هَذَا مِنْهُمْ)).

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص دنیا میں دو رخا ہو گا قیامت کے دن اس کی آگ کے لیے دو زبانیں ہوں گی۔“ اس کے بعد ایک موٹا سا آدمی گزرا، آپ نے فرمایا: ”یہ ان میں سے ہے۔“

٦٣٦۔ بَابٌ: شَرُّ النَّاسِ مَنْ يُتَّقَى شَرُّهُ

لوگوں میں سے بدترین وہ ہے جس کے شر سے بچا جائے

۱۳۱۱) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَخْبَرَتْهُ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((ائْذَنُوا لَهُ، بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ)) فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! قُلْتَ الَّذِي قُلْتَ، ثُمَّ أَلَنْتَ الْكَلَامَ، قَالَ: ((أَيْ عَائِشَةُ! إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ ۔أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ۔ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے اندر آنے کی اجازت دے دو یہ اپنے قبیلے کا برا آدمی ہے۔“ جب وہ اندر آ گیا تو آپ ﷺ نے اس سے نرم انداز سے گفتگو فرمائی، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے (اس کے متعلق) جو کہا وہ کہا، پھر اس سے نرمی کے ساتھ گفتگو فرمائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! بے شک لوگوں میں سے بدترین شخص وہ ہے جسے لوگ اس کی فحش گوئی سے بچنے کے لیے چھوڑ دیں۔“

٦٣٧۔ بَابٌ: اَلْحَيَاءُ

حیا کا بیان

۱۳۱۲) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ

۱۳۱۰) [حسن] سنن أبي داود: ٤٨٧٣؛ سنن الدارمي: ٢٨٠٦.

۱۳۱۱) [صحيح] مسند أحمد: ٦/١٥٨؛ مسند الشهاب للقضاعي: ١١٢٤.

۱۳۱۲) صحيح البخاري: ٦١١٧؛ صحيح مسلم: ٣٧.

حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ))، فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ: مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ: إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا، إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِينَةً، فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صَحِيفَتِكَ.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”حیا خیر ہی لاتی ہے۔“ تو بشیر بن کعب رحمہ اللہ کہنے لگے حکمت میں لکھا ہے کہ بے شک وقار حیاء سے ہے، بے شک سکینت حیاء سے ہے۔ اس پر سیدنا عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھ سے رسول ﷺ کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تم مجھے اپنے صحیفے سے بیان کرتے ہو۔

۱۳۱۳) (ت: ۳۸۰) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ يَعْلَى ابْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ قُرِنَا جَمِيعًا، فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بے شک حیا اور ایمان دونوں ساتھ ساتھ ہیں لہٰذا جب ان میں سے ایک اٹھا لیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھا لیا جاتا ہے۔

٦٣٨۔ بَابٌ: الْجَفَاءُ

بداخلاقی کا بیان

۱۳۱٤) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ)).

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”حیا ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں (داخل ہونے کا ذریعہ) ہے فحش گوئی بداخلاقی میں سے ہے اور بداخلاقی دوزخ میں (لے جانے کا ذریعہ) ہے۔“

۱۳۱۵) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ـ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ـ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ضَخْمَ الرَّأْسِ، عَظِيمَ الْعَيْنَيْنِ، إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ، كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صُعُدٍ، إِذَا الْتَفَتَ، الْتَفَتَ جَمِيعًا.

جناب ابن حنفیہ محمد بن علی رحمہ اللہ اپنے والد (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بھاری سر والے، موٹی آنکھوں والے تھے، آپ ﷺ جب چلتے تھے تو (آگے کو) جھک کر چلتے تھے ایسے معلوم ہوتا تھا کہ اوپر سے نیچے کی طرف اتر رہے ہیں اور جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پوری طرح متوجہ ہوتے تھے۔

۱۳۱۳) [صحيح] المستدرك للحاكم: ۱/ ۲۲؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۷۷۲۷۔

۱۳۱٤) [صحيح] سنن ابن ماجه: ٤١٨٤؛ المستدرك للحاكم: ۱/ ٥٢۔

۱۳۱۵) [حسن] مسند أحمد: ۱/ ۱۰۱؛ جامع الترمذي: ۳٦۳۷۔

٦٣٩۔ بَابٌ: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

جب تجھ میں حیا نہ رہے تو جو جی چاہے کر

۱۳۱۶) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ)).

سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پہلے نبیوں کی تعلیمات میں سے جو بات لوگوں نے پائی وہ یہی ہے کہ جب تجھ میں حیا نہ رہے تو جو جی چاہے کر۔''

٦٤٠۔ بَابٌ: اَلْغَضَبُ

غصے کے بیان میں

۱۳۱۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہادر وہ نہیں جو (لوگوں کو) پچھاڑ دے، درحقیقت بہادر وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔''

۱۳۱۸) (ث: ۳۸۱) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَا مِنْ جَرْعَةٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ أَجْرًا مِنْ جَرْعَةِ غَيْظٍ كَظَمَهَا عَبْدٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اجر کے لحاظ سے کوئی گھونٹ غصے سے بڑھ کر نہیں، جسے بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر پی جاتا ہے۔''

٦٤١۔ بَابٌ: مَا يَقُولُ إِذَا غَضِبَ

جب غصہ آئے تو کیا کہے؟

۱۳۱۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ

۱۳۱۶) صحيح البخاري: ٣٤٨٤؛ سنن أبي داود: ٤٧٩٧۔

۱۳۱۷) صحيح البخاري: ٦١١٤؛ صحيح مسلم: ٢٦٠٩؛ موطأ إمام مالك: ٢٦٣٧۔

۱۳۱۸) موقوف؛ مسند أحمد: ٢/ ١٢٨؛ سنن ابن ماجه: ٤١٨٩۔

۱۳۱۹) صحيح البخاري: ٦١١٥؛ صحيح مسلم: ٢٦١٠۔

ثابت، عن سليمان بن صرد رضي الله عنه قال: استبّ رجلان عند النبي ﷺ، فجعل أحدهما يغضب، ويحمرّ وجهه، فنظر إليه النبي ﷺ فقال: ((إني لأعلم كلمة لو قالها لذهب هذا عنه: أعوذ بالله من الشيطان الرجيم)). فقام رجل إلى ذاك الرجل فقال: تدري ما قال؟ قال: ((قل: أعوذ بالله من الشيطان الرجيم))، فقال الرجل: أمجنونا تراني؟

سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی نبی ﷺ کے پاس ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے۔ پھر ان میں سے ایک کو غصہ آیا اور اس کا چہرہ سرخ ہونے لگا تو نبی ﷺ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: ''میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اس کلمہ کو پڑھ لے تو ضرور اس کا غصہ جاتا رہے۔'' (وہ کلمہ یہ ہے:) ((اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم)) ''میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔'' یہ سن کر ایک آدمی اس شخص کی طرف اٹھا اور کہا: تجھے معلوم ہے کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو ((اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم)) کہہ لے۔'' اس پر وہ شخص کہنے لگا: کیا میں تجھے پاگل نظر آتا ہوں؟

۱۳۱۹م) حدثنا عبدالله بن عثمان قراءة، عن أبي حمزة، عن الأعمش، عن ابن ثابت، عن سليمان ابن صرد رضي الله عنه قال: كنت جالسا مع النبي ﷺ ورجلان يستبان، فأحدهما احمرّ وجهه، وانتفخت أوداجه، فقال النبي ﷺ: ((إني لأعلم كلمة لو قالها لذهب عنه ما يجد)) فقالوا له: إن النبي ﷺ قال: ((تعوّذ بالله من الشيطان الرجيم)) قال: وهل بي من جنون؟

سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ دو آدمیوں نے آپس میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا پھر ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس کے گلے کی رگیں پھول گئیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اسے کہہ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔'' لوگوں نے اس سے کہا: بے شک نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لے۔ اس آدمی نے جواب دیا: کیا مجھے جنون لاحق ہے؟

٦٤٢ ـ بَابٌ: يَسْكُتُ إِذَا غَضِبَ

جب غصہ آئے تو خاموش ہو جائے

۱۳۲۰) حدثنا مسدد قال: حدثنا عبدالواحد بن زياد قال: حدثنا ليث قال: حدثني طاووس، عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: ((علّموا ويسّروا، علّموا ويسّروا)). ثلاث مرات. ((وإذا غضبت فاسكت)) مرتين.

۱۳۱۹م) صحيح البخاري: ٦١١٥؛ صحيح مسلم: ٢٦١٠۔

۱۳۲۰) [صحيح] مسند أحمد: ١/ ٣٦٥؛ مصنف ابن أبي شيبة: ٢٥٣٧٩۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تعلیم دو اور آسانی پیدا کرو۔" تین بار، "اور جب تجھے غصہ آئے تو خاموش ہو جا۔" یہ بات دو مرتبہ فرمائی۔

٦٤٣۔ بَابٌ: أَحْبِبْ حَبِيبَكَ هَوْنًا مَا

اپنے دوست سے ایک حد تک ہی محبت کر

١٣٢١) (ت: ٣٨٢) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكِنْدِيُّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رضي الله عنه يَقُولُ لِابْنِ الْكَوَّاءِ: هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ الْأَوَّلُ؟ أَحْبِبْ حَبِيبَكَ هَوْنًا مَا، عَسَى أَنْ يَكُونَ بَغِيضَكَ يَوْمًا مَا، وَأَبْغِضْ بَغِيضَكَ هَوْنًا مَا، عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبَكَ يَوْمًا مَا.

جناب محمد بن عبید کندی رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ رضی اللہ عنہ ابن کواء رحمہ اللہ سے فرما رہے تھے: کیا تجھے معلوم ہو کہ پہلے زمانے کے لوگوں نے کیا کہا؟ (انھوں نے کہا ہے) تو اپنے دوست سے ایک حد تک محبت کر، ہو سکتا ہے کہ کسی دن تجھے نفرت ہو جائے اور اپنے دشمن سے ایک حد تک ہی نفرت کر، ہو سکتا ہے کہ کسی دن تجھے محبت ہو جائے۔

٦٤٤۔ بَابٌ: لَا يَكُنْ بُغْضُكَ تَلَفًا

تیری نفرت ہلاک کر دینے والی نہ ہو

١٣٢٢) (ت: ٣٨٣) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: لَا يَكُنْ حُبُّكَ كَلَفًا، وَلَا بُغْضُكَ تَلَفًا، فَقُلْتُ: كَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ: إِذَا أَحْبَبْتَ كَلِفْتَ كَلَفَ الصَّبِيِّ، وَإِذَا أَبْغَضْتَ أَحْبَبْتَ لِصَاحِبِكَ التَّلَفَ.

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تیری محبت فریفتہ کر دینے والی نہ ہو اور تیری نفرت ہلاک کر دینے والی نہ ہو۔ راوی کہتا ہے: میں نے عرض کیا: یہ کیسے ہوتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تو محبت کرے تو بچے کی طرح فریفتہ ہونے لگے اور جب نفرت کرے تو اپنے ساتھی کی ہلاکت کو پسند کرے۔

الحمد للہ

تم بعون الوهاب وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين

١٣٢١) [حسن]: فضائل الصحابة لإمام أحمد: ٩٤٥، شعب الإيمان للبيهقي: ٦٥٩٣.

١٣٢٢) [صحيح] مصنف عبد الرزاق: ٢٠٢٦٩، شعب الإيمان للبيهقي: ٦٥٩٨.

۲۴۹) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَجَدَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ حُلَّةَ إِسْتَبْرَقٍ، فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اشْتَرِ هٰذِهِ، وَالْبَسْهَا عِنْدَ الْجُمُعَةِ، أَوْ حِينَ تَقْدَمُ عَلَيْكَ الْوُفُوْدُ، فَقَالَ ﷺ: ((إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ))، وَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحُلَلٍ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ، وَإِلَى أُسَامَةَ بِحُلَّةٍ، وَإِلَى عَلِيٍّ بِحُلَّةٍ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرْسَلْتَ بِهَا إِلَيَّ، لَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَبِيْعُهَا، أَوْ تَقْضِي بِهَا حَاجَتَكَ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو موٹے ریشم کا ایک جبہ ملا اسے وہ نبی ﷺ کے پاس لائے اور عرض کیا: آپ اسے خرید لیجئے اور اسے جمعہ یا جس وقت آپ کے پاس وفود آئیں تو پہن لیا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے تو وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔'' پھر اسی قسم کے جبے آپ کے پاس لائے گئے تو آپ نے ان میں سے ایک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو، ایک سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کو اور ایک سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے رسول اللہ! آپ نے میرے پاس یہ جبہ بھیجا ہے، حالانکہ میں اس کے بارے میں آپ سے وہ باتیں سن چکا ہوں جو آپ نے فرمائی تھیں؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اس کو بیچ دو یا اس کے ذریعہ اپنی کوئی ضرورت پوری کرلو۔''

۱۶۱۔ بَابٌ: فَضْلُ الزِّيَارَةِ

زیارت کرنے کی فضیلت

۲۵۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((زَارَ رَجُلٌ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى، فَأَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ مَلَكًا عَلَى مَدْرَجَتِهِ، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: أَخًا لِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ، فَقَالَ: هَلْ لَهُ عَلَيْكَ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا، إِنِّي أُحِبُّهُ فِي اللّٰهِ، قَالَ: فَإِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكَ، إِنَّ اللّٰهَ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص اپنے بھائی کی زیارت کے لیے کسی دوسری بستی میں گیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو چوکیدار بنا کے بٹھا دیا، فرشتے نے پوچھا: تمہارا کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے۔ فرشتے نے کہا: کیا اس کا تیرے اوپر کوئی احسان ہے جس کا تو بدلہ دینے جا رہا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، میں تو اس سے صرف اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں، فرشتے نے کہا: بے شک میں تیری طرف اللہ تعالیٰ کا قاصد ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ تجھ سے اسی طرح محبت کرتا ہے جس طرح تو اس سے محبت کرتا ہے۔''

---

۲۴۹) صحيح البخاري: ۱۶۰۸۱؛ صحيح مسلم: ۲۰۶۸۔

۲۵۰) صحيح مسلم: ۲۵۶۷۔